

حضرت عبدالقادر جیلانی

کتب ذخیرہ
ربیع عطاری

المعروف بہ حضور غوث الاعظم و مہر
کی جامعہ برکات پر مشتمل شہرہ آفاق کتاب بیحدۃ الاسرار سے تریک تہ نام

امام الاولیاء

ابو حنیفہ محمد بن عطاء قادی



<https://archive.org/details/@zohaihasanattari>

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

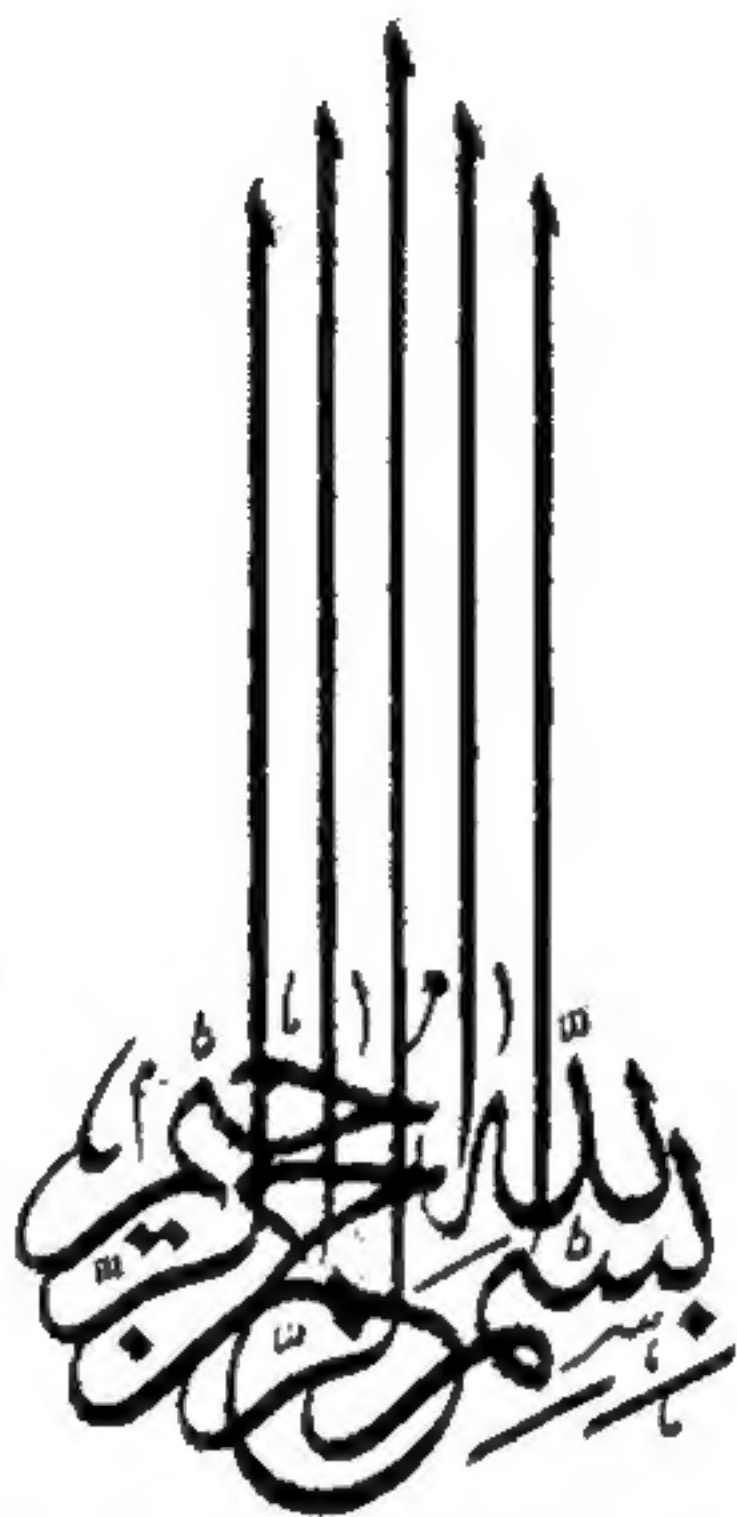
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری

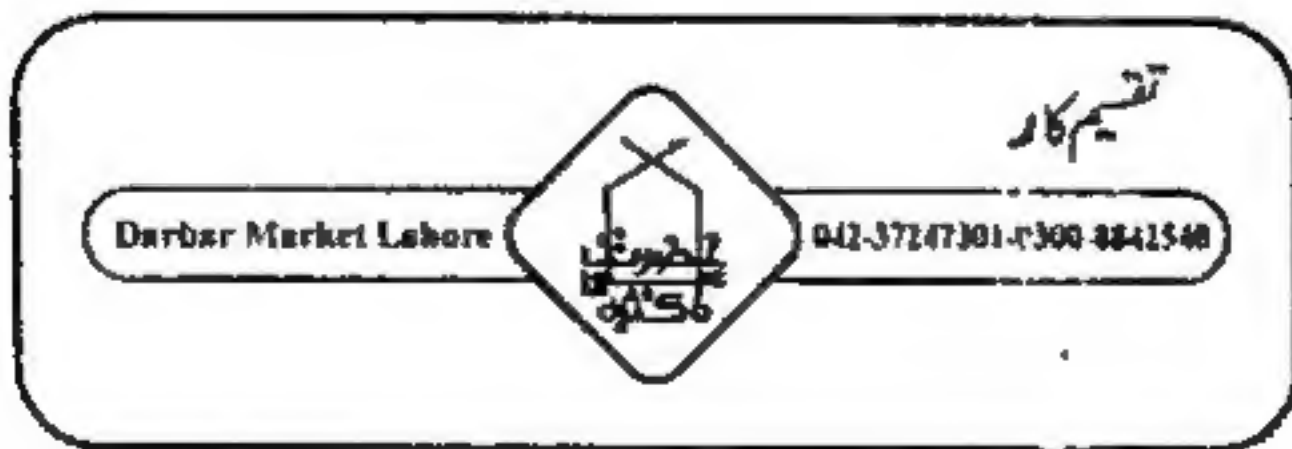


اللہ کے نام سے شری عجوید امیر بان اور نہایت رحم والا

امام الاولیاء

جملہ حقوق طباعت و انکی بحق ادارہ محفوظ ہیں

موضوع	تذکرہ سوانح
زبان	اردو
نام کتاب	امام الاولیاء
کاوش	ابو حفصہ محمد زحل عطاری قاری
سن اشاعت	جنوری 2012 رجب الاول 1433ھ
تعداد صفحات	480
ہدیہ عام	600
ہدیہ خاص	
ہدیہ خاص الخاص	
ناشر	مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور



فہرست مضامین

50	ایصالِ ثواب میں کیا چیزیں شامل ہیں؟	21	انتساب
50	قرآن سے دلائل	22	کچھ ابو حظلہ کے قلم سے
51	قرآنی آیت سے غلط استدلال	26	تقریظ
51	احادیث مبارکہ سے دلائل	29	غیر صحابی کو رضی اللہ عنہ کہنا کیسا؟
53	ایصالِ ثواب کے لیے دن وقت اور تاریخ مقرر کرنا	32	حدیث مبارکہ سے دلیل
53	تعیین کی اقسام	32	رضی اللہ عنہ سے مراد
54	دینی امور کے لیے وقت مقرر کرنے کی مثال	35	غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟
54	دینی امور کے لیے دن یا تاریخ مقرر کرنا	36	انبیاء علیہم السلام کی حیات پاک پر دلائل
58	عقلی دلائل	36	اولیاء کرام علیہم السلام کی حیات پاک پر دلائل
59	ان محافل کا حکم شرعی	39	اعتراض
	شیخ عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم	39	اللہ تعالیٰ اور مخلوق کی صفات میں باہم فرق
61	کہنا کیسا؟	40	اعتراض
	یا شیخ سید عبدالقادر	43	وسیلہ غیر اللہ جائز ہے؟
64	شیئاً للہ کہنا کیسا؟	43	وسیلہ تلاش کرنے کا حکم
64	یہ جملہ کن لوگوں نے کہا؟	43	وسیلہ کی اقسام
65	چند منسوب کرامات کا بیان	44	اعمال کا وسیلہ
65	کرامت کی تعریف	45	ذات کا وسیلہ
65	کرامت کا ثبوت قرآنی	45	اولیاء کرام کے وسیلہ سے دعائیں
66	حضرت علی علیہ السلام کی کرامت	47	حقیقت اور مجاز سمجھ لو
68	عقلی دلیل	49	شجرہ قادریہ
68	کرامت اور معجزہ میں فرق	49	مسئلہ گیارہویں
68	چند مشہور غلط کرامات	49	ایصالِ ثواب کے معنی
			ایصالِ مال اور ایصالِ ثواب

82	اولیاء اللہ کو علم غیب	68	شیخ عبدالقادر بریلوی کی طرف منسوب چند کرامات
83	تعریف کر سکتا ہے	69	① روحیں آزاد کریں
83	ولی کے سب کام ہوتے ہیں	69	میں غوث پاک کا دعویٰ ہوں
84	تصنیفات شیخ عبدالقادر بریلوی	70	بارہ سال کی ڈوبی ہوئی کشتی نکال دی
84	تصنیفات	74	سیف الملوک سے غلط اشعار
85	ذوق شاعری		شیخ عبدالقادر جیلانی بریلوی کے
86	دیوان غوث اعظم	75	عقائد و نظریات
86	غنیۃ الطالبین کس کی کتاب ہے؟	76	عقیدہ درست کر لو
88	قصیدہ غوثیہ کا بیان	76	جنتی فرقہ
88	اس کے پڑھنے کے فوائد	77	زبان سے نیت سنت یا بدعت
93	قصیدہ غوثیہ بانیہ	77	زار قبر والے کو سلام کس طرح کرے
95	صلوۃ غوثیہ پر اعتراضات کا جواب	78	حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو کیسے سلام کرے
97	نماز غوثیہ کسی نے بیجا الاسرار میں الحاق کیا ہے؟	78	سماع موقی
98	نماز غوثیہ کا طریقہ	78	میت مردہ کو بچاتی ہے
99	بیعت کی شرعی حیثیت	78	شب معراج حضور انور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا
99	دلیل قرآن	79	آپ جنابی تھے
101	مرشد کون؟	79	ضروری وضاحت
101	مرشد کی اقسام	79	دوسری فقہ والوں کو غلط نہ کہو
101	مرشد عام و خاص کے احکام	79	امام کے پیچھے قراءت نہ کرو
101	شیخ اتصال	80	ایصال ثواب کی تلقین
102	شیخ ایصال	80	نماز تراویح میں رکعت
102	ڈبیچہ	80	بیر لازم بناؤ
102	مرشد نہیں مرشد	81	غوث اعظم بریلوی کے دعاوی مبارکہ
103	معنی و اقسام بیعت اور اس کے احکام	82	تراویح کی تعداد
103	بیعت برکت	82	ہاتھوں کو بوسہ دینا
104	بیعت ارادت	82	قیام تعظیسی

119	فرمان قدیمی کے بارے مشائخ کی پیش گوئیاں	108	عورت کی بیعت جس کا کوئی اثر نہیں؟
119	شیخ ابوبکر بن ہوار رحمہ اللہ کی پیش گوئی	108	بد مذہبوں کی بیعت
119	شیخ ابوالحسن عہد اللہ جوئی رحمہ اللہ کی پیش گوئی	107	احکام مزارات
119	ابوالوفا کاکیس رحمہ اللہ کی پیش گوئی	107	قبر کا پختہ بنانا
120	شیخ عقیل منجی رحمہ اللہ کی پیشین گوئی	107	قبر پر عمارت گنبد بنانا
121	شیخ علی بن دہب رحمہ اللہ کی پیشین گوئی	108	قبر پر چادر ڈالنا
121	شیخ حماد بن مسلم وہاس کی پیشین گوئی	108	عقلمندی دلیل
122	غوث وقت کی پیشین گوئی	108	قبر پر پھول ڈالنا
124	دوسری فصل	109	قبروں پر چراغاں کرنا
124	بوقت فرمان "قدیمیٰ ہذہ" حاضر مشائخ کا تذکرہ	109	قبر کو چومنا
125	شیخ علی بن حنظلہ	111	قبروں کو سجدہ کرنا
126	تیسری فصل	111	سجدہ تعظیمی
126	یہ فرمان کشف کے ذریعہ سننے والے مشائخ کا تذکرہ	111	سجدہ عبودیت
126	① شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ کا ارشاد	111	عورتوں کا مزارات پر جانا
126	② شیخ بقا بن بلو رحمہ اللہ	112	مزار سے اٹھنے والے قدم واپس پلٹنا
126	③ شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ	112	عرس وغیرہ منانے کی شرعی حیثیت
127	④ شیخ احمد بن رفاعی رحمہ اللہ کی تصدیق	113	مزارات پر جانے کا ثبوت
127	⑤-⑥ شیخ ماجد کردی اور شیخ مطر رحمہما اللہ	113	قبر والوں کو آنے والے کا علم ہونا
128	⑦ شیخ مکارم رحمہ اللہ	114	مزار پر حاضری کا طریقہ
129	⑧ شیخ خلیفہ اکبر رحمہ اللہ	116	مقدمہ از مصنف
129	⑨ شیخ لولوار مینی رحمہ اللہ	116	درجہ تصنیف
		117	خاصیت کتاب
		117	ترتیب کتاب
		119	پہلا باب

چوتھی فصل

فرمان ”قدیمیٰ ہذہ“ کو بحکم الہی

ماننے والوں کا تذکرہ

① شیخ عدی بن مسافر علیہ السلام

② شیخ ابوسعید قیلوی علیہ السلام

③ شیخ علی بن الہتتی علیہ السلام

④ شیخ احمد رفاعی علیہ السلام

⑤ شیخ ابو محمد قاسم بن عبد اللہ بصری علیہ السلام

⑥ شیخ حیات بن قیس حرانی علیہ السلام

پانچویں فصل

بوقت فرمان ”قدیمیٰ“ سر جھکانے

والوں کا تذکرہ

① شیخ بقا بن بطو علیہ السلام

② حضرت شیخ ابوسعید قیلوی علیہ السلام

③ شیخ علی بن الہتتی علیہ السلام

④ شیخ احمد بن رفاعی علیہ السلام

⑤ شیخ عبدالرحمن طفسونجی علیہ السلام

⑥ شیخ نجیب سہروردی علیہ السلام

⑦ شیخ موسیٰ زولی علیہ السلام

⑧ شیخ محمد موسیٰ بن عبد اللہ بصری علیہ السلام

⑨ شیخ حیات بن قیس علیہ السلام

⑩ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق علیہ السلام

⑪ شیخ ابو محمد ماجد کردی علیہ السلام

⑫ شیخ سوید سنجاری علیہ السلام

⑬ شیخ رسلان دمشقی علیہ السلام

130

130

130

130

131

131

132

132

133

133

133

133

134

135

135

136

136

137

137

138

138

139

139

⑭ شیخ شعیب ابو مدین مغربی علیہ السلام

⑮ شیخ سید عبدالرحیم قادی علیہ السلام

⑯ شیخ ابو عمرو عثمان مرزوق بطحائی علیہ السلام

⑰ شیخ مکارم نہرملی علیہ السلام

⑱ شیخ خلیفہ انہرملی علیہ السلام

⑲ شیخ عدی بن مسافر اموی علیہ السلام

دوسرا باب

اولیاء کرام علیہم السلام کا آپ علیہ السلام کی تعظیم

کرنا

ہمیں حکم ملا کہ آپ کی عزت کریں

اولیاء آپ کو کیسے سلام کرتے تھے؟

اولیاء آپ کی ہیبت سے جھک جاتے

اولیاء آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے

اولیاء اللہ نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرتے

اللہ عزوجل آپ کا امتحان نہ لے گا

تیسرا باب

آپ کے بچپن کے بارے میں

آپ کو اپنی ولایت کا کب علم ہوا؟

اے مبارک کدھر جاتے ہو کی صدا

تم کو سونے کے لیے پیدا نہیں کیا کی صدا

آپ کے کلمات جن سے آپ کی عظمت معلوم ہوتی

ہے

دن مہینوں اور سالوں کا آپ کے پاس حاضر ہونا

ماہ رجب، شعبان اور رمضان کا حاضر ہونا

خدا کے محبوب اور مردود کو دور سے جان لینا

140

141

141

142

142

143

145

145

145

146

146

147

147

148

149

149

149

149

150

150

151

152

153

170	دل کے خیال پر مطلع ہو گئے	153	ہر ولی کسی نبی علیہ السلام کے نقش قدم پر ہوتا ہے
170	آپ کی دعا دینے سے برکت	153	انسانوں، فرشتوں اور جنوں کے شیخ
171	نزول بلاء کے راز کھول دیئے	154	مجھے کسی پر قیاس نہ کرنا
172	کتاب کے الفاظ ختم ہو گئے	154	آپ کا تقدیر سے جھگڑنا
174	آپ نے ہاتھ مارا پھر میں کبھی نہ ڈرا	154	آپ کے دیکھنے والے کو خوشخبری
174	شیخ عبدالقادر جیلانی کی دعا ہوں	155	شیخ معروف کرخی علیہ السلام کا آپ کو قبر سے جواب دینا
174	خادم بے ہوش اور لوٹا قبلہ رخ ہو گیا	155	تمام زمانہ آپ کے سپرد کیا گیا
175	تمام عمر روزوں کا ثواب	156	خدا سے اپنی حاجت آپ کے توسل سے مانگو
175	آپ کی مجلس سے قضاے حاجت کے لئے	156	اہل شرق و مغرب سے خطاب
175	آتا جاتا اور آتا	156	اگر چاہوں تو تمام لوگوں کو کھاتے کیا بچاتے ہو
176	آپ نے فہر نور عطا فرمادیا	157	ہم زمانہ لوگوں کی باتیں آپ کے سپرد
176	شیخ حماد علیہ السلام نے آپ کی آزمائش کی تو ان کی گرفت	158	آپ پر علم لدنی کے دروازے کھول دیئے گئے
177	ہو گئی	158	آپ کی مثل ولی نہ دیکھا گیا
179	آپ کو "محمی الدین" کیوں کہا جاتا ہے؟	159	سرکارِ دو عالم علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کو وصیٰ کرو
179	آپ نے تین دفعہ اذان دلائی	160	حضور علیہ السلام نے فرمایا اطاعت کرو
180	ایک لوٹھی کا واقعہ	160	قاصد کے آنے سے پہلے حجاب بھیج دیا
181	آپ کے حکم سے تھوک بننا بند ہو گیا	162	شیخ نے بیداری کی بجائے خواب میں قتل کو بدل دیا
182	طویل نام رکھا تو طویل عمر پائی	163	جس نے جو مانگا وہ دے دیا
182	شیخ بقاء بن بطو علیہ السلام کا جسم	165	آپ نے علم کلام کے بدلے کیا دیا
184	ہمیں اپنے ابتدائی حال کی خبر دی	166	شہاب الدین سہروردی علیہ السلام کے سینہ سے علم کلام کو دور
184	فسمیں دے کہ کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	166	کر دیا
184	ایک وضو سے عشاء و فجر پڑھنا	166	پانی کو حکم دیا کہ گزرنے نہ دے
185	بغیر کھلائے نہ کھاؤں گا	167	بغیر کھائے پئے طاقت ور ہو گئے
186	اشرفیوں کی تمیلیوں سے خون نکلنے لگا	167	آپ کی توجہ سے شراب کا سرکہ بننا
187	سیب کو ظلم کے ہاتھ لگے ہیں	168	تیس سال پہلے خبر دے دی
187	مادرِ ادا دعویٰ اور برص والوں کو شفاء دینے والے	170	شیخ مکارم علیہ السلام کی خواہش کو پورا کر دیا

200	بخار کو نکال دیا	188	رائیوں کا استعان لینا
200	لاغر اونٹنی کو توانا کر دیا	188	یامح کیا مانگتا ہے؟
200	کیوتری اور قمری نے حکم کی تعمیل کی	189	بھنی ہوئی مرغی کا زعمہ کر دینا
200	مستقبل کی خبر دے دی	189	جیل کا مارنا اور زعمہ کرنا
	اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے فرمایا کہ اس سے راضی	190	پکارنے پر مدد کرنا
201	ہو جا	190	بغیر بتائے بتا دیا
202	مغرور کا "حال" جانتا رہا	191	جو سوچا تھا وہی کر دیا
203	آپ کا طریقہ کیا تھا؟	191	عیسائی کو ابدال بنا دیا
	آپ کا چالیس 40 سال عشاء کے وضو سے نماز فجر	192	جن سے بڑی کو چھڑا لیا
204	پڑھنا	193	کان میں کہتا آئندہ نہ آتا
205	بچیس سال تک آپ جنگل میں رہے	193	مگر کے لیے سفارش مان لی
206	آپ کے مجاہدہ کا حال	194	مردان غیب کی حاضری
206	شیطان کو طمانچہ مارتے	194	محبت کرنے سے پہلے بتا دیا
207	شیطانی جھکنڈوں سے مقابلہ	194	ایک بات بتانے پر ڈیڑھ لاکھ دینار ملے
208	سوتے کہیں اٹھتے کہیں	196	فرشتے نے قرض اتارا
208	دنیا داروں سے کیسے ملتے؟	196	ہمارا کلام سن کر جانا
209	ڈاکو سے کہا میں جھوٹ نہیں بولتا	196	اَنَا أَجْمَعُ وَأَنْتَ تَفْرِقُ
210	آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہ دیکھا	196	دجلہ کو روک دیا
211	جن سانپ کی صورت میں آیا اور تائب ہوا	197	بارش مجلس کے باہر ہوتی
211	اولاد کی محبت دینی امور پر غالب نہ آئی	197	بارش روک دی
212	سخت سردی بھی اثر نہ کرتی	197	ہر طرف آگ لگ گئی
212	تم کیا چاہتے ہو؟	198	لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں
212	ایک قول کی شرح	198	تم نے یہ چاہا تھا؟
213	چوتھا باب	199	کیا کوئی حقیقی ولی نہیں؟
	شیخ عبدالقادر جیلانی کے حسب و نسب اور	199	جس کو اطباء جواب دیتے آپ علاج کرتے
213	حلیہ کے بارے میں	199	پیٹ کا مرض جانتا رہا

223	شیخ عبدالقادر عظیمی کی اتباع کرنا	213	تاریخ پیدائش
224	انبیاء اور فرشتوں کا مجلس وعظ میں آنا	213	آپ کو جیلانی، گیلانی اور جلی کہنے کی وجہ
224	آپ کا 33 سال بیان فرمانا	214	آپ کے نانا جان کا مقام و مرتبہ
225	آپ قرآن سن کر رو پڑے	215	رمضان میں دودھ نہ پیتے تھے
	ایک لاکھ (1,00,000) سے زائد لوگ تابع ہوئے	215	آپ کے بیٹے کا بیان
225	آپ کی مجلس میں یہودی مسلمان ہوتے	215	آپ کی پھوپھی کی کرامت
225	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائی کو مسلمان ہونے کے لئے بھیجا	216	لفظ "جون" کا مطلب
226	نصاریہ کا مسلمان ہونا	216	آپ کا علیہ مبارک
226	سو (100) سالوں کا علم جاتا رہا	217	پانچواں باب
227	اصنافان سے ہاتھ بڑھا کر ٹوپی لے لی	217	آپ کے مواعظ حسنہ کے بارے میں
228	بغداد کے مشائخ، علماء اور مفتیوں کا مجلس میں حاضر ہوتا	217	میرا آج ان کو قتل کرنا کل ان کے لئے زندگی ہے
228	سبز پرندوں کا وعظ میں آنا	217	کاش تم پیدا نہ ہوتے
229	آپ کے کلام کی تاثیر	218	توبہ کرنے والے سے کیا فرماتے؟
229	اذن الہی سے بولوں گا		آپ کی مجلس میں ستر ہزار (70000) لوگوں کی شرکت
230	آپ عظیمی کا لاغراور قوی ہونا	219	آپ کا ایک وعظ
230	دل میں اعتراض کیا تو پاؤں میں میخ گڑھ گئی	219	آپ کی مجلس کا حال
231	لوگ آپ کی برکت سے دعا مانگتے	220	جنوں نے کہا دوران وعظ ہم کو نہ بلایا کرو
231	آپ کے رعب سے اہل مجلس ڈرتے	220	میری مجلس کو ترک نہ کرو
232	چھٹا باب	220	مجلس امانت ہے
	آپ کے اصحاب کی بزرگی اور ان کے لیے خوش خبری	221	میں کھولتا ہوں تو گرہ لگاتا ہے؟
232	جس کے رہنما "شیخ عبدالقادر" ہوں وہ باکرامت کیوں نہ ہو؟	221	"قال" جاتا رہا اب "حال" سے وعظ سنو
232	میرا مرید توبہ کے بغیر نہیں مرے گا	221	آپ کی مجلس کا عجیب حال
		222	جو میں نے دل میں سوچا بیان کرنے لگے
		222	تمام ولی میری مجلس میں آتے ہیں
		222	آپ کے صاحبزادے کو غشی آئی اور کپڑے جلنے لگے

244	بجلس میں لوگ مر گئے	233	آپ کے مرید نہ تھے
245	شیخ ابوالقاسم عسکری کی نظر میں آپ کا اخلاق	234	مرید کو دل بہ کرنا
245	ان سے بڑھ کر پاک باز نہ دیکھا	234	سحر دہشت گردی کے دور کرتے والوں کا
245	منشی عراق کی نظر میں	235	سب مرید ہیں سر آپ کے مرید انھیں
247	آٹھواں باب	235	آپ کے مرید شہید ہوئے ہیں
247	آپ کے اساتذہ و تلامذہ کا بیان	235	آپ کے مرید رحمت کے سمندر میں غوطہ زن ہیں
247	جن اساتذہ سے قرآن و فقہ کا علم سیکھا	236	کیا سحر کثرت مرید چھوٹا ہے؟
247	اور علم حدیث کن سے سیکھا؟	236	مرید کو سحر 70 پر احتساب ہوگا
247	جن سے ادب سیکھا	237	یہ آپ کے لئے ہے آپ کے
248	آپ کی مشائخ سے ملاقات	237	سحر کے آگے سے گزرنے والا عذاب قیامت سے محفوظ
248	آپ نے مدرسہ طیب	238	سحر کے آپ کا چہرہ ہے کہ اس پر رحم ہو
249	آپ کو کن تقویٰ سے پکارا جاتا	238	آپ کا حقیقی سرور ہے جس سے
249	آپ کے تلامذہ	239	شیطان شمشیر میں گیا
249	آپ کے شاگرد کا بیان	239	سحر سے جس سے طلاق ہو گیا وہ بچ گیا
250	شیخ ابوالقاسم عبداللہ بن حسین	240	سحر سے موت میں گئے
250	شرف الاسلام	240	سحر سے موت کے لئے توفیق کی تھی
251	شیخ عسکری نے ایک آیت کے چالیس معنی بیان کئے	241	سحر سے موت کے لئے توفیق کی تھی
252	آپ تیرہ علوم میں کام کیا کرتے تھے	241	آپ کا اخلاق مبارک
252	آپ فوراً توفیق دیتے تھے	241	مرید مبارک قرآن
253	علم اعدادی آپ کو دیا گیا	241	چہرے آپ کے کو پر نجات دلائے تو؟
253	تمام طالب علم ادھر ہی آتے ہیں	242	آپ کا شعر پڑھنا
253	مشکل فتویٰ کا جواب دے دیا	242	تمام ممالک میں پڑھتے ہوئے
253	امام احمد بن حنبل سے ارشاد	242	سب فقر و مشقت میں تھے
255	نواں باب	243	آپ کے پاس آتے دیکھنے کے لئے تھے
255	علم حقائق میں آپ کے کلام کے بیان	243	سب مرید تھے
		244	

263	ارادہ کے بارے سوال	255	میں
263	عتابت کے بارے سوال	255	آپ نے مشکل امر حل کر دیا
264	وجد کے بارے سوال	255	میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا
264	خوف کے بارے سوال	256	شیطان سے مکالمہ
264	رجا کے بارے سوال	257	امت کے بارے میں سوال
265	علم الیقین کے بارے سوال	257	حقیقت کے بارے سوال
265	موافقت کے بارے سوال	257	معنی ذکر کے بارے سوال
265	دُعا کے بارے سوال	258	شوق کے بارے میں سوال
266	حیا کے بارے سوال	258	معنی توکل کے بارے سوال
266	مشاہدہ کے بارے سوال	258	معنی اثابت کے بارے سوال
266	قرب کے بارے سوال	259	توبہ کے بارے سوال
266	سکر کے بارے سوال	259	توکل کے بارے سوال
269	دسواں باب	259	گریہ کے بارے سوال
269	آپ سے مروی احادیث مبارکہ	259	دنیا کے بارے سوال
277	گیارہواں باب	260	تصوف کے بارے میں سوال
277	آپ کی تعظیم و توقیر کرنے والے علماء	260	تغز و تکبر کے بارے میں سوال
277	ومشائخ کے بیان میں	260	شکر کے بارے سوال
277	شیخ ابوبکر بن حواری بطاحی رحمہ اللہ	261	فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ کے بارے میں سوال
277	میری قبر پر آؤ آگ نہ جلائے گی	261	ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ فَلْيَتُوبُوا کے بارے سوال
277	آپ کے علائقہ	261	مہر کے بارے سوال
278	آپ کی صفات	262	حسن خلق کے بارے سوال
278	صحبت کے بارے آپ کا کلام	262	صدق کے بارے سوال
278	آپ کی توبہ کا واقعہ	262	فنا کے بارے سوال
279	توبہ کے بعد لوگوں کا آپ کی طرف رجوع	263	بقا کے بارے سوال
280	آپ نے شیر سے کیا کہا؟	263	وفا کے بارے سوال
		263	رضا کے بارے سوال

291	جن اور شیر آپ سے ہاتھ کرتے	280	جنوں، سانپوں اور شیروں کا آپ سے وعدہ
291	نوجوان زندہ ہو گیا اور شیر مر گیا	281	نہر میں ڈوبا بچہ واپس کر دیا
291	خلیفہ کو پیشین گوئی	281	لٹھ میں بارش ہونے لگی
292	پتھریت سے بدل گیا	281	آپ نے زلزلہ رکوا دیا
292	پانی کی مچھلیاں کھانا لے کر آئیں	282	آپ کا وصال مبارک
293	آپ کا وصال اور قبر مبارک	282	آپ کی شیخ عبدالقادر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے بارے میں پیش گوئی
293	آپ کا شیخ عبدالقادر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے بارے میں ارشاد	283	شیخ ابو محمد شہنشاہی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
293	(4) شیخ منصور بطاحی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	283	آپ کی صفات
294	آپ کی والدہ کے لئے قیام کرنا	283	آپ کا عارفانہ کلام
294	علوم و حقائق میں آپ کا کلام	284	خوش فہمی میں جہلاء لوگوں کے بارے کلام
295	جسے چاہتے فتح دلانے	285	آپ کی نصیحتیں
295	شیر کو ڈانٹا تو مر گیا	285	آپ نے توبہ کیسے کی؟
296	تم نے چھوڑا ہم نے دیا	286	آپ نے تین دنوں میں قرب پالیا
296	مصیبت کو رحمت بنا دیا	286	آپ کا فیض عام ہو گیا
296	برف کی طرح پگھل جانا	286	میں نے کب کہا کہ یہ مرجائیں
297	بیٹا نہیں بھانجہ	287	شراب پانی ہو گئی
297	آپ کا ارشاد شیخ عبدالقادر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے بارے میں	287	مردہ بکری نے خبر دی
298	(5) تاج العارفین ابوالوفا <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	287	تمہارا شیخ کون ہے؟
298	کاف سے قاف تک	288	آپ کے شہر سے مصیبت نہ گزرتی
298	آپ کا عارفانہ کلام	288	یہ گھر نہیں بنے گا
299	تم اس انگوٹھی کے مکان میں ہوتے	288	میں نے اللہ <small>ﷻ</small> سے کہا
300	بدن کے اعضاء بولنے لگے	289	رسول اللہ <small>ﷺ</small> خواب میں آئیں گے
300	جس درخت سے کلام کیا وہ ہی آپ کا تابوت بنا	289	آپ کا وصال
300	شیخ عبدالقادر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> سے کلام تمہارا سرخ بولتا رہے گا	289	آپ کا شیخ عبدالقادر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے بارے میں ارشاد
301	عبدالقادر اس بوڑھے کو یاد رکھنا	290	(3) شیخ عزاز بن مستودع بطاحی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
301	آپ کی تسبیح اور پیالے کا حال	290	مکھوروں کے سمجھے قریب ہو گئے

310	فرماتے	302	پہلے منع کیا پھر آئے دیا
310	(9) حضرت شیخ ابوہریری مغربی رحمہ اللہ	302	(10) شیخ ساد بن مسلم وہاس رحمہ اللہ
311	آپ رحمہ اللہ کا بلند مقام	302	آج مجھ سے کون سا گناہ ہوا؟
311	شیر آپ کے تابع ہوتے تھے	303	برص کو حکم دیتا ہوں تجھے زحانپ لے
311	شیروں کو حکم دیتا ہوں یہاں سے جاؤ	304	طعام فضل سے کھاتا ہوں
312	کس کا رزق کیا ہے، کب اور کہاں ملے گا؟	304	گھوڑا لے کر غائب ہو گیا
312	زمین کے ایک حصے پر بارش ہوئی	305	آپ کا وصال
313	سجدہ کیا تو بارش ہوئی	305	آپ کے سامنے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کا ذکر
313	وصال اور لقب بدو کا مطلب	305	تم سید العارفین ہو
313	آپ کا پیغام شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے نام	305	(7) شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رحمہ اللہ
313	(10) حضرت شیخ عدی بن مسافر اموی رحمہ اللہ	306	آپ کا مقام و مرتبہ
313	آپ کا مقام و مرتبہ	306	دو فقہوں کا گستاخی کرنے سے مر جانا
314	آپ کے دماغ سے آواز آتی تھی	306	قططنیہ سے لڑکے کا ایک ساعت میں آ جانا
314	آپ کی ریاضت کا حال	307	آپ کا وصال
315	آپ کا عارفانہ کلام	307	"اے عبدالقادر" تم وعظ کرو
315	شیخ و مرید کے بارے کلام	307	(8) شیخ عقیل یعنی رحمہ اللہ
315	حسن خلق کے بارے کلام	308	آپ کا مقام و مرتبہ
316	بدعتی کے بارے کلام	308	ہوا میں اڑ کر گئے
316	توحید کے بارے کلام	308	پانی سے گزرتے اور کیلے نہ ہوتے
316	پتھروں سے پانی اور انار کا درخت نکل آیا	308	قبروں سے تصرف کرنے والے چار بزرگ
317	عدی بن مسافر کہتا ہے کہ واپس جاؤ	309	شیخ عقیل رحمہ اللہ کا اعصانہ اٹھا سکے
318	سینہ پر ہاتھ مارا تو قرآن یاد ہو گیا	309	اگر کہوں سونا ہو جا تو سونا ہو جائے
318	سینہ پر ہاتھ مارا تو دریا پار ہو گیا	309	پہاڑ حرکت کرنے لگا
319	مجھے غیب کی چیزیں دکھائیں	310	فشکی و تری کے جانور جمع ہو گئے
319	عرش کی اذان کو سنوا دیا	310	پاؤں مارنے سے چشمہ جاری ہو گیا
319	آئینے میں شیخ عقیل رحمہ اللہ کو دکھا دیا		شیخ عقیل رحمہ اللہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی تعریف

332	سرد لگایا تو فرش سے عرش تک دیکھ لیا	320	شیخ عبدالقادر جیلانی کی تمام اہمیت میں شیخ جیلانی کے
332	جو فرمایا ہو گیا	321	حزب پر ماضی
333	آپ کا اصل نام	322	شیخ علی بن ابی طالب کی تعریف قرآن
333	آپ شیخ عبدالقادر جیلانی سے پہلے سوار نہ ہوئے	322	(11) شیخ علی بن ابی طالب جیلانی
334	شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنے داماد کا حال بدل دیا	322	ان بزرگوں کے واسطے سے دعا قبول ہوتا
334	(13) شیخ جیلانی جیلانی	323	حضرت ابو بکر صدیق جیلانی نے دہ خزانے دیئے
334	آپ کا مقام و مرتبہ	323	آپ کا مقام و مرتبہ
335	ان کی شان و عظمت	324	شیخ عبدالقادر جیلانی کی محبت میں آپ کا مقام
335	قصیر کے بارے کلام	324	آپ کا ایک قصیدہ ارشاد
336	آپ نے دیکھا تو عرش آگیا	324	مردے سے پوچھا تم کو کس نے مارا؟
336	آپ کے سامنے بولا تو سزا ملی	325	آپ کے قہر سے ہلکے علم کا ٹم چکا گیا
336	تہاری زبانیں سو میں ہمارے دل سردے	325	بے موسم پھل کھاتے
337	آگ سے کہا بجھ جا	325	لے لے لے لے میں پانی چاہتا ہوں
337	جہاں چاہتے پانی برساتا	326	قہر میں ہو کر مسلمان ہو گیا
337	آپ کے کہنے پر کشتی ڈوبنے لگی	327	آپ کا وصال
338	آپ کا وصال	327	اسے شیخ مجھے بے خوف کرو
338	کبھی شیخ عبدالقادر جیلانی پھرتے اور کبھی شیخ بلو جیلانی	328	شیخ عبدالقادر جیلانی سلطان اولیاء ہیں
338	اولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی کے مدرسہ میں جھاڑو لگاتے	328	شیخ عبدالقادر جیلانی جیسا کوئی نہیں
338	شیخ عبدالقادر جیلانی کی چوکت کو چومنا	329	واپس چلے جاؤ
339	(14) شیخ ابوسعید قیلوی جیلانی	329	(12) شیخ عبدالرحمن طفسوخی جیلانی
339	آپ کا مقام و مرتبہ	330	آپ کا مقام و مرتبہ
340	آپ کا عارفانہ کلام	330	آپ کی صفات
340	توحید کے بارے کلام	330	آپ مقبول الدعاء تھے
340	صادق و کاذب کی علامت	330	ایک مرید کی فریاد
341	رائضوں کا امتحان لینا	331	جیسا مجھے دیا گیا ویسا سے نہیں دیا گیا
341	تم کھانا نہ کھاؤ اور خود کھالیا	331	دھوکہ دینے والے

355	شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے کلام	342	بیمار کی عیادت کرتے تو اسی دن سندرست ہو جاتا
355	(18) شیخ ابو محمد قاسم بن عبدالہمیری جیلانی	342	انار تو مٹھا ہے
356	اہل بصرہ کی مشکل کشائی کرنا	343	دیکھا تو ٹوٹا ٹوٹا لونا جڑ گیا
356	دل کی بات جان لی	343	ایک سیب جاتے کھایا دوسرا آتے ہوئے
356	لگا دلی سے دور قریب ہو گیا	343	آپ کا وصال و حال
357	اولیاء اللہ کا شہر	343	شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے بیٹے کو وصیت فرمائی
359	قبر والے نے بلالیا	344	شیخ عبدالقادر جیلانی کے سامنے اولیاء اللہ کلام نہ کرتے
359	جنازہ دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گئے	345	(15) شیخ مطربا ذرانی جیلانی
360	سب اولیاء آپ کا ادب کرتے	345	آپ کا مقام و مرتبہ
361	شیخ عبدالقادر جیلانی کی شان	345	کھیتوں کو نقصان سے بچالیا
362	(19) شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی جیلانی	346	آپ نصرانی کو دیکھتے تو وہ مسلمان ہو جاتا
362	آپ کا مقام و مرتبہ	346	ایک دیہاتی کی کھیتی بڑھادی
363	نیل کا پانی کم ہوا پھر چڑھ گیا	346	دودھ کا بڑھ جانا
363	ایک رات میں مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کی حاضری	347	خشک گھاس سبز ہو گئی اندھا دینا اور بیمار سندرست ہو گیا
364	چار ماہ تک بے ہوش رہے	347	آپ کا حال و وصال
364	ریت سے ستوا اور پانی کا ٹکانا	348	شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے کلام
365	عجمی کا عربی اور عربی کا عجمی زبان ایک رات میں سیکھنا	348	ہم ان کے قدم کے سایہ میں ہیں
365	اولیاء کی شان بوجی خدا	349	(16) شیخ ماجد کردی جیلانی
367	آپ کا وصال	349	کشتی سے ضرورت کی ہر چیز ملے گی
367	شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے کلام	350	آپ سے بدگمانی کا انجام
368	(20) شیخ سوید بخاری جیلانی	351	خشک درخت پر تین طرح کے پھل لگ گئے
368	آپ کا مقام و مرتبہ	352	شیخ عبدالقادر جیلانی کے زمانے کے بارے کلام
368	اولیاء سے بغض رکھنے والے کا انجام	352	(17) شیخ جاگیر جیلانی
370	گناہ کرتے وقت اندھا ہو جانا	353	آپ کا مقام و مرتبہ
370	کٹا ہوا ناک درست کر دیا	353	آپ کا خرچ غیب سے آتا
370	جذامی کا اچھا ہونا	354	اے شیخ ہمیں بچاؤ

381	(23) شیخ ابو محمد بن شیب	370	سات دن تک کھانے پینے سے مستغنی
381	آپ کا مقام و مرتبہ	371	انگل مائب ہو گئی
382	آپ کے روشن اقوال	371	فلس پتہ مانگنے لگا
382	آپ کی دعا	371	سلطان وقت کی بے ادبی کا انجام
383	تمہارے ماننے والوں کو بھلائی دوں گا	372	اگر میں جاتا تو وہ بیمار ہو جاتے
384	میں نے پیالہ پی لیا	372	آپ کا وصال
384	شیخ نے جنگل میں جنگ جیت لی	372	شیخ عبدالقادر
385	شیر کو گدھے کی جگہ کام میں لانا	373	(21) شیخ حیات بن قیس حرانی
385	مسلمانوں کو اتار دو پھراتروں کا	373	قبر سے تعریف فرمانے والے
386	انگور باغ میں ہیں	373	آپ کا مقام و مرتبہ
386	پانی سے انگوٹھی لے لی	374	تم نے اعتراض کیا تو عتاب ہو گا
386	ٹوٹا برتن جڑ گیا	374	محراب کے لئے کعبہ دکھا دیا
387	درخت روشن ہو گیا	375	واپس حران آ گئے
387	شیخ نے بگل بتا دیا	376	نیکر کے درخت سے کھجوریں چھڑتا
387	ایک آدمی اور پرندہ مر گیا	376	تم میرے لئے ہو جاؤ میں تمہارا ہوں گا
388	موسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا	377	آپ کا ارشاد مبارک
388	امام الصدیقین ہیں	377	آپ کا وصال
389	آپ کا وصال	378	شیخ عبدالقادر
389	شیخ عبدالقادر کے بارے میں حضرت علیہ السلام کا ارشاد	378	(22) شیخ رسلان دمشقی
389	(24) شیخ ابو محمد عبدالرحیم مغربی	378	تم چپ رہے زندہ نہ رہو
390	قرآن پڑھ سکتا ہے مگر شعر نہیں	379	پندرہ (15) شیخ پانچ (5) روٹی دمشق سے بغداد تک
391	چلو ابدال کو لے کر آئیں	379	لوگوں سے الگ نہ ہوئے اور حج کر کے آ گئے
391	وضو کا پانی پی لو	380	آپ کی کرامت
391	نیل میں پانی نہیں تھا	380	ہوا میں چکر لگانا
392	آٹے میں برکت ہوگی	380	جنازہ پر سبز پرندوں کا آنا
392	آپ کا وصال	381	شیخ عبدالقادر کے بارے میں آپ کا فرمان

408	(28) شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہرکی رحمہ اللہ	393	قبر سے آواز آئی
408	آپ کا مقام و مرتبہ	393	شیخ عبدالقادر کے بارے ارشاد
409	آپ کے اقوال	393	(25) شیخ ابو عمرو عثمان بن مردوق بطاعی رحمہ اللہ
410	ہر دروازہ کھل گیا	394	آپ کا ہمد و بانہ حال
410	سترہ (17) مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت	394	شیر گائے کی حفاظت کرنے لگا
411	ایک ماہ کی دوری سے بھائی دکھا دیا	396	پرندوں کو زندہ کر دیا
412	تم متوکل نہیں ہو چلے جاؤ	397	یقین کر یا نہ کر
412	آپ کا وصال	397	وصال کے بعد خواب میں
413	جنازہ کے وقت عزا آئی	398	شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے بارے کلام
413	ہوا میں ملاقات ہوتے دیکھا	398	(26) شیخ قصب البان موسیٰ رحمہ اللہ
414	شیخ عبدالقادر کے بارے کلام	398	ضروری ہے کہ تم اندھے ہو جاؤ
414	شیخ ابوالحسن جوتی رحمہ اللہ	399	چھ ماہ کا راستہ ایک ماہ میں
415	آپ کا مقام و مرتبہ	400	چار شکلوں میں نظر آنے لگے
415	آپ کا عارفانہ کلام	400	ایک رکعت پڑھ کر نماز توڑ دی
416	آپ کے اقوال	401	نماز پڑھانے کے لئے دوسرے شہر گئے
416	شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے بارے کلام	402	مرا نہیں بے ہوش ہوا ہے
417	شیطان کو قید کر لیا	402	شیخ عبدالقادر کی نظر میں آپ
417	راستے کی تمام باتیں بتا دیں	403	آپ کا وصال
418	جنگی ہوئی کمر کو سیدھا کر دیا	403	شیخ عبدالقادر کے بارے کلام
418	کھجوریں آوازیں دینے لگیں	403	(27) شیخ مکارم الشہر خالصی رحمہ اللہ
419	آپ کا وصال	404	آپ کے مبارک اقوال
419	عبدالقادر رحمہ اللہ کا مثل نہیں دیکھا	405	مسجد کی تمام قدیلیں بجھ گئیں
419	(30) شیخ ابو عبداللہ محمد قریشی رحمہ اللہ	405	دوزخ کے منکر کو دوزخ کی آگ دکھا دی
420	میں نے قیامت کو دیکھا ہے	406	آنے والوں کے حالات بتا دیئے
420	دنیا جو ان عورت کی شکل میں خدمت کرتی	408	آپ کا وصال
420	مشائخ کے آپ کے بارے میں خیالات	408	شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے بارے کلام

432	اگر جن آئے تو اسے مارنا	421	اس سے فیض پانے
433	تکلیف دینے والے کو ہمدردی نہ لگتی	422	آپ کے روشن اقوال
433	ہزار جاتے تو خاموشی ہو جاتی	423	تم کھائی کہ کچھ نہ کھاؤں گا
433	شب قدر کی شناخت آپ کی دعا سے کرتے تھے	424	پانی نہ پلٹے میں بھی کوئی نشانی ہے
433	آپ کا وصال اور حزار	424	بوقت ضرورت کھار اپانی نہ کھا ہو گیا
434	آپ کا شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے کلام	425	مہنگے داموں خرید لیا
434	(31) شیخ ابوالبرکات بن مخراموی جیلانی	425	آدھا پیپ سرخ آدھا کالا
435	مرید صادق کے لیے وصیت	426	خالی ہاتھ میں درہم تھا
435	آپ کا مقام حال	426	جو ملتا آتا دیتا پھر بھی پورا لگا
435	روٹی اور بوٹی کی خواہش جاتی رہی	426	یوسف آج رات نہ رونا
436	آپ کو ولایت کب ملی؟	427	نکاح کے بدلے حال بدلے گا
436	کھٹے میٹھے انار درختوں پر فوراً لگ گئے	427	اس سے زیادہ فلس کے لئے ہے
437	زمانے کے ابدال	428	حمام کے کھالے میں آگ اور خون
437	پہاڑ سے گرنے والے کو روک لیا	428	بوقت ضرورت انگلیاں کل آئیں
437	شیخ کے دامن کو پکڑے رکھو	428	ہال اور استرا کرے ہوئے ملتے
439	ہر بعید چیز قریب ہو گئی	429	جہاز رک گیا
439	دونوں ہاتھ بے کار ہو گئے	429	قدم کا نشان سونے چاندی کا
439	آپ کا وصال	429	حیری وجہ سے پریشان ہوں
440	(31) شیخ ابواسحاق ابراہیم بن علی ملقب بداعزب جیلانی	430	بوٹی کو پہچان لیتا
440	آپ کے اقوال	430	دو بارہ جن نہ آیا
441	ولی کی علامات	430	جنوں اقرشی تم کو حکم دیتے ہیں
441	آپ کا کلام	431	اندھے بھی اور نابینا بھی
442	سراٹھا کر دیکھا تو حال بدل گیا	431	جسم چاندی کی طرح ہونا
443	جو جس سے ڈرتا اسی کی طرف بھیج دیتا	431	بروز قیامت ابوب علیہ السلام کی قربت
443	تصرف کا دعویٰ اور منکر کا حال	432	چاندی کے ہاتھ سے کھانا
444	جسے چاہیں بلا لیں	432	نکار ایسا ہوتا ہے

445	دل میں یاد کیا تو شیخ نے مدد کی	445	(33) شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی <small>رحمہ اللہ</small>
445	مقدام کا قرآن پڑھنا اچھا لگتا ہے	445	آپ جانوروں کی بولیاں جانتے تھے
446	تیس ہزار (30000) قرآن کا پڑھنا	446	آپ فرشتوں کی تسبیحات جانتے تھے
446	خارش تم سے لے کر خادم کو دے دی	446	شیخ عبدالقادر <small>رحمہ اللہ</small> کی دعا
446	لوگوں کے دل ہمارے اوپر روشن ہیں	446	ہزاروں لوگ آپ سے فیض یاب ہوتے
447	تمہاری عمر ابھی باقی ہے	447	آپ شیخ عبدالقادر جیلانی <small>رحمہ اللہ</small> کے مزار پر آئے
447	آپ کا حالت وجد میں آنا	447	کسی کو ہاتھ نہ چومنے دیتے
448	آپ کا وصال	448	آپ کی سادگی اور رعب
448	بعد از وصال کیا معاملہ ہوا؟	448	آپ کے اقوال
448	شیخ عبدالقادر <small>رحمہ اللہ</small> کے بارے کلام	448	عالم کس وقت دمط کرے؟
448	(32) شیخ ابوالحسن علی بن احمد مشہور ابن الصباغ <small>رحمہ اللہ</small>	448	آپ کے نارنگی پھینکنے سے بچہ کا گنٹھیا جاتا رہا
449	مشائخ کا ان کی فضیلت کا اقرار	449	کیا میں تیرے بھینکوں؟
449	آپ کے اقوال	449	خبر باغ پھل دار ہو گیا
450	لوح محفوظ کو دیکھ لیتے	450	آپ کا وصال
450	مریدوں کا خیال رکھتے	450	(34) شیخ علی بن وہب سنجاری <small>رحمہ اللہ</small>
451	میرا مال تم کو دیا گیا	451	ابوبکر صدیق <small>رضی اللہ عنہ</small> و خضر علیہ السلام و رسول اللہ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی زیارت
451	تیرا شوق پورا ہو گیا	451	اللہ کہنے سے پتھر دو ٹکڑے ہو گیا
452	اڑدھاکے منہ سے ایک شخص کو نکالنا	452	ایک قدم میں زمانہ پھرو گے
453	حیوانات و نباتات پر حکومت	453	انار کے تھلکے حلوا بن گئے
454	پتھر پانی بن گیا	454	پچاس (50) دن تک ”بے وضو ہوئے“ نہ سوئے
454	میرے شہر سے نکل کر تمہارا ”حال“ تم کو ملے گا	455	برتن سونے، چاندی کے ہو گئے
455	کھانے میں برکت کی دعا	455	بیل کا زعمہ کر دینا
455	شیخ کی برکت سے دل صاف ہو گئے	455	آپ کا وصال
455	آپ نے اشعار پڑھے	456	شیخ عبدالقادر کے بارے ارشاد
456	آپ کا وصال	456	(35) شیخ موسیٰ بن مایہ بن زولی <small>رحمہ اللہ</small>
456	شیخ عبدالقادر <small>رحمہ اللہ</small> کے بارے کلام		

477	شیخ "عبدالقادر" سید الاولیاء ہیں	467	شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ان کی تعریف کرتے
477	آپ نے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے منکر کو حضور سے دیکھا تو	468	لوہا ان کے ہاتھ میں نرم ہو جایا کرتا تھا
477	وہ مر گیا	468	جس کو میرے ہاتھ لگیں وہ نہ جلے گا
477	بخدا و جاؤ تو زیارت کرنا	468	چار ماہ کا بچہ چلنے اور پڑھنے کا
		469	آپ کی دعا قبول ہوئی
		469	آپ کا وصال
		469	شیخ قبر میں نماز پڑھنے لگے
		469	شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ادب کرنا
		470	(36) شیخ ابوالحبیب عبدالقادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
		470	مرید کو اس کے حال کی پہلے سے خبر دیتے
		471	پھڑے کا آپ کے سامنے بولنا
		471	دودھ پلا کر مسلمان کر دیا
		471	بکری کے گوشت کا آپ کے ساتھ ہم کلام ہونا
		471	مجھے کس لیے خریدا ہے؟
		472	شرابی تائب ہو گئے
		472	آپ کا وصال
		472	شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے کلام
		473	شیخ احمد بن ابوالحسن رقامی رحمۃ اللہ علیہ
		473	آپ نے ایک مرید کو شقی سے سید بنادیا
		473	چھ ماہ بعد کھایا کرتے تھے
		474	پھلیوں کا آ جانا
		474	بھنی ہوئی پھلیوں کا زعمہ ہو کر دریا میں کود پڑتا
		475	جو چاہا وہ کھلایا
		475	ایک ساعت میں بحر محیط میں آ جانا
		476	آپ کا وصال
		476	میں سب کا شیخ لیکن "عبدالقادر" کا قلام

انتساب

والدین کریمین اور ”ام حنظلہ“
کے نام

کہ اس کتاب کی تیاری نیز میری دیگر دینی مصروفیات کی وجہ سے جب کبھی بھی
ان سب سے حق کی ادائیگی میں کمی یا تاخیر ہوئی تو انھوں نے خندہ پیشانی سے عفو و درگزر
سے کام لیا۔

اللہ تعالیٰ میری اس دینی معاونت پر سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری

کچھ ابو حنظلہ کے قلم سے

الحمد لله العظيم المرتبت كتاب "بهجة الاسرار في معدن الانوار" کا اردو زبان میں اولین مفصل غلامہ بنام "امام الاولیاء" جو کہ احوال شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث اعظم رحمہ اللہ پر ایک جامع کتاب ہے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس کتاب کے مصنف ایک بلند پایہ علمی و روحانی شخصیت "ابوالحسن نور الدین علی بن یوسف بن جریر لخمی شطونوفی" ہیں جو کہ 644ھ میں پیدا ہوئے جبکہ وصال 713ھ میں ہوا۔ اکابر محدثین اور علمائے عظام آپ کی تعریف فرماتے تھے چند ایک کے اقوال مطالعہ فرمائیے۔

1۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "بغیۃ الوعادیۃ" میں فرمایا "لہ الید الطولی فی علم التفسیر" یعنی علم تفسیر میں آپ کو ید طولی حاصل تھا۔ جبکہ اپنی دوسری کتاب "حسن المحاضرة فی اخبار المصر والقاهرة" میں فرمایا کہ امام شطونوفی رحمہ اللہ یکتائے روزگار امام تھے۔ جامعہ الزمر کے "شیخ القراء" تھے جبکہ طلباء کا ان پر ہجوم تھا (بکثرت حصول علم کے لیے حاضر ہوتے)

2۔ امام شمس الدین الجزری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "نہایۃ الدرایات فی اسماء الرجال القراءت" میں فرمایا: کہ امام شطونوفی رحمہ اللہ "استاد محقق البارع" (جن کے کمالات و جمال دیکھ کر انسان کو حیرت ہو) تمام بلاد مصر کے شیخ، ان کے فوائد اور تحقیق کی وجہ سے لوگوں کا ان پر ہجوم تھا۔

3۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام اجل، فقیہ، عالم، مدرس، قاری، یکتا، عجب صاحب کمال "ابوالحسن نور الدین علی بن یوسف لخمی شافعی" رحمہ اللہ اور حضور سیدنا غوث اعظم میں صرف دو واسطے ہیں۔ اور وہ حضور پرورد سرکار غوثیت کی اس بشارت میں داخل ہیں کہ فرمایا:

طوبی لمن رانی و لمن رای من رانی و لمن رای من رانی
یعنی شادمانی اسے جس نے مجھ کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ دیگر کئی اہل علم نے بھی آپ کی شان و عظمت کو بیان فرمایا ہے جبکہ آپ کی تصنیف مبارک کی عظمت کو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے۔

1۔ امام اجل شمس الدین الجزری رحمہ اللہ جو کہ اجلہ محدثین و علمائے قرأت سے تھے اپنی کتاب "طبقات القراء" میں

فرماتے ہیں:

میں نے کتاب ”بہجة الاسرار“ معر میں خزانہ شاعری سے حاصل کر کے ”شیخ عبدالقادر مہذب“ سے جو کہ اکابر ”مشائخ معر“ سے ہیں پڑھی اور انہوں نے مجھے اس کی روایت کی اجازت دی۔

2- محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”زبدۃ الآثار“ میں فرماتے ہیں:

ابن کتاب بہجة الاسرار کتابیہ عظیم و شریعت و مشہور است

یعنی یہ کتاب ”بہجة الاسرار“ عظیم، (شریعت) اور مشہور کتاب ہے نیز اپنی کتاب ”صلوۃ الاسرار“ میں فرمایا:

کتاب عزیز ”بہجة الاسرار و معدن الانوار“ معبر و مقرر و مشہور و مذکور است و مصنف آں از مشاہیر مشائخ و علماء

ست

کتاب عزیز جو ”بہجة الاسرار و معدن الانوار“ قابل اعتبار، چمک اور مشہور و معروف ہے اس کتاب کے مصنف مشہور علماء و مشائخ میں سے ہیں۔

الحاصل یہ کہ یہ کتاب ہر دور میں مقبول رہی ہے علماء و محدثین باقاعدہ اس کی اجازت حاصل کرتے کیونکہ یہ کتاب احوال غوث اعظم میں بے مثل و بے نظیر اور بنیادی مآخذ کی حامل ہے جبکہ اس کا اسلوب ”بطرز حدیث بسند متصل“ ہے۔

شیخ محقق مہذب نے ”زبدۃ الآثار“ کے نام سے اس کی مختصر ”تلخیص“ فرمائی۔ جبکہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرضوان نے منقبت غوثیہ کے ایک شعر میں اس کتاب کے نام اور مضمون کا ذکر کچھ یوں فرمایا:

بہجت اس سز کی ہے جو بہجة الاسرار میں ہے

کہ فلک دار مریدوں پہ ہے سایہ تیرا

یعنی مجھے خوش کن رازوں پر مشتمل کتاب ”بہجة الاسرار“ میں موجود اس ”سر“ (راز) کو جان کر نہایت خوشی ہے کہ آپ کا (غوث اعظم رحمہ اللہ) کا کل عاطفت ہم مریدوں کے سروں پر ہے۔

نیز آپ اپنی کتاب ”طرد لافاعی عن حمی ہاد رفع الرفاعی“ میں فرماتے ہیں:

”مناقب غوثیہ“ میں کتاب بہجة الاسرار سے اکابر ائمہ نے استناد کیا اور کتب احادیث کی طرح اس کی اجازت میں

لیں، دیں۔ کتب مناقب سرکار غوثیت میں باعتبار ”علو اسانید“ اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں ”موطا امام

مالک“ کا ہے اور کتب مناقب اولیاء میں ”باعتبار صحت اسانید“ اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں ”صحیح

بخاری“ کا بلکہ صحاح میں بعض شاذ بھی ہوتی ہیں مگر اس میں کوئی روایت شاذ نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صرف صحت

حدیث کا التزام کیا ہے اور امام جلیل نے صحت و عدم شذوذ دونوں کا اور بشہادت ”امام علامہ عمر بن عبداللہ باب

الکلی مہذب“ وہ التزام تام ہوا کہ اس کی ہر روایت کے لیے متعدد متابع موجود ہیں جیسا کہ مصنف کتاب نے کتاب

کے خطبے میں اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے لکھا۔

لحضة کتابا مفردا مرفوع الاسانید متعمدا فیہا علی الصحة دون الشذوز یعنی میں نے کتاب کو یکساں کر کے مہذب و منقح کیا اور اس کی سندیں سنی تک پہنچائیں جن میں خاص اس صحت پر اجماع کیا کہ شذوز سے منزہ ہو۔

اب قارئین جان گئے ہوں گے کہ کس قدر عظیم کتاب سے استفادہ کرنے جارہے ہیں۔ اگرچہ اس بات کا اعتراف ہے کہ اس کی اشاعت شایان شان طریقے پر نہیں کر سکا۔ مگر اپنے تئیں کوشش ضرور کی ہے کہ اس کو بہتر سے بہتر اور سہل سے سہل کر کے اپنے قارئین کی نظر کروں اس ضمن میں جن چیزوں کو خصوصیت کے ساتھ مد نظر رکھا ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

1- ابتدائے کتاب میں چند مختلف فیہ مسائل کو عنوان بنا کر ”عقائد و نظریات اور معمولات الہیہ سنت“ کو بیان کیا گیا ہے نیز شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ذات کے حوالہ سے چند تحریرات کو بھی جمع کیا گیا ہے۔

2- ترتیب کتاب یہ ہے کہ اس میں کل گیارہ ابواب قائم کیے گئے ہیں جبکہ پہلے باب کو پانچ فصلوں سے مزین کیا گیا ہے۔

3- اصل عربی نسخہ کے ساتھ تقابلی کر کے بعض جگہ عربی عبارات کو بھی شامل کیا تاکہ قاری اپنے محدود حضور غوث پاک کے متعلق علماء و محدثین کے اصل الفاظ کو پڑھ کر فرحت پاسکے۔

4- آیات و احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ ہر واقعہ کے آخر میں ”بہجة الاسرار“ کے عربی ایڈیشن کا حوالہ مع صفحہ نمبر و مطبوعہ کے درج کر دیا ہے۔

5- چونکہ کتاب کی استنادی حیثیت عند العلماء والمحدثین مسلمہ ہے اور اکابر اس کی توثیق فرما چکے اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلویؒ اس کی تلخیص رقم فرما چکے لہذا عوام الناس کی سہولت کے لیے اسناد کو حذف کر دیا ہے۔ تاکہ اصل مطالب تک آسانی سے رسائی ہو سکے۔

6- کتاب میں حضور غوث پاک کا عارفانہ کلام و مواعظ متعلقہ تو حید نقل تھا جس کے مطالب تک خواص ہی کی رسائی ہو سکتی ہے لہذا اس کو اکثر مقامات سے حذف کر دیا ہے اور بعض جگہ اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

7- جہاں عربی اشعار کو نقل کیا ہے وہاں ترجمہ و اعراب کا اہتمام کیا ہے۔

8- کتاب کے مضامین تک آسانی سے رسائی کے لیے مفصل فہرست کا اہتمام کیا اور کتاب کے اندر جگہ جگہ موضوع کی مناسبت سے سرخیوں کا اضافہ کیا ہے۔

9- اردو ترجمہ میں ”پروفیسر سید احمد علی بیالویؒ“ کے ترجمہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

10- پروف ریڈنگ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

یہ سب اپنی بساط کے مطابق ہے۔ پھر بھی قارئین کو کوئی اصلاح طلب چیز نظر آئے تو ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اس کا اہتمام کیا جائے۔

آخر میں ممنون ہوں شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ حضرت علامہ مولانا ”مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی“ (ممبر اسلامی نظریاتی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (25) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کونسل پاکستان) کا کہ جنہوں نے اس پر تقریباً پچاس سال قبل تحریر کر کے کی میری مرض کو خوش دلی سے قبول فرمایا اور اسے ان دوستوں کا جنہوں نے اس کام میں میری دل و جان سے معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست برد ہا ہوں کہ میری اس کاوش کو قبول فرما کر میری اور میرے والدین کریمین کے لیے ارحمہم رحمت افریدی بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم العلم والعلماء

ابو حلالہ محمد اسماعیل عطاری

۲۲ عطر المنظر ۱۴۳۳ھ بمطابق

۷ اکتوبر بروز منگل ۲۰۱۱ء



تقریر

نام الانبیاء سید المرسلین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوی ذمہ داریوں میں جہاں کتاب و حکمت کی تعلیم شامل ہے وہیں تزکیہ قلوب بھی منصب نبوت کا ایک اہم تقاضا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ
الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (پ ۱، البقرہ: ۱۲۹)

”اے رب ہمارے اور بھیج ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور
پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب سچا فرما دے بے شک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔“

چونکہ رسول اکرم ﷺ کو ختم نبوت کے تاج سے سرفراز فرمایا گیا اس لیے یہ دونوں ذمہ داریاں امت مسلمہ کے اہل علم و تقویٰ کو
مطلوب ہو گئیں۔

علماء ربانین میں سے بعض نے درس و تدریس تعلیم کتاب و حکمت اور تبلیغ دین کا شعبہ اور میدان اختیار کیا جس کی بنیاد پر وہ علماء
فقہاء اور مبلغین کے لقب سے مشرف ہوئے۔ اور ان علماء ربانین میں سے بعض شخصیات نے اصلاح نفس اور تزکیہ قلوب کے مشن
کو اپنایا تو وہ ”اولیاء اللہ“ ایسے عظیم لقب کے مستحق قرار پائے اور یہ بات یاد رہے کہ یہ تمام لوگ چاہے وہ علماء کے زمرے میں
آتے ہیں چاہے اولیاء و صوفیاء کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں، علم اور تقویٰ کی دولت سے مالا مال تھے۔ اولیاء کرام علم سے بے بہرہ
نہیں تھے اور علماء تقویٰ کی نعمت سے خالی نہ تھے۔

اولیاء امت محمدیہ (ﷺ) میں حضرت ”غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ“ کا اسم گرامی چارواک عالم میں مشہور
ہے۔ دیگر اولیاء امت کی طرح آپ نے بھی ملت اسلامیہ کو قرب خداوندی، شریعت کی پاسداری اکل حلال اور صدق مقال کا درس
دیا۔

جب آپ بغداد میں داخل ہوئے تو اس وقت خلیفہ ”المستظهر باللہ ابو العباس“ (۵۱۲ھ) کا دور حکومت تھا۔
اس کے بعد المسترشد باللہ، پھر الراشد باللہ پھر المعتضی لامر باللہ اور پھر المستجد باللہ
اقتدار کی مسند پر فائز ہوا۔

حضرت شیخ کا دور حیات عظیم حوادث سے بھرپور تھا اور ان حوادث کا مرکز بغداد تھا خلفاء بنو عباس اور سلجوقی بادشاہوں
کے درمیان رسد کشی جاری تھی، سلجوقی حکمران دولت عباسیہ پر قبضہ کرنا چاہتے تھے کبھی وہ خلیفہ کی حمایت کرتے کبھی

محافل اور یوں مسلمانوں کے درمیان لڑائی جاری رہی۔^①

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دردناک حوادث کا مشاہدہ کیا اور مسلمانوں کے درمیان افتراق و انتشار کی جو فضا پیدا ہوئی اسے دیکھا چونکہ سب کچھ حرم و آن کی وجہ سے تھا اس لیے آپ نے اپنے خطبات و مواعظ میں دنیا کی محبت سے اجتناب اور قرب خداوندی پر زور دیا آپ اپنے ایک جامع خطاب میں فرماتے ہیں۔

اس کی طرف دیکھو جو تمہیں دیکھ رہا ہے، اس کی طرف متوجہ ہو جو تمہاری طرف متوجہ ہے اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے اس کی بات قبول کرو جو تمہیں اپنی طرف بلا رہا ہے۔ اپنا ہاتھ اس کے حوالے کرو جو تمہیں گرنے سے بچاتا ہے جو تمہیں جہالت کے اندھیروں سے نکال رہا ہے، تمہیں ہلاک ہونے سے بچاتا ہے تمہیں نجاستوں اور میل کچیل سے پاک کرتا ہے۔ (ایضاً ص ۲۷)

یہ ایک طویل خطبہ ہے آپ کا مقصود انسانیت کو نفس و شیطان کے چنگل سے بچا کر خالق و مالک کے دامن رحمت سے وابستہ کرنا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ واقعی ”امام الاولیاء“ تھے آپ کی کرامات اسی طرح بے شمار ہیں جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بے حد و حساب ہیں۔ نیز آپ کی کرامات میں اصلاحی پہلو بھی نمایاں ہے جس کی ایک جھلک اس واقعہ میں نظر آتی ہے۔

المستنجد باللہ نے آپ کی خدمت میں دیناروں کی دو تھیلیاں بطور نذر پیش کیں تو آپ نے یہ نذرانہ قبول نہ فرمایا۔ جب خلیفہ کی طرف سے اصرار بڑھا تو آپ نے ان دونوں تھیلیوں کو دونوں ہاتھوں میں لے کر دبایا تو ان سے خون جاری ہو گیا آپ غصے میں آ گئے اور فرمایا اگر مجھے تمہاری نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہ ہوتا تو میں اس خون کو یوں چھوڑتا کہ تمہارے محل تک پہنچ جاتا تم لوگوں کا خون چوس کے مجھے نذرانہ پیش کرتے ہو۔ (بہجۃ الاسرار)

اس واقعہ میں جہاں آپ کی کرامت کا ظہور ہو رہا ہے کہ سونے میں پوشیدہ خون کو ظاہر کر دیا وہاں آپ نے حاکم وقت کو ظلم و ستم سے باز رہنے کا درس بھی دیا۔ یہی نہیں بلکہ ارباب طریقت کو یہ سبق بھی دیا کہ آنکھیں بند کر کے نذرانے قبول نہ کریں۔ نذرانہ پیش کرنے والے کی حالت کو دیکھیں اگر وہ حرام کھاتا ہے تو اسے رزق حلال کھانے کا درس دیں اگر وہ ظالم ہے اور لوگوں کا مال لوٹتا ہے تو اسے جرم سے باز رہنے کی تلقین کریں۔

”بہجۃ الاسرار فی معدن الانوار“ حضرت ابوالحسن نور الدین علی بن یوسف بن جریر لخمی مشطوفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۷ھ) کی تصنیف لطیف ہے جس میں حضرت مصنف نے حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال بالخصوص کرامات کو جمع کیا ہے اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام کرامات کو سند کے ساتھ بیان کیا گیا اور اکابر علماء و صوفیاء نے اس کتاب اور اس کے مصنف کی زبردست تحسین افزائی ہے۔

زیر نظر کتاب ”امام الاولیاء“ اسی عظیم المرتبت کتاب کی ترتیب جدید ہے جو پروفیسر سید احمد علی بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے

مستفاد ہے۔ کتاب "امام الاولیاء" جن خوبیوں پر مشتمل ہے وہ آپ فاضل نوجوان علامہ محمد اجمل قادری عطاری کے مقالہ "کچھ ابو حنظلہ کے قلم سے" میں ملاحظہ فرمائیں گے "علامہ محمد اجمل قادری عطاری زید مجدہ" اہل سنت کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ محمد سے محمد ترین کتب نہایت دیدہ زیب طباعت کے ساتھ منظر عام پر لا رہے ہیں۔

"امام الاولیاء" ان کے اسی مشن کا ایک نگینہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب مستطاب کو مقبول عام بنائے "مکتبہ اعلیٰ حضرت" کو دن دو گنی رات چو گنی ترقی دے۔ اور اس کے پروپرائٹر "علامہ محمد اجمل قادری زید مجدہ" کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

محمد مدین ہزاری سعیدی ازہری
استاذ شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ
مرکز معارف اولیاء دربار عالیہ
حضرت داتا گنج بخش علیہ السلام لاہور
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان



غیر صحابی کو "رضی اللہ عنہ" کہنا کیسا؟

سوال: کیا صحابی رسول کے علاوہ کسی کو "رضی اللہ عنہ" کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مذکورہ سوال کے جواب سے پہلے یہ جان لینا انتہائی ضروری ہوگا کہ ہمیں اس عربی عبارت کا معنی معلوم ہو نیز قرآن نے اس کو کہاں اور کس کس کے لیے استعمال کیا اور کیا کسی خاص گروہ اور افراد کے لیے اس کے استعمال کو منع کیا ہے؟
اولاً یہ دیکھیے کہ قرآن نے اس کو کہاں کہاں بیان کیا؟
چنانچہ ارشاد ہاری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ط لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ط رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝﴾

"اللہ نے فرمایا کہ یہ ہے وہ دن جس میں بھوں کو ان کا کج کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے" اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی "یہ ہے بڑی کامیابی۔" ①
پھر فرمایا:

﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ ط رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط وَاعَدَلَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝﴾

"اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے" اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی "اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔" ② اور فرمایا:

﴿يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝﴾

"اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔" ③

نیز فرمایا: ﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ إِنْ أَلَانَ حِزْبَ اللَّهِ هُمْ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾

① پارہ 7 سورة المائدة: 119

② پارہ 11 سورة التوبة: 100

③ پارہ 17 سورة مائدة: 109

”اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی“ یہ اللہ کی جماعت ہے نہ کہ اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔“^①

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۖ جَزَاءُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝﴾

”بے شک جتنے کافر ہیں اور کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہی تمام مخلوق میں بدترین بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا ملان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے بہیں نہریں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔“ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی“ یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔“^②

جبکہ سورۃ الفتح آیت نمبر 18 میں ارشاد و حذہ لَا مَشْرِيكَ بِهِ ك:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۚ﴾

”بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس بڑے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔“^③

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ ﷻ نے اصحاب رسول ﷺ کے ایک گروہ جن کی تعداد صحیح مسلم کی روایت کے مطابق 1400 بیان کی جاتی ہے کے لیے اپنے رضا کا مژدہ دیا ہے۔ جبکہ بعض حضرات نے اس آیت مبارکہ کی روشنی میں اس ”رضا“ کی تخصیص ذات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاص ہونا مراد لیا ہے اور برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ غیر صحابی کو ”رضی اللہ عنہ“ کہنا جائز و درست نہیں۔

یقیناً ارہاب علم اس کی علمی نوعیت کو خوب جانتے ہیں لہذا یہاں اس سلسلہ میں کچھ باتیں عام فہم انداز میں تحریر کرنے کی کوشش کی ہے اس امید پر کہ ۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

① سب سے پہلے تو یہ جان لیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ناموں کے ساتھ اس لاحقہ کا استعمال زیادہ سے زیادہ ”مستحب“ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی نہ تو ایسا لازم و ضروری کہ ترک کا وعید اور نہ ہی اتنا مؤکد کہ ادا کرنے پر کوئی فضیلت و اجر ہوگی ہو۔ تو پھر جب یہ مسئلہ مستحب کے درجہ سے تعلق رکھتا ہے تو پھر اس کو باعث نزاع بنانے کی کوئی حاجت شدیدہ لاحق ہوگی؟ لہذا اگر کوئی

① پارہ 26 سورة الفتح آیت نمبر 18

② پارہ 30 سورة الفتح آیت نمبر 8

③ پارہ 28 سورة المجادلة آیت نمبر 22

صحابہ کے لیے "رضی اللہ عنہ" اور غیر صحابی کے لیے "رحمۃ اللہ علیہ" کا لاحقہ استعمال کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اگر کوئی اس کے برعکس کرے یعنی صحابہ کے لیے "رحمۃ اللہ علیہ" اور غیر صحابہ کے لیے "رضی اللہ عنہ" جیسا کہ ثور الابصار کے حوالہ سے فتاویٰ فیض الرسول میں نقل کیا گیا ہے۔

يستحب الرضى للصحابة والترحم للتابعين ومن بعدهم من العلماء ولا خفاء وكذا يجوز عكسه على الراجع^①

② پھر اگر آیت مذکورہ کی روشنی میں کوئی اس کی تخصیص صحابہ کرام علیہم الرضوان کے کرے تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ مفسرین نے اس آیت کا شان نزول "بیعت رضوان" کے موقع پر بتایا ہے اور اس وقت وہاں صرف 1400 صحابہ موجود تھے۔ تو پس اگر اس آیت سے تخصیص ثابت ہوگی تو صرف ان افراد کے لئے جو اس "بیعت رضوان" میں شامل تھے۔ نہ کہ تقریباً سولہ لاکھ سے زائد صحابہ کے لیے۔ جبکہ صحیح یہ بات ہے کہ اس آیت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تخصیص ثابت نہیں ہے بلکہ اس آیت کے الفاظ عمومیت کے حامل ہیں جیسا کہ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ "بے شک اللہ ایمان والوں سے راضی ہے" اور یقیناً ایمان والوں سے مراد تمام اہل ایمان ہیں نہ کہ چند صحابہ جو وہاں موجود تھے۔ نیز اس آیت کریمہ سے مراد تمام اہل ایمان ہیں اس پر بطور دلیل دوسرے مقام پر اللہ رب العزت ﷻ کا ارشاد پڑھے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۖ جَزَاءُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝

"بے شک جتنے کافر اور کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدترین بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے بہیں نہریں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔" اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔"②

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اولاً کفار کا ذکر اور ان کو بدتر مخلوق بیان کر کے اہل ایمان کا ذکر فرمایا اور ان کے مقام و مرتبے کا ذکر فرماتے ہوئے ان کو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ کا مصداق ٹھہرایا گیا پس واضح ہو گیا کہ "رضی اللہ عنہ" تمام اہل ایمان کے لیے ہے آیات قرآنی کے بعد اب حدیث مصطفیٰ ﷺ پیش خدمت ہیں مطالعہ فرمائیں۔

① فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 84 مطبوعہ لتلیا

② بارہ 30 البیتہ 845 ترجمہ کنز الایمان

حدیث مبارکہ سے دلیل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ جنت والوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا:

[يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ]

”اے اہل جنت“ تو وہ جواب دیں گے۔

[لَيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَ يَك وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَدْيِكَ]

”اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں اور اطاعت کے لیے تیار ہیں اور بھلائی تیرے ہی پاس ہے۔“

تب اللہ ﷻ فرمائے گا:

[هَلْ رَضَيْتُمْ؟]

”کیا تم راضی ہو؟“

وہ عرض کریں گے کہ مولیٰ اب بھی راضی نہ ہوں، ہمیں کیا ہے جبکہ اب تو نے ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما دیا جو کسی اور مخلوق کو نہ ملا اللہ ﷻ فرمائے گا میں تم کو اس سے افضل اور بہتر نعمت دوں؟

وہ عرض کریں اے ہمارے رب! اس سے افضل اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

اللہ ﷻ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضا طلال کرتا ہوں اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔^①

مذکورہ احادیث میں دائمی ”رضا“ کی اطلاع و خبر دی جا رہی ہے اور یہ خطاب تمام مسلمانوں سے ہو گا نہ کہ چند سے۔

رضی اللہ عنہ سے مراد

③ ضمنا عرض ہے کہ جب ”رضی اللہ عنہ“ اللہ ﷻ مومنین کے لیے فرمائے گا تو اس سے مراد اس کی رضا کی ”اطلاع“ ہے اور جب عام مسلمان کسی کے لیے استعمال کریں گے تو مراد ”دعا“ ہوگی۔ نیز بعض کے لیے یہ ”یقینی خبر“ کے معنی میں ہوگا اور بعض کے لیے ”امید“ پر مبنی۔

④ ذیل میں اب ہم فتاویٰ فیض الرسول سے اکابرین امت کے اقوال اس سلسلے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کس کس غیر صحابی کو کہاں کہاں ”رضی اللہ عنہ“ تحریر کیا۔

(۱) علامہ ابن عابدین شامی نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو چھ (6) جگہ ”رضی اللہ عنہ“ تحریر کیا۔^②

① صحیح بخاری رقم الحدیث 6549 صحیح مسلم 2829، متن ترمذی 2555

② فتاویٰ شامی جداول صفحہ 42-37-38-35 مطبوعہ دار البیروت۔

انہوں نے ہی حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین رحمہ اللہ کو پندرہ (15) مقامات پر ”رضی اللہ عنہ“ لکھا۔^①
نوٹ: اس کتاب کے ٹائٹل پیج پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا نام یوں لکھا، ”سیداً محققین برگزیدہ جناب باری تعالیٰ“ اور
تو اور مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی جیسوں کو بھی ان کے سیرت نگاروں نے رحمہ اللہ لکھا ہے۔^②
مذکورہ بالا تمام حوالہ جات کو پڑھنے کے بعد بھی اگر کوئی انکار کرے تو اس کو سمجھانا ہمارے بس اور اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت
عطا فرمائے۔

اس ساری تحریر کے باوجود گزارش ہے کہ یہ ”رضی اللہ عنہ“ کا لاحقہ ہمارے معاشرہ میں بڑا توقیر اور عزت والا جانا جاتا ہے۔ اس
کو ہر ایک کے نام کے ساتھ استعمال نہ کرنا بہتر ہوگا۔ البتہ جلیل القدر رستوں کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اس پر کسی
کو زبان طعن دراز نہ کرنا چاہیے اور خواہ مخواہ اس کو باعث نزاع نہیں بنانا چاہیے۔



غَيْرَ اللَّهِ سَ مَدْمَانْ كَيَا؟

سوال: کیا اللہ ﷻ کے علاوہ بھی کوئی مدد کر سکتا ہے؟ کیونکہ بعض لوگ نبیوں اور ولیوں سے مدد طلب کرتے ہیں؟
جواب: یاد رکھیے یہ دنیا عالم اسباب ہے یہاں پر مخلوق اپنے وجود اور عدم میں اسباب سے وابستہ اور یہاں ایک دوسرے کی مدد کے بغیر کام نہیں چلتا ہے۔ چنانچہ ہم چلنے کے لیے پاؤں سے مدد لیتے ہیں۔ پکڑنے کے لیے ہاتھ کی مدد سننے کے لیے کان دیکھنے کے لیے آنکھ سوکھنے کے لیے ناک جبکہ سمجھنے کے لیے زبان سے مدد لیتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ اپنے دنیاوی کاموں کے لیے دنیا داروں کی سفارش ڈھونڈ کر کام کیے اور کروائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے جلسوں اجتماعات اور سیمیناروں میں ہاتھ پھیلا پھیلا کر اللہ ﷻ کے بندوں سے مدد مانگتے ہیں۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ اللہ ﷻ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو۔ کیا یہ عجیب نہیں لگتا کہ جب آپ کی مرضی ہو تو جس سے چاہیں مدد مانگ بھی لیں اور مدد لے بھی لیں اور جب آپ چاہیں تو مسلمانوں پر اللہ ﷻ کے علاوہ کسی سے مدد مانگنے پر کفر و شرک کا فتویٰ صادر فرمادیں۔

جبکہ اللہ ﷻ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

”نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔“^①

اس آیت کریمہ میں مطلقاً مدد کرنے کی طرف حکم دیا گیا اور کوئی قید نہیں کہ وہ امور دینی ہوں یا دنیاوی بلکہ جو مدد کر سکتا ہے اور جس کو مدد چاہیے یقیناً وہ مدد مانگے گا۔ اور سوال یہ ہے کہ مدد کون کر سکتا ہے اور کون نہیں؟
الہ ایمان سے مدد کا معاملہ تو مذکورہ بالا آیت سے واضح ہو جاتا ہے۔ البتہ کافر و شرک سے مدد نہیں مانگی جاسکتی ہے جیسا کہ اللہ ﷻ کے حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ]

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم کسی مشرک سے مدد نہیں مانگتے۔“^②

اس حدیث میں مشرک کا خاص کرنا اس جانب اشارہ ہے کہ مسلمان و مومن سے مدد ناجائز نہیں۔

② پھر عموماً منکرین یہ کہتے ہیں کہ دنیاوی کاموں میں مدد مانگی جاسکتی ہے ان سے بڑے ادب کے ساتھ عرض ہے کہ کیا اسلام

دنیاوی کاموں میں شرک کرنے کی اجازت دیتا ہے؟

اور دوسری بات یہ ہے کہ اسلام میں دین اور دنیا دونوں شامل ہے یہ کوئی الگ الگ نہیں بلکہ دین اسلام ایک مکمل مضابطہ حیات ہے جو انسان کی ہر طرح کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

① انکار کرنے والے عموماً یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ ان کی زندگی میں تو ان سے مدد مانگ سکتے ہیں جبکہ وصال کے بعد نہیں۔

یہ اعتراض کرنے والا کم از کم یہ تو مان رہا ہے کہ ان کی زندگی میں مدد مانگنا جائز و درست ہے۔ لہذا ہم یہ ہی ثابت کر دیتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء کی روح نکلنے کے بعد وہ مردہ نہیں ہو جاتے۔ بلکہ ان کی طاقت اور قوت دنیاوی زندگی سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

انبیاء علیہم السلام کی حیات پاک پر دلائل

اس پر درج ذیل تین احادیث ملاحظہ فرمائیں

① حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔“①

② حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ]

یعنی انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز ادا فرماتے ہیں۔②

③ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَإِنَّ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يَرْزُقُ]

”یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے۔ پس اللہ ﷻ کے نبی زندہ ہیں۔ انھیں رزق دیا جاتا ہے۔“③

اولیاء کرام علیہم السلام کی حیات پاک پر دلائل

بعد وفات اولیاء عظام علیہم السلام کی حیات اقدس کی دلیل کے بیان سے پہلے ایک اصول یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ ”قرآن پاک میں جب کوئی حکم بیان کیا جائے تو جس چیز کے بارے میں حکم فرمایا گیا اس کے برابر اور اس سے اعلیٰ چیزیں اس حکم میں بغیر ذکر کیے

① مسلم۔ باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام

② بیہقی شریف، صفحہ 3، سلسلة الاحادیث الصحیحہ للالبانی رقم الحدیث 621۔

③ ابن ماجہ۔ کتاب ما جاء فی الصحائف

خود بخود داخل ہوتی ہیں۔ "مثلاً اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا﴾

ترجمہ: تو ان سے "ہوں" نہ کہنا اور انہیں نہ تھڑکنا۔^①

اس آیت پاک میں ماں باپ کو لفظ "ہوں" کہنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ "اس کے باعث والدین کو تکلیف پہنچے گی۔" یقیناً اس سے معلوم ہو گیا کہ ہر وہ لفظ جو والدین کے لیے باعث تکلیف ہو کہنا ممنوع ہے۔ اور جب "ہوں" یا اس سے ہم مثل الفاظ "تکلیف کا سبب" بن جانے کی وجہ سے ممنوع ہوئے تو ان سے زیادہ اذیت پہنچانے والا عمل مثلاً مارنا پیشنا تو بدرجہ اولیٰ ناجائز و حرام ہوگا۔"

پس "اصل میں ممانعت تو صرف لفظ "ہوں" کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی لیکن تھوڑا سا غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے ہم مثل الفاظ اور کوئی بھی ایسا عمل جو باعث رنج و غم ہونا جائز و ممنوع ہے۔" نتیجہ دعویٰ کلاماً حکم ایک چیز کے بارے میں نازل ہوا لیکن اس کے برابر اور اعلیٰ چیزیں خود بخود تحت حکم داخل ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسی اصول کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ "قرآن کریم کے ایمازات (اختصارات) میں سے یہ بھی ہے کہ امر ارشاد فرماتے ہیں کہ اور اس کے امثال (ہم مثل) اور اس سے امثل (یعنی اعلیٰ و افضل) پر دلالت (یعنی رہنمائی) فرمادیتے ہیں۔ جیسے:

﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا﴾

"ماں باپ کو ہوں کہنے سے ممانعت فرمائی جو کہ اس سے زیادہ ہودہ خود ہی منع ہو گیا۔"

جب یہ اصول سمجھ میں آ گیا تو ملاحظہ فرمائیے کہ "اللہ تعالیٰ نے شہدائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ طَبْلٌ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾

"ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔"

معلوم ہوا کہ شہداء کرام بعد وفات بھی زندہ ہیں۔ لیکن ہمیں اس کا شعور حاصل نہیں۔ اب اصول کے مطابق جب شہداء کی حیات قرآن سے ثابت ہوئی تو ان سے اعلیٰ "یعنی علماء و اولیاء و انبیاء علیہم السلام کی حیات بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی۔

علماء کے شہداء سے افضل ہونے پر دلیل یہ حدیث کریمہ ہے کہ "بروز قیامت علماء کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آئے گی۔"

اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے علماء سے افضل ہونے پر دلیل یہ مسئلہ ہے کہ "ولایت بے علم کو نہیں ملتی" خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس

① کنز الایمان: بنی اسرائیل: 23 پارہ 15

② تادیب رضویہ: جلد 9 صفحہ نمبر 9 مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن لاہور

③ پارہ 2، البقرہ: 154 ترجمہ کنز الایمان

④ کنز العمال

مرتبہ پر پہنچنے سے بیشتر اللہ ﷻ نے اس پر علوم کشف فرمادیئے ہوں۔^①

معلوم ہوا کہ ہر عالم دلی نہیں ہو سکتا۔ ہاں ہر دلی کے لیے عالم ہونا ضروری ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ایسے عالم سے کہ درجہ ولایت تک نہ پہنچا ہو اللہ تعالیٰ کا ہر دلی "افضل واعلیٰ" ہے۔

اور انبیاء علیہم السلام کا افضل ہونا تو بلا دلیل ہی تسلیم شدہ ہے۔

☆ خلاصہ یہ ہوا کہ جب شہداء دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد زندہ ہیں تو ان سے افضل واعلیٰ یعنی علماء و اولیاء و انبیاء علیہم السلام کی زندگی تسلیم کرنا بھی بالکل درست ہے۔

☆ اعلیٰ حضرت امام المسند رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "اولیائے کرام بعد وفات زندہ ہیں۔ مگر نہ مثل انبیاء کرام علیہم السلام انبیاء علیہم السلام کی حیات "روحانی" جسمانی، دنیاوی" ہے۔ یہ حضرات بالکل اسی طرح زندہ ہوتے ہیں جس طرح دنیا میں تھے۔ اور اولیاء کرام علیہم السلام کی حیات ان سے کم اور شہداء سے زائد جن کے بارے میں قرآن عظیم میں دو مرتبہ فرمایا "ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں۔"^②

حدائق بخشش میں ہے

انبیاء کو بھی اجل آتی ہے
مگر ایسی کہ فقط آتی ہے
پھر اس کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسم پر نور بھی نورانی ہے
اور ان کی روح ہو کتنی ہی لطیف
ان کے اجسام کی کب غانی ہے
یہ پیش ہی ابدی ان کی رضا
صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

پس جب ثابت ہو گیا کہ انبیاء و اولیاء حیات ہیں تو پھر جس دلیل سے ان کی زندگی میں مدد مانگنا جائز تھا۔ اسی دلیل سے ان کے وصال کے بعد بھی مدد مانگنا جائز و درست ہو گئی ہے۔

نوٹ: جس طرح بعد از وصال یہ حضرات زندہ اور ہی ہیں اور مدد کر سکتے ہیں تو ان کو وسیلہ مانا تو بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا۔

اعتراض یہاں پھر ایک اور اعتراض کیا جاتا ہے کہ مٹی قریب والا تو مدد کر سکتا ہے جو ہم سے دور ہے وہ کس طرح مدد کرے؟
جواب: دور والا بھی ان کے لمحوں و برکات سے مالا مال ہونے کی سعادت حاصل کرے گا۔

۱۱۔ اہل حق حضرت امام اہلسنن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ”اولیاء اللہ رحمہ اللہ کو دور سے مدد کے واسطے پکارنا کیسا ہے؟ اولیاء اللہ رحمہ اللہ کو دور سے بعض وقت سنتے ہیں یا سب وقت سنتے ہیں؟“

آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں کہ ”روح را قرب و بعد مکانی یکساں است۔ (یعنی روح کے لیے دور و نزدیک ہونا برابر ہے)۔ تو وہ سب سن سکتے ہیں۔ مگر لہام اعلیٰ کی طرف درجہ اور ان کا استغراق اکثر کو ہر وقت سنتے سے مانع ہو سکتا ہے۔ مگر اکابر یعنی بڑے مرتبہ کے حامل اولیاء اکرام کہ جن کو شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنی تفسیر عزیزی میں لکھا:

”استغراق آنها بجهت کمال وسعت تدارك آنها مانع توجه باین سمت نمی شود و ارباب مطالب حاجات خود را زانہامی طلبند نمی یابند۔“

”یہ ہر وقت سنتے اور حاجت روائی فرماتے ہیں کہ باز نہ تعالیٰ اسم قاضی الحاجات (حاجت رواء) کے مظہر ہیں۔“^①

اعتراض

ایک مفت جو اللہ ﷻ کے لیے بلا شک و شبہ تسلیم کی جانی چاہیے۔ اسی مفت کو جب کسی غیر کے لیے بھی مانا جائے تو کیا یہ شرک نہیں؟

جواب: یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ”بعینہ“ کسی مخلوق کے لیے ثابت کرنا ”شرک“ میں داخل ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی مفت کی مثل کوئی صفت کسی مخلوق میں کچھ فرق کے ساتھ مانا جائے۔ تو اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اگر صفات میں فرق کے باوجود شرک کا فتویٰ جاری کیا جائے تو دنیا کا کوئی بھی مسلمان مسلمان نہ رہے۔ سب کے سب مشرک و بے دین ہو جائیں۔ مثلاً دیکھنا، سننا، خوش ہونا، جلال میں آنا۔ یہ سب اللہ ﷻ کی صفات ہیں اور یہ ہی صفات مخلوق کے لیے بھی مانی جاتی ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے میں دیکھتا ہوں، وہ سنتا ہے، فلاں خوش ہوا۔ اسے غصہ آگیا وغیرہ وغیرہ۔ مذکورہ تفصیل کے بعد یہ نتیجہ قائم کرنا ضروری ہے کہ اگر صفات باری تعالیٰ اور مخلوق کی صفات میں باہم فرق ثابت کر دیا جائے تو ”شرک کا فتویٰ جاری کرنا“ جہالت و گمراہی کے سوا کچھ بھی نہ ہوگا۔

اللہ ﷻ اور مخلوق کی صفات میں باہم فرق

اب خوب اچھی طرح یاد رکھیے کہ اللہ ﷻ اور مخلوق کی صفات میں چار طرح فرق کیا جاتا ہے۔

- ① اللہ تعالیٰ کی تمام صفات "ذاتی" ہیں۔ یعنی کسی کی عطا کردہ نہیں۔
- ② اللہ تعالیٰ کی صفات کو فنا نہیں۔ جب کہ مخلوق کی صفات کا فنا ہونا ممکن ہے۔
- ③ اللہ تعالیٰ کی صفات لامحدود ہیں۔ جب کہ مخلوق کی تمام صفات محدود ہیں۔
- ④ اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم و ازلی ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں جبکہ مخلوق کی تمام صفات بعد میں وجود میں آئیں۔ یعنی حادث ہیں ان چار فرقوں کو سامنے رکھیں تو کسی بھی چیز کے بارے میں "فتویٰ شرک" جاری کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں قطعی واقعہ ہوگی۔ مثلاً اسی غیر اللہ سے امداد طلب کرنے والے مسئلہ کو لے لیجیے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ سے مدد طلب کرتا ہے یا حدیچہ چار فرق ملحوظ رکھتا ہے۔ کہ

- ① اللہ تعالیٰ کی صفت امداد "ذاتی" جبکہ مخلوق کی "عطائی" ہے۔
 - ② اللہ تعالیٰ کی یہ صفت کبھی بھی "فناء" ہوگی جب کہ مخلوق کی "قانی" ہے۔
 - ③ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت "لامحدود" ہے جب کہ مخلوق "ایک محدود پیمانے" تک امداد پر قادر ہے۔
 - ④ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت قدیم ہے۔ جبکہ مخلوق کی حادث ہے۔
- تو اس پر شرک کا فتویٰ جاری کرنا "حرام و گناہ کبیرہ" ہوگا۔

اعتراض

کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ انبیاء و اولیاء کو پکارا گیا لیکن انہوں نے کوئی مدد نہ کی۔ اگر یہ حضرات مدد پر قادر ہوتے تو فوراً امداد نہ کرتے؟
جواب: اگر فوراً امداد نہ کرنے پر "عاجز و غیر قادر ہوتے" کا حکم لگانا درست ہو تو ایمان داری سے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟ کیونکہ ہزار ہا مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم بارگاہ الہی میں خوب گڑگڑا کر اپنی حاجات پیش کرتے ہیں لیکن وہ دعا بظاہر درجہ قبولیت حاصل نہیں کر پاتی۔ حالانکہ خود رب غفار نے قرآن پاک میں وعدہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

”ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔“

تو کیا اب یہ کہنا درست ہوگا کہ (معاذ اللہ) کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو پکارا لیکن اس نے ہماری کوئی مدد نہ فرمائی۔
اگر وہ ہماری مدد پر قادر ہوتا تو فوراً امداد نہ کرتا؟

یقیناً اس نامعقول اعتراض کا بھی جواب دیا جائے گا کہ:

”دعا کی قبولیت کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ جو ہم نے طلب کیا ہمیں وہی شے فوراً عطا کر دی جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو بے کار نہیں جانے دیتا۔ چنانچہ کبھی تو وہی مطلوبہ شے عطا فرما دیتا ہے اور کبھی اس کے بدلے ہماری بھلائی

پر نظر فرماتے ہوئے اس سے بہتر چیز ہماری جمہولی میں ڈالنا پسند فرماتا ہے۔ نیز کبھی دعا کے مقبول نہ ہونے کی وجہ ہم خود ہوتے ہیں وہ اس طرح کہ ہم اللہ ﷻ سے ایسی چیز کا سوال کرتے ہیں کہ جس کا حصول شرعی لحاظ سے جائز نہیں ہوتا اور کبھی یوں کہ ہم جلد بازی کا مظاہرہ کر کے بارگاہ الہی میں دعا مقبول نہ ہونے کا شکوہ کر بیٹھتے ہیں جس کی غصہ کے باعث اللہ ﷻ ہمیں کرم نوازی سے محروم فرمادیتا ہے۔ یقیناً ایسی صورت میں خود اپنے آپ کو ہی ملامت کرنی چاہیے۔

اب آخر میں ہم چند ان حضرات کے حوالہ جات نقل کرتے ہیں جن کو معترضین نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ ان کو اپنا اکابر مانتے ہیں۔

ایک حدیث رسول ﷺ ہے کہ:

جب کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو یوں نداء کرے:

[يَا عِبَادَ اللَّهِ احْبِسُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ اجْتَنِبُوا عَلَيَّ]

”اے اللہ کے بندو! روک دو۔ اے اللہ کے بندو! روک دو۔“

اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق زمین میں ہوتی ہے۔ وہ اسے تمہارے لیے روک دے گی۔^①

جبکہ ایک روایت میں یوں ہے کہ:

[أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ]^②

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ میں نے خود اس حدیث پر عمل کیا اور اس حدیث کو مجرب پایا ہے۔ وہ اس طرح کہ 1275ھ مرزا پور کے راستے سے بھوپال آ رہا تھا موسم برسات کا تھا اور راستے میں ایک عری کو عبور کرنا تھا عری بڑی طغیانی پر تھی۔ میں نے اپنا گھوڑا اس خیال پر کہ پانی تھوڑا ہو گا اس میں ڈال دیا جب میں عری میں داخل ہوا تو خدا کی قدرت پانی اور چڑھ گیا میں اور میرا کرایہ دار ڈوب جانے لگا تو میں فوراً گھوڑے پر سے پانی میں کود پڑا گھوڑے کو پانی بہا کر لے گیا اور ہم بھی بہنے لگے جب میں نے تین (3) بار کہا۔

(يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعِينُونِي)

”اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔“

میرا یہ کہنا تھا کہ ہم سب ایک پتھر پر جا کر ٹھہر گئے اس وقت میرے اور کرایہ دار کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔^③

انہی نواب صاحب نے قصیدہ عبریہ میں کہا:

مَالِي وَرَاكَ مُسْتَغَاتٍ فَارْحَمْنِ يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ بُكَائِي

① مجمع طبرانی جلد 15 صفحہ 217 مطبوعہ دار الحیاء التراث العربی بیروت

② حصص حصین

③ تحفة البلاء بحوالہ الاستملاء والتوسل صفحہ 137

ترجمہ: یاد رہے اللہ تعالیٰ میرے لیے آپ کے سوا کوئی فریادیں نہیں ہے۔ پس آپ عظیم میرے دل سے
پر ضرور رحم فرمائیے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پر مولوی محمود حسین نے لکھا ہے کہ:

ہدایت کے لیے آئے تھے یاں پا کر فراغت اب
مجھے ہیں تاکہ کریں واں مغفرت کی مہر سامانی
شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا مگر ہو جو ہے اس کی نادانی
رہے نہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے؟
ہمارے قلب و کعبہ ہو تم دعا و ایمانی
ضرورت قابلیت کی تو ہر حالت میں ہے لیکن
قریب و دور یکساں مہر کی ہے نور افشانی ①

مذکورہ مختلف مسائل کے اکابرین جب اپنے اپنے افراد کے لیے یہ نظریہ رکھتے ہیں تو اگر انبیاء اور اولیاء اللہ علیہم السلام کے لیے یہ
نظریہ قائم کر لیا جائے تو کیا حرج ہوگا۔



وسیلہ غیر اللہ جائز ہے؟

سوال: بعض لوگ انبیاء اور اولیاء وغیرہ کا وسیلہ پیش کر کے دعا کرتے ہیں۔ جبکہ بعض براہ راست اولیاء سے ہی دعا کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب جاننے کے لیے ابتداءً ”وسیلہ“ کا مطلب جان لیجئے چنانچہ لغت کی مشہور کتاب ”فیروز اللغات“ میں وسیلہ کا معنی ذریعہ واسطہ سبب سہارا آسرا حمایت مدد اور دست گیری وغیرہ درج ہیں۔^①

یاد رہے کہ اس وسیلہ کو ”توسل“ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے پس اگر آپ وسیلہ کے تمام معنی پر غور کریں تو معلوم ہوگا جو اس کو اختیار کرے گا وہ یقیناً عاجز و مجبور اور محتاج ہی ہوگا کیونکہ وہ ہی سہارا آسرا اور واسطہ وغیرہ تلاش کر رہا ہے۔

نیز دوسری چیز ہی معلوم ہوگی کہ ایک حاجت مند ہے اور ایک وہ ہے جس نے حاجت پوری کرنا ہے اور ان دونوں یعنی حاجت مند اور حاجت رواء کے درمیان میں جو واسطہ ہوگا۔ وہ وسیلہ کہلائے گا۔ لہذا اس طرح تین ذاتیں سامنے آئیں۔

① وسیلہ پیش کرنے والا ② جس کا وسیلہ پیش کیا جا رہا ہے۔ ③ جس کے حضور وسیلہ پیش کیا جائے گا؟

وسیلہ تلاش کرنے کا حکم

مذکورہ تمہید پیش کرنے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا اللہ ﷻ نے وسیلہ تلاش کرنے کا کوئی ارشاد فرمایا ہے یا نہیں؟ تو اس کے لیے حکم قرآنی ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔“^②

حکم قرآنی سے جب تلاش وسیلہ کا حکم ملا تو اب یہ جاننا ہوگا کہ کس چیز کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے اور کس چیز کو نہیں؟

وسیلہ کی اقسام

اس سلسلے میں عرض ہے کہ وسیلہ کی 2 قسمیں کی جاسکتی ہیں:

① فیروز اللغات صفحہ 1478 مطبوعہ فیروز سنز لاہور

② پ 6، المائدہ 35

۱۰۰ اعمال سالہ کو وسیلہ بنانا انہما اور اولیاء کے مقام و مرتبے وغیرہ کو بطور وسیلہ پیش کرنا۔

اعمال کا وسیلہ رہنا

۱۰ اعمال سالہ کو وسیلہ بنانے پر دلیل وہ مشہور حدیث ہے کہ جس میں تین شخص جو بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے تھے اور حالت سفر میں ایک عمار میں ٹھہرے اور عمار کے منہ پر ایک بھاری چٹان آٹھری اور پھر انہوں نے اپنے اعمال کو بطور وسیلہ پیش کیا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ ”گزشتہ زمانے میں تین آدمی کہیں جا رہے تھے۔ رات گزارنے کے لیے انہیں ایک عمار کا سہارا لینا پڑا۔ وہ عمار میں داخل ہوئے تو پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر عمار کے منہ پر آگئی، جس سے عمار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے باہم طے کیا کہ اس چٹان سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے دعا مانگیں۔

ان میں سے ایک نے عرض کی۔ ”یا الہی! میرے ماں باپ بوڑھے ہو گئے تھے اور میں ان سے پہلے اپنے بچوں اور خدام کو دودھ نہیں دیا کرتا تھا۔ ایک دن میں لکڑیوں کی تلاش میں دور نکل گیا۔ جب واپس لوٹا تو دیکھا کہ والدین سو چکے ہیں۔ میں ان کے لیے دودھ لایا لیکن انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اور نہ ان سے پہلے اہل و عیال کو دودھ پلانا پسند کیا۔ بچے میرے پاؤں میں پلکتے رہے۔ لیکن میں تمام رات دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیے کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر میرے والدین نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کی خاطر کیا ہو تو تو ہم سے اس چٹان کی مصیبت کو دور فرما دے۔“ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن وہ ابھی باہر نہ نکل سکتے تھے۔

دوسرے نے عرض کی۔ ”یا الہی! مجھے اپنی چچا زاد بہن سے محبت تھی۔ میں نے اس سے بری خواہش کا اظہار کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ قحط سالی کا شکار ہو کر میرے پاس آئی۔ میں نے اسے سو (100) دینار اس شرط پر دیے کہ وہ میرے ساتھ تنہائی میں جائے۔ وہ رضا مند ہو گئی۔ جب ہم تنہائی میں پہنچے تو اس نے کہا۔ ”اللہ سے ڈر اور ناحق یہ گناہ مت کر۔“ یہ سن کر میں اس گناہ سے باز آ گیا۔ اور وہ دینار بھی اسے دے دیے۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل تیری رضا کی خاطر تھا تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دے۔“ چٹان کچھ اور سرک گئی مگر ابھی بھی باہر نکلنا ممکن نہ تھا۔

تیسرے نے عرض کی۔ ”یا الہی! میں نے کچھ آدمیوں کو مزدوری پر لگایا۔ پھر ایک کے سوا سب اپنی مزدوری لے گئے۔ میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا۔ یہاں تک کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ میں نے کہا کہ ”یہ جتنے اونٹ گائے اور بکری اور غلام وغیرہ دیکھ رہا ہے۔ یہ سب تیرے ہیں۔“ اس نے کہا آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں؟“ میں نے کہا نہیں میں مذاق نہیں کر رہا ہوں (بلکہ یہ حقیقت ہے)۔ یہ سن کر وہ تمام مال لے کر چلا گیا اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل محض تیری رضا کی خاطر تھا تو ہمیں اس پریشانی سے نجات دلا دے۔“ اس کی دعا کے ساتھ ہی چٹان ہٹ گئی اور وہ سب اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔^①

ذات کا وسیلہ

① جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات کو بطور وسیلہ پیش کرنا اس پر ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ مجھے ٹھیک کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور اگر تم چاہو میں اس کو مؤخر کروں اور یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اس نے کہا آپ ﷺ دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اچھی طرح سے وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے۔ ”اے اللہ! میں تیرے نبی (سیدنا) محمد ﷺ کی رحمت کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ! میرے متعلق آپ کی شفاعت قبول فرما۔ (امام ابن ماجہ نے لکھا کہ ابواسحاق نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)۔ ①

نوٹ: اولیاء اور صالحین کا وسیلہ پیش کرنا اس پر مذکور روایت ملاحظہ فرمائیں:

اولیاء کرام کے وسیلہ سے دعائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یہ عرض کرتے اے اللہ! ہم اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے تھے۔ تو تو ہم پر بارش برساتا تھا (اب) ہم اپنے نبی کے عم (محترم) کو تیری طرف وسیلہ پیش کرتے ہیں۔ تو تو ہم پر بارش نازل فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر لوگوں پر بارش ہوتی۔ ②

یہاں ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ان کا وسیلہ تو پیش کیا جاسکتا ہے جبکہ بعض لوگ تو براہ راست نبیوں اور ولیوں سے دعا کر رہے ہوتے ہیں؟

حقیقت اور مجاز سمجھ لو

اس کا جواب جاننے سے پہلے شریعت اسلامیہ کی ایک اصطلاح حقیقت و مجاز کا جاننا ضروری ہے۔

① علامہ احمد شاکر 1388ھ نے لکھا ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (مسند احمد تحقیق احمد شاکر، جلد 13، رقم الحدیث 17174، 17175، طبع قہرہ سن ترمذی جلد 5، رقم الحدیث 3589، سنن ابن ماجہ جلد 1، رقم الحدیث 1385، سنن کبریٰ للنسائی جلد 6، رقم الحدیث 10496، عمل الیوم واللیلہ للنسائی، رقم الحدیث: 664، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی، رقم الحدیث 633، المستدرک جلد 1 صفحہ 519، دلائل السورۃ جلد 6، صفحہ 168، تمام طبرانی نے اس حدیث کو روایت کر کے لکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 474-476، حافظ الہیثمی نے بھی لکھا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ مجمع الزوائد جلد 2، صفحہ 279، مختصر تاریخ دمشق جلد 3، صفحہ 304) ② صحیح البخاری جلد 1، رقم الحدیث 1010، مطبوعہ دارالکتب البیروت 1412ھ، المعجم الکبیر جلد 1، رقم الحدیث 84، کتاب الدعاء، طبرانی، رقم الحدیث: 965، شرح السنہ للبیہقی، ج 2، رقم الحدیث 1160

نوٹ بزرگان دین کے سلسلوں میں جتنے شجرے وغیرہ پڑھے جاتے ہیں یہ بھی وسیلہ کی ہی صورت ہوتی ہے جو کہ منکوم پڑھے جاتے ہیں ان کا پڑھنا بالکل جائز و درست ہے بس یہاں حصول برکت کے لیے شجرہ قادریہ بھی تحریر کیا جاتا ہے جو کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ قادریہ میں پڑھا جاتا ہے۔

شجرہ قادریہ

یا اُمّی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شے مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رو شہید کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے
صدق صادق کا تصدیق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری
جہ حق میں گن جنید بامقا کے واسطے
بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے
بو القریخ کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
یو الحسن اور بو سعید سعید زما کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے
أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُمْ رِزْقًا دے رزق حسن
بندہ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے
نصربی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جانبرا کے واسطے
طور عرفان و علو و حمد و حسنی و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر ہر غم مٹا کر
 بیک دے تا بھاری بارشاد کے واسطے
 غات دل کو ضیاء دے روئے ایمان کو جمال
 شہ ضیاء مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے
 دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
 خوان فضل اللہ سے حصہ گوارا کے واسطے
 دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
 عشق حق دے عشقی عشق اہما کے واسطے
 حب اہل بیت دے آل محمد کے لیے
 کر شہید عشق حرد پیشوا کے واسطے
 دل کو اچھا تن کو ستمرا جان کو پر نور کر
 اچھے پیارے عشق دین بدراستی کے واسطے
 دو جہاں میں خام آل رسول اللہ کر
 حضرت آل رسول مقدا کے واسطے
 کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
 میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے
 پر ضیا کر سب کا چہرہ حشر میں لے کبریا
 شہ ضیاء الدین عرہ بامقا کے واسطے
 أَحِبَّنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِالسَّلَام
 قادری عبدالسلام عہد رضا کے واسطے
 عشق احمد میں عطا کر چشم تر سوز جگر
 عرہ الیاس عاشق خیرالہوی کے واسطے
 صدقہ ان عیاں کادے چھ عین عز و علم عمل
 حق عرفان، عافیت مجھ بے نوا کے واسطے

مسئلہ گیارہویں

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لیے منتخب محفلِ عام ”گیارہویں شریف“ پر بھی عموماً اعتراض کیا جاتا ہے۔ اور اس حوالے سے مختلف سوالات اٹھائے جاتے ہیں۔ گن

- ① گیارہویں کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں
 - ② ہمیں دکھائیں کہ کب اللہ ﷻ کے رسول ﷺ نے گیارہویں کی۔
 - ③ یمن، تاریخ و وقت مقرر کرنا جائز نہیں۔ ④ اور کبھی یہ کہ اللہ کے نام پر دُعا کرنا حرام ہے۔
- اور بسا اوقات تو ان سوالات سے ایک قدم آگے بڑھ کر براہِ راست یہ فتویٰ جاری کر دیا جاتا ہے کہ ”گیارہویں کرنا ناجائز و حرام“ ہے۔

آئندہ طور میں ہم آپ کے سامنے ختم گیارہویں کی حقیقت پیش کریں گے۔ امید ہے کہ منکر بھی منکر نہ رہے گا۔ ان شاء اللہ

بشرطیکہ تعصب اور ضد سے قطع نظر کرتے ہوئے پڑھے۔

اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے گیارہویں کرنے والوں سے پوچھا جانا چاہیے کہ تم یہ کس لیے کرتے ہو؟ اور یہ کیا محفل ہے؟ کیونکہ اس محفل کے متعلق وضاحت جو خود قائل کرے گا یقیناً دوسرا اور بالخصوص معترض کبھی بھی نہ کر سکے گا۔ لہذا جب قائلین ختم گیارہویں شریف سے پوچھا جائے تو جواب ملتا ہے کہ یہ محفل ایصالِ ثواب ہے۔ اور چونکہ اس میں ایصالِ ثواب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا نام از خود لوگوں نے گیارہ کی نسبت سے گیارہویں رکھ دیا ہے۔ اب سب سے پہلے یہ جاننا ہوگا کہ کیا ایصالِ ثواب کرنا شریعت اسلامیہ میں درست ہے؟

ایصالِ ثواب کے معنی

ایصال کا معنی بھیجنا اور ثواب کا معنی ہے اعمال کا بدلہ یا وہ چیز کہ جس کے باعث انسان اللہ ﷻ کی جانب سے رحمت، مغفرت یا رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ①

ایصالِ مال اور ایصالِ ثواب

اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ عمل کوئی کرے اور اس پر ملنے والے بدلے یعنی ثواب کو کسی دوسرے عزیز بھائی یا محبوب

کو تھوڑے پیش کر دے یہ ایصالِ ثواب ہے۔ اور اس میں کیا شرعاً قباحت ہو سکتی ہے۔ عموماً ہمارے دنیاوی امور میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ گھر کا کوئی ایک شخص کماتا ہے۔ اور وہ اپنی مرضی سے اپنے پیاروں کو اسی میں سے کچھ نہ کچھ مال ایصال یعنی بھیجتا رہتا ہے۔ اس وقت تو کوئی نہیں بولتا کہ نہیں نہیں ایصال مال کرنا جائز نہیں۔ دکھاؤ قرآن میں کہاں ہے؟ حدیث میں کہاں ہے؟ پہلے حوالہ دکھاؤ پھر لیں گے ورنہ ناجائز و حرام کہیں گے۔ بلکہ اس وقت تو یہ کہا جاتا ہے کہ جَزَاكَ اللَّهُ، مَا شَاءَ اللَّهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ مَا لَكَ يہ چند روزہ دنیاوی زندگی میں کام آنے والی چیز ہے اور اگر کوئی اپنے کسی عزیز کو ایسی چیز کو جو اس کی آخرت میں اسے کام آئے بھیجے تو خوش ہونے کی بجائے اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اور مَعَاذَ اللَّهِ کہا جاتا ہے۔ اللہ عجل سلیم عطا فرمائے۔

ایصالِ ثواب میں کیا چیزیں شامل ہیں؟

ثواب نیک عمل پر ہی ملتا ہے۔ اس لیے ہر نیک عمل مثلاً دعا، نماز، روزہ، حج صدقہ اور خیرات وغیرہ اعمال جن کا اہتمام کیا جائے اور ایک مسلمان دوسرے کو اخروی لحاظ سے اس کا فائدہ پہنچائے تو اس کی اجازت قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ دیکھیے دلائل:

قرآن سے دلائل

اللہ عجل نے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾

”اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔“^①

مذکورہ آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ مسلمان اپنے لیے اور اپنے بھائیوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔ یہاں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی ایصالِ ثواب تو نہیں کیا جا رہا بلکہ دعا کی بات ہے۔

تو ہم کہتے ہیں کہ جی ہاں یہاں دعا کی بات ہے مگر سوال یہ ہے کہ دعا کرنے سے دوسرے مسلمان کو فائدہ ہوگا یا نہیں۔ اگر کہیں نہیں ہوگا تو حکم قرآنی عبث جیسا کہ اللہ عجل نے فرمایا:

﴿وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا﴾

”اور عرض کر اے میرے رب تو ان پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔“^②

کیونکہ اگر فائدہ ہوگا ہی نہیں تو دعا کرنے کا حکم ہی کیوں اور اگر کہا جائے کہ دعا سے فائدہ ہوگا تو پھر مسئلہ واضح کہ ایصالِ ثواب کا مقصود بھی دوسرے مسلمان کو فائدہ پہنچانا ہی ہوتا ہے اور وہ دعا سے حاصل ہو رہا ہے۔ چونکہ مسلمان کی دعا سے دوسرے مسلمان

پر نظر فرماتے ہوئے اس سے بہتر چیز ہماری جمہولی میں ڈالنا پسند فرماتا ہے۔ نیز کبھی دعا کے مقبول نہ ہونے کی وجہ ہم خود ہوتے ہیں وہ اس طرح کہ ہم اللہ ﷻ سے ایسی چیز کا سوال کرتے ہیں کہ جس کا حصول شرعی لحاظ سے جائز نہیں ہوتا اور کبھی یوں کہ ہم جلد بازی کا مظاہرہ کر کے بارگاہ الہی میں دعا مقبول نہ ہونے کا شکوہ کر بیٹھتے ہیں جس کی غصہ کے باعث اللہ ﷻ ہمیں کرم نوازی سے محروم فرمادیتا ہے۔ یقیناً ایسی صورت میں خود اپنے آپ کو ہی ملامت کرنی چاہیے۔

اب آخر میں ہم چند ان حضرات کے حوالہ جات نقل کرتے ہیں جن کو معترضین نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ ان کو اپنا اکابر مانتے ہیں۔

ایک حدیث رسول ﷺ ہے کہ:

جب کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو یوں نداء کرے:

[يَا عِبَادَ اللَّهِ احْبِسُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ اجْتَنِبُوا عَلَيَّ]

”اے اللہ کے بندو! روک دو۔ اے اللہ کے بندو! روک دو۔“

اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق زمین میں ہوتی ہے۔ وہ اسے تمہارے لیے روک دے گی۔^①

جبکہ ایک روایت میں یوں ہے کہ:

[أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ]^②

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ میں نے خود اس حدیث پر عمل کیا اور اس حدیث کو مجرب پایا ہے۔ وہ اس طرح کہ 1275ھ مرزا پور کے راستے سے بھوپال آ رہا تھا موسم برسات کا تھا اور راستے میں ایک عری کو عبور کرنا تھا عری بڑی طغیانی پر تھی۔ میں نے اپنا گھوڑا اس خیال پر کہ پانی تھوڑا ہوگا اس میں ڈال دیا جب میں عری میں داخل ہوا تو خدا کی قدرت پانی اور چڑھ گیا میں اور میرا کرایہ دار ڈوب جانے لگا تو میں فوراً گھوڑے پر سے پانی میں کود پڑا گھوڑے کو پانی بہا کر لے گیا اور ہم بھی بہنے لگے جب میں نے تین (3) بار کہا۔

(يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعِينُونِي)

”اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔“

میرا یہ کہنا تھا کہ ہم سب ایک پتھر پر جا کر ٹھہر گئے اس وقت میرے اور کرایہ دار کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔^③

انہی نواب صاحب نے قصیدہ عبریہ میں کہا:

مَالِي وَرَاكَ مُسْتَغَاتٍ فَارْحَمْنِ يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ بُكَائِي

① مجمع طبرانی جلد 15 صفحہ 217 مطبوعہ دار الحیاء التراث العربی بیروت

② حصص حصین

③ تحفة البلاء بحوالہ الاستملاء والتوسل صفحہ 137

ترجمہ: یاد رہے اللہ تعالیٰ میرے لیے آپ کے سوا کوئی فریادیں نہیں ہے۔ پس آپ عظیم میرے دل سے
پر ضرور رحم فرمائیے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پر مولوی محمود حسین نے لکھا ہے کہ:

ہدایت کے لیے آئے تھے یاں پا کر فراغت اب
مجھے ہیں تاکہ کریں واں مغفرت کی مہر سامانی
شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا مگر ہو جو ہے اس کی نادانی
رہے نہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے؟
ہمارے قلب و کعبہ ہو تم دعا و ایمانی
ضرورت قابلیت کی تو ہر حالت میں ہے لیکن
قریب و دور یکساں مہر کی ہے نور افشانی ①

مذکورہ مختلف مسائل کے اکابرین جب اپنے اپنے افراد کے لیے یہ نظریہ رکھتے ہیں تو اگر انبیاء اور اولیاء اللہ علیہم السلام کے لیے یہ
نظریہ قائم کر لیا جائے تو کیا حرج ہوگا۔



وسیلہ غیر اللہ جائز ہے؟

سوال: بعض لوگ انبیاء اور اولیاء وغیرہ کا وسیلہ پیش کر کے دعا کرتے ہیں۔ جبکہ بعض براہ راست اولیاء سے ہی دعا کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب جاننے کے لیے ابتداءً ”وسیلہ“ کا مطلب جان لیجئے چنانچہ لغت کی مشہور کتاب ”فیروز اللغات“ میں وسیلہ کا معنی ذریعہ واسطہ سبب سہارا آسرا حمایت مدد اور دست گیری وغیرہ درج ہیں۔^①

یاد رہے کہ اس وسیلہ کو ”توسل“ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے پس اگر آپ وسیلہ کے تمام معنی پر غور کریں تو معلوم ہوگا جو اس کو اختیار کرے گا وہ یقیناً عاجز و مجبور اور محتاج ہی ہوگا کیونکہ وہ ہی سہارا آسرا اور واسطہ وغیرہ تلاش کر رہا ہے۔

نیز دوسری چیز ہی معلوم ہوگی کہ ایک حاجت مند ہے اور ایک وہ ہے جس نے حاجت پوری کرنا ہے اور ان دونوں یعنی حاجت مند اور حاجت رواء کے درمیان میں جو واسطہ ہوگا۔ وہ وسیلہ کہلائے گا۔ لہذا اس طرح تین ذاتیں سامنے آئیں۔

① وسیلہ پیش کرنے والا ② جس کا وسیلہ پیش کیا جا رہا ہے۔ ③ جس کے حضور وسیلہ پیش کیا جائے گا؟

وسیلہ تلاش کرنے کا حکم

مذکورہ تمہید پیش کرنے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا اللہ ﷻ نے وسیلہ تلاش کرنے کا کوئی ارشاد فرمایا ہے یا نہیں؟ تو اس کے لیے حکم قرآنی ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔“^②

حکم قرآنی سے جب تلاش وسیلہ کا حکم ملا تو اب یہ جاننا ہوگا کہ کس چیز کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے اور کس چیز کو نہیں؟

وسیلہ کی اقسام

اس سلسلے میں عرض ہے کہ وسیلہ کی 2 قسمیں کی جاسکتی ہیں:

① فیروز اللغات صفحہ 1478 مطبوعہ فیروز سنز لاہور

② پ 6، المائدہ 35

۱۴۰ اعمال سالہ کو وسیلہ بنانا انہما اور اولیاء کے مقام و مرتبہ وغیرہ کو بطور وسیلہ پیش کرنا۔

اعمال کا وسیلہ رہنا

۱۴۱ اعمال سالہ کو وسیلہ بنانے پر دلیل وہ مشہور حدیث ہے کہ جس میں تین شخص جو بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے تھے اور حالت سفر میں ایک عمار میں ٹھہرے اور عمار کے منہ پر ایک بھاری چٹان آٹھری اور پھر انہوں نے اپنے اعمال کو بطور وسیلہ پیش کیا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ ”گزشتہ زمانے میں تین آدمی کہیں جا رہے تھے۔ رات گزارنے کے لیے انہیں ایک عمار کا سہارا لینا پڑا۔ وہ عمار میں داخل ہوئے تو پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر عمار کے منہ پر آ گئی، جس سے عمار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے باہم طے کیا کہ اس چٹان سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے دعا مانگیں۔

ان میں سے ایک نے عرض کی۔ ”یا الہی! میرے ماں باپ بوڑھے ہو گئے تھے اور میں ان سے پہلے اپنے بچوں اور خدام کو دودھ نہیں دیا کرتا تھا۔ ایک دن میں لکڑیوں کی تلاش میں دور نکل گیا۔ جب واپس لوٹا تو دیکھا کہ والدین سو چکے ہیں۔ میں ان کے لیے دودھ لایا لیکن انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اور نہ ان سے پہلے اہل و عیال کو دودھ پلانا پسند کیا۔ بچے میرے پاؤں میں پلکتے رہے۔ لیکن میں تمام رات دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیے کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر میرے والدین نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کی خاطر کیا ہو تو تو ہم سے اس چٹان کی مصیبت کو دور فرما دے۔“ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن وہ ابھی باہر نہ نکل سکتے تھے۔

دوسرے نے عرض کی۔ ”یا الہی! مجھے اپنی چچا زاد بہن سے محبت تھی۔ میں نے اس سے بری خواہش کا اظہار کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ قحط سالی کا شکار ہو کر میرے پاس آئی۔ میں نے اسے سو (100) دینار اس شرط پر دیے کہ وہ میرے ساتھ تنہائی میں جائے۔ وہ رضا مند ہو گئی۔ جب ہم تنہائی میں پہنچے تو اس نے کہا۔ ”اللہ سے ڈر اور ناحق یہ گناہ مت کر۔“ یہ سن کر میں اس گناہ سے باز آ گیا۔ اور وہ دینار بھی اسے دے دیے۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل تیری رضا کی خاطر تھا تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دے۔“ چٹان کچھ اور سرک گئی مگر ابھی بھی باہر نکلنا ممکن نہ تھا۔

تیسرے نے عرض کی۔ ”یا الہی! میں نے کچھ آدمیوں کو مزدوری پر لگایا۔ پھر ایک کے سوا سب اپنی مزدوری لے گئے۔ میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا۔ یہاں تک کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ میں نے کہا کہ ”یہ جتنے اونٹ گائے اور بکری اور غلام وغیرہ دیکھ رہا ہے۔ یہ سب تیرے ہیں۔“ اس نے کہا آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں؟“ میں نے کہا نہیں میں مذاق نہیں کر رہا ہوں (بلکہ یہ حقیقت ہے)۔ یہ سن کر وہ تمام مال لے کر چلا گیا اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل محض تیری رضا کی خاطر تھا تو ہمیں اس پریشانی سے نجات دلا دے۔“ اس کی دعا کے ساتھ ہی چٹان ہٹ گئی اور وہ سب اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔^①

ذات کا وسیلہ

① جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات کو بطور وسیلہ پیش کرنا اس پر ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ مجھے ٹھیک کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور اگر تم چاہو میں اس کو مؤخر کروں اور یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اس نے کہا آپ ﷺ دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اچھی طرح سے وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے۔ ”اے اللہ! میں تیرے نبی (سیدنا) محمد ﷺ کی رحمت کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ! میرے متعلق آپ کی شفاعت قبول فرما۔ (امام ابن ماجہ نے لکھا کہ ابواسحاق نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)۔ ①

نوٹ: اولیاء اور صالحین کا وسیلہ پیش کرنا اس پر مذکور روایت ملاحظہ فرمائیں:

اولیاء کرام کے وسیلہ سے دعائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یہ عرض کرتے اے اللہ! ہم اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے تھے۔ تو تو ہم پر بارش برساتا تھا (اب) ہم اپنے نبی کے عم (محترم) کو تیری طرف وسیلہ پیش کرتے ہیں۔ تو تو ہم پر بارش نازل فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر لوگوں پر بارش ہوتی۔ ②

یہاں ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ان کا وسیلہ تو پیش کیا جاسکتا ہے جبکہ بعض لوگ تو براہ راست نبیوں اور ولیوں سے دعا کر رہے ہوتے ہیں؟

حقیقت اور مجاز سمجھ لو

اس کا جواب جاننے سے پہلے شریعت اسلامیہ کی ایک اصطلاح حقیقت و مجاز کا جاننا ضروری ہے۔

① علامہ احمد شاکر 1388ھ نے لکھا ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (مسند احمد تحقیق احمد شاکر، جلد 13، رقم الحدیث 17174، 17175، طبع قاہرہ، سن ترمذی، جلد 5، رقم الحدیث 3589، سنن ابن ماجہ، جلد 1، رقم الحدیث 1385، سنن کبریٰ للنسائی، جلد 6، رقم الحدیث 10496، عمل الیوم واللیلہ للنسائی، رقم الحدیث: 664، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی، رقم الحدیث 633، المستدرک جلد 1 صفحہ 519، دلائل السورۃ، جلد 6، صفحہ 168، تمام طبرانی نے اس حدیث کو روایت کر کے لکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 474-476، حافظ الہیثمی نے بھی لکھا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 279، مختصر تاریخ دمشق، جلد 3، صفحہ 304) ② صحیح البخاری جلد 1، رقم الحدیث 1010، مطبوعہ دارالکتب البیروت 1412ھ، المعجم الکبیر، جلد 1، رقم الحدیث 84، کتاب الدعاء، طبرانی، رقم الحدیث: 965، شرح السنہ للبیہقی، ج 2، رقم الحدیث 1160

نوٹ بزرگان دین کے سلسلوں میں جتنے شجرے وغیرہ پڑھے جاتے ہیں یہ بھی وسیلہ کی ہی صورت ہوتی ہے جو کہ منکوم پڑھے جاتے ہیں ان کا پڑھنا بالکل جائز و درست ہے بس یہاں حصول برکت کے لیے شجرہ قادریہ بھی تحریر کیا جاتا ہے جو کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ قادریہ میں پڑھا جاتا ہے۔

شجرہ قادریہ

یا اُمّی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شے مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رو شہید کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے
صدق صادق کا تصدیق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری
جہ حق میں گن جنید بامقا کے واسطے
بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے
بو القریخ کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
یو الحسن اور بو سعید سعید زما کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے
أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُمْ رِزْقًا دے رزق حسن
بندہ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے
نصربی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جانبرا کے واسطے
طور عرفان و علو و حمد و حسنی و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر ہر غم مٹا کر
 بیک دے تا بھاری بارشاد کے واسطے
 غات دل کو ضیاء دے روئے ایمان کو جمال
 شہ ضیاء مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے
 دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
 خوان فضل اللہ سے حصہ گوارا کے واسطے
 دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
 عشق حق دے عشقی عشق اہما کے واسطے
 حب اہل بیت دے آل محمد کے لیے
 کر شہید عشق حرد پیشوا کے واسطے
 دل کو اچھا تن کو ستمرا جان کو پر نور کر
 اچھے پیارے عشق دین بدراستی کے واسطے
 دو جہاں میں خام آل رسول اللہ کر
 حضرت آل رسول مقدا کے واسطے
 کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
 میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے
 پر ضیا کر سب کا چہرہ حشر میں لے کبریا
 شہ ضیاء الدین عرہ بامقا کے واسطے
 أَحِبَّنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِالسَّلَام
 قادری عبدالسلام عہد رضا کے واسطے
 عشق احمد میں عطا کر چشم تر سوز بحر
 عرہ الیاس عاشق خیرالہوی کے واسطے
 صدقہ ان عیاں کادے چھ عین عز و علم عمل
 حق عرفان، عافیت مجھ بے نوا کے واسطے

منہج مسئلہ گیارہویں

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لیے منتخب محفلِ عام ”گیارہویں شریف“ پر بھی عموماً اعتراض کیا جاتا ہے۔ اور اس حوالے سے مختلف سوالات اٹھائے جاتے ہیں۔ گن

- ① گیارہویں کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں
 - ② ہمیں دکھائیں کہ کب اللہ ﷻ کے رسول ﷺ نے گیارہویں کی۔
 - ③ یمن، تاریخ و وقت مقرر کرنا جائز نہیں۔ ④ اور کبھی یہ کہ اللہ کے نام پر دُعا کرنا حرام ہے۔
- اور بسا اوقات تو ان سوالات سے ایک قدم آگے بڑھ کر براہِ راست یہ فتویٰ جاری کر دیا جاتا ہے کہ ”گیارہویں کرنا جائز و حرام“ ہے۔

آئندہ طور میں ہم آپ کے سامنے ختم گیارہویں کی حقیقت پیش کریں گے۔ امید ہے کہ منکر بھی منکر نہ رہے گا۔ ان شاء اللہ

بشرطیکہ تعصب اور ضد سے قلع نظر کرتے ہوئے پڑھے۔

اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے گیارہویں کرنے والوں سے پوچھا جانا چاہیے کہ تم یہ کس لیے کرتے ہو؟ اور یہ کیا محفل ہے؟ کیونکہ اس محفل کے متعلق وضاحت جو خود قائل کرے گا یقیناً دوسرا اور بالخصوص معترض کبھی بھی نہ کر سکے گا۔ لہذا جب قائلین ختم گیارہویں شریف سے پوچھا جائے تو جواب ملتا ہے کہ یہ محفل ایصالِ ثواب ہے۔ اور چونکہ اس میں ایصالِ ثواب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا نام از خود لوگوں نے گیارہ کی نسبت سے گیارہویں رکھ دیا ہے۔ اب سب سے پہلے یہ جاننا ہوگا کہ کیا ایصالِ ثواب کرنا شریعت اسلامیہ میں درست ہے؟

ایصالِ ثواب کے معنی

ایصال کا معنی بھیجنا اور ثواب کا معنی ہے اعمال کا بدلہ یا وہ چیز کہ جس کے باعث انسان اللہ ﷻ کی جانب سے رحمت، مغفرت یا رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ①

ایصالِ مال اور ایصالِ ثواب

اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ عمل کوئی کرے اور اس پر ملنے والے بدلے یعنی ثواب کو کسی دوسرے عزیز بھائی یا محبوب

کو تھوڑے پیش کر دے یہ ایصالِ ثواب ہے۔ اور اس میں کیا شرعاً قباحت ہو سکتی ہے۔ عموماً ہمارے دنیاوی امور میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ گھر کا کوئی ایک شخص کماتا ہے۔ اور وہ اپنی مرضی سے اپنے پیاروں کو اسی میں سے کچھ نہ کچھ مال ایصال یعنی بھیجتا رہتا ہے۔ اس وقت تو کوئی نہیں بولتا کہ نہیں نہیں ایصال مال کرنا جائز نہیں۔ دکھاؤ قرآن میں کہاں ہے؟ حدیث میں کہاں ہے؟ پہلے حوالہ دکھاؤ پھر لیں گے ورنہ ناجائز و حرام کہیں گے۔ بلکہ اس وقت تو یہ کہا جاتا ہے کہ جَزَاكَ اللَّهُ، مَا شَاءَ اللَّهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا لَكَ يَہ چند روزہ دنیاوی زندگی میں کام آنے والی چیز ہے اور اگر کوئی اپنے کسی عزیز کو ایسی چیز کو جو اس کی آخرت میں اسے کام آئے بھیجے تو خوش ہونے کی بجائے اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اور مَعَاذَ اللَّهِ کہا جاتا ہے۔ اللہ عجل سلیم عطا فرمائے۔

ایصالِ ثواب میں کیا چیزیں شامل ہیں؟

ثواب نیک عمل پر ہی ملتا ہے۔ اس لیے ہر نیک عمل مثلاً دعا، نماز، روزہ، حج صدقہ اور خیرات وغیرہ اعمال جن کا اہتمام کیا جائے اور ایک مسلمان دوسرے کو اخروی لحاظ سے اس کا فائدہ پہنچائے تو اس کی اجازت قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ دیکھیے دلائل:

قرآن سے دلائل

اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾

”اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔“^①

مذکورہ آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ مسلمان اپنے لیے اور اپنے بھائیوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔ یہاں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی ایصالِ ثواب تو نہیں کیا جا رہا بلکہ دعا کی بات ہے۔

تو ہم کہتے ہیں کہ جی ہاں یہاں دعا کی بات ہے مگر سوال یہ ہے کہ دعا کرنے سے دوسرے مسلمان کو فائدہ ہوگا یا نہیں۔ اگر کہیں نہیں ہوگا تو حکم قرآنی عبث جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا:

﴿وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا﴾

”اور عرض کر اے میرے رب تو ان پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔“^②

کیونکہ اگر فائدہ ہوگا ہی نہیں تو دعا کرنے کا حکم ہی کیوں اور اگر کہا جائے کہ دعا سے فائدہ ہوگا تو پھر مسئلہ واضح کہ ایصالِ ثواب کا مقصود بھی دوسرے مسلمان کو فائدہ پہنچانا ہی ہوتا ہے اور وہ دعا سے حاصل ہو رہا ہے۔ چونکہ مسلمان کی دعا سے دوسرے مسلمان

وفا کے دن یہاں لے کر مسلمان نماز میں یہ دعا لگاتے ہیں۔

﴿رَبِّنا اَنْفِرْ لِيْ وَالْوَالدَيْنِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾

”اے سب مجھے مثل دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب ہوگا۔“^①

قرآنی آیت سے غلط استدلال

حافظین اپنے دفاع میں عموماً یہ آیت کریمہ پیش کرتے ہیں۔ کاشد فرماتا ہے۔

﴿وَإِنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾

”اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا کراچی کو شش۔“^②

اس آیت کریمہ کے بارے میں مفسرین نے فرمایا کہ ① اس کا حکم پہلی شریعتوں والوں کے لیے تھا اب منسوخ ہے۔ ② یہ حکم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امتوں کے ساتھ خاص تھا۔ ③ انسان کی سعی سے مراد اس کا سبب ہے اور اگر کوئی اور اس میں حصہ لے تو وہ بھی سبب بنتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

”مسلمان بھی فوت ہوا اور اس کی نماز جتنا زہر (100) مسلمان بچے میں ایک روایت میں ہے کہ چالیس (40) اور ایک روایت میں تین (3) صلیں نماز بچے میں اور وہ اس کے لیے دعا اور شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کاشد اس کی مطہرت فرمادیتا ہے۔“^④

احادیث مبارکہ سے دلائل

پہلی حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی ہے اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو کچھ صدقہ کرتی اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو اسے کچھ فائدہ ہوگا؟
جب آپ ﷺ نے فرمایا ”نعم“ ہاں^⑤

دوسری حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا اس کو فائدہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔^⑥
یہاں دو احادیث مطلقاً صدقہ کے حوالے سے بیان کر دی گئیں۔ اب چھ احادیث مبارکہ صدقات کی تفصیل سے متعلق کہ کن

① پارہ 13 ایماجم 41

② پارہ 27 المسجم 39

③ صحیح مسلم رقم الحدیث 947-948

④ صحیح بخاری رقم الحدیث 2780-2788 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت: صحیح مسلم رقم الحدیث 2004 مطبوعہ مکتبہ برلن

⑤ مصنفی الباری مکتبہ مکرّمہ: ص 177 مآخذہ 2717 دارالمنکر بیروت۔

⑥ صحیح مسلم رقم الحدیث 1030 مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکتبہ مکرّمہ *

کن چیزوں کا صدقہ صحابہ کرام علیہم السلام نے میت کے لیے پیش کیا ہے۔

تیسری حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو نفع ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہوگا۔ اس شخص نے کہا میرا ایک باغ ہے اور میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس باغ کو اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔^①

نوٹ: مذکورہ حدیث میں باغ کا ذکر ہے اور باغ میں یقیناً مختلف قسم کے پھل ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایصالِ ثواب کے لیے ہمارے ہاں جو پھل وغیرہ رکھا جاتا ہے۔ اس کی اصل یہ حدیث مبارکہ بھی ہے۔

چوتھی حدیث: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! بے شک سعد کی ماں فوت ہو گئی ہے۔ پس کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پانی پھر سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور فرمایا: [هَذِهِ الْبِرُّ لَأَمْ سَعْدٍ]^②

ایصالِ ثواب کے لیے جو پانی وغیرہ رکھا جاتا ہے۔ اس کی اصل یہ حدیث مبارکہ ہے: بعض لوگوں نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے حالانکہ مختلف سندوں سے منقول ہونے کی وجہ سے یہ حدیث "حسن لغیرہ" کا درجہ رکھتی ہے۔

پانچویں حدیث: حضرت سہل بن عبادہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انہوں نے کوئی وصیت کی ہے نہ صدقہ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا وہ مقبول ہوگا؟ اور انہیں اس کا فائدہ ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اگرچہ تم بکری کا جلا ہوا سینک صدقہ کرو۔^③ اپنے اس مضمون کو طوالت سے بچانے کے لیے صرف ان پانچ 5 احادیث مبارکہ پر اکتفا کیا ہے۔ درندہ احادیث و آثار تو اس میں کثیر ہیں۔ الحمد للہ قرآن و حدیث سے ثابت ہوا کہ ایک مسلمان بھائی کو دعا اور پھل پانی، کھانا وغیرہ کا صدقہ کر کے اس کا ثواب ایصال کیا جاسکتا ہے۔

لطف کی بات تو یہ ہے کہ جن کے پیروکار ہمیں منع کریں وہ خود کریں تو جائز و درست ہے لہذا اب ہم منکرین کے اپنے اجتماعات جو بسلسلہ ایصالِ ثواب منع کیے گئے۔ ان کی روداد پڑھنے کے لیے آپ کو نیچے ملک پاکستان سے نکلنے والے اخبارات کی کچھ تاریخیں نقل کیے دیتے ہیں تاکہ پتہ چل جائے کہ وہ ہمیں منع کریں اور خود کریں۔

① سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2882 سنن ترمذی رقم الحدیث: 889 سنن نسائی رقم الحدیث: 3855

② سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3881

③ حسن لغیرہ حدیث ضعیف جب متعدد طرق سے مروی ہو اس کا ضعف خواہ سوء حفظ کی وجہ سے ہو یا انقطاع سند و جہالت کی وجہ سے ہو جب دوسرے مروی ہو خواہ اس کا مرتبہ برابر ہو یا قوی جبکہ حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جو حدیث صحیح کی شرائط کے ساتھ منقول ہو لیکن ضبط میں کچھ کمزور ہو۔

④ المعجم الاوسط رقم الحدیث: 7486 مکتبہ المعارف ریاض

(1) روزنامہ ہنگ کراچی جمعہ 22 شعبان المعظم 1428ھ 53 جلد 53

(2) روزنامہ ہنگ کراچی جمعہ 25 شعبان المعظم 1428ھ 53 جلد 53

(3) روزنامہ دن کراچی صفحہ 8-12 اکتوبر 2004

ایصال ثواب کے لیے دن وقت اور تاریخ مقرر کرنا

جب قرآن و حدیث سے واضح ہو چکا کہ ایصال ثواب کرنا جائز و درست اور امت کا معمول رہا ہے تو اس کے مخالفین ایک اعتراض یہ گڑھ دیتے ہیں کہ جی مطلقاً ایصال ثواب وغیرہ کریں ہم منع نہیں کرتے لیکن آپ جو تاریخ وقت اور دن وغیرہ مقرر کر دیتے ہیں یہ کسی طرح جائز نہیں ہے؟

اس سوال سے گزارش یہ ہے کہ اولاً تو ہم لوگ اس چیز کی تفصیل کرتے ہی نہیں کہ ایصال ثواب فلاں دن فلاں وقت فلاں تاریخ کو ہی ہو سکتا ہے اس کے علاوہ ہو ہی نہیں سکتا بلکہ ہمارا کہنا ہے کہ جب چاہیں کریں جہاں چاہیں کریں جائز و درست ہے۔ اس پر بطور دلیل عرض ہے کہ مخالفین ہمارے ہاں ایصال ثواب کے سلسلے میں منعقد ہونے والی محفل کا جائزہ لیں۔ مثلاً محفل گیارہویں یہ کسی جگہ 5 تاریخ کو کسی جگہ 9 تاریخ کو کسی جگہ 11 کسی جگہ 12 کی جگہ 13 تاریخ تو کسی جگہ 17 یا 19 تاریخ کو منعقد ہوتی ہے۔ اور کسی جگہ بغیر تاریخ کو مقرر کیے ہوئے ہی منعقد ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح سوئم اور چہلم وغیرہ کے ختم کبھی دوسرے دن ہی ختم سوئم ہو جاتا ہے تو کبھی تیسرے یا چوتھے دن اس طرح کوئی پندرہ دن بعد ہی ختم چہلم کر داتا ہے تو کوئی قریباً چالیس (40) دن گزرنے کے بعد اور اسی طرح محافل میلاد وغیرہ کا معاملہ ہے کہ جس کو جب سہولت ہے اسی دن کر داتا ہے۔ اور خاص کوئی وقت بھی مقرر نہیں کہ صبح 11 بجے بھی ہوتا ہے۔ بعد ظہر، بعد عصر اور بعد مغرب و عشاء وغیرہ بھی یہ سلسلہ ہوتا رہتا ہے۔ بہر حال یہ تو تھا ہمارا معمول لیکن اس کے باوجود کوئی اصرار کرے کہ نہیں جی آپ نے تاریخ دن اور وقت وغیرہ مقرر کیا ہی ہوا۔ لہذا نا جائز ہے تو ہم نیچے دلائل ذکر کیے دیتے ہیں کہ دن وقت اور تاریخ وغیرہ کا تعین کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

تعین کی اقسام

یاد رہے کہ تعین کرنے کی دو قسمیں ہیں:

① تعین شرعی ② تعین عرفی

تعین شرعی:

تعین شرعی کا مطلب ہے کہ کسی عبادت وغیرہ کے لیے شریعت کی جانب سے کوئی وقت دن یا تاریخ وغیرہ مقرر کرنا جیسے

وقت کی مثال: نماز فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے اوقات، روزہ رکھنے اور کھولنے کے اوقات وغیرہ

دن کی مثال: نماز جمعہ کے لیے، روز جمعہ کا مقرر کرنا، وقوف عرفات کے لیے یوم عرفہ کا دن مقرر کرنا

تاریخ کی مثال: عید الفطر کے لیے یکم شوال کو مقرر کرنا، عید الاضحیٰ کے لیے دس (10) ذی الحج کو مقرر کرنا۔

مذکورہ بالا تمام چیزیں شریعت کی جانب سے مقرر ہیں کوئی ان کو اپنی مرضی سے تبدیل نہیں کر سکتا۔ لہذا یہ ”تعیین شرعی“ کہلائے گی۔

تعیین عرفی:

تعیین عرفی یہ ہے کہ شریعت کی جانب سے تو خاص وقت مقرر نہیں البتہ لوگ اپنی اپنی سہولت کے پیش نظر کوئی وقت مقرر کر لیں تاکہ سب لوگوں کو آسانی ہو۔

وقت کی مثال: مثلاً نماز پڑھنا فرض لیکن مسجدوں میں نماز باجماعت کے لیے وقت خاص کر دینا، سکول، کالج، مدرسہ، آفس اور دکان وغیرہ کے کھولنے اور بند کرنے کے لیے وقت مقرر کر لینا وغیرہ وغیرہ۔

دن کی مثال: آرام وغیرہ کے لیے جمعہ یا اتوار وغیرہ کے دن یوم تعطیل مقرر کرنا۔
تاریخ کی مثال: آزادی پاکستان منانے کے لیے 14 اگست کی تاریخ مقرر کرنا۔ اسی طرح 23 مارچ، 9 نومبر، 25 دسمبر وغیرہ کی تاریخوں کو مقرر کر لینا۔ یوم بختی کشمیر کے لیے 5 فروری مزدوروں کا دن یکم مئی کو مقرر کرنا

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں سوال اٹھے کہ تعین عرفی کی مثالیں دنیاوی امور سے متعلق ہیں۔ ان کو دینی امور سے تعلق نہیں کہ جن سے ایصال ثواب وغیرہ دینی محافل وغیرہ کی تعین ثابت ہو جائے لہذا اب ہم تعین عرفی کی دینی امور سے متعلق چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

دینی امور کے لیے وقت مقرر کرنے کی مثال

آپ تاریخ اسلام پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ دور رسالت ﷺ اور دور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ابتدائی ایام تک نماز تراویح باجماعت نہیں ہوتی تھی۔ جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو باجماعت ادا کرنے کے لیے وقت مقرر کیا۔ جو آج تک قائم ہے اور یہاں تک کہ ہر کتب فکر کے ہاں باقاعدہ پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔

دینی امور کے لیے دن یا تاریخ مقرر کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خواتین اسلام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ کے معاملہ میں مرد ہم پر سبقت لے گئے۔ آپ ﷺ ہمیں تعلیم دینے کے لیے کوئی ”دن“ مقرر کرویں تو آپ ﷺ نے ان سے ملاقات کے لیے ایک دن معین کر دیا اور اس دن میں ان کو وعظ کیا اور احکام بیان کیے۔^①

اس تفصیل کے بعد کوئی دن وغیرہ مقرر کرنے کا کوئی انکار کیسے کر سکتا ہے؟ پھر عموماً ایک اعتراض اور کیا جاتا ہے کہ: کہ وفات یافتہ افراد کے لیے عہد رسالت یا عہد خلفائے راشدین میں ایصال ثواب کی کوئی محفل منعقد ہوئی یا اجتماعی دعا کی

کئی جنگ یمامہ جیسے واقعات پیش آئے کیا کسی نے اپنا عمل دوسرے کو دیا؟ کیا رسول اللہ ﷺ یا صحابہ میں سے کسی نے ایصال جواب کیا؟ ثبوت کیا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے عمل سے زیادہ قوی آپ کا قول ہے۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کے قول اور عمل میں بظاہر تعارض ہو تو آپ ﷺ کے قول کے مقابلہ میں عمل کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ اور جب کہ بہ کثرت احادیث صحیحہ میں آپ ﷺ کے صریح ارشادات موجود ہیں کہ فلاں کی طرف سے صدقہ کرو اور فلاں کی طرف سے حج کرو اور فلاں کی طرف سے روزہ رکھو تو پھر اس سلسلہ میں آپ ﷺ کے اور صحابہ کے اعمال کو تلاش کرنے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟

نیز اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ عہد رسالت اور عہد صحابہ و تابعین میں مساجد میں صرف فرض نمازیں پڑھی جاتی تھیں اور نوافل صرف گھروں میں پڑھے جاتے تھے۔ جب کہ اب مساجد میں سنن اور نوافل پڑھنے کا بھی رواج ہو گیا ہے۔ کیا مخالفین یہ بتا سکتے ہیں کہ اس رواج کا ثبوت کس حدیث میں ہے؟

نیز عہد رسالت میں اور عہد صحابہ و تابعین میں گھریلوں کے حساب سے ایک معین وقت پر نمازیں نہیں پڑھی جاتی تھیں جب مسلمان جمع ہو جاتے تھے نماز پڑھ لیتے تھے۔ ہم سے تیجہ اور چالیسیویں کی تعیین کا سوال کرنے والے مخالفین کیا بتا سکتے ہیں کہ گھریلوں کے حساب سے معین وقت پر نماز پڑھنے کا ثبوت کس حدیث میں ہے؟

اور اگر آپ ﷺ کے صریح ارشادات کے باوجود معترض کی تسکین آپ ﷺ کے عمل سے ہو سکتی ہے تو ہم ”صحیح مسلم“ کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سیکنوں والے مینڈھے کی قربانی کی اور یہ دعا کی: اے اللہ! اس کو محمد اور آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کا ثبوت یہ ہے کہ ”سنن ابوداؤد“ اور دیگر کتب احادیث کے حوالوں سے بتا چکے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے۔ ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! مجھے یہ بتاؤ کہ اسلام میں تمہارا کون سا ایسا عمل ہے جس کے مقبول ہونے کی تمہیں زیادہ توقع ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں سے چلنے کی آواز سنی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اسلام لانے کے بعد کوئی ایسا عمل نہیں کیا۔ جس کے مقبول ہونے کی مجھے زیادہ توقع ہو، ماسوا اس کے میں رات اور دن کے جس وقت میں بھی وضو کرتا ہوں تو اس وضو کے ساتھ اتنی نماز پڑھتا ہوں جو میرے لیے مقدر کی گئی ہے۔^①

حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852ھ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ (نفل) عبادت کو ادا کرنے کے لیے اپنے اجتہاد سے وقت مقرر کرنا جائز ہے۔ کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کو مقرر کیا اور نبی ﷺ نے ان کے اس عمل کو برقرار رکھا۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی ترغیب ہے تاکہ وضو کرنا اپنے مقصود سے خالی نہ

رہے۔

اور آج تک امت مسلمہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اس سنت کے مطابق وضو کے بعد دو رکعت نماز تہیۃ الوضو پڑھ رہی ہے۔ اور جب اپنے اجتہاد سے نقلی عبادت کے لیے وقت مقرر کرنا جائز ہے۔ تو اسی اصول پر ایصالِ ثواب کے لیے سوئم اور جہلم، غوثِ اعظم رحمہ اللہ کے ایصالِ ثواب کے لیے گیارہویں اور میلاد النبی ﷺ کے لیے بارہویں تاریخ کو مقرر کرنا جائز ہے۔ اور ان تاریخوں میں ان تقریبات کو منعقد کرنا ضروری نہیں ہے۔ ان تاریخوں سے پہلے اور بعد بھی یہ تقریبات منعقد ہو سکتی ہیں۔ اور ہوتی بھی ہیں۔ لیکن لوگوں کو جمع کرنے کے لیے کسی نہ کسی تاریخ کو معین تو کرنا ہوگا۔ عہدِ صحابہ اور عہدِ تابعین میں ایصالِ ثواب کی تقریبات منعقد نہیں ہوتی تھیں۔ تو نہ ہوتی ہوں لیکن جب دلائل سے ان تقریبات کا معین دن میں منعقد کرنا جائز ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ عہدِ صحابہ اور تابعین میں دینی مدارس میں سالانہ تبلیغی جلسے بھی نہیں ہوتے تھے۔ ختمِ بخاری کی تقریبات بھی نہیں ہوتی تھیں۔ تاریخِ معین کر کے سنگنی، نکاح اور ولیمہ کی تقریبات بھی نہیں ہوتی تھیں۔ اور یہ سب دینی کام ہیں اور ان کو کارِ ثواب سمجھ کر معین تاریخوں میں کیا جاتا ہے۔ تو پھر صرف رشتہ داروں اور بزرگوں کے لیے ایصالِ ثواب کی تاریخوں کو کیوں ہدفِ اعتراض بنایا جاتا ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خواتین نے نبی ﷺ سے کہا: آپ ﷺ کے معاملہ میں مرد ہم پر غالب آگئے۔ آپ ﷺ اپنی طرف سے ہمیں تعلیم دینے کے لیے ایک دن معین کر دیں، آپ ﷺ نے ان سے ملاقات کے لیے ایک دن معین کیا اور اس دن میں ان کو وعظ کیا اور احکام بیان کیے۔^①

امام بخاری نے یہ عنوان قائم کیا ہے:

[من جعل لاهل العلم ایام معلومة]

”جس شخص نے تعلیم دینے کے لیے ایام مخصوصہ معین کر دیے۔“

اور اس باب کے تحت یہ حدیث ذکر کی ہے:

ابوداؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز نصیحت کیا کریں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر روز نصیحت اور وعظ کرنے سے مجھے صرف یہ چیز مانع ہے کہ میں تم کو اکٹھا ہٹ میں ڈالنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ اور میں وعظ کرنے میں تمہارا اس طرح لحاظ کرتا ہوں جس طرح نبی ﷺ وعظ کرنے میں ہمارا لحاظ فرماتے تھے۔ اس خوف سے کہ ہم اکٹھا جائیں۔^②

حافظ ابن حجر عسقلانی متونی 852 ۵ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

① فتح الباری ج 3 ص 345 دالْفکر البیروت 1420 ۵

② صحیح البخاری رقم الحدیث: 101 صحیح مسلم رقم الحدیث: 2833

③ صحیح البخاری رقم الحدیث: 70 صحیح مسلم رقم الحدیث: 2821 متن قرقمذی رقم الحدیث: 2865

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے اس عمل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی ہے۔ جس طرح آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہر روز وعظ نہیں کرتے تھے بلکہ کسی ایک دن وعظ کیا کرتے تھے۔ تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وعظ سننے سے اکتانہ جائیں۔ اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے وعظ کے لیے ایک دن معین کر لیا تھا۔^①

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو وعظ اور تعلیم کے لیے جمعرات کا دن معین فرمایا تھا وہ شرعی تعین نہیں تھی کہ جمعرات سے پہلے یا بعد کسی دن وعظ اور تعلیم جائز نہ ہو۔ جیسے عید الاضحیٰ کے لیے دس ذی الحج معین ہے۔ نہ اس سے پہلے عید ہو سکتی ہے نہ اس کے بعد۔ بلکہ انہوں نے لوگوں کی سہولت کے لیے ایک دن مقرر کر لیا تھا۔ کہ سب لوگ اس دن وعظ سننے اور حصول تعلیم کے لیے جمع ہو جائیں۔ جیسے لوگ دینی اور تبلیغی اجتماع کے لیے ایک تاریخ معین کر کے اشتہار چھاپ دیتے ہیں یا دینی مدارس میں داخلہ کے لیے اور امتحانات کے لیے اور نتائج کے لیے اور تقسیم اسناد اور دستار بندی کے لیے ایک تاریخ معین کر دیتے ہیں۔ اگرچہ اس سے پہلے اور بعد کی تاریخوں میں بھی یہ امور جائز ہوتے ہیں۔ اور جیسے دینی مدارس میں ختم بخاری کے لیے جنگلی ایک تاریخ معین کر دی جاتی ہے۔ اور جب ختم بخاری کے لیے ایک تاریخ معین کرنا جائز ہے۔ تو ختم قرآن کے لیے تدفین کے دوسرے روز (جس کو عرف میں سوئم کہتے ہیں) یا چالیسویں روز کی تاریخ معین کرنا کیوں جائز نہیں۔ جب کہ ان تاریخوں سے پہلے اور بعد بھی تاریخ مقرر کرنا جائز ہے۔ اور اس سے پہلے اور بعد یہ تقریبات ہوتی بھی ہیں۔ پس ان تاریخوں میں ان تقریبات کا کرنا ضروری نہیں ہے۔ صرف سہولت لوگوں کے اجتماع کے لیے عرفا ایک تاریخ مقرر کر لی جاتی ہے۔

اس طرح ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ کھانے وغیرہ کا ایصال ثواب کرتے وقت کھانا سامنے رکھا جاتا ہے کیا اس طرح کرنا ضروری ہے؟
جواب: جی نہیں ضروری تو نہیں، لیکن چونکہ اس طرح کئی سنتوں پر عمل کا موقع مل جاتا ہے۔ لہذا اس طریقے کو اختیار کرنا باعث برکت و سعادت ہے۔ مثلاً:

① ایصال ثواب کرنا

② کھانا سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ نیز اس سے کھانے میں برکت و اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جو ضعیف معلوم ہوتی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک لگی ہوئی ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟“
تو انہوں نے فرمایا ”ہاں“ پھر انہوں نے جو کچھ روٹیاں نکالیں۔ اور ایک اوڑھنی کے کونہ میں لپیٹ کر مجھے پکڑائیں اور باقی اوڑھنی مجھے اوڑھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں کافی لوگ موجود تھے۔ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ”کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟“

میں نے عرض کی ”جی ہاں“ تو رسول اکرم ﷺ نے اپنے پاس حاضر لوگوں سے فرمایا ”اٹھو۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ سب چل پڑے تو میں ان کے آگے آگے چل کر ابو طلحہ کے پاس آ کر انہیں اس چیز کی خبر دی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ”سرکارِ مدینہ ﷺ کے ہمراہ اور بھی لوگ آرہے ہیں اور ہمارے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہیں جو ان سب کو کھلا سکیں؟“ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا۔ رسول اللہ ﷺ اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ دونوں گھر میں داخل ہوئے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”اے ام سلمہ! تیرے پاس جو کچھ ہے لے آؤ“ تو وہ دعویٰ روٹیاں لے کر حاضر ہوئیں۔ رحمتِ دو عالم ﷺ نے ان روٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا۔ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان روٹیوں کے ٹکڑوں پر (گھی) کی پکی اوندھا کر کے ان کو روغنی کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان ٹکڑوں پر جو چاہا پڑھا۔ پھر ارشاد فرمایا ”دس فخصوں کو بلاؤ“ وہ آئے اور سیر ہو کر کھا کر چلے گئے۔ پھر فرمایا ”دس اور لوگوں کو بلاؤ“ وہ بھی سیر ہو کر کھا کر چلے گئے۔ غرض سب لوگ سیر ہو گئے۔ اور ستر (70) یا اسی (80) لوگ تھے۔^①

غور فرمائیں کھانا سامنے رکھ کر حضور ﷺ نے کچھ پڑھا یقیناً انہوں نے قرآن ہی پڑھا ہوگا بس اس سنت کو ہم بھی ادا کرتے ہیں نیز جب عام طور پر مسلمان کھانا کھاتا ہے تو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتا ہے اور اس وقت سامنے کھانا رکھا ہی ہوتا ہے۔

عقلی دلائل

اب کچھ عقلی دلائل ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ عام مسلمان بھی جان لے کہ یہ محافل گیارہویں، بارہویں، قل، سوئم، ساتویں، چھٹی اور برسی کا حکم ختم وغیرہ ناجائز نہیں۔

یہاں ایک بات بطور اصول یاد دہانی چاہیے کہ کسی چیز کو اچھا یا برا کہنے کے لیے خود اس کو دیکھا جائے گا کہ اگر تو اس میں اچھائی ہوگی تو اچھی اور اگر اس میں برائی ہوگی تو بری اسی طرح کہ اس میں جائز امور ہوں گے تو جائز اور اگر ناجائز ہوں گے تو ناجائز مثلاً کسی سے پوچھیے مسجد میں جانا چاہیے یا نہیں تو یقیناً یہی کہا جائے گا کہ جانا چاہیے اور اگر کسی سے پوچھا جائے کہ زنا کے اڈے، شراب خانے وغیرہ پر جانا چاہیے کہ نہیں تو یقیناً ہر سمجھدار یہی کہے گا کہ نہیں۔

اب آپ غور کریں مسجد جانے کی اجازت کیوں اور شراب خانے وغیرہ جانے کی ممانعت کیوں۔ وجہ ظاہر ہے کہ جہاں اچھائی وہاں اجازت اور جہاں برائی وہاں ممانعت۔

بس اب اسی اصول کے تحت خود محفل گیارہویں بسلسلہ ایصالِ ثواب وغیرہ کو دیکھیے کہ ان میں کیا ہوتا ہے۔ اگر تو ان میں جائز امور ہیں تو جائز اور اگر ناجائز امور ہوئے تو ناجائز۔ تو آئیے ایک طائرانہ نظر محفل گیارہویں شریف پر ڈالتے ہیں:

عمل:

حکم:

جائز

سب سے پہلے وقت دن تاریخ مقرر کرنا

جائز

لوگوں کو اپنے گھر دعوت دینا

جائز

ان کے لیے اچھا انتظام و انصرام کرنا

جائز

باقاعدہ قرآن خوانی تلاوت ذکر کرنا

جائز

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی تعریف بصورت نعت پڑھنا

جائز

کسی عالم وغیرہ کا وعظ و نصیحت کرنا

جائز

کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا

جائز

پھر اپنے اور مسلمانوں کے لیے دعا کرنا

جائز

میزبان کا بنایا ہوا حلال کھانا کھانا

جائز

پھر اپنے اپنے گھروں کو چلے جانا

یہ مختصر سا خاکہ تھا ان تمام امور میں بتایا جائے کہ کون سا ناجائز عمل ہے۔ تاکہ اس کو نکال دیا جائے۔ اور جب کوئی ناجائز نہیں تو پھر یقیناً یہ محافل جائز ہیں۔

اگر بالفرض کسی جگہ ان محافل میں کوئی ناجائز کام ہوتا ہوگا تو صرف اس ناجائز کام کو منع کریں گے نہ کہ تمام محفل کو مثلاً آج کل شادی بیاہ میں کتنے ہی ناجائز کام ہوتے ہیں تو کوئی یہ فتویٰ نہیں جاری کرتا ہے کہ شادی بیاہ بند کر دو کیونکہ ان میں ناجائز کام ہوتے ہیں۔ بلکہ یہی کہا جاتا ہے کہ شادی میں ناجائز کام نہ کریں۔

③ اسی طرح اگر سر میں درد ہو تو سرد کا علاج ہونا چاہیے۔ نہ کہ ڈنڈا مار کر سر پیچاڑ دیا جائے۔ کہ نہ سر ہوگا نہ درد ہوگی۔

④ پھر آج ہم لوگ کتنے ہی دن مناتے ہیں مثلاً 5 فروری کو کشمیر ڈے اور یکم مئی کو مزدوروں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ کبھی ہجیر ڈے تو کبھی مدرڈے کبھی فادرڈے وغیرہ وغیرہ کیا سب کے دن منائیں جائیں اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور اپنے عزیزوں کی یاد منانا ہی ناجائز و حرام قرار دیا جائے؟

ان محافل کا حکم شرعی

آخر میں ان محافل کا حکم بیان کر دیا جاتا ہے تاکہ سب پر واضح ہو جائے کہ ان کا کرنے یا نہ کرنے کا کیا حکم ہے؟ یاد رہے کہ یہ محافل کرنا مستحب ہے۔ یعنی اگر کی جائیں تو کارِ ثواب اور اگر نہ کی جائیں تو گناہ نہیں۔ اس لئے اگر کوئی نہیں کرتا تو اس کو برا نہ کہا جائے گا۔ البتہ اگر کوئی اس جائز کام کو ناجائز بتائے تو اس کو برا کہا جائے گا کیونکہ شرعی لحاظ سے تمام امور میں اصل اباحت ہے اور کسی کام کو حرام کہنے میں نص صریح کی حاجت ہے۔ لہذا جو شخص بغیر قول شارع علیہ السلام کے ان جائز امور کو بدعت و حرام کہتا ہے وہ خود بدعتی اور حرام کا مرتکب ہے۔

سوال: اگر کوئی ان دلائل کو جاننے کے باوجود ایصالِ ثواب کے لیے مخصوص کھانے کو حرام اور ایصالِ ثواب کرنے والے کو گناہ

کاروباری قرار دینا ہے تو شرعی لحاظ سے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یقیناً جو شخص اس کھانے کو کہ جس پر اللہ ﷻ کا پاک کلام پڑھا گیا حرام اور ملت پر عمل پیرا ہونے والے کو گناہ گار و بدعتی قرار دے وہ خود گناہ گار ہے۔ اور اسے بروز قیامت اللہ ﷻ کی بارگاہ میں اس کے بارے میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ایسے حضرات کو غصہ دل سے سوچنا چاہیے۔ کہ جب اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ کسی کام سے منع نہ فرمائیں تو یہ کون ہوتے ہیں منع کرنے والے؟ کاش! ایسے حضرات درج ذیل آیات پر غور کرنے کی رحمت گوارا کر لیتے۔

اللہ ﷻ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾

ترجمہ کنزالایمان: ”اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔“^①

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ أَلِلَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ﴾

”تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرا لیا، تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی۔ یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔“^②

اللہ ﷻ میں ایصالِ ثواب کے ذریعے تمام مسلمانوں اور اپنے آپ کو بھی نفع پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاوالہی الامین ﷺ۔



شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو غوثِ اعظم کہنا کیسا؟

سوال: شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو غوثِ اعظم اور غوث الوریٰ اور پیر دیکھ کر کہنا کس طرح درست ہے۔ جبکہ اس کے معنی فریادرس ہیں اور فریادرس تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے؟ لہذا یہ سب نام اسی کے لیے ہونے چاہئیں نہ کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیے۔

جواب: اس کا جواب جاننے سے پہلے ان ناموں کا صحیح مطلب و مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔
 ”غوث“ کا معنی ہے فریاد کو پہنچنے والا۔^① غوثِ اعظم کا مطلب بڑا غوث^② اور غوثِ الثقلین کا مطلب جن دافس کا غوث (بڑے پیر صاحب کا لقب)^③..... جبکہ ”دیکھ کر“ کا معنی ہاتھ پکڑنے والا مددگار۔ حامی۔^④
 اولاً: لغت کی مستند کتاب سے ان الفاظ کے معنی دیکھنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہوگی کہ یہ الفاظ اللہ ﷻ کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ یہ بڑے پیر (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) کے القابات ہیں۔

ثانیاً: یہ بات یاد رہے اللہ ﷻ کے لیے آج تک کسی نے بھی یہ الفاظ استعمال نہیں کیے کیونکہ عرف میں یہ الفاظ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ساتھ خاص ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ لفظ ”غوث“ عربی زبان کا لفظ ہونے کے باوجود جب بھی بولا جائے تو سننے والے کا ذہن اس کو اللہ ﷻ کے لیے تصور نہیں کرتا بلکہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیے مانتا ہے۔
 ثالثاً: یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے۔ اللہ ﷻ کے نام معناتی ہیں نہ کہ قیاسی۔ یعنی اس کا ہر نام اس کی صفت کا بیان ہے۔ جبکہ اپنی مرضی سے قیاس کر کے اس کے نام نہیں رکھے جاسکتے۔ مثلاً عربی لفظ ”مُبْلِغ“ اس کا معنی ہے ”پہنچانے والا“ اور یقیناً اللہ ﷻ ہم تک ہر شے پہنچاتا ہے اس کے باوجود ہم اس کو ”مبلغ“ نہیں بولتے اسی طرح لفظ ”لیڈر“ کہ اس کا معنی رہنما، سرکردہ، سربراہ سردار وغیرہ ہے۔ اور بالیقین وہی مسلمانوں کا رہنما ہے پھر بھی اللہ ﷻ کے لیے یہ نام کوئی استعمال نہیں کرتا۔

رابعاً: غوث، غوثِ اعظم، غوثِ الثقلین وغیرہ حقیقتاً نام بھی نہیں بلکہ یہ تو القاب ہیں۔ اور القاب جمع سے لقب کی اور لقب کا معنی ہے کہ وہ نام جو کسی خاص طرح یا ذم کے سبب پڑ گیا ہو۔^⑤

① جامع فیروز اللغات اردو صفحہ 947 مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور

② جامع فیروز اللغات اردو صفحہ 947 مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور

③ جامع فیروز اللغات اردو صفحہ 665 مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور

④ جامع فیروز اللغات اردو صفحہ 665 مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور

⑤ فیروز اللغات اردو صفحہ 1219 مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور

نہایت تعال است: ذیل میں اب ان بزرگان دین کے حوالہ جات نقل کرتے ہیں کہ جن کی تصنیفات و تحریرات میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو غوث، غوث اعظم اور غوث الثقلین وغیرہ تحریر کیا گیا ہے۔
ملاحظہ فرمائیے:

(القطب الربانی والغوث الاعظم الصمدانی سلطان الاولیاء والعارفین) ①

② شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے خود شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو غوث الثقلین لکھا ہے۔ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ جمعرات کو ان کی فاتحہ دے۔ ③

③ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے آپ کے لیے یہ الفاظ استعمال فرمائے۔

(قطب الاقطاب الغوث الاعظم شیخ الشیوخ العالم غوث الثقلین) ④

یہاں صرف تین (3) حوالے نقل کیے ہیں جبکہ یہاں درجنوں حوالے نقل کیے جاسکتے ہیں۔ لیکن مختصر اشارہ کافی است۔ نیز سوچئے اگر مذکورہ اسلاف اس مسئلے کو خلاف شان الوہیت نہیں جانتے تو یقیناً ہم ان سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔

اب حوالے ان حضرات کے نقل کیے جاتے ہیں جن کے قبضین بڑی شہرت کے ساتھ ان القاب کا استعمال شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے لیے تو ماننے کے لیے تیار نہیں مگر اپنے بزرگوں کے لیے جائز تصور کرتے ہیں جبکہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرات ذرا ملاحظہ کریں کہ ان کے اکابرین نے نہ صرف شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے لیے ان القابات کا استعمال کیا ہے بلکہ اپنے اساتذہ اور شیوخ کے لیے بھی ان کو نقل کیا ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمہ اللہ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو ”حضرت غوث پاک“ اور ”حضرت غوث الاعظم“ تحریر فرمایا ہے۔ ⑤

حسین احمد مدنی صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے لیے لفظ ”غوث الثقلین“ استعمال کیا ہے۔ ⑥

قصائد قاسمی کے اندر شاہ عبدالرحیم کے لیے ”غوث دارین“ اور ”امیر و ستار و یگہراں“ لکھا گیا ہے۔ ⑦

شاہ محمد اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو متعدد مقامات پر ”غوث الاعظم“ تحریر کیا ہے۔ ملاحظہ کریں۔ ⑧

① نزهة العاطر صفحہ 5 مطبوعہ مصر

② انتباه فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ 28 مطبوعہ ادارہ ضیاء السنہ ملتان

③ اعتبار الامتیار فی بیان شیخ عبدالقادر جیلانی

④ شام امدادیہ صفحہ 62-43 مطبوعہ کتاب خانہ شرف شاہ کوٹ

⑤ الشہاب الثاقب صفحہ 59 مطبوعہ کتب خانہ رحیمہ دیوبند

⑥ قصائد القاسمی صفحہ 21 مطبوعہ کتب خانہ رحیمہ دیوبند

⑦ صراط المستقیم صفحہ 64-151-170 مطبوعہ کتاب خانہ رحیمہ دیوبند

مولوی عاشق الہی دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کو لکھا:

قطب العالم قدوة العلماء غوث اعظم

مولوی رشید احمد محدث گنگوہی ①

مولوی محمود حسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کے حق میں لکھا:

جنید و ثعلی ثانی ابوسعید انصاری

رشید ملت ودین غوث اعظم قطب ربانی ②

مذکورہ بالا تمام حوالہ جات کو غور سے پڑھیں۔ اور سوچئے کہ کیا مذکورہ تمام افراد غلطی ہی کرتے آئے ہیں۔ اور ان کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ ”غوث“ تو صرف اللہ ہے۔ جب کہ وہ یقیناً معترضین سے بڑے اہل علم کہلاتے تھے۔ اور اعتراض کرنے والے ان افراد کو اپنا رہنما پیشوا ہادی اور امام مانتے ہیں۔ پس معترض یا تو ان تمام افراد کو بھی اپنے شرک اور کفر کے فتویٰ کی بیعت چڑھا دیں یا پھر اپنی غلطی کو مان کر آئندہ سے اعتراض کرنا چھوڑ دیں۔ اور آخر میں اتنا کہتا چلوں کہ خود شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث اعظم غوث الوریٰ اور غوث الثقلین نہیں کہنا چاہئے تو بھلے نہ کہیں لیکن اتنا تو ضرور کریں کہ جو امت مسلمہ یہ القاب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے استعمال کرتی چلی آ رہی ہے۔ ان پر کفر و شرک کے فتویٰ لگا کر اپنی آخرت کو ہر ہادنہ کریں۔

کیونکہ لوگ آپ کو ”غوث“ یعنی ”فریاد کو پہنچنے والا“ یونہی نہیں کہتے بلکہ آپ ہاؤن اللہ تعالیٰ فریاد کو پہنچتے ہیں۔ مقررین بارگاہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے فریادی کی فریادری کر سکتے ہیں۔ جن کا مفصل بیان آگے آ رہا ہے۔



① تذکرہ الرشید صفحہ 2 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی۔

② کلیات شیخ الحدید صفحہ نمبر 87 مطبوعہ مجلس یادگار شیخ الاسلام کراچی۔

یا شیخ سید عبدالقادر شینا اللہ کہنا کیسا؟

سوال: یا شیخ سید عبدالقادر شینا اللہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اگر اس جملے کا اردو ترجمہ کریں تو وہ یہ بنتا ہے۔

یا شیخ عبدالقادر شینا اللہ

”اے شیخ عبدالقادر کچھ دو اللہ کے واسطے“

تو جب ان سے خدا واسطے طلب کرتے ہیں تو اس میں کیا حرج ہوگا جبکہ ہمارے ہاں یہ ہر کوئی کسی نہ کسی سے کسی نہ کسی صورت میں خدا واسطے مانگتا ہی رہتا ہے۔ مثلاً فقیر خنی کے دروازے پر آ کر بولتا ہے خدا واسطے کچھ دو۔ علمائے دین مسجد کے منبر و محراب پر بیٹھ کر عوام الناس میں سے مختیر حضرات سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ خدا واسطے کچھ دو۔ اسی طرح اور کئی مقامات پر اس جملہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا جب فقیر خنی کو عالم مقتدی کو کہہ سکتا ہے ”شینا اللہ“ تو مرید و عقیدت مند یقیناً شیخ عبدالقادر کو بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ شینا اللہ خدا کے واسطے کچھ دو۔

دوسری بات یہ ذہن نشین رہے کہ جب اردو پنجابی اور وغیرہ میں یہ کہہ سکتے ہیں خدا واسطے دو تو پھر اسی بات کو عربی میں (شینا اللہ) کہہ دیں تو وہ غلط نہ ہو جائے گا۔

الغرض (شینا اللہ) کہنا غلط نہیں کیونکہ یہ کہنے والا نہ تو شیخ عبدالقادر کو خدا ماننا ہے نہ خدا کا بیٹا نہ ہی اس کا کوئی شریک نہ معنی ذاتی اور نہ متصرف کلی و جزوی بلکہ وہ شیخ عبدالقادر علیہ السلام کو ہر حال میں خدا کا بندہ تصور بلکہ اقرار کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خود عبدالقادر کہہ رہا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ ”قادر کا بندہ“ اور قادر مطلق تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور قائل کا یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ باذن اللہ یعنی اللہ کے حکم سے عطا کریں گے۔

یہ جملہ کن لوگوں نے کہا؟

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ السلام فرماتے ہیں دمشق میں شیخ خیر الدین املی علیہ السلام کہ معتمد درمختار کے استاد ہیں ان سے پوچھا گیا کہ ”یہاں لوگ یا شیخ عبدالقادر اور یا شیخ احمد رفاعی شینا اللہ کہتے ہیں“ تو آپ نے فرمایا کہ ”یہ جائز اور درست ہے۔“^①

چند منسوب کرامات کا بیان

اولیاء اللہ علیہم السلام پر اعتراضات میں ایک ان کی کرامات پر طعن و تشنیع کرنا بھی ہے۔ پس بعض تو سرے سے انکار کریں اور بعض اس کرامت کے اندر کیڑے نکالیں گے پس یہاں کرامت کی تعریف، اقسام، احکام، اور بعض مشہور کرامات کے حوالے کچھ گزارشات حاضر خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

کرامت کی تعریف

اصطلاحی طور پر کسی کامل مسلمان سے اپنے نبی ﷺ کی شریعت پر اتباع کرتے ہوئے جو خلاف عادت امور ظاہر ہوں اس کو کرامت کہتے ہیں۔

نوٹ: جبکہ کسی عام مسلمان سے خلاف عادت بات صادر ہو تو اس کو ”معونت“ کہتے ہیں۔

کرامت کا ثبوت قرآنی

اس کے لیے ذیل میں تین آیات بمع ترجمہ ذکر کرتے ہیں کرامت کی تعریف ذہن میں رکھتے ہوئے ان کو مطالعہ فرمائیں۔

﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾

”ترجمہ کنز الایمان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک ہل مارنے سے پہلے۔“^①

اس آیت کی تفسیر میں علامہ آلوسی، ابن کثیر اور دیگر مفسرین علیہم السلام نے لکھا کہ: یہ تخت لانے والے ولی اللہ حضرت آصف بن برخیا علیہ السلام تھے۔ جنہوں نے بطور کرامت یہ تخت حاضر کر دیا تھا۔ وہ تخت یمن میں تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام شام میں تھے۔ جب آصف بن برخیا نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی وہ بلقیس کے تخت کو لے آئے تو وہ تخت زمین کے اندر گھسا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے نکل آیا۔ اسی طرح سورت آل عمران میں حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بے موسم پھلوں کا حاضر ہونا ثابت ہے۔

﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَّكَ هَذَا قَالَتْ هُوَ

مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

”جب ذکر یا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس یا رزق پاتے“ کہا ”اے فریم! یہ تم سے پاس کہاں سے آیا“ بولیں ”وہ اللہ کے پاس سے ہے۔“ بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔^①

اصحاب کھف کا تذکرہ قرآن پاک میں ہے:

لَمَّا حَسِبْتُمْ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۖ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۖ فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۖ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۖ

”کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے تاریکی ایک عجیب نشانی تھی۔ جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی پھر یوں لے آئے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے گنتی برس تھپکا پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں دو گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے۔“^②

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”ہمارے اصحاب صوفیہ نے اس آیت مبارکہ سے کرامات کے قول کی صحت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال بالکل ظاہر ہے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کرامت

یوں تو بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی کرامات کا ظہور ہوا جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عرفاً رزق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غنی رضی اللہ عنہ کی کرامات لیکن ہم یہاں صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔

کرامت: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دروازہ خیر اکھیر کر پھینک دیا تو فرمایا:

[وَاللَّهُ مَا فَعَلْتُ خَيْرَ بِقُوَّةٍ جَسَدٍ وَلَكِنْ بِقُوَّةٍ رَبَّانِيَّةٍ]

”اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے خیر کا دروازہ جسمانی طاقت سے نہیں بلکہ ربانی طاقت سے اکھیرا تھا۔“^③

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دلی کے ساتھ دشمنی کی میرا اس کے لیے اعلان جنگ ہے اور فرائض سے بڑھ کر کوئی ایسی چیز مجھے محبوب نہیں جس کے ذریعے بندہ میرا قرب حاصل کرے اور پھر میرا بندہ نوافل کی کثرت کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ پس میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کے ہاتھ بن

① پاره 3 سورہ آل عمران آیت 37، ترجمہ کبر الایمان: ② پاره 45 سورہ الکہف آیت 9 16

③ تفسیر کبیر جلد 21 صفحہ 91 مطبوعہ مصر

جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے، میں اس کی ٹانگ بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور کسی شے سے پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔“^①

اس حدیث کی شرح یوں کی گئی۔

”اللہ ﷻ بندہ کے کان اور آنکھیں ہو جاتا ہے اس کی کیا توجیہ ہے؟ عام طور پر شارحین اور علماء نے یہ کہا ہے کہ بندہ اپنے کانوں سے وہی سنتا ہے جس کے سننے کا اللہ ﷻ نے حکم دیا ہے اور اپنی آنکھوں سے وہی دیکھتا ہے جس کے دیکھنے کا اللہ ﷻ نے حکم دیا ہے تو بندہ کا سننا اللہ ﷻ کا سننا اور بندے کا دیکھنا اللہ ﷻ کا دیکھنا ہوتا ہے۔ اس لیے فرمایا میں اس کے کان ہو جاتا ہوں اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں۔ لیکن اس پر یہ اعتراض ہے کہ کوئی بندہ اس وقت تک اللہ ﷻ کا محبوب نہیں بنے گا۔ جب تک کہ اس کا سننا، اس کا دیکھنا، اس کا تصرف کرنا اور اس کا چلنا اللہ ﷻ کے احکام کے مطابق نہ ہو اور جب اللہ ﷻ اس کو محبوب بنالے گا۔ تو پھر اللہ ﷻ اس کا کان ہو جاتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے کا معنی یہ نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث کی بہترین توجیہ امام رازی رحمہ اللہ نے کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ”بندہ جب عبادت پر دوام کرتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ ﷻ نے فرمایا میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں۔ اور اس کا کان ہو جاتا ہوں۔ پس جب اللہ ﷻ کا نور اس کے کان ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور سے سن لیتا ہے اور جب اس کا نور جلال اس کا آنکھ ہو جاتا ہے۔ تو وہ قریب اور بعید کو دیکھ لیتا ہے اور جب اس کا نور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ مشکل اور آسان چیزوں اور قریب و بعید کی چیزوں کے تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔“

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ ﷻ کا ولی فرائض پر دوام اور نوافل پر پابندی کرنے سے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ لیکن بندہ بندہ ہی رہتا ہے خدا نہیں ہو جاتا۔ جیسے آئینہ میں کسی چیز کا عکس ہو تو آئینہ وہ چیز نہیں بن جاتا، اس کی صورت کا مظہر ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ و تمثیل جب بندہ کامل کی اپنی صفات فنا ہو جاتی ہیں تو وہ اللہ ﷻ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔“^②

اس اوپر والی حدیث کی وضاحت ترمذی شریف کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا۔

[اَتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ]

”مومن کی فراست سے بچو کہ وہ اللہ ﷻ کے نور سے دیکھتا ہے۔“^③

امام جلال الدین سیوطی الشافعی رحمہ اللہ درمنثور میں لکھتے ہیں۔

”حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ انہیں لے کر بلند ہونے لگا۔ یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا آپ نے اسی بلندی پر سے

② تبيان القرآن، جلد 5، صفحہ 418 فرید بک مشال لاہور

④ الدر المنثور جلد 6 صفحہ 33 دارالاحیاء التراث العربی، بیروت

① صحیح البخاری جلد 2 صفحہ 963 قدیمی کتب خانہ

③ برمدی شریف: جلد 4 صفحہ 149 دارالکتب العلمیہ بیروت

لوگوں میں حج کا اعلان کیا جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔^①

عقلی دلیل

① عموماً ہمارے معاشرے میں کسی مرد یا عورت پر کسی شریر چیز کا سایہ وغیرہ ہو جائے تو اس کی طاقت و قوت بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کئی لوگ اس کو اپنے کنٹرول میں نہیں کر پاتے۔ اس طرح جب مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے اور اس میں قوت روحانی جلوہ گر ہوتی ہے۔ تو وہ بھی بڑا طاقتور ہو جاتا ہے۔ اور اس سے پھر خلاف عادت امور سرانجام پاتے ہیں۔

② دور جدید میں موبائل کے ذریعے ایک آواز کا ہزاروں میل دور دوسرے تک پہنچ جانا اور ان آوازوں کا سننا، سناتائی دہی کے ذریعے تصویروں کا دیکھ لینا نیٹ پر چینلنگ وغیرہ کے ذریعے اپنے احباب کو نہ صرف Live دیکھنا بلکہ ان کے ساتھ اس طرح گفتگو کرنا کہ جس طرح وہ قریب ہیں۔ یہ کرامت کے ثبوت کے لیے بطور عقلی دلیل کے پیش کرنا رائیگاں نہ ہوگا کہ کرامت وغیرہ میں عموماً ان ہی چیزوں کا انکار ہوتا ہے جبکہ وہ ان مذکورہ ذرائع کے ساتھ ممکن میں فرق کر سکیں۔ یہ کہ دنیاوی چیزیں سیٹلائٹ یا نیٹ ورک کے ذریعے کام کریں جس کو مخلوق نے تیار کیا جبکہ اولیاء ”روحانی تعلق“ سے کام کریں جو خود خالق نے ان کو دیا۔

کرامت اور معجزہ میں فرق

معجزہ صرف نبی علیہ السلام سے صادر ہوگا اور وہ بھی بعد اعلان نبوت کے جبکہ ولی سے کرامت ظاہر ہوگی۔ کسی صورت کسی ولی سے معجزہ ظاہر نہ ہوگا۔

چند مشہور غلط کرامات

جب یہ بات واضح ہوگی کہ معجزہ صرف نبی علیہ السلام سے صادر ہوگا تو بعض جاہلوں نے جو بی بی فاطمہ کا معجزہ بنالیا یہ مراسر باطل اور غلط ہے کہ ان کی کرامت تو ہو سکتی ہے معجزہ ان سے صادر نہ ہوگا۔^②

شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ السلام کی طرف منسوب چند کرامات

دیگر اولیاء اللہ کی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ السلام کی طرف بعض لوگوں نے غلط چیزوں کو بطور کرامت منسوب کیا ملاحظہ

① الدر المنثور جلد 6 صفحہ 33 دارالاحیاء التراث العربی، بیروت

② معجزہ بی بی فاطمہ، دس بی بیوں کی کہانی وغیرہ نامی رسالوں کی حقیقت جاننے کے لیے معنی محمد اکمل ولی صاحب کا ایک رسالہ حج یا جہوت مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت ضرور مطالعہ کریں بی بی فاطمہ کا معجزہ تو دور کی بات اس رسالے میں موجود مواد کو کرامت کہتے ہوئے بھی کئی بار سوچنا ہوگا۔ اس طرح بعض لوگوں نے ولیہ اللہ علیہ السلام کی جانب غلط کرامات کو منسوب کر کے مشہور کر دیا اور اس میں ان کی عزت و وقار جانا ملاحظہ خلاف شرع کوئی چیز کرامت کے زمرے میں داخل نہ ہوگی۔



فرمائیں۔ امام اہل سنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ

① روحیں آزاد کریں

سوال: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کا انتقال ہو گیا موتی کالڑ کا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت سے عرض کیا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا۔ اس پر لڑکا زیادہ رویا پٹا اور اڑ گیا۔ تو آپ کو رحم آیا آپ نے وعدہ فرمایا اور لڑکے کی تسکین کی۔ بعد ازاں حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مراقب ہو کر روکا۔ جواب دیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ روح ہمارے مرید کی چھوڑ دو۔ عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں نے حکم رب العالمین روح قبض کی ہے بغیر حکم نہیں چھوڑ سکتا۔ اس پر جھگڑا ہوا۔ آپ نے تھپڑ مارا۔ حضرت کے تھپڑ سے عزرائیل کی آنکھ نکل پڑی۔ اور آپ نے ان سے زنبیل چھین کر اس روز کی تمام روحیں جو کہ قبض کی تھیں چھوڑ دیں۔ اس پر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے رب العالمین سے عرض کیا وہاں سے حکم ہوا کہ ہمارے محبوب نے ایک روح چھوڑنے کو کہا تھا تم نے کیوں نہیں چھوڑی ہم کو ان کی خاطر منظور ہے۔ اگر انھوں نے تمام روحیں چھوڑ دیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

شرعاً ان روایتوں کا بیان کرنا مجلس مولود شریف یادِ غم وغیرہ میں درست ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمائیے۔
بینو اتوجروا (بیان فرمائیے اگر دیے جاؤ گے۔)

جواب: روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام۔ احمق، جاہل، بے ادب نے یہ جانا کہ وہ اس میں حضور سیدنا غوث اعظم علیہ السلام کی تعظیم کرتا ہے حالانکہ وہ حضور کی سخت توہین کر رہا ہے۔ کسی عالم مسلمان کی اس سے زیادہ توہین کیا ہوگی کہ معاذ اللہ اسے کفر کی طرف نسبت کیا جائے۔ نہ کہ محبوبان الہی سیدنا عزرائیل علیہ السلام مرسلین ملائکہ میں سے ہیں اور مرسلین ملائکہ بالاجماع تمام غیر انبیاء سے افضل ہیں۔ اور کسی رسول کے ساتھ ایسی حرکت کرنا معاذ اللہ توہین رسول کے سبب اس کے لیے باعث کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ جہالت و ضلالت سے پناہ دے۔^①
اسی طرح ایک کرامت یوں بھی بیان کی جاتی ہے۔

میں غوث پاک کا دھوبی ہوں

سوال: حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دھوبی تھا جب اس کا انتقال ہو گیا اور سوال و جواب کے لیے منکر نکیر فرشتے قبر میں تشریف لائے اور پہلا سوال ”من ربک“ کیا تو اس نے جواب میں ”غوث پاک یا میں ”غوث پاک“ کا دھوبی ہوں کہ اسی طرح باقی دونوں سوالوں کے جواب میں بھی اس کا وہی جواب رہا کہ میں غوث پاک کا دھوبی ہوں یا غوث پاک دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا بیان کرنا شرعاً کہاں تک درست اور جائز ہے؟ اور اس طرح کی روایت بیان کرنے والے پر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے بینو اتوجروا۔

جواب: روایت مذکورہ بے اصل ہے۔ اس کا بیان کرنا درست نہیں لہذا جس نے اسے بیان کیا وہ اس سے رجوع کرے اور آئندہ اس روایت کے نہ بیان کرنے کا عہد کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو کسی معتمد کتاب سے اس روایت کو ثابت کرے۔^①
پس مذکورہ بالا تفصیل سے خلاصہ یہ نکلا کہ کرامت کے لیے معیار اس کا خلاف شرع ہونا ثابت نہ ہو۔ ورنہ کوئی ہی کیوں نہ ہو اس کی یا اس کی جانب غلط بات کی نسبت کو قبول نہ کیا جائے گا۔

بارہ سال کی ڈوبی ہوئی کشتی نکال دی

یہ بھی ایک کرامت ہے جسے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ جبکہ بعض لوگ اس کا انکار کرتے نظر آتے ہیں۔ کہ جی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ کرامت میں تو یہ سوال ہی نہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیونکہ کرامت تو ہے ہی خلاف عقل البتہ خلاف شرع نہ ہو۔ ہم آئندہ سطور میں اہل علم و تحقیق نے اس حوالے سے جو کلام کیا ہے اس کو تحریر کیے دیتے ہیں۔ لہذا امام اہل سنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خانؒ سے سوال ہوا کہ ایک بڑھیا لب دریا بیٹھی روتی تھی اتفاقاً حضرت کا اس طرف سے گزر ہوا۔ حضرت نے فرمایا اس قدر کیوں روتی ہو؟ بڑھیا نے عرض کی حضرت! میرے لڑکے کو بارہ 12 برس ہوئے یہاں دریا میں مع سامان کے برات ڈوبی ہے۔ میں یہاں آ کر روزانہ روتی ہوں۔ آپ نے دعا فرمائی آپ کی دعا کی برکت سے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی برات مع کل سامان کے صحیح و سالم نکل آئی اور بڑھیا خوش و خرم اپنے مکان کو چلی گئی۔

آپ جیلانیؒ نے اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ یہ روایت اگرچہ نظر سے نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے۔ اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں اس کا انکار نہ کیا جائے۔^②

اسی کرامت سے متعلق ایک سوال صاحبزادہ افتخار خان نعیمی سے پوچھا گیا تو آپ نے بالتفصیل جواب دیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔ یہ سب کرامتیں تاریخ اور قصص اور تصوف و سیر کی کتابوں سے ثابت ہیں۔ ان کے انکار کی جرأت کیسے کی جاسکتی ہے۔ اور یہ بھی بد اخلاقی ہے کہ اپنی مرضی سے جو چاہی کرامت مان لی۔ اور جس کا چاہا انکار کر دیا۔ اس لیے کہ اسلام کا قانون اور اصول ایک باضابطہ چیز ہے۔ ہر چیز اصول کے مطابق ہی مانی جائے گی اور اصول شریعت سے ہی اس کا انکار کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح حضور غوث پاکؒ کی دوسری بہت سی کرامات مختلف کتب سے ثابت ہیں۔ اسی طرح یہ بارہ برس بعد ڈوبی ہوئی برات کا زندہ نکالنا بھی چند بزرگوں کی کتب سے ثابت ہے۔ چنانچہ کتاب سلطان الاذکار۔ اور شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی تصنیف شدہ کتاب خلاصہ قادریہ کے صفحہ 40 پر یہ واقعہ تفصیل سے درج ہے۔ اسی طرح مولانا بابر خوردار ملتان جیلانیؒ اپنی کتاب غوث اعظم صفحہ 677 پر فرماتے ہیں کہ واقعہ بہت مشہور ہے کسی واقعے کو ماننے کے لیے اتنی شہرت کافی ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے تو بزرگوں کے اقوال ہی سند

① تاروی فیہ ملت جلد 2 صفحہ 411 مطبوعہ شبیر پور لاہور

② تاروی رضویہ جلد 1 صفحہ 628 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور

کثیر ہیں۔ یہ کرامتوں کی کوئی شرعی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ اور بلاوجہ انکار گناہ ہے۔ بارہ برس کے بعد ڈوبے ہوئے لوگوں کو زندہ نکال لینا یہ سب سے بڑی قدرت کا معجزہ ہے۔ جس کا ظہور ذاتِ غوثِ پاک سے ہوا۔

سب سے بڑی قدرت کا انکار شاکہ خداوندی میں ایسی طرح گستاخی ہے۔ جس طرح قرآن پاک کا بیان کردہ حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ اچھت عزیر علیہ السلام تک فوت رہے اور پھر زندہ ہو گئے۔ قرآن پاک نے سو سال بعد زندہ ہونے کا ذکر فرمایا۔ اس کو نہ تو اس کی حقانیت پر یقین رکھنا صحیح ایمان ہے۔ اس کا منکر کافر صریحی ہے۔ حالانکہ سو سال بعد زندگی زیادہ تعجب ناک ہے۔ بارہ سال بعد زندگی سے بعد تعالیٰ سو سال بعد زندہ کر سکتا ہے۔ اس پر بارہ سال بعد زندہ کرنا کیونکر مشکل ہو سکتا ہے اور جب اس کا اقرار ہے تو اس کا انکار کیوں۔ وہ بھی قدرت کا کرشمہ تھا یہ بھی۔ نہ وہ قانونی فعل نہ یہ۔ وہاں بھی معجزانہ طور پر قدرت الہی و شہادت کرتا تھا یہی وجہ ہے کہ جلد خراب ہونے والا سالن کھانا پینا سو سال تک خراب نہ ہوا۔ اور لمبی زندگی والا اپنی طبیعت زندگی پہنچ کر کے مرجانے والا بیویوں کا ڈھانچہ بن کر گل سڑ گیا۔ وہی دھوپ اور بارشیں جسم پاک عزیر علیہ السلام پر پڑیں۔ مگر معجزانہ طور پر اس کو پتہ بھی نہ ہوا۔ جس طرح یہ سب کچھ قدرتی امر تھا اسی طرح بارہ سال بعد زندہ کرنا بھی قدرتی امر تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ وہ نبی علیہ السلام جسم پر بطور معجزہ ظاہر ہوا۔ اور یہ غوث پاک علیہ السلام کے دستِ اقدس پر بطور کرامت ظاہر ہوا۔ بلکہ یاد رکھو کہ جس طرح معجزات باری تعالیٰ کے قانون کو ثابت کرنے کے لیے ہوتے ہیں اسی طرح کرامات معجزوں کو ثابت کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ قانون کے منکروں کو معجزات دکھا کر مکمل وائل کیا جاتا ہے۔ معجزات کے منکروں کو کرامات اولیاء اللہ دکھا کر قائل وائل کیا جاتا ہے۔ پس یقینی مدد تک یہ بات صحیح ہو سکتی ہے کہ غوث پاک علیہ السلام کے زمانہ میں شاید حضرت عزیر علیہ السلام کے واقعے کے کچھ فرقے منکر ہو گئے ہوں تو اللہ جل شانہ نے غوث پاک علیہ السلام کے ذریعے بارہ برس میں ڈوبی ہوئی بارات کو زندہ کر کے اس واقعے کی تائید و توثیق فرمائی ہو اور پھر یہی بارات ڈوبی۔ تاکہ اس کرامت کے معنی شاید زیادہ ہوں گے۔ ایک دو آدمیوں کی بات کا انکار کیا جاسکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس بارات میں بھی کوئی واقعہ عزیر کا منکر ہو۔

بہر حال یہ واقعہ بارات عقلاً و ظہلاً۔ شرعاً ہر طرح درست ہے۔ فی زمانہ قرآن پاک سے اس کی تائید ہو رہی ہے۔ ایسے صحیح ہے اور قابل قبول واقعہ کا صرف اس لیے انکار کرنا کہ حضور غوث پاک کی ذات سے زندہ کرنا محال ہے۔ تو یہ وجہ بے عقلی ہے۔ اس لیے کہ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز کرامت غوث پاک مرغی کو زندہ کرنا تو مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ 241 پر اور فتاویٰ حدیثیہ صفحہ 251 پر بھی ہے۔ حالانکہ وہ مرغی بھونی ہوئی اور کچھ کھائی تھی۔ اور معتبر کتب اسلامیہ سے ثابت ہے۔ خلاصہ یہ کہ بارات کی کرامت ہو یا مرغی کی شرعاً قابل قبول ہے۔ ہاں وہ کرامات جو جوش جنون میں بعض خبیثاء نے خود گمراہی سے بنا کر غوث پاک علیہ السلام کا تہاد جیلانی علیہ السلام سے منسوب کر دیں۔ اور وہ شریعت کے بھی خلاف ہیں۔ وہ ناقابل قبول ہیں۔ کیونکہ ان کی تائید قرآن و حدیث سے کہیں بھی نہیں ملتی۔ مثلاً غوث پاک کا روحوں والی زینل چھین لینا (معاذ اللہ) اسی طرح کی کفریہ فسقیہ باتیں لوگوں کو گستاخ بزرگانِ عبادتی ہیں۔ اس لیے کہ حضرت ملک الموت عزرائیل علیہ السلام تمام غوثوں قطبوں سے ان کا مقام بلند تر ہے۔ غوث پاک علیہ السلام درجہ جیلانی کا مقام درجہ صرف اپنے وقت اور بعد والے تمام اولیاء اللہ سے بلند ہے۔ جیسا کہ ہم نے سیر امام اعظم میں ثابت کر دیا۔ یہ دراز گفتگو مجھے اس لیے کرنی پڑی کہ فی زمانہ جس طرح وہابی دیوبندی اہلسنت بن

کر حضور غوث پاک اور دیگر اولیاء اللہ کی گستاخیاں کرتے پھرتے ہیں۔ اسی طرح بعض شیطانی لوگ سنی بن کر صوفیانہ لباس پہن کر غوث پاک کے جھوٹے عاشق بن کر یہاں تک بدعتیہ کی کر جاتے ہیں کہ ولی کا درجہ نبی سے بڑھا دیتے ہیں۔ حالانکہ مسلکِ اہل سنت میں کوئی ولی کسی نبی سے برابری نہیں کر سکتا۔ غوث پاک عبدالقادر جیلانی اور دیگر تمام غوث و قطب تو تابعین و تبع تابعین کے بعد درجہ رکھتے ہیں۔ وہ سرکاری ہیں یہ غوث و قطب ان کے خدام ہیں۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا حاشا حاشا سنی نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ درست ہے کہ غوث پاک نور نظر صاحب لولاک بے شمار کرامات کے مالک و مختار ہیں۔ یہ بات بھی ظاہر و ثابت ہے کہ معجزہ ہو یا کرامت۔ انبیاء کرام اور ان کے ولیوں کو ان پر مختار و مالک بنا دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے ثابت ہے۔ انھیں کرامات میں سے ڈوبی ہوئی بارات کو بارہ سال بعد نکالنا بھی ہے۔ جیسا کہ استدلالی طور پر قرآن مجید سے یہ کرامت ثابت ہو گئی اور تاریخی کتابوں قصص اولیاء سے بھی یہ کرامت ثابت ہو گئی اور تاریخی طور پر بزرگوں کے حوالے بھی انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں۔

ہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس برات کا دولہا کون تھا؟ تو کتب سیر سے بھی اور تشہیر فی العوام سے بھی یہ ہی ثابت ہے کہ وہ دولہا حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہا دریائی ہیں۔ ان کا نام کبیر الدین ہے چونکہ اس برات کے دولہا یہی تھے۔ فارسی النسل عجمی تھے اور زبان مادری فارسی ہی تھی فارسی میں نام کچھ مخض کو دولہا یا ”شاہ دولہا“ یا نوشاہ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اردو زبان میں مستعمل ہے۔ اسی لیے ان کا لقب شاہ دولہا ابھی تک چلا آ رہا ہے۔ یہ ہی بارہ برس تک دریا میں ڈوبے رہے اس لیے ان کا لقب دریائی اب تک مشہور ہے۔ ان کا ایک مزار ہمارے شہر گجرات پنجاب میں ہے۔ اور ایک مزار صوبہ گجرات احمد آباد یا ہندوستان میں ہے۔ چنانچہ کتاب مقامات محمود صفحہ 368 پر اسی طرح درج ہے۔ اسی کتاب کے اگلے صفحہ 369 پر درج ہے۔ کہ آپ کو غوث پاک نے اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔ اور خدمتِ وضو پر معذور کیا تھا۔ ایک دفعہ آپ کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وضو کا خسالہ پلایا تو آپ کی عمر ایک سو سال طبعی کے علاوہ پانچ سو سال مزید بڑھ گئی۔ کل چھ سو سال ہو گئی۔ غوث پاک نے اپنا خلیفہ بنا کر گجرات آپ کو بھیجا۔ چنانچہ کتاب حقیقت گلزار صابری صفحہ 77 پر اسی طرح درج ہے۔ تمام تاریخوں میں آپ کا لقب شاہ دولہا لکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے جو اوپر بیان ہوئی شجرات روحانیہ میں بھی آپ کو شاہ دولہا کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ چنانچہ شجرہ قادریہ جنید یہ غفور یہ صفحہ 57 پر بھی اسی طرح درج ہے۔ ان تمام کڑیوں کو جوڑنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہی کی برات کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ترایا تھا۔ چونکہ آپ نے دریا سے زندہ نکل کر باقی زندگی حضور غوث پاک کے قدموں میں گزار دی۔ اس لیے آپ کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ مگر آپ کو رب کریم نے صلہ خدمتِ غوثِ اعظم میں ایسی تاقیامت زندہ کرامت دی ہے کہ دنیا جہاں میں اولاد والوں کی اولاد سے۔ آپ کو حصہ اولاد بشکل چوہا عطا ہوا۔ دنیا میں صرف آپ کو ہی یہ کرامت ملی ہے۔ وہ چوہے جن کا دنیا میں ان انسانی چوہوں کا آج تک کسی نے جنازہ اٹھانا نہ دیکھا۔ آپ کی دوسری کرامت یہ مشہور ہے کہ ایک پانی کی بیماری سے جسم انسانی میں مو کے نکل آتے ہیں۔ آپ کے مزار پر جھاڑو کی منت ماننے سے وہ مو کے جھڑ جاتے ہیں۔ میری خوش بختی کہ یہ مزار مقدس میرے مکان کے بالکل قریب ہے اور منکرین گستاخوں کا جواب دینے کے لیے بھی مجھ کو منتخب کیا گیا۔

اتنے دلائل باضابطہ شرعیہ کے ہوتے ہوئے پھر بغیر دلیل محض ضد بازی میں اپنی ناقص عقل سے انکار کرتے چلے جانا جھلا (پاگل) کا کام ہے۔ اہل علم کے نزدیک صرف ان چیزوں کا انکار کیا جائے گا جن میں مندرجہ ذیل چار خرابیاں ہوں۔

① اصول اربعہ فقہ شرعیہ کے بعد ظہور میں آئیں اور شریعت اسلامیہ کے مطابق نہ ہوں۔

② جس چیز میں کسی اسلامی قانون کا مقابلہ پایا جائے وہ کرامت بناوٹی اور شرعاً ناقابل قبول ہوتی ہے۔ ایسے ہی جھوٹی کرامت کو ماننے اور لکھنے کہنے سننے والا بد بخت گمراہ ہوتا ہے۔ مثلاً وہی روحیں چھیننے والی بناوٹی بات جس کا ذکر پہلے ہوا یہ کرامت عقلاً و نقلاً غلط ہے۔ کیونکہ احادیث سے روحیں چھیننے والی بناوٹی بات جس کا ذکر پہلے ہوا یہ کرامت عقلاً و نقلاً غلط ہے۔ کیونکہ احادیث سے روحوں کے لے جائے جانے کا طریقہ اور ہے۔ اور تھیلے میں ڈال کر نہیں لے جائی جاتیں۔ ان وجوہ شرعیہ سے یہ کرامت غلط ہے۔ اولیاء اللہ کو کرامت اس لیے نہیں دی جاتی کہ وہ اپنے بڑوں کے مقابلے آجائے یا اپنا رعب جماتا پھرے بلکہ صرف کفر اور بے دینی گمراہی کو پھپھا کرنے کے لیے عطا ہوتی ہے۔

③ جس کرامت سے کسی دوسرے بزرگ کی شان میں گستاخی ہوتی ہو۔ وہ کرامت بھی غلط ہے۔ جیسا کہ زہرہ رٹھی اور ہاروت و ماروت کا واقعہ اس کا امام رازی اور امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ نے انکار کیا ہے۔ کیونکہ اس میں گستاخی ملا لگہ ہے۔ دیکھو نیز اس صفحہ 180، 14 اسی طرح وہ کرامت جس سے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہوتی ہو۔ جیسا کہ حقیقت گزار صابری کے جاہل مصنف نے صفحہ 9 پر بناوٹی روایتیں درج کر کے اپنی سمجھ میں نبی کریم ﷺ کی تعریف کرنی چاہی۔ لکھتا ہے کہ:

أَنَا أَحْمَدُ بَلَاءِ مَيْمٍ وَعَرَبٌ بَلَاءِ عَيْنٍ۔

حالانکہ جہالت تو دیکھیے کہ لفظ بلا عربی فقرہوں میں مستعمل ہی نہیں۔ نہ یہ حرف استثناء ہے۔ نہ حرف منفی اور شیعوں اور رافضیوں کی بناوٹی روایت پیش کرتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ اللَّهُ إِلَّا أَنَا وَعَلِيٌّ

یہ سب روایتیں گستاخی و کفریہ ہیں۔ اور عقائد اہل سنت کے سراسر خلاف ہیں۔ بعض جھلاد باطن لوگوں نے جیسا نبیوں یہودیوں اور شیعوں کی طرح حضور غوث پاک کو انبیاء کرام ﷺ سے بڑھانا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ غوث پاک ﷺ کا درجہ انبیاء کرام ﷺ سے کہیں لاکھوں درجہ نیچا ہے۔ پس مسلک اہل سنت میں نہ افراط ہے نہ تفریط۔ بلکہ جو کرامت شریعت کے معیار پر پوری نہ ہو اور نہ اس کا قیاسی ثبوت قرآن و حدیث موجود ہے۔ اس کا انکار جائز ہے اور جو کرامت شریعت کے معیار پر پوری ہو اور اس کا قیاسی ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہو۔ اس کا انکار ناجائز ہے اور جو کرامت اس معیار شرعی سے ہٹ جائے اس کو ماننا گناہ ہے۔ سوال مذکورہ میں مسئلہ کرامت غوث پاک شریعت اور اصول قرآن کریم کے مطابق ہے۔ اور کتابوں میں مشہور ہے۔ اس لئے شرعاً بالکل درست و صحیح ہے۔ بلا وجہ ہٹ دھرمی گناہ ہے۔ البتہ یہ فوٹو بازار میں بکتا پھرتا ہے۔ یہ بالکل بناوٹی ہے۔ اس کا خریدنا چھاپنا گھروں میں لگانا سخت گناہ ہے۔ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

نیز اسی حوالے سے مفتی فیض احمد اویسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ایک رسالہ بنام بڑھیا کا بیڑا تحریر فرمایا ہے۔ اس

کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔

یہاں ہمارا عنوان تو کرامت کے حوالہ سے ہے مگر چند غلط اشعار نظر سے گزرے تو مناسب سمجھا کہ ان کا ذکر بھی ہو جائے۔

سیف الملوک سے غلط اشعار

ناک دادک دلوں اچا سچا حسوں نیوں

نہیاں نالوں گھٹ نہ رھیا ہر وطنوں ہر نیوں

☆☆☆

کے برساں دے موئے چکائے سکے نیردگائے

کتے روح فرشتے اتھوں کھے لکھ بٹائے

☆☆☆

نہیاں لوں رب دلوں آندے وحی سلام سنئے

وحی نہ محرم میراں تائیں دے بھید اچھے

☆☆☆

نہیاں تو جہاد کڑائی روح میرا دا پوتا

مشکل حل کرائی ہر دی قرب شاہوند بوہتا

ان کی شرعی حیثیت ان کے تین اشعار کا دوسرا، دوسرا مصرعہ غلط اور خلاف شرع جبکہ چوتھا مکمل کفریہ ہے۔^①

نوٹ: اسی طرح ایک تذکرہ خوشیہ نامی کتاب میں کافی غلط باتیں درج ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ جلاوینے کے قابل

ہے۔^②

مذکورہ بالا تمام تفصیلات کے بعد آخر میں مسلک اہلسنت وجماعت کی وضاحت کر دوں کہ ہمارے نزدیک معیار شریعت ہے۔

پس جو بات قرآن و حدیث کے خلاف اور جو خلاف شرع ہو وہ ہرگز قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے اولیاء کا عقیدت مند بنائے۔



① فتاویٰ نعیمیہ جلد 3 صفحہ 810

② فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 283 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے عقائد و نظریات

بعض لوگ کہی تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے اس قدر بغض و عداوت کا اظہار کرتے ہیں کہ ان ہی کے ایصالِ ثواب کے لیے منعقدہ محفل بنام ”گیارہویں شریف“ پر حرام، شرک اور بدعت وغیرہ کا فتویٰ صادر کرتے ہیں تو کبھی ایسا دعویٰ کر دیتے ہیں کہ سامنے والا حیران و پریشان ہی ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کہہ کیا رہے ہیں؟ مثلاً ان کا یہ دعویٰ کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ہمارے ہم عقیدہ وہم مسلک ہیں:

یقیناً یہ سوچنے والی بات ہے کہ جو لوگ ان کی محفل، ان سے استمداد وغیرہ امور کرنے والوں پر فتویٰ لگائیں۔ جب ان کے لیے کوئی صورت نہ رہی کہ جس سے وہ لوگوں کو اس ولی کامل سے دور کر سکیں اور ان کے ہر ممکن کوشش کر لینے کے باوجود لوگ ان کی عقیدت و محبت کے اسیر ہی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ تو انہوں نے لوگوں کو گمراہ کرنے کا ایک نیا طریقہ اپنایا کہ کہہ دو کہ ”شیخ عبدالقادر ہمارے ہیں“ جس طرح فی زمانہ ایک مخصوص فرقہ نے ہر اس بزرگ کے حزار پر قبضہ کر کے (جو کہ سید ہو) اپنے خاص نشانات وغیرہ نصب کر کے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ بزرگ ہمارے ہم خیال وہم عقیدہ تھے۔ کچھ ایسا ہی معاملہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ساتھ بھی کیا گیا۔

آئیے آئندہ سطور میں دیکھیں کہ کیا جو لوگ یہ دعویٰ کر رہے ہیں ان کے عقائد و نظریات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے ملتے ہیں وہ اپنے اس دعویٰ میں کتنے سچے ہیں۔

پہلی بات: یہ ذہن میں رہے کہ کوئی اگر کسی کے بارے میں دعویٰ کرے کہ وہ ہمارا ہے تو صرف دعویٰ کی بنیاد پر یہ بات تسلیم نہ کی جائے گی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ یہود و نصاریٰ نے یہ دعویٰ کیا کہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے دین پر تھے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

﴿مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا ۝﴾^①

معلوم ہوا کہ صرف دعویٰ کی بنیاد پر کسی شخصیت کو کسی خاص گروہ کے کھاتے میں نہیں ڈالا جائے گا۔ جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ دونوں کے عقائد و نظریات بھی ایک ہیں یا نہیں؟ نیز یہ بھی دیکھا جائے گا کہ مدعی کے دعویٰ پر دلیل کیا ہے؟ پس جب ایسے لوگوں سے دلیل طلب کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ رفع یدین کیا کرتے تھے۔ جبکہ آپ ان کو مانتے ہیں اور رفع یدین نہیں کرتے اور ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رفع یدین کرتے ہیں:

اس کا جواب یہ ہے کہ:

① اولاً تو جس کتاب ”غنیۃ الطالبین“ کے حوالہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ رفع یدین کرتے تھے۔ یہ ان کی تصنیف ہے ہی نہیں۔ جس کی تفصیل اس مقدمہ میں ”تصنیفات شیخ عبدالقادر“ کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② ثانیاً اگر بالفرض ہم یہ تسلیم کر لیں کہ چلو ان کی کتاب ہے تو مسئلہ یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ کوئی حنبلی رفع یدین نہیں کر سکتا۔ جبکہ ایسے لوگ تقلید کے قائل ہی نہیں۔ اس طرح ان کا رفع یدین کرنا اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا رفع یدین کرنا ایک جیسا نہیں ہے۔

③ ثالثاً یہ معیار نہیں ہے کہ وہ رفع یدین کرتے تھے اور ہم بھی کرتے ہیں اس لیے وہ ہمارے ہیں کیونکہ اگر یہ معیار بنالیا جائے تو تمام شیعہ شافعیوں کو کہیں گے کہ یہ شیعہ ہیں کیونکہ دونوں ہی نماز میں ہاتھ چھوڑ کر دعا مانگتے ہیں۔ پھر اسی طرح شافعی لوگ شیعہ کو شافعی کہیں تو کیا کریں گے؟

رابعاً: ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ کہتے کہ چونکہ وہ امام کی تقلید کرتے تھے اور ہم ان کے ہم مسلک ہیں تو ہمیں بھی کسی امام کی تقلید کرنا چاہیے۔ جبکہ انھوں نے تو یہ نظریہ بنایا ہوا ہے کہ ہم بزرگوں کے پیچھے نہیں چلیں گے بلکہ ان کو اپنے پیچھے چلائیں گے اور جو نہ چلے گا یا اس کی تعلیمات ہمارے خلاف ہوں گی ان پر فتوے لگائیں گے۔

خامساً: بطور حجت ہم اس کتاب غنیۃ الطالبین سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد و نظریات اور معمولات و ارشادات نقل کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین جان لیں کہ ان کے عقیدے و نظریے کو کون مانتا ہے آئندہ سطور میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے قصیدہ غوثیہ اور فتوح الغیب کے حوالے سے ایسی عبارات پیش کی جائیں گی کہ جن باتوں پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا کہنے والے فتویٰ کفر و شرک و بدعت لگاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں تقریباً تمام مواد مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب سے لیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

عقیدہ درست کر لو

آپ نے درست عقیدے کی نشاندہی ان الفاظ میں فرمائی ہے۔ کہ:

(فَيَكُونُ عَلَى عَقِيدَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ أَهْلُ السُّنَّةِ)

”پس وہ عقیدہ اہل سنت ہے جو سلف کا عقیدہ تھا۔“①

جنتی فرقہ

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا کہنے والے فرمان شیخ پڑھیں کہ وہ کس جماعت کو جنتی کہہ رہے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

(الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فِيهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ)

نجات پانے والا فرقہ اہل سنت و جماعت ہی ہے۔^①

زبان سے نیت سنت یا بدعت

آپ ﷺ نے نیت کرنا زبان سے احسن لکھا ہے چنانچہ (غیۃ الطالبین صفحہ 86) میں فرماتے ہیں "وَإِنْ تَلَفَّظَ ذَلِكَ بِلِسَانٍ - كَانَ أَحْسَنُ"

وضو و تیمم کی نیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

فَإِنْ ذَكَرَ ذَلِكَ بِلِسَانِهِ مَعَ إِعْتِقَادِهِ بِقَلْبِهِ كَانَ قَدْ لُمِيَ بِهِ بِالْفَضْلِ
اور نماز جنازہ کی نیت میں فرماتے ہیں۔

(وَصِفْتُهَا أَنْ يَقُولَ أَصَلُّ عَلَى هَذَا الْمَيِّتِ فَرَضًا عَلَى الْكِفَايَةِ)

پھر غسل کی نیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

(فَإِنْ تَلَفَّظَ بِهِ مَعَ إِعْتِقَادِهِ بِقَلْبِهِ كَانَ أَفْضَلَ)

ان سب عبارات کا ماحصل یہ ہے کہ زبان سے نیت کرنا (نماز کی وضو کی تیمم کی جنازہ کی) افضل اور احسن ہے۔

اب دیکھا جائے کہ کس کی نماز موافق تعلیم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ہے اہل سنت زبان سے نیت کرنا افضل اور احسن کہتے ہیں۔ مگر وہ ہیں کہ نیت کو زبان سے کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔ تو آپ ہی انصاف فرمائیں کہ پیر صاحب کے قول کے موافق کون ہے؟

آپ ﷺ نے غیۃ میں گردن کا مسح وضو کی سنتوں میں لکھا ہے (دیکھو غیۃ صفحہ 8) اور یہ ہیں جو اس کو بدعت کہتے ہیں۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ بدعت کو سنت جانے والا کون ہوتا ہے۔ اور سنت کو بدعت کہنے والا کون۔

زار قبر والے کو سلام کس طرح کرے

③ آپ ﷺ غیۃ صفحہ 33 میں لکھتے ہیں۔ زار قبر شریف پر یوں دعا کرے:

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ عَلَيْكَ سَلَامُكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ
الْعَرَبِيِّ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي)

اے خدا میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیله نبی پاک ﷺ کے جو نبی رحمت ہیں۔ یا رسول اللہ میں متوجہ ہوتا ہوں
آپ کے ساتھ اپنے رب کی طرف تاکہ وہ میرے گناہ بخشے۔

آپ ﷺ تو بعد وفات حضور ﷺ کو "یا رسول اللہ ﷺ" کہنا بلکہ آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگنا سکھاتے ہیں۔ مگر بعض ہیں جو اسے شرک کہتے ہیں۔ فرمائیے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ ہمارے موافق ہوئے یا ان کے۔

حضرت ابو بکر و عمر رحمہما کو کیسے سلام کرے؟

④ غنیہ صفحہ 34 پر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر و عمر رحمہما کو اس طرح سلام کہے:

(السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَي رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا عُمَرُ الْفَارُوقِ)

دیکھو یہ صاحب نے بلفظ "یا صحابہ" کر کے سلام کہا درست لکھا ہے کون اس کے موافق ہیں؟

سمع موتی

⑤ آپ ﷺ نے غنیہ میں ایک حدیث نقل کی ہے سرور عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مر جائے اور تم اس پر مٹی برابر کر دو تو چاہیے کہ تم میں سے ایک اس کی قبر پر کھڑا ہو اور کہے اے فلاں بن فلاں! تحقیق وہ مردہ سنتا ہے اور جواب نہیں دیتا دیکھو شیخ رحمہ اللہ تو مردہ کا سنتا نقل کرتے ہیں۔ لیکن آج یہ لوگ کہتے ہیں کہ مردہ نہیں سنتا۔

میت مردہ کو پہچانتی ہے؟

⑦ آپ ﷺ غنیہ میں فرماتے ہیں کہ:

(وَنُؤْمِنُ بِأَنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ مَنْ تَزُوْدُهُ آتَاهُ)

"ہمارا ایمان ہے کہ میت کے پاس جب کہذا آئے وہ اسے پہچانتی ہے"

یہ ہے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کا ارشاد لیکن غیر مقلدین نہیں مانتے۔

شب معراج حضور انور ﷺ نے اللہ جل جلالہ کو دیکھا؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا چنانچہ فرماتے ہیں۔

(وَنُؤْمِنُ بِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةَ الْأَمْبَرَاءِ يَعْنِي رَأْسَهُ لَا يَفْوَادِمُ بَعَيْنِي رَأْسُهُ وَلَا فِي الْمَنَامِ)

مگر یہ نہیں مانتے۔

آپ عیسیٰ علیہ السلام

آپ عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے من سجاد و تعالیٰ ان کے اردے اعتقاد و عمل امام احمد علیہ السلام کے مذہب پر خاتمہ فرماتے اور اس پر حشر کرے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

(قَالَ الْإِمَامُ أَبُو أَحْمَدَ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيُّ وَأَمَّا إِنَّا عَلَى مَذْهَبِ أَصْلَانِ وَفَرَّقَا وَخَشَرْنَا بَيْنَهُمَا (مَرْتَبَةً) ①)

اس سے معلوم ہوا کہ آپ عیسیٰ علیہ السلام نے اس امر کا اقرار کیا ہے۔ کہ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام تھے۔

ضروری وضاحت ②

یہی وجہ ہے کہ آپ نے امام احمد علیہ السلام کے مذہب کی اتباع میں جمعہ کی نماز کا وقت قبل از زمانہ لکھا ہے تو مقلد ہونے میں تو وہ ہمارے موافق ہیں وہ اپنے امام کی تقلید میں جو مسئلہ لکھتے ہیں وہ ہم پر جماعت نہیں ہے۔ ہم اپنے امام کے مقلد ہیں وہ اپنے امام کے۔ اگر ان کو شیخ عیسیٰ علیہ السلام کا اتباع ہے تو مسائل مذکورہ بالا کے علاوہ تقلید میں بھی ان کا اتباع کریں۔ امام اعظم علیہ السلام کی تقلید اگر ناگوار ہے تو نہ کسی امام احمد بن حنبل علیہ السلام کی کریں۔

دوسری فقہ والوں کو غلط نہ کہو ③

آپ عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے یعنی ایک شخص امام صاحب کا مقلد ہو کر مائل بالذکر کا کلام بغیر دلی کے کرتا ہے یا نبیذ پیتا ہے تو امام احمد علیہ السلام اور شافعی علیہ السلام کے مقلد کو اس پر تار جاز نہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

(أَمَّا إِذَا كَانَ الشَّيْءُ مِمَّا اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِيهِ وَتَنَافَعُ فِيهِ الْأَجْتِهَادُ كَشَرْبِ حَامِي النَّبِيذِ مُقْلِدِ الْأَبِي حَنِيفَةَ وَتَزْوِجِ امْرَأَةٍ بِأَوْلِيِّ مَذْهَبِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ وَشَافِي الْأَنْكَارِ عَلَيْهِ) ④

دیکھو شیخ عبدالقادر علیہ السلام امام اعظم کے مقلد کو دوسرے امام کی تقلید سے روکنے کو منع فرماتے ہیں اگر ان کے نزدیک تقلید آئمہ ناجائز ہوتی تو ایسا کیوں لکھتے معلوم ہوا کہ آپ عیسیٰ علیہ السلام مقلد کے لیے امام شافعی اور حنبل لکھتے ہیں۔

امام کے پیچھے قراءت نہ کرو ⑤

قرآن کے صفحہ 871 میں آپ عیسیٰ علیہ السلام ایک حدیث لکھتے ہیں جس میں حضور انور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب امام تکبیر کہے تو تکبیر

کہ جب پڑھے تو چپ رہا اور جب (غیر المغضوب علیہم ولا الضالین) کہے تو آمین کہو۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:
(اِذَا خَرَّ الْإِمَامُ فَكَبَّرَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصَتُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
فَقُولُوا آمِينَ)

میں سے معلوم ہوتا ہے کہ گھیر کے بعد جب امام الحمد پڑھے مقتدی خاموش رہے۔ جب "ولا الضالین" کہے تو "آمین" کہے اگر خاموش رہتا وقت ختم سورۃ ہوتا تو فقو لوال آمین کے بعد آتا ہے یہ حکم ولا الضالین پڑھنے سے پہلے آیا ہے۔ اس لئے مقتدی کو خاموش رہنا۔ ہاں آپ رحمہ اللہ کے نزدیک لازم ہوا۔ ہاں آپ رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے۔

ایساں ثواب کی تلقین

آپ رحمہ اللہ ص 105 میں فرماتے ہیں کہ گیارہ (11) بار قل شریف اور قرآن شریف پڑھ کر صاحب قبر کو اس کا ثواب بھیجے چنانچہ فرمایا:

(وَيَقْرَأُ إِحْدَى عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَغَيْرُهُامِنْ الْقُرْآنِ وَيَهْدِي ثَوَابَ ذَلِكَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ۔)

لیکن اخبار الہدیٰ میں تصریح ہے کہ محدثین کے نزدیک قرآن کا ثواب مردہ کو نہیں پہنچتا۔ دیکھو اخبار اہل حدیث 6 جولائی 1928 اور 10 اگست 1928ء اور 29 مارچ 1929ء مگر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے نزدیک پہنچتا ہے۔

نماز تراویح میں رکعت

یہ صاحب ص 527 میں فرماتے ہیں کہ نماز تراویح میں (20) رکعت ہے چنانچہ فرمایا

(وَهِيَ عِشْرُونَ رَكْعَةً)

لیکن یہ ہیں کہ بیس رکعت تراویح نہیں مانتے۔

بیر لازم بناؤ

آپ رحمہ اللہ ص 997 پر فرماتے ہیں کہ ہر مرید کے لیے بیر لازم ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

(فلا ... مرید الله عزوجل من شيخ على ما بينا)

کیا آپ کا بھی کوئی بیر ہے؟ پھر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرید کا اپنے بیر کے حق میں اعتقاد ہونا چاہیے۔ کہ اس زمانہ میں میرے بیر سے زیادہ کوئی بزرگ نہیں تاکہ اس سے نفع اٹھائے۔

اب فرمائیے کہ یہ کہلوانے والے احباب کس پیر کے مرید ہیں؟

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دعاوی مبارکہ

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے ایسے دعویٰ کیے جن کو غیر مقلد کفر و شرک سمجھتے ہیں۔ بلکہ ان کی اہلسنت سے لڑائی بھی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ان دعاوی کو حق تسلیم کرنے کی وجہ سے ہے۔ چند دعاوی عرض کر دوں۔

① شیخ الحدیث سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ زبدۃ الآثار میں لکھتے ہیں:

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبْطَالُ يَا أَطْفَالُ هَلُمُّوا وَخُذُوا عَنْ هَذَا الْبَحْرِ الَّذِي لَا سَاحِلَ لَهُ وَعِزَّةَ رَبِّي إِنَّ السُّعْدَ أَوَّالَ شَيْءٍ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَأَنْ بُوْبُوْءَةً عَيْنِي فِي اللَّوْحِ وَالْمَحْفُوظِ وَأَنَا غَائِضٌ فِي بَحَارِ عِلْمِ اللَّهِ

اے بہادر فرزند و آؤ اور اس دریا سے کچھ لے لو۔ جس کا کنارہ ہی نہیں قسم ہے اپنے رب کی تحقیق ایک بخت اور بد بخت لوگ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور ہمارا گوشت چم لوج محفوظ میں رہتا ہے اور میں اللہ کے علموں کے سمندروں میں غوطے لگا رہا ہوں۔

② قصیدہ غوثیہ میں آپ کا شعر ذیل مشہور ہے:

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ انْصَالِي

③ ولایت پر فائز ہونے والے کو فرماتے ہیں۔

(فَجِئْتُمْ تَوْنًا عَلَى الْأَسْرَارِ وَالْعُلُومِ وَالْعُلُومِ الْمَدْنِيَّةِ وَغَرِيبَهَا وَيَرُدُّ إِلَيْكَ التَّكْوِينُ وَخَرَقَ الْعَادَاتِ الَّتِي هِيَ مِنْ قَبْلِ الْقُدْرَةِ الَّتِي تَكُونُ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ فَتَكُونُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ كَأَنَّكَ أَحْيَيْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ فِي الْآخِرَةِ فَتَكُونُ كَلَيْتِكَ قُدْرَةً تَسْمَعُ بِاللَّهِ وَتَنْطِقُ بِاللَّهِ وَتُبْصِرُ بِاللَّهِ وَتَبْطِشُ بِاللَّهِ وَتَسْعَى بِاللَّهِ وَتَعْقِلُ بِاللَّهِ)

پس اس تمام اسرار ہائے خفیہ علم لدنیہ اور اس کے عجائب و غرائب کے امین اور محرم بن جاؤ گے اور تمہیں کائنات کی تکوین اور اس پر تصرف حاصل ہو جائے گا اور قدرت کی قسم! تم سے وہ خوارق عادات اور کرامات صادر ہوں گی۔ جو مومنین کو جنت میں حاصل ہوں گی۔ پس تم اس حالت میں ایسے ہو جاؤ گے گویا مرنے کے بعد آخرت میں زندہ کیے گئے ہو اور تم کو پوری قدرت حاصل ہوگی تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سنو گے اسی کے ساتھ دیکھو گے اور اسی کے ساتھ بولو گے۔

تراویح کی تعداد

نماز تراویح کے متعلق فرماتے ہیں کہ نماز تراویح نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ یہی عَشْرُونَ رَكْعَةً اس کی تعداد ہیں (20) رکعات ہے۔^①

ہاتھوں کو بوسہ دینا

(إِنَّ تَعَانِقًا وَقَبْلَ أَحَدِ هُمَارَ أَسَ الْآخِرِ وَيَدَهُ عَلَى وَجْهِ التَّبَرُّكِ وَالتَّذِينِ جَانِ) اگر دو شخص بغل گیر ہوں اور ایک دوسرے کا سر اور ہاتھ دیندار اور متقی ہونے کی بناء پر تبرکاً چومیں تو یہ جائز ہے۔^②

قیام تعظیسی

(يَسْتَحِبُّ الْقِيَامُ لِلْإِمَامِ الْعَادِلِ وَالْوَالِدَيْنِ وَالْوَرَعِ وَآكْرَمَ النَّاسِ) ”عادل ہادشاہ، والدین و دیندار، پرہیزگار اور بزرگ آدمی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے۔“^③

اولیاء اللہ کو علم غیب

اولیاء اللہ کے علم غیب کے متعلق فرماتے ہیں۔

(يَكْشِفُ لَهُمْ عَنِ الْمَلَكُوتِ تُضِيُّ لَهُمُ الرَّاغُ الْعُلُومِ مِنَ الْجَبَرُوتِ وَيُنْفِقُونَ غُرَابَ الْحِكْمِ وَالْعُلُومِ وَيَطْلَعُونَ عَلَى مَا غَابَ عَنْهُمْ الْأَقْسَامِ وَالْحُفُوظِ)

”اولیاء اللہ پر عالم ملکوت منکشف ہو جاتا ہے۔ اور ان پر عالم جبروت کے کئی قسم کے علوم روشن ہو جاتے ہیں۔ عجیب و غریب علوم اور حکمتیں ان پر القاء کیے جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی فیسی خبروں سے مطلع ہوتے ہیں۔“^④

(إِذَا طَلَبْتَ اللَّهَ بِالصِّدْقِ أَعْطَاكَ مِرَاةً تَبْصُرُ فِيهَا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)

”جب تو اللہ کا سچائی سے طالب ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھے ایک باطنی آئینہ عطا کرے گا۔ جس میں تو دنیا اور آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔“^⑤

① غنیہ الطالبین صفحہ 289

② غنیہ الطالبین صفحہ 31

③ غنیہ الطالبین صفحہ 31

④ غنیہ الطالبین

⑤ غنیہ الطالبین صفحہ 827

(هُوَ عَزَّ وَجَلَّ إِطْلَعَهُمْ عَلَى مَا أَضْمَرَتْ قُلُوبُ الْعِبَادِ وَأَنْظَرَتْ عَلَيْهِ النِّيَّاتُ)

وہ اللہ تعالیٰ ولی کو بندوں کے دلوں کے پوشیدہ حالات اور ان کی نیتوں کی خبر عطا فرمادیتا ہے۔^①

تعارف کر سکتا ہے ﴿﴾

جب انسان ”فنا فی اللہ“ ہو جاتا ہے اور یہ ولایت اور ابدالیّت کا انتہائی درجہ ہوتا ہے تو

(ثُمَّ يَرْدُ إِلَيْهِ التَّكْوِينُ فَيَكُونُ جَمِيعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ بِإِذْنِ اللَّهِ)

پھر اس کو کائنات پر تعارف کرنے والا بنا دیا جاتا ہے پس وہ جس امر کی خواہش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی طرح ہو جاتی ہے۔^②

ولی کے سب کام ہوتے ہیں ﴿﴾

(بِكَ تَنْكَشِفُ الْكُزُوبُ وَبِكَ تُسْقَى الْغُيُوبُ وَبِكَ تُبْتُ الزُّرُوعُ وَبِكَ تَدْفَعُ

الْبَلَايَا وَالْمَحَنُ عَنِ الْخَاصِّ وَالْعَامِ)

”تیرے طفیل لوگوں کے غم، تکالیف اور سختیاں دور ہو جائیں گی اور حیرتی دعا اور برکت سے بارش ہوگی۔ تیرے وسیلے

سے کھیت اگائے جائیں گے اور تمہاری امداد سے خاص و عام بندوں کے مصائب و آلام اور بلیات دور کی

جائیں گی۔“^③

اوپر دیے گئے ”شیخ کامل“ کے عقائد و نظریات پڑھ کر عام آدمی جان سکتا ہے کہ ان کے حقیقی پیروکار کون ہیں۔



① فتوح العیوب عربی مقالہ نمبر 40، غنیہ الطالبین صفحہ 823

② (فتوح العیوب مقالہ نمبر 45)

③ فتوح العیوب مقالہ نمبر 4

تصنیفات شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے امت مسلمہ کے لیے اپنی تحریرات بھی چھوڑی ہیں۔ جن سے لوگ مستفید اور فیض یاب ہوتے ہیں۔ آپ کی تصنیفات کی کل تعداد کتنی ہے یہ تو معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ جن کے نام وغیرہ دستیاب ہوئے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تصنیفات

لام یافعی جیلانیؒ نے آپ کی تصنیفات کی بابت یہ لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم جیلانیؒ نے منیر اور کارآمد کتابیں بھی لکھی ہیں۔ اور آپ کے املاءات بھی محفوظ ہیں۔ یعنی آپ کے ارشادات و خطبات اور تقریرات کو آپ کے شاگردوں یا مریدوں نے جمع کئے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیلانیؒ نے "اخبار الاخیار" میں لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم جیلانیؒ کی مجلس وصال میں چار سو (400) اشخاص قلم و دوات لے کر بیٹھے تھے۔ اور جو کچھ آپ سے سنتے تھے املاء کرتے تھے۔ یعنی آپ کے ارشادات کو نوٹ کیا کرتے تھے۔

لام یافعی جیلانیؒ نے حضرت غوث اعظم جیلانیؒ کی کسی کتاب کا نام نہیں لکھا ہے۔ ہاں امام ابن کثیر نے فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین کا ذکر کیا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جیلانیؒ نے "الاعتناء فی سلاسل اولیاء اللہ" میں ان دو کتابوں کے ساتھ "مجالس سنین" کا بھی ذکر کیا ہے۔ صاحب "کشف الظنون" نے لکھا ہے کہ "جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبدالقادر" میں ان مجالس کے ارشادات ہیں۔ جو یوم جمعہ 8 رجب المرجب سے 14 رمضان تک 84 یا 85 دن ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے چار پانچ دن کسی وجہ سے مجالس منعقد نہ ہوئی ہوں گی۔

دار الفکر نے اپنی کتاب "سفر الاولیاء" میں لکھا ہے کہ شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاقؒ فرزند غوث اعظم جیلانیؒ کے دست مبارک کا لکھا ہوا۔ جلاء الخاطر کا ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے جو آپ کے پدربزرگوار کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔

"کشف الظنون" میں ایک اور کتاب حزب الرجاء والانتہا کو بھی حضرت غوث اعظم جیلانیؒ کی تصنیف ظاہر کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس کی ابتداء ان الفاظ سے ہوئی ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ تَسْبِيحًا يَلْقَى بِحَالٍ مَنْ ذَكَرَهُ تَصْنِيفَاتِ كِي رُشَنِي

میں فتوح الغیب، نصیحة الطالبین اور حزب الرجا آپ کی تصانیف قرار پاتی ہیں۔

جلال الماطر آپ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ جسے آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق جیلانی نے جمع کیے ہیں۔
محاسن شین جلال الماطر کے علاوہ اگر کوئی دوسری تصنیف ہے تو اس سلسلہ میں جتنی کتابیں اب تک میری نظروں سے گزری ہیں۔
وہ اس باب میں کسی قسم کی نشاندہی نہیں کرتی ہیں۔

تقریباً آج سے 11، 12 سال پہلے سید علاء الدین طاہر جلی بغدادی جیلانی نے جو خاندان قادریہ کے ایک فرد ہیں۔ انہوں نے
ایک رسالہ تذکرہ قادریہ کے نام سے ترتیب دیا ہے جس میں حضرت غوث اعظم جیلانی کی حرید سات تصنیفات کا ذکر کیا ہے۔ جن
کے نام اور تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

- ① الفتح الربانی 1281ء میں مصر میں چھپی ہے۔
- ② حزب النشاء الخیرات۔ اسکندریہ میں چھپی ہے۔
- ③ الوہاب الرحمانیہ والفتوحات الربانیہ کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔
- ④ سرالاسرار علم تصوف سے متعلق ہے۔ مدرسہ قادریہ میں قلمی نسخہ موجود ہے۔
- ⑤ رد الرافضہ۔ مدرسہ قادریہ میں قلمی نسخہ موجود ہے۔
- ⑥ تفسیر قرآن دو جلد کتب خانہ رشید کرام طرابلس میں موجود ہے۔
- ⑦ علم ریاضی سے متعلق 622ھ کی لکھی ہوئی مگر نامکمل موجود ہے۔

مندرجہ بالا سات کتابوں کے علاوہ علاء الدین طاہر نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ معتبر روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت غوث
اعظم جیلانی نے 69 کتابوں کی تصنیف فرمائی ہے۔ لیکن میرے اپنے نزدیک ان سات کتابوں اور 69 تصانیف کی تعداد تشنہ تحقیق۔

ذوق شاعری

تحقیقی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ سرکار غوث اعظم جیلانی شعر و شاعری کا خاصا ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کے عربی قصیدہ لامیہ
کو قصیدہ خوشیہ کے نام سے دنیا سے اسلام میں بڑی شہرت اور عام مقبولیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ امام یافعی جیلانی نے اپنی کتاب
میں حضرت غوث اعظم جیلانی کا ایک اور عربی قصیدہ قصیدہ بانیہ کے نام سے نقل کیا ہے۔ گو کہ قصیدہ بانیہ۔ قصیدہ لامیہ کی طرح عام
طور پر زبان زد اور مشہور تو نہیں ہے۔ لیکن بلاشبہ یہ حضرت غوث اعظم جیلانی کا کلام بلاغت نظام ہے۔ اس میں بھی وہی امتیازی
شان اور خصوصیت پائی جاتی ہے۔ جو قصیدہ لامیہ کی جان ہے

قصیدہ بانیہ اور قصیدہ لامیہ میں جنہیں اس جگہ حصول سعادت اور برکت کے پیش نظر نقل کیا جا رہا ہے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ
اس میں الباز الاحمب کا ذکر ہے جو سرکار غوث اعظم جیلانی کے اسم عالیہ کے ساتھ متصف ہے۔ اور جسے آپ نے از خود اپنے لیے
پسند بھی فرمایا ہے۔

دیوان غوث اعظمؒ

زبان قاری میں ایک مرجہ اور مدد دیوان بھی سرکار غوث اعظمؒ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جو کچھ دنوں و شتر عابا چھپ کر شائع بھی ہو چکا ہے۔ لیکن میرے پاس اس کی کوئی تحقیق فراہم نہیں ہو سکی ہے۔ کہ یہ حضرت عی کے کلاموں کا مجموعہ ہے۔ کیونکہ جن پرانی اور معتبر کتابوں میں سرکار غوث اعظمؒ کی مقدس زندگی کے حالات علمی فضل و کمالات اور تصنیفات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ان میں قاری دیوان کا کوئی نشان نہیں ملتا ہے۔ نہ ہی کسی نے آپ کا قاری کلام نقل کیا ہے۔ بہر کیف سرکار غوث اعظمؒ کے ادبی شعر و شاعری کی شان لطافت اور آپ کے پر مغز کلام کی فصاحت و عرفان حاصل کرنے کے لیے قصائد بانیہ اور قصائد لامیہ ہی بہت کافی ہیں۔

طریقت و معرفت کی کتابوں میں قصیدہ غوثیہ کو بہت اونچا مقام حاصل ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالباقی صاحب (فرنگی محل) ”تذکرہ الکرام“ میں لکھتے ہیں کہ قصیدہ غوثیہ عالم کیف و وجد و سرور کی ایک آواز ہے۔ جس سے قلوب راحت محسوس کرتے ہیں۔ اس قصیدہ میں سرکار غوث اعظمؒ نے اپنے اعلیٰ اور فتوح الغیب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ سرکار غوث اعظمؒ جس وقت قصیدہ غوثیہ کے بعض اشعار پڑھتے تھے تو آخر میں فرماتے تھے۔

(وَلَا فَخْرَ وَهَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي)

حضرت مولانا سید بہاء الدین صاحب جیلانی ثم المدنی نے غنیۃ الطالبین کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو سوچ سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ خوف و ہراس کے مواقع پر یہ قصیدہ پڑھا جائے تو سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف و ہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

غنیۃ الطالبین کس کی کتاب ہے؟

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف غنیۃ الطالبین کی نسبت بھی کی جاتی ہے۔ جبکہ محققین علماء نے بعد از تحقیق یہ عی بیان فرمایا ہے کہ یہ کتاب آپؒ کی نہیں ہے۔ جن علماء نے اس کتاب کا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تحریر ہونے کا انکار فرمایا ہے۔ ان میں بعض کی کتابوں سے اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں۔

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

(هرگز نہ ثابت شدہ کہ اس تصنیف آنجناب است اگرچہ انتساب با آنحضرت)

”بڑی تحقیق کہ بعد کہیں سے یہ ثبوت نہیں ملا کہ غنیۃ الطالبین سیدنا غوث اعظمؒ کی تصنیف ہے۔ اگرچہ اس

کا انتساب ان کی طرف منسوب ہے۔“^①

حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(وَلَا يَغُرُّكَ وَقُوعُهُ فِي غَنِيَةِ الطَّالِبِينَ مَنْسُوبَةً إِلَى الْغَوْثِ اعْظَمَ عَبْدُ الْقَادِرِ جِيلَانِي قَدَسَ سِرُّهُ الْعَزِيزُ غَيْرَ صَحِيحَةٍ وَالْإِحَادِيثُ الْمَضْرُوعَةُ فِيهَا وَافِرَةٌ)

”مجھے اس سے دھوکہ نہ ہو کہ بعض مسائل میں عییدہ الطالبین احناف کے خلاف ہیں۔ اور وہ عییدہ سیدنا غوث پاک کی طرف منسوب ہے۔ یہ انتساب تو بالکل بی غلط ہے۔ کیونکہ اس میں بہت سی احادیث من گھڑت و موضوع درج ہیں۔“

مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

(إِنَّ الْغَنِيَةَ لَيْسَ مِنْ تَصَانِيفِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الدِّينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَرِينِشْتُ إِنْ الْغَنِيَةَ مِنْ تَصَانِيفِ وَأَنْ اشتهر انتسابها إليه)

”غنیۃ الطالبین حضرت شیخ محمد الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہرگز نہیں۔ ان کی تصانیف میں اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔ اگرچہ اس کا انتساب ان کی طرف مشہور ہے۔“

① قادری نظامیہ صفحہ 235 ج 2 مشمولہ جامع الفتاویٰ میں ہے کہ بڑے بڑے علماء دین و مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں ہے۔ یہ کوئی اور عبدالقادر ہے۔ اگر غنیۃ الطالبین سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف و ہابیہ غیر مقلدین کو تسلیم ہے اور صرف اسی کے بل بوتے پر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا ہم مسلک سمجھتے ہیں تو پھر یہ سودا انہیں گھانا دے گا۔ کیونکہ عییدہ الطالبین ان کے مذہب یعنی وہابیہ کے بھی خلاف ہے۔



① شرح شرح العقائد بالحدود 455 و کوثر النبی از موصوف مذکورہ ترجمہ

② الترمذی و الترمذی

قصیدہ غوثیہ کا بیان

اس کے پڑھنے کے فوائد

اسلامی قصیدہ غوثیہ جس کے حضرت غوث الاعلیٰ شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کہ حلیہ استغراق ربانی میں زبان گوہر بیان حضرت سے برآمد ہوا۔ خواص اس کے بہت ہیں۔ ① پہلے یہ کہ جو اس قصیدے کی مداومت کرے (یعنی پابندی سے پڑھے) اور ہر روز گیارہ بار پڑھے۔ قوت حافظہ اس کی ایسی قوی ہوتی ہے جو کچھ پڑھے یا سنے یاد ہو جائے۔ ② دوسرے یہ کہ اس قصیدے کو روز کرے اور مداومت کرے تو علم عربی میں اس کو مہارت پیدا ہو۔ ③ تیسرے یہ کہ اس قصیدے کو کسی مہم یا مقصد کے لیے چالیس روز پڑھے چلہ نہ گزرنے پائے کہ مطلب پورا ہو جائے۔ ④ چوتھے یہ کہ جو اس قصیدے کو اپنی نگاہ کے سامنے رکھے اور ہر روز تین بار پڑھے۔ اگر پڑھتا نہ جانتا ہو تو کسی دوسرے سے پڑھا کر سنے اور اپنے پاس سے جدا نہ کرے اور سچے اعتقاد سے ہرج کو اس پر نظر کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت غوث الاعلیٰ قدس سرہ کو خواب میں دیکھے اور امیروں کے سامنے مقبول ہو۔ ⑤ پانچویں یہ کہ جس نیت سے اور مطلب سے پڑھے حاصل ہو۔ اور طریقہ اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ سچے اعتقاد اور صدق دل سے تھوڑی شیرینی اور حضرت کی فاتحہ دے کر درود شریف مندرجہ ذیل تین بار پڑھے اور قصیدہ شریف سچے دل سے پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مُّعَدِّنِ الْجُودِ
وَالْكَرَمِ مَنِّعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ①

قصیدہ غوثیہ..... ترجمہ منظوم: علامہ شمس بریلوی

سَقَانِی الْحُبَّ: كَأَسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالَى

ساغر بھرے ہیں عشق نے بزم وصال کے لاجس قدر بھی خم ہیں شراب جمال کے

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُؤُسِ

فَهَمَّتْ بِسَائِرِ بَيْنَ الْمَوَالِي

سافر بھرے ہوئے میری جانب رواں ہوئے میں ہوں میان حلقہ یران حال کے

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لَمَّوْا

بِحَالِي وَأَدْخُلُوا أَنتُمْ وَرَجَالِي

آواز دے رہا ہوں کہ اقطاب دہرے آؤ خواہاں ہو تم اگر ابھی اصلاح حال کے

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوا أَنتُمْ جُنُودِي

فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَالِي

ہمت کرو بڑھو چلے آؤ اٹھاؤ جام یہ تم بھرے ہیں شراب وصال کے

شَرِبْتُمْ فَضَلَّتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي

وَلَا يَلْنُّمْ عَلَوِي وَاتِّصَالِي

میری ہنسی شراب تو پی تم نے دوستو! لیکن ابھی تو دور ہیں زینے وصال کے

مَقَامُكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَلَكِنْ

مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

تم سب کا بھی بلند اگرچہ مقام ہے شایاں نہیں ہو تم مری شان کمال کے

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقَرُّبِ وَخِدِّي

يُصَرِّفُونِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

میں تو غریق جلوہ حسن قدیم ہوں کافی کرم ہیں مجھ پہ مرے ذوالجلال کے

أَنَا الْبَازِي أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ

وَمَنْ ذَافِي الرِّجَالِ أَعْطَى مِثَالِي

ہوں جرد باز سارے شیوخان دہر کا کس کو ملے ہیں اوج یہ فضل و کمال کے

كَسَانِي خِلْعَةً بِعَرَازِ عَزَمِ

وَتَوَجَّحْتُ بِتَيْجَانِ الْكَمَالِ

پہنے ہوئے ہوں عزم و عزیمت کی خلعتیں کتنے ہی تاج ہیں میرے سر پر کمال کے

وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمِ

وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

وہابی بنایا ہے مجھے اقطاب دہر کا
تافذ ہے میرا علم اب ہر اک لمحے حال کا

وَوَلَّاتْنِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا

فَعُكْمِي نَاقِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

پانی سمندروں میں نہ باقی رہے کہیں
میں ان پہ کھول دوں جو روز اپنے حال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالٍ

لَذُكْتُ وَاخْتَفَّتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

ہو جائے ان پہ قاش میرا راز عشق کر
ہو جائیں ریزہ ریزہ تو دے جبال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ

لَخَمَدَتْ وَانْعَفَتْ مِنْ سِرِّ خَالِي

میں گر کروں بیان محبت کی داستان
ہو جائے آگ سرد بغیر اشتعال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَبِيتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى نَعَالِي

مردہ اگر سنے جو کبھی میرے راز کو
جی اٹھے یہ کرم ہوں مرے ذوالجلال کے

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ

تَمُرٌ وَتَنْفِصُ إِلَّا آتَالِي

مستقبل جہاں کے منظر ہیں سامنے
پر دے تمام اٹھ گئے ماضی و حال کے

وَتُخَيِّرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِي

وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ جِدَالِي

آگاہ کرتے ہیں یہ زمانے مجھے مدام کے
یار و بحث ہیں قصیدہ بحث و جدال کے

مُرِيدِي هِمَّ وَطَبْ وَاشْطَحْ وَغَنَى

وَأَفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْإِسْمُ عَالٍ

ہے تھکی میں لطف کہ عین غنا ہے وہ
میرے مرید نام لے بس ذوالجلال کے

مُرِيدِي لَا تَخَفْ اللَّهُ رَبِّي

عَطَانِي رَفْعَةً نِلْتُ الْعَنَالِي

اَللّٰهُ رَبِّيْ - خوف نہ کراے مرید

ہے منزل مرا دریں میرے مال کے

طُبُوْلِيْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقْتُ

وَشَاوُسُ السَّعَادَةِ قَدْبَدَالِيْ

مرے جلو میں خیر و کرم کے نقیب ہیں

چمچے ہیں آسمان سے زمین تک کمال کے

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَعْتَ حُكْمِيْ

وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَالِيْ

اللہ کے شہر و ملک ہیں سب میری ملکیت

محکوم ہیں یہ سب میرے ماضی و حال کے

نَظَرْتُ اِلَى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا

كَخَرَدَلِيْ عَلَى حُكْمِ اِتِّصَالِ

سب ملک میرے سامنے یوں ہیں خاک پر

پھینکے ہوں جیسے رائی کے دانے اچھال کے

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِيْ

سردار قوم قطب کا درجہ مجھے دیا

مولائے کل کے لطف جو شامل تھے حال کے

فَمَنْ فِيْ اَوَّلِيَاءِ اللّٰهِ مِثْلِيْ

وَمَنْ فِيْ الْعِلْمِ وَالتَّصَرُّفِ حَالِيْ

ہوں اولیائے وقت میں بے مثل و بے نظیر

ہیں اختیار علم کے تصرف حال کے

رِجَالِيْ فِيْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ

وَفِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ كَاللَّالِيْ

تپتے دنوں میں صوم سے رو کر میرے مرید

رخشاں ہیں تیرگی میں یہ موتی کمال کے

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَّائِيْ

عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرُ الْكَمَالِ

رکھتے ہیں اولیائے تہلید نقش پا

رہبر مرے ہیں چاند جہاں کمال کے

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ مَكِّيٌّ حِجَّازِيٌّ

هُوَ جَدِّيْ بِهِ نِلْتُ الْمَوَالِيْ

یعنی نی ہاشمی کی حیرت جاز

صدقہ انہی کا ہیں مراتب کمال کے

مُرِيدِي لَا تَخَفْ وَأَسِ قَاتِي

عَزَّوْمَ قَاتِلٌ عِنْدَ الْفِتَالِ

جاسوس شاد سے بھلا ڈرتا ہے کیوں مرید جو ہر نہاں ہیں مجھ میں جدال و قتال کے

أَنَا الْجَبَلِيُّ مَحْيَا اللَّيْلَيْنِ إِسْمُو

وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ

جبل ہوں اور دین کا مٹی میرا لقب کہہ دجیل پہ نصب ہیں پرچم جلال کے

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَدَّعُ مَقَامِي

وَأَقْنَامِي عَلَى عُتْقِ الرِّجَالِ

میرا اگلا گھرانہ ہے نادا حسن میرے ہیں پاؤں گردوں پر تہائی رجال کے

وَعَبْدُ الْفَائِدِ الْمَشْهُورِ إِيسَى

وَجَدِي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

موسم ہوں میں بندہ قادر کے نام سے جد میرے تاجدار ہیں عین الکمال کے

تَقْبَلْنِي وَلَا تَرُدُّ سَوَالِي

أَخْتَنِي سَيِّدِي أَنْظُرْ بِعَالِي

مجھے منظور فرمایا اور میرا سوال رد نہ کیجی میری فریاد رہی ہو میرے آقا! میرا حال ملاحظہ ہو

☆☆☆☆☆☆☆☆

کرم سے کیا راہنما رہزلوں کے

ادھر بھی لاہ غوث اعظم

دم نزع آؤ دم آئے دم میں

کو ہم پہ یس دم غوث اعظم

یہ دل دیگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے

جہاں چاہے رکھو قدم غوث اعظم



قصیدہ غوثیہ ہائے

مَا فِي الصَّبَابَةِ مَنَهْلٌ مُسْتَعَذَّبٌ

إِلَّا وَلِيٌّ فِيهِ إِلَّا لَذُّ الْأَطْيَبِ

مشق و محبت کی کوئی ایسی شراب نہیں جس کا سب سے خوشگوار اور عمدہ جام میرا نہ ہو۔

أَوْفَى الْوِصَالِ مَكَانَةٌ مَخْصُوصَةٌ

إِلَّا وَمَنْزَلَتِي أَعَزُّ وَأَقْرَبُ

اور وصال محبوب کا کوئی بھی ایسا مقام نہیں جہاں میری منزلت سب پر فائق اور سب سے قریب تر نہ ہو۔

وَهَبَتْ لِي الْأَيَّامُ رَوْنَقَ صَفْوَاهَا

فَعَلْتُ مَنَاجِلَهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

زمانہ نے اپنی ہر پاکیزگی اور خوبی مجھے بطور نذر پیش کر دی ہے اور اس کا ہر گھاٹ میرے لیے مبارک اور پانی میرے لیے خوشگوار ہے۔

وَعَدَوْتُ مَخْطُوبًا لِكُلِّ كَرِيمَةٍ

لَا يَهْتَدِي فِيهَا اللَّيْتُ وَيَخْطُبُ

ہر وہ عالی قدر کمال مجھ سے وابستہ کر دیا گیا ہے جس کو صاحب استعداد لوگ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ اس کے حاصل کرنے میں بھٹک کر رہ جاتے ہیں۔

أَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا يَخَافُ جَلِيسُهُمْ

رَبِّ الزَّمَانِ وَلَا يَرِي مَا يَرْهَبُ

میں ان افراد میں سے ہوں جن کے پاس بیٹھنے والا زمانہ کے حوادث سے گھبراتا ہے اور نہ کسی ڈراؤنی شے سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

قَوْمٌ لَهُمْ فِي كُلِّ مَحَدٍ رُبَّةٌ

عُلْوِيَّةٌ وَيَكُلُّ جَيْشٍ مَرْكَبًا

وہ ایسے افراد ہیں کہ ہر عزت و شرف میں ان کا بلند مرتبہ ہے۔ اور ہر جماعت میں انہیں امتیاز خاص حاصل ہے۔

أَنَا بَلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمَلِي رَوْحَهَا
طَرَبَاوَفِي الْعُلَيَّاعِ بَارِزُ أَشْهَبُ

میں عندلیب مسرت ہوں کہ باغ طرب میں مستانہ وار چھپھاتا رہا ہوں اور عالم ملکوت میں بارز اشہب ہوں (جو طاقت پر داز اور تیز رفتاری میں مشہور ہے)

أَصْبَحْتُ جُيُوسُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيَّتِي
طَوْعًا وَ مَهْمَارُمَةً لَا يَعْذُبُ

عشق و محبت کی تمام قوتیں اپنی خوشی سے میری مطیع ہو گئی ہیں اور جس وقت بھی میں اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس کو اپنے سے دور نہیں پاتا۔

أَصْبَحْتُ لَا أَمَلًا وَلَا أُمْنِيَةً
أَرْجُوا وَلَا مَوْعُودَةً أَتَرَقَّبُ

اب میں کسی بات کی خواہش نہیں رکھتا اور نہ کسی مقرر وعدہ کا منتظر رہتا ہوں (یعنی میری خواہش پوری ہو گئی)

مَا زِلْتُ أَرْتَعُ فِي مَيَادِينِ الرِّضَى
حَتَّى وَهَبْتُ مَكَانَةً لَا تُوَهَّبُ

میں رضامندی اور قرب الہی کے سبزہ زاروں سے اول دن سے ہی مستفید ہوں اور اب مجھ کو وہ مقام عطا کر دیا گیا ہے۔ جو کسی کو نہیں دیا جاتا ہے۔

أَضْحَى الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُومَةٍ
تَزْهُوا وَنَحْنُ لَهُ الْبَرَارُ الْمُذْهَبُ

زمانہ اپنے عمدہ مزین اور منقش لباس پر ناز کر رہا ہے اور ہم ہی اس کے نقش و نگار کے جوہر حسن ہیں۔

أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَ شَمْسُنَا
أَبَدًا عَلَى فَلَكِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ

اگلے لوگوں کا آفتاب ڈوب چکا ہے۔ ہمارا آفتاب آسمان رفعت پر درخشاں ہے جو کبھی غروب نہ ہوگا۔



صلوۃ غوثیہ پر اعتراضات کا جواب ①

اعتراض: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والوں نے ایک نئی نماز ”صلوۃ غوثیہ“ بھی نکال لی ہے۔ جب کہ نماز تو صرف اللہ ﷻ کی ہے؟

جواب: گزارش ہے کہ کسی پر الزام لگانے سے پہلے تحقیق ضرور کرنی چاہیے اور یہ ضرور معلوم کرنا چاہیے کہ وہ یہ عمل کیوں اور کس لیے کر رہا ہے اور اگر تحقیق نہ کی جائے تو عموماً بعد اعتراض معترض کو صحیح جواب ملنے کی صورت میں شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ عقل مند پہلے تو لے پھر بولے“ ایسا ہی کچھ معاملہ ”صلوۃ الغوثیہ“ کے حوالہ سے ہے کہ خواہ مخواہ اس کو سمجھنا نہ کر غوث اعظم کی نماز بیان کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے کیونکہ کوئی بھی مسلمان اپنے رب ﷻ کے علاوہ کسی کی نماز نہیں ادا کرتا اور نہ ایسا سوچ بھی سکتا ہے کہ وہ اللہ ﷻ کے علاوہ کسی کی نماز ادا کرے۔

ہم یہاں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے یہ شبہ پیدا کیا جاتا ہے کہ یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز ہے اور وہ یہ ہے کہ معترض یہ کہتا ہے کہ دیکھو جی ”صلوۃ غوثیہ“ یعنی غوث اعظم کی نماز اور ساتھ ہی لمبا چوڑا حاشیہ لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ غوث اعظم کی نماز ادا کرتے ہیں۔

سطور ذیل میں اس کی وضاحت پڑھیے تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے۔

- ① سب سے پہلے تو عرض ہے کہ اس کا مطلب ”غوث اعظم کی نماز“ غلط ہے۔ جبکہ درست ”غوث اعظم کی تلقین کردہ نماز“ ہے۔
- ② شریعت اسلامیہ نے مختلف نمازوں کے نام رکھے ہیں اور اس کی وجہ مختلف ہے۔ کسی نماز کا نام ان کے وقت کی نسبت سے ہے۔ جس طرح نماز فجر، نماز چاشت و اشراق نماز لیل وغیرہ اسی طرح بعض نمازوں کے نام کسی واقعہ کی طرف منسوب کر کے رکھے گئے ہیں۔ جس طرح نماز جنازہ، سورج اور چاند گرہن کی نمازیں۔

اسی طرح بعض نمازوں کے نام دنوں کی طرف منسوب کر کے رکھے گئے ہیں جس طرح نماز جمعہ، نماز عید الفطر، نماز عید الاضحیٰ۔ اسی طرح نماز حاجات، نماز استخارہ اور دیگر نمازوں کے ناموں پر غور کریں تو بخوبی واضح ہو جائے گا کہ یہ نام ہیں نہ کہ نماز ہیں ان ناموں کی۔ یقیناً کوئی یہ نہیں کہتا کہ مسلمان اللہ ﷻ کی نماز نہیں بلکہ جمعہ کے دن کی نماز پڑھتے ہیں۔ اسی طرح یہ نماز اللہ کی نماز نہیں پڑھتے بلکہ وقت فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ لہذا جب باقی تمام نمازوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ

① اس نماز کے بارے امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرضوان کا ایک رسالہ ”انہار الانوار من ہم صلوۃ الاسرار“ (ملا لا اسرار کے پانی سے الوار کی نہریں) کا مطالعہ بھی ضرور ہے گا۔

بس یہ قاعدہ و کلیہ یاد رکھا جائے جس چیز کو قرآن و حدیث اچھا کہیں وہ اچھی ہے اور جس کو برا فرمائیں وہ بری ہے اور جس کے بارے میں کچھ نہ فرمایا وہ معاف جائز و مباح پس اس کو حرام کہنا گناہ ہے۔

مذکورہ اصول کی روشنی میں نماز غوثیہ کو کس طرح ناجائز و حرام کہہ سکتے ہیں

② اسی طرح یہ کہنا کہ طریقہ خلفائے راشدین کے خلاف ہے اور اس پر دلیل یہ کہ جو طریقہ ان سے منقول نہ ہو وہ ممنوع ہے حالانکہ عدم ثبوت فعل و ثبوت عدم جواز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ چنانچہ امام علامہ احمد بن قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمہ اللہ مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں کہ

(الْفِعْلُ يَدُلُّ عَلَى الْجَوَازِ وَعَدَمُ الْفِعْلِ لَا يَدُلُّ عَلَى الْمَنْعِ)

”کرتا تو جواز کی دلیل ہے اور نہ کرنا ممانعت کی دلیل نہیں“

③ اور یہ کہنا کہ یہ نماز تو کل و اخلاص کے خلاف ہے تو گزارش یہ ہے کہ باقی نمازیں پھر کیوں کر توکل کے خلاف نہیں جبکہ خود حکم قرآنی موجود ہے کہ

﴿اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ﴾ ①

یاد رہے کہ اس نماز کے بعد مقربین ہارگاہ الہیہ سے توکل ہے اور توکل وسیلہ کیونکر ناجائز ہوگا۔ بلکہ یہ تو ان اصحاب قدردانوں سے ثابت ہے۔ مزید وضاحت کے لیے اس مقدمہ میں ”وسیلہ غیر اللہ جائز ہے“ کا عنوان مطالعہ کریں۔

کیا نماز غوثیہ کسی نے بھیہ الاسرار میں الحاق کیا ہے؟

اعتراض: ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ نماز غوثیہ کے حوالے سے بھیہ الاسرار چونکہ اول مخرج ہے اور یہ صاحب کتاب کی تحریر نہیں بلکہ یہ کسی نے بعد میں الحاق کیا ہے۔

جواب: سبحان اللہ! جب کسی صورت ممانعت ثابت نہ ہوئی تو ”الحاق“ ہونے کا دعویٰ اور وہ بھی بلا دلیل بس اس ضمن میں عرض ہے کہ

① صرف ”الحاقی“ کہہ دینے سے الحاقی ہونا ثابت نہ ہوگا بلکہ اس کو ثابت بھی کرنا ہوگا۔ اور معترض اس کو ثابت نہ کر سکا ہے اور نہ کر سکے گا کیونکہ الحاقی عبارت ثابت کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔

(1) اصل کتاب کا کوئی پرانا نسخہ ملے جس میں وہ عبارت نہ ہو

(2) اصل مسودہ مل جائے جو اس عبارت سے خالی ہو۔

(3) وہ کلام ایسا ہو جس کا صدور مصنف سے ماننا مشکل ہو۔

اس کے علاوہ بھی کئی طریقے ہیں جب کہ مذکورہ مسئلہ میں کسی بھی طریقہ سے الحاق ثابت نہیں۔ لہذا معترض کا دعویٰ باطل ہے۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ متعدد علماء و مشائخ کا اس کو قبول کر لینا اور بطور وظیفہ اپنا لینا بھی اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ جب یہ نماز جائز و درست ثابت تو ہم اپنے قارئین کے لیے طریقہ نماز لکھ رہے ہیں۔

نماز غوشیہ کا طریقہ

بعد نماز مغرب کے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور بعد فراغِ نماز نبی مکرم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام عرض کر کے پھر بغداد شریف^① کی طرف گیارہ قدم چلے اور غوث پاک کا نام لے کر اپنی حاجت پیش کرے اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے اس کی مراد پوری ہوگی۔ امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرضوان نے اس نماز کی مقبولیت کے بارے ارشاد فرمایا کہ:

حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں

آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

اللہ ﷻ میں اس مسئلہ کی صحیح فہم عطا فرمائے۔



① بغداد شریف پاکستان میں مست بیت اللہ شریف سے دائیں طرف 17 ذراور یہ پر ہے اور مدینہ شریف تقریباً 23 پر ہے۔

بیعت کی شرعی حیثیت

عموماً ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾

”کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں۔“^①

لہذا جب اللہ تعالیٰ کافی ہے تو پھر بیعت کرنا مرید ہونا کیوں ہے؟ نیز جو بیعت نہ ہو اس پر یہ کہنا کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

جواب: قرآن کی ایک آیت کا سہارا لے کر دوسری آیات مبارکہ سے اخذ ہونے والے مسائل کا انکار کر دینا کہاں کا انصاف ہے؟ ذیل میں ہم چند آیات ذکر کرتے ہیں۔ صرف ایک کی تشریح اور پھر اس کی کچھ تفصیل عرض کرتے ہیں۔

دلیل قرآن

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

”بے شک اللہ راضی ہوا مؤمنوں سے جب وہ تمہاری اس بیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔“^②

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الدِّينَ يُبَايِعُوكَ إِنَّمَ يُبَايِعُونَ اللَّهَ﴾

”وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔“^③

﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ لَا صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾

”ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا ہے۔“^④

جبکہ انعام یافتہ لوگوں کا تذکرہ یوں فرمایا:

① پارہ 24 النمر: 36

② پارہ 26 الفتح: 18

③ پارہ 26 الفتح: 10

④ پارہ 1 العنق: 5

﴿اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ﴾

”جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ۔“

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ چونکہ اپنا معنی و مطلب خوب واضح کر رہی ہیں اور اس میں بیعت کا تذکرہ وضاحت کے ساتھ موجود ہے، لہذا ان پر زیادہ کلام نہیں کرتا اب آئیے اس طرف کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿اَلِیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾

”کیا اللہ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں؟“

یقیناً وہ کافی ہے لیکن اس نے یہ بھی تو ارشاد فرمایا ہے کہ

﴿وَابْتَغُوا لَیْلَہِ الْوَسِیْلَۃَ﴾

”اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو“

ایمان، اعمال صالحہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں۔ جو شخص اپنے متعلقین سے گناہوں سے بچنے اور نیک کام کرنے، تقویٰ اور پرہیزگاری کرنے کا عہد بیعت لے تو اس کا قرب خدا کے لیے وسیلہ ہونے میں کسی نا دان کو شبہ ہو سکتا ہے؟ اس لیے شاہ ولی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس آیت کریمہ میں وسیلہ سے مراد ”بیعت مرشد“ ہے۔

نیز اسامیل دہلوی نے لکھا ہے کہ اہل سلوک اس آیت کو راہ حقیقت کے سلوک کی طرف اشارہ شمار کرتے ہیں۔ اور مرشد کو وسیلہ کہتے ہیں اس لیے حقیقی کامیابی اور مجاہدہ سے پہلے مرشد کا تلاش کرنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے سالکان حقیقت کے لیے یہی قاعدہ مقرر کیا ہے۔ اس سے مرشد کی رہنمائی کے بغیر اس کا منانا اور دوشوار ہے۔

دلیل حدیث: قرآن پاک کے بعد ایک دلیل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ حدیث میں مسلمانوں سے گناہوں وغیرہ سے بچنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی ہے پس اسی طریقہ کو بیعت کا نام دیا گیا ہے۔ اور مرشد خاص بھی اسی طریقہ کے مطابق اپنے متعلقین کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے پہلے ان کو اپنے حلقہ ارادت میں شامل کرتا ہے۔ اور پھر ان کو مختلف طریقوں سے راہ سلوک طے کروا کر اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف لے جاتا ہے۔

اور اگر بالفرض مرید کہ عدم توجہ سے وہ مقام قرب کو نہ بھی پاسکا تو یہ بیعت رائیگاں نہ جائے گی کیونکہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اشارہ ہے کہ نیک لوگوں سے اپنا تعلق قائم کرو۔ جیسا کہ مروی ہے کہ فرمایا:

[اَسْتَكْثِرُوا مِنْ الْاِخْوَانِ فَإِنَّ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ شَفَاعَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ]

① بارہ 24 الزمر: 36

② پ 8، المائدہ 35

③ قول جمیل

④ صراط مستقیم فارسی صفحہ 50 مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

”اللہ کے بکثرت بندوں سے رشتہ و تعلق محبت پیدا کر دے قیامت میں ہر مسلمان کامل کو شفاعت دی جائے گی۔“

مرشد کون؟

ایک عام مسلمان جب بیعت وغیرہ کرتا ہے تو جو کوئی اس سے بیعت لیتا ہے اس کو عموماً پیر و مرشد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہاں مختصراً پہلے مرشد کی اقسام اور اس سے متعلق احکام بیان کیے جاتے ہیں۔ اور پھر بیعت کی اقسام اور احکام بیان کیے جاتے ہیں۔ تاکہ مسئلہ بیعت باسانی سمجھ آئے۔

مرشد کی اقسام

مرشد کا لغوی معنی اور اصطلاحی معنی

یاد رہے کہ مرشد کی دو قسمیں ہیں۔

① مرشد عام ② مرشد خاص

مرشد عام: یعنی کلام اللہ ﷺ، کلام رسول اللہ ﷺ، کلام آئمہ شریعت و طریقت اور کلام علمائے دین و اہل رشد و ہدایت ہے۔ پس عوام کا ہادی کلام علماء، علماء کا رہنما کلام آئمہ، آئمہ کا مرشد کلام رسول ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کا پیشوا کلام اللہ ﷻ۔
مرشد خاص: کسی صحیح العقیدہ مسلمان صحیح الاعمال و نی عالم جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ میں دے دے۔ یہ مرشد خاص ہے۔ جیسے حدیث کہتے ہیں۔

مرشد عام و خاص کے احکام

مرشد عام کا انکار کرنے والا گمراہ کافر اور اس کی عبادت جاہ مرشد خاص اس کی بیعت کرنا مستحسن ہے۔
مرشد خاص کی اقسام: مرشد خاص کی پھر دو اقسام ہیں۔ شیخ اتصال۔ شیخ ایصال:

شیخ اتصال

وہ مرشد کہ جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے مسلمان کا سلسلہ حضور اکرم ﷺ تک متصل ہو جائے اس کیلئے چار شرائط ہیں۔
① اس کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔ درمیان میں منقطع نہ ہوا ہو۔ مثلاً تمام سلسلے میں کوئی ایسا نہ ہو کہ بغیر اجازت اس نے خود ہی مرید کرنے شروع کر دیے ہوں ایسا سلسلہ منقطع ہوگا۔

پس مذکورہ بالا لوگوں کو شریعت و طریقت کے عالم و عامل شیوخ سے کیا بیعت؟
 لہذا ایسے ذہب و عیروں سے بھی مرشد و شیخ کے بارے جان لینے کے بعد اب بیعت کہ جو ان صاحبان رشد و ہدایت کے ہاتھ
 پر کی جائے گی کا کچھ تذکرہ کیے دیتے ہیں۔

معنی و اقسام بیعت اور اس کے احکام

بیعت کے معنی: بیعت کے لغوی معنی پیش بکنا۔
 بیعت کی اقسام: بیعت کی دو قسمیں ہیں۔ ① بیعت برکت اور ② بیعت ارادت

بیعت برکت

ارباب سلوک نے بیان کیا ہے کہ بیعت کی دو قسمیں ہیں۔ بیعت ارادت اور بیعت برکت۔ بیعت برکت یہ ہے کہ برکت
 حاصل کرنے کے لیے کسی سلسلہ میں بیعت کر لی جائے۔ آج کل عام طور پر بھی بیعت ہوتی ہے۔ اس بیعت کے لیے بھی ضروری
 ہے کہ ایسے شخص سے بیعت کی جائے جو مذکور الصدر چار شرائط کے ساتھ متصف ہو۔ یہ بیعت بھی دنیا اور آخرت میں نہایت
 مفید ہے۔ کیونکہ مقررین ہار گاہ الہیہ کے سلسلہ سے متصل ہو جاتے ہیں۔ نیز اس سے ان لوگوں سے مشابہت ہوتی ہے
 جو راہ میں حقیقہ سالک ہیں۔ اور فرمان رسالت کے بموجب ”جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے اس کا شمار اسی قوم سے
 ہوتا ہے۔“ تو کچھ عجب نہیں کہ تبرکاً بیعت کرنے والے کا شمار بھی حقیقی سالکوں میں سے ہو جائے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی لکھتے ہیں کہ خرقہ دو قسم کا ہے۔ خرقہ ارادت اور خرقہ تبرک۔ اور مشائخ اپنے مریدین کے لیے جس
 چیز کا درحقیقت قصد کرتے ہیں وہ خرقہ ارادت ہے۔ اور خرقہ تبرک خرقہ ارادت کے مشابہ ہے۔ اور جو شخص جس قوم کی مشابہت
 اختیار کرے اس کا اسی میں شمار ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے:

[ہم القوم لا یسقی بہم جلیسہم]

”یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوتا۔“

لہذا جو شخص صالحین سے تبرکاً بھی بیعت کرے خواہ ان کی مکمل اتباع نہ کرے وہ ان کی برکت سے محروم نہیں ہوگا۔ محبوبان
 خدا آیت رحمت ہیں۔ وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا بیٹا لیتے ہیں۔ اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں۔ سیدی ابوالحسن نور الدین بھیہ الاسرار
 میں لکھتے ہیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ جس شخص نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت نہ کی ہو مگر وہ آپ کا نام
 لیوا ہو کیا اس کا حضور کے مریدین میں شمار ہوگا؟ فرمایا جو شخص اپنی نسبت میری طرف کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے

دفتر میں شامل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راستہ پر ہو تو اس کو توبہ کی توفیق دے گا۔ اور وہ میرے مریدوں میں شامل ہے اور بے شک میرے رب نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میرے مریدوں اور میرے ہم مذہبوں کو اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنَا مِنْہُمْ۔

امام مسلم اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نالوے قتل کیے پھر اس نے یہ پوچھنا شروع کیا: کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ اس نے ایک راہب (پیر یا درویش) سے یہ سوال کیا اس نے کہا تیری توبہ نہیں ہے۔ اس نے اس راہب کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے ایک عالم سے سوال کیا۔ عالم نے کہا تمہاری توبہ میں کیا رکاوٹ ہے؟ جاؤ فلاں بستی میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں تم بھی وہاں جا کر ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اپنے علاقہ کی طرف لوٹ کر نہ جانا کیونکہ وہ برا علاقہ ہے۔ وہ شخص روانہ ہو گیا اور ابھی راستے پر تھا کہ اسے موت نے آلیا۔ پھر اس کے متعلق رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں بحث ہوئی۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ تائب ہو کر اور دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر آیا تھا۔ اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی پھر ایک فرشتہ ان کے پاس آدمی کی صورت میں آیا جس کو انھوں نے اپنے درمیان فیصلہ بنا لیا۔ اس نے کہا ان دونوں زمینوں کی پیمائش کرو اور جس زمین کے یہ قریب ہو اسی کے مطابق اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ جب انھوں نے اس زمین کی پیمائش کی تو وہ اس بستی کے قریب تھا۔ جس کی طرف اس نے جانے کا ارادہ کیا تھا۔ سو رحمت کے فرشتے اس کی روح کو لے گئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو حکم دیا تھا کہ دور ہو جائے اور اس زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جائے۔^①

اور یہ صرف اللہ کے نیک بندوں کے پاس جا کر عبادت کرنے کا ارادہ تھا اور ان نیک بندوں کی برکت تھی کہ ابھی وہاں گیا نہیں، ان کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی توبہ نہیں کی صرف ان کے پاس جانے کی نیت کی وجہ سے بخشا گیا۔

بیعت ارادت

بیعت ارادت یہ ہے کہ مرید اپنے ارادہ اور اختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ کامل ہادی برحق اور واصل بحق کے ہاتھ میں بالکلیہ سپرد کر دے اور راہ سلوک میں اس کو مطلقاً اپنا حاکم مالک، اور متصرف سمجھے۔ راہ سلوک میں کوئی قدم اس کی مرضی کے بغیر نہ رکھے۔ اس کی کسی بات پر دل میں اعتراض نہ کرے۔ خیال رہے کہ یہ شیخ کامل کے لیے جو قبیح شریعت ہو وہ پیشہ درپیر جو خلاف شرع کام کرتے ہیں اس حکم میں داخل نہیں ہیں۔ راہ سلوک کی ہر مشکل اور دشواری اس پر پیش کرے اور اس کے ساتھ اس طرح رہے جیسے مردہ بدست زندہ ہوتا ہے۔ یہ بیعت سالکین ہے اور مشائخ مرشدین کا یہی مقصود ہے۔ یہی بیعت اللہ ﷻ تک پہنچاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہی بیعت لی ہے۔

امام مسلم اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس

عورت کی بیعت

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مرشد خاص میں۔ صرف مرد کو پیر و مرشد بنا سکتے ہیں۔ لہذا اگر کوئی عورت بیعت کروانا شروع کر دے تو یہ ناجائز ہے۔

جس کا کوئی پیر نہیں؟

اب آخر میں جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے یا وہ فلاح نہ پائے گا کے حوالے سے کچھ وضاحت کی جاتی ہے۔
اولاً: یاد رکھیں کہ فلاح کی دو قسمیں ہیں۔

① فلاح کامل اگرچہ بعد عذاب ہو۔

② فلاح کامل اگرچہ بغیر عذاب ہو۔

پہلی قسم یعنی یقینی نجات اگرچہ بعد عذاب ہو کہ ہر مسلمان کو حاصل ہے۔ اور اس فلاح کا مرانی کے لیے کس پیری مرید کی ضرورت نہیں بلکہ رسول اکرم ﷺ کو مرشد ماننا ضروری ہے۔ جیسا کہ حدیث مصطفیٰ ﷺ شاہد کہ ارشاد ہوتا ہے کہ میرا رب ارشاد فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو اس کو بھی جہنم سے نکال لو۔

② دوسری قسم کی نجات ہو اور بغیر حساب و کتاب کے اس کی پھر دو صورتیں ہیں پہلی صورت کہ اس کا وقوع و مشیت الہی ﷻ پر ہو جائے۔ تو لاکھوں کہائے کے مرکب کو بخش دے اور یہ اس کا فضل ہے جبکہ دوسری صورت کے اس کی "امید فلاح" ہو یعنی انسان کے اعمال افعال اقوال اور احوال ایسے ہوں کہ اگر انہی پر خاتمہ ہو تو کرم الہی سے امید واثق ہو کہ بلا عذاب داخل جنت کیا جائے۔ اور یہاں یہی "فلاح مقصود" کہ جس کی طرف وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ میں اشارہ اگرچہ اس فلاح کی بھی مزید اقسام کے ظاہری اور باطنی وغیرہ ہیں۔ لیکن ہمارا مقصود اتنے سے حاصل پس کلام ختم کرتے ہوئے کہ اس فرمان کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے سے مراد مرشد عام یعنی کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ﷺ اور کلام آئمہ اور کلام علمائے کرام کہ حقیقتاً کا جوان کونہ مانے وہ شیطان ہی کو مانے تو پس شیطان ہی اس کا پیر و مرشد ہوا۔ اور اسی طرح جو ان مرشد عام کونہ مانے تو پھر اس کی نجات کیونکر ہو کہ جب ایمان ہی دامن میں نہیں تو نجات کیسی؟

بد مذہبوں کی بیعت

جی ہاں کئی ایسے ہیں کہ خود مرشد خاص بھی نہیں اور پھر مرشد خاص کے مرید کہلوائیں لیکن مرشد عام کی توہین و اہانت کر کے اس سے اپنے تعلق کو قطع کر بیٹھیں کہ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کافر ہوئے پس مرشد خاص ہو یا نہ۔ مرشد عام سے اپنا تعلق مضبوط کر لو۔ کہ حقیقت میں یہی وہ رہنما اور مرشد ہے۔

احکام مزارات

اس عنوان کے تحت کوشش ہوگی کہ مزارات سے متعلق تمام امور کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جائے۔ جس کی وجہ سے دلائل زیادہ ذکر نہ کیے جائیں صرف ایک دو حوالجات سے مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ موافق ارادہ پایہ تکمیل پہنچانے کی توفیق فرمائے۔

قبر کا پختہ بنانا

مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں۔

① عام مومنین ② علماء مشائخ، اولیاء اللہ علیہم السلام وغیرہ کے جن کی تعظیم کی جاتی ہے۔
پس عام مومنین کی قبور کو پختہ بنانا ممنوع البتہ ان کی قبور پر مٹی وغیرہ ڈالتے رہنا چاہے تاکہ نشان نہ مٹے جبکہ دوسری قسم کے حامل حضرات وغیرہ کی قبور پر خلعت کا اجوم ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو باہر سے پختہ بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ ③

قبر پر عمارت گنبد بنانا

جائز ہے۔ علامہ اسماعیل حق علیہ السلام فرماتے ہیں

علماء اور اولیاء اور صالحین کی قبروں پر گنبد بنانا جائز ہے۔ ④

اسلاف کرام نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت بنانے کو جائز قرار دیا ہے۔ تاکہ لوگ زیارت کریں اور وہاں آرام سے بیٹھیں۔ ⑤

ماہ جولائی 1960ء کے اخبارات میں مسلسل یہ خبر شائع ہو رہی ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب کے پیر سید احمد صاحب بریلوی کی قبر جو بالاکوٹ میں واقع ہے شکستہ حالت میں ہے اس کی مرمت کی جائے گی اور اس پر گنبد وغیرہ تعمیر کیا جائے گا۔ سبحان اللہ سید احمد صاحب جنہوں نے عمر بھر مسلمانوں کی قبریں ڈھائیں اب خود ان کی قبر پر گنبد بنے گا۔ 29 جولائی 1960ء کو صدر پاکستان ایوب خان نے قائد اعظم کی قبر کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس میں ایک لاکھ مسلمان شریک تھے۔ اس عمارت پر 75 لاکھ روپیہ

① ماخوذ از فتاویٰ فقہ ملت جلد دوم صفحہ 182-183 مطبوعہ شبیر راز

② تفسیر روح البیان جلد 3 صفحہ 400 بحوالہ فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 300 مطبوعہ شبیر راز

③ مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ جلد 4 صفحہ 69 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ لبنان

خرچ ہوا۔ اس تقریب میں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی احتشام الحق نے بھی شرکت کی۔ ان کی تقریر راد پٹنڈی کے جنگ 12 اگست 1980ء میں شائع ہوئی آپ نے بہت غرشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ مبارک ہو کہ ہائی اٹھاب آج ہائی پاکستان کی حکومتوں نے اس مبارک کام میں بہت سستی کی تھی۔ مسلمانو! یہ ہیں وہ دیوبندی جو اب تک مسلمانوں کی قبریں اکھڑاتے تھے جنہوں نے نجدی حکومت کو مبارک ہاد کے تار دیے تھے۔ کہ اس نے صحابہ و اہل بیت کی قبریں اکھڑ دیں۔ آج قائد اعظم کی قبر پر گنبد وغیرہ تعمیر ہونے پر مبارک ہاد دے رہے ہیں۔ ان کا کتابی مذہب اور ہے۔ زبان مذہب اور عملی مذہب کچھ اور چلو تم ادھر کو ہوا ہدھر کی۔ بہر حال مزار پر گنبد کے دیوبندی بھی قائل ہو گئے۔

نیز یہ یاد رہے کہ مزارات وغیرہ پر بنے ہوئے گنبد وغیرہ گرانا جائز نہیں۔^①

قبر پر چادر ڈالنا

جائز و مستحسن ہے۔ اور یہ ڈالنا کوئی لازم و ضروری نہیں البتہ یہ یاد رہے کہ ہمارے ہاں بعض جاہلوں نے یہ طریقہ نکال لیا ہے کہ دھول کے ساتھ دھمال ڈالتے ہوئے قرآنی آیات لکھی ہوئی چادر کو بلا وضو پکڑے ہوئے مزار کی جانب جاتے ہیں۔ یہ جائز و درست نہیں۔

عقلی دلیل

مزار پر چادر ڈالنا ایسے ہی ہے کہ جسے بیت اللہ شریف کی عظمت و شان کے اظہار کے لیے غلاف چڑھانا نیز قرآن پاک کو دوسری کتب سے ممتاز کرنے کے لیے غلاف چڑھانا سو قبر دلی وغیرہ پر چادر لوگوں کی توجہ مبذول کرنے کے لیے کہ کہیں عدم توجہ سے بے جا دبی نہ کر بیٹھیں۔

قبر پر پھول ڈالنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ تو فرمایا کہ دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ کہ اور کسی بڑے امر کے سبب نہیں بلکہ ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ پھر سرکار ﷺ نے ایک شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے پھر ہر قبر میں ایک حصہ کو جمادیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ ﷺ نے کس لیے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تک یہ شاخ تر رہے گی۔ اس وقت تک ان کو عذاب میں تخفیف رہے گی۔^②

① فتاویٰ صدر الافاضل صفحہ 189 مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

② صحیح بخاری رقم الحدیث

پس مذکورہ حدیث سے علماء نے قبروں وغیرہ پر پھول ڈالنے کا جواز بیان کیا ہے۔
تفصیل کے لیے دیکھیے سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ اللہ الہادی کی کتاب
فَرَائِدُ النُّورِ فِي جَرَائِدِ الْقُبُورِ ①

قبروں پر چراغاں کرنا

قبر پر چراغ وغیرہ جلانا اگر زائرین کے لیے روشنی کا اہتمام کرنے کے لیے ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر بلا ضرورت ہے جیسے عموماً لوگ گھم وغیرہ کے چراغ بلا ضرورت جلاتے ہیں۔ تو یہ اسراف کے حکم میں داخل ہو کر ممنوع قرار پائیں گے۔ ②

قبر کو چومنا

قبروں کو چومنا فی زمانہ ہمارے ہاں ایک رسم، اور رواج ہے۔ جو اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے لیے لوگوں نے اپنا لیا ہے۔
کہ بعض علماء اجازت دیتے ہیں اور بعض روایات بھی بیان کرتے ہیں۔ ③

جبکہ جمہور علماء نے منع فرمایا ہے اور اس کو مکروہ فرمایا ہے۔ تو اس سے احترازی کرنا چاہیے۔ ④
چونکہ یہ مسئلہ فی زمانہ بہت عام ہو گیا ہے۔ اس لیے یہاں ایک تفصیلی فتویٰ فتاویٰ رضویہ سے نقل کیا جاتا ہے۔ اس امید پر کہ
چومنے والے اور منع کرنے والے دونوں کے لیے حکم شرع واضح ہو جائے۔
مسئلہ: مزارات اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے چومنے کو کفر یا شرک کہنا کیسا ہے؟

جواب: فی الواقعہ بوسہ قبر میں علماء مختلف ہیں۔ اور تحقیق یہ ہے کہ وہ ایک امر ہے جو دو چیزوں داعی و مانع کے درمیان دائر،
داعی محبت ہے اور مانع ادب، تو جسے غلبہ محبت ہو اس پر مواخذہ نہیں کہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ اور عوام کے لیے منع ہی احوط
ہے۔ ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ مزار اکابر سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو۔ پھر تقبیل کی کیا سبیل! عالم مدینہ علامہ
سید نور الدین سمودی قدس اللہ سرہ خلاصۃ الوفاء شریف میں جدار مزار انور کے بس و تقبیل و طواف سے ممانعت کے اقوال نقل کر کے
فرماتے ہیں۔

یعنی امام احمد بن حنبل کے صاحبزادہ امام عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کوئی شخص نبی ﷺ کے
میر کو چھوئے اور بوسہ دے اور ثواب الہی کی امید پر ایسا ہی قبر شریف کے ساتھ کرے۔ فرمایا۔ اس میں کچھ حرج نہیں۔

امام اجل تقی المسلمۃ والدین علی بن عبد اللہ کافی سبکی قدس سرہ الملکی شفاء السقام، پھر سید نور الدین خلاصۃ الوفاء میں برولیۃ یحییٰ بن

① تادلی صدر الافاضل صفحہ 297 مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت

② تفسیر روح البیان پارہ 10 التوبہ مطبوعہ غوثیہ کتب خانہ کراچی

③ کشف الغمۃ فصل دہم زیارت قبور صفحہ 79 مطبوعہ احمدی دہلی

④ اشعۃ النعمۃ باب زیارت القبور جلد 1 صفحہ 716 مطبوعہ مکتبہ نورہ رضویہ سکھر

الحسین عن عمر بن خالد عن کثیر بن یزید عن المطلب بن عبد اللہ بن خطاب ذکر فرماتے ہیں کہ مردان نے ایک صاحب کو دیکھا کہ مزار اعظم سید اطہر علیہ السلام سے لپٹے ہوئے ہیں۔ اور قبر شریف پر اپنا منہ رکھے ہیں۔ مردان نے ان کی گردن پکڑ کر کہا جانتے ہو یہ تم کیا کر رہے ہو۔ انھوں نے اس کی طرف منہ کیا۔ اور فرمایا

ہاں میں کسی پتھر کے پاس نہ آیا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ دین پر نہ روؤ جب اس کا والی اس کا اہل ہو۔ ہاں دین پر روؤ واجب نا اہل اس کا والی ہو۔

سید قدس سرہ فرماتے ہیں کہ رواہ احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد نے یہ حدیث سند حسن روایت فرمائی نیز فرماتے ہیں: یعنی ابن عساکر نے بسند صحیح ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ شام کو چلے گئے تھے۔ ایک رات خواب دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے تھے۔ اے بلال! یہ کیا جفا ہے کیا وہ وقت نہ آیا کہ ہماری زیارت کو حاضر ہو؟ بلال رضی اللہ عنہ محسوس اور ڈرتے ہوئے جاگے اور قصد زیارت اقدس سوار ہوئے۔ مزار پر انوار پر یعنی زیارت اقدس کے لیے شدالرجال کرنے میں ہم فقط خواب پر اعتماد نہیں کرتے۔ بلکہ اس پر کہ بلال رضی اللہ عنہ نے قبر انور پر اپنے دونوں رخسار سے رکھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنا دہنا ہاتھ اس پر رکھتے۔ پھر کہا شک نہیں کہ محبت میں استغراق اس میں اذن پر باعث ہوتا ہے اور اس سے مقصود تعظیم ہے۔ اور لوگوں کے مرتبے مختلف ہیں۔ جیسے زندگی میں، تو کوئی بے اختیار نہ اس کی طرف سبقت کرتا ہے اور کسی میں تحمل ہے۔ وہ پیچھے رہتا ہے۔ اور ابن ابی المصیف اور امام محبت طبری سے نقل کیا کہ مزارات اولیاء کو بوسہ دینا جائز ہے۔ اور اسماعیل تمیمی سے نقل کیا کہ المکند ربنا یعنی کو ایک مرض لاحق ہوتا کہ کلام دشوار ہو جاتا وہ کھڑے ہوتے اور اپنا رخسارہ قبر انور سید اطہر علیہ السلام پر رکھتے۔ کسی نے اس پر اعتراض کیا۔ فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس سے شفا حاصل کرتا ہوں۔

یعنی خلوت میں جہاں اس کا اندیشہ نہ ہو کہ کسی جاہل کا وہم اس کے سبب کسی ناجائز شرعی کی طرف جائے گا ایسے وقت بارگاہ اقدس کی مٹی اور آستانہ پر اپنا منہ اور داڑھی رگڑنا مستحب اور مستحسن ہے جس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ مگر اس کے لیے جس کی نیت اچھی ہو اور افراط شوق اور غلبہ محبت اسے اس پر باعث ہو۔^①

پھر فرماتے ہیں:

یعنی علاوہ بریں میں تجھے یہاں ایک ایسا تحفہ دیتا ہوں جس سے معنی تجھ پر ظاہر ہو جائیں وہ یہ کہ امام اجل تقی الملتہ والدین سبکی دارالحدیث کے اس بچھونے پر جس پر امام نووی قدس اللہ سرہ العزیز قدم مبارک رکھتے تھے۔ ان کے قدم کی برکت لیتے اور ان کی زیارت تعظیم کے شہرہ دینے کو اپنا چہرہ اس پر ملا کرتے تھے۔ جیسا کہ خود فرماتے ہیں کہ دارالحدیث میں ایک لطیف معنی ہیں جن کے ظاہر کرنے کا مجھے عشق ہے کہ شاید میرا چہرہ پہنچ جائے اس جگہ پر جس کو قدم نووی نے چھوا تھا۔

اور ہمارے شیخ تاج العارفین امام سنت خاتمہ المجتہدین آستانہ بیت الحرام حطیم شریف پر جہاں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مزار کریم ہے۔ اپنا چہرہ اور داڑھی ملا کرتے تھے۔

بالجملہ یہ کوئی امر ایسا نہیں جس پر انکار واجب کہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ علیہم السلام سے ثابت ہے۔ تو اس پر شورش کی کوئی وجہ نہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک حوام کو اس سے بچنے میں ہی احتیاط ہے۔

امام علامہ عبدالغنی نابلسی سرہ القدی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔ جب کسی مسئلہ کا ہمارے مذہب یا دیگر آئمہ کے مذہب پر جواز نکل سکتا ہو تو وہ ایسا گناہ نہیں کہ اس پر انکار اور اس سے منع کرنا واجب ہو۔ ہاں گناہ وہ ہے کہ اس کے حرام ہونے اور اس کے منع ہونے پر اجماع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت) البتہ چونکہ کھٹ وغیرہ کو بوسہ دینا جائز ہے۔^①

قبروں کو سجدہ کرنا

عموماً ہمارے ہاں مزارات اور قبروں کو کوئی مسلمان سجدہ نہیں کرتا البتہ چونے کے لیے جھکنا تو ضروری ہے۔ پس بعض نادان لوگ اس جھک کر چونے کو شرک کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی صورت شرک نہیں ہو سکتا۔ کہ نہ اللہ کی قبر ہے کہ اس کو چومتا ہو تو پھر وہی فعل کسی اور کے لیے کیا تو مشرک ہے۔ پھر بھی اگر کوئی سجدہ کرنے کا اقرار کرے تو پھر دو صورتیں ہیں

② سجدہ عبودیت

① سجدہ تعظیسی

سجدہ تعظیسی

کسی کو تعظیم کے لائق سمجھ کر اس کو سجدہ کرنا حکم: سابقہ شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں حرام ہے۔

سجدہ عبودیت

کسی کو لائق عبادت جان کر اس کو سجدہ کرنا حکم: شرک کرنے والے مشرک

یہ بات تو طے ہے کہ کسی مسلمان سے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ کسی بھی صاحب حزار کو لائق عبادت سمجھ کر سجدہ کرے لہذا مشرک تو نہیں ہوگا۔ جب وہ شرکیہ فعل نہیں کر رہا تو پھر اس کو کافر و مشرک کہنے والے کو ڈرنا چاہیے کہ خود نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

عورتوں کا مزارات پر جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

[لَعَنَ اللَّهُ ذَوَاتِ الْقُبُورِ]

”قبروں کی زیارت پر جانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہو۔“

اور فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ:

[كُنْتُ نَهَيْكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ الْقَزُودِهَا]

”میں نے قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا سن لو اب ان کی زیارت کرو۔“

امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ:

بعد اس حدیث کے علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا ممانعت کے بعد اجازت دینے میں عورتیں بھی شامل ہیں یا نہیں؟ تو صحیح یہ ہے کہ داخل ہیں کما فی البحر الرائق (جیسا کہ بحر الرائق میں ہے) مگر جو انہیں بھی جو ان عورتیں ممنوع ہیں۔ اور اگر تجدید حزن مقصود ہو تو مطلقاً حرام۔

مزار سے اٹنے قدم واپس پلٹنا

بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ مزار سے اٹنے قدم واپس پلٹتے ہیں۔ اس کے بارے میں فتاویٰ رضویہ شریف میں منقول ہے کہ ہاتھ باندھنے اٹنے پاؤں واپس آنا ایک طرز ادب ہے اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں ہاں اگر اس میں اپنی یاد دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز کیا جائے۔

عرس وغیرہ منانے کی شرعی حیثیت

عرس بھی درحقیقت ایصالِ ثواب ہی کی ایک محفل ہے۔ عموماً یہ صاحب مزار کے وصال کے دن یا تاریخ کو ہر سال منایا جاتا ہے اور سال کے بعد صاحب مزار کے پاس جانا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے جس کو ہم نے کچھلی سطور میں ذکر کیا ہے کہ جس میں رسول اللہ ﷺ کا شہداء احد کے مزارات پر جانا بیان کیا گیا ہے۔

البتہ ہمارے ہاں عموماً عرس کے ایام میں مزارات کے ارد گرد جو بھنگی چڑی وغیرہ لوگ ڈیرے لگالیتے ہیں۔ ڈھول باجے کا اہتمام ہوتا ہے یا دیگر غیر شرعی امور کی اجازت کوئی بھی نہیں دیتا اور اس کی ذمہ داری متولین کے ساتھ ساتھ حکومت وقت کی بھی ہے کہ وہ ان لوگوں کو یہاں بیٹھنے سے منع کریں۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ یہ سب خرافات احاطہ مزار سے الگ ہی ہوتی ہیں۔ اس عنوان پر ابھی بہت زیادہ تحریر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن طوالت سے بچنے کے لیے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

① عمدة القاری شرح البغاری باب زیارة القبور جلد 8 صفحہ مطبوعہ ادارة الطباعة المنيرية بیروت

② ابن ماجہ

③ فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 537، 538 مطبوعہ رضافاؤنلین لاهور نوٹ تفصیل کے لیے دیکھیے جمل البور فی نہی النساء عن زیارة القبور (1307ھ)

④ فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 528 مطبوعہ رضافاؤنلین لاهور

مزارات پر جانے کا ثبوت

مزارات پر جانا شرع نے جائز رکھا ہے خود نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ:
مسند عبدالرزاق میں ہے کہ:

[كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ]

”نبی کریم ﷺ ہر سال شہداء کی قبور پر تشریف لاتے تو انہیں یوں سلام کرتے تھے ”سلامتی ہو تم پر تمہارے ممبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ اور ابو بکر صدیق، عمر فاروق، اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔“^①
ابوداؤد و شریف کی حدیث پاک ہے صحابی فرماتے ہیں:

[خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ..... وَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنَةٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْبُرُوا اخْوَانَنَا هَٰذِهِ قَالَ قُبُورُ أَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ قَالَ هَٰذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا]

”حضور ﷺ ہمارے ساتھ شہداء قبور پر تشریف لے جانے کے ارادے سے نکلے۔ جب وادی محسہ کی قبروں پر پہنچے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔ حضور انور ﷺ نے یہ ہمارے ساتھیوں کی قبریں ہیں اور جب شہداء کی قبور پر پہنچے تو سرکار ﷺ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں۔“^②

قبر والوں کو آنے والے کا علم ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

[إِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ بَصْرَفَةٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَرَفَهُ وَإِذَا مَرَّ بِقَبْرِ لَا يَعْرِفُهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ]

”جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے قبر والا جواب سلام دیتا ہے

① مسند عبدالرزاقی حدیث ۶۷۱۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت

② مس ابو داؤد، جلد ۱ صفحہ ۲۹۹ رحمانیہ، لاہور

اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو وہ میت جواب سلام دیتا ہے۔“ ①

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو رزین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا راستہ مقابر پر ہے کوئی ایسا کلام ہے کہ جب ان پر گزروں تو کیا کروں تو فرمایا یوں کہ

[قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبِعٌ تَبَعًا وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَكُمْ لَاحِقُونَ]

”کہو سلام تم پر اے قبر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان سے تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں“ ③

معلوم ہوا کہ قبر پر آنے والے کو میت دیکھے، اس کی بات سنے اگر زندگی میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانے جیسا ہر احادیث مذکورہ بالا سے ثابت تفصیل کے لیے دیکھیے

حَيَاتِ الْمَوَاتِ فِي بَيَانِ سَمَاعِ الْأَمْوَاتِ مَعْنَى إِمَامِ أَحْمَدَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

مزار پر حاضری کا طریقہ

جب مزارات پر جائیں تو حسن عقیدت لے کر جائیں اگر ممکن ہو تو پہلے غسل کر لیں صاف لباس ہو، خوشبو لگائیں اور پھر مزار کو چلیں کہ یہ سب اہتمام کرنا رائیگاں نہ جائے گا اور یہ سب کرنا کوئی واجب و لازم نہیں مگر کرتے بہتر ہی ہے پھر خاص مزار پر کس طرح حاضری دینا ہے اس کا طریقہ فتاویٰ رضویہ شریف سے نقل کیا جاتا ہے۔

مزار شریف پر حاضر ہونے میں پاکستی کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز ہادوب سلام عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

پھر درود غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار آیت الکرسی ایک بار، سورۃ اخلاص سات بار پھر درود غوثیہ سات بار اور وقت مہلت دے تو سورہ یسین اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کرے۔

الہی اس قراءت پر مجھ ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہوتا جو میرے عمل کے قابل ہو اور اسے میری طرف اسے بندہ مقبول کو نذر پہنچا۔

پھر اپنا جو مطلب جائز اور شرعی ہو اس کے لیے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے پھر

اسی طرح سلام کر کے واپس آئے مزار کو ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے۔ اور طواف قبر بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔^①
 یہ طریقہ بیان کیا ہے اگر کوئی اس میں کمی کرے یا بیشی کرے شریعت کے دائرے کے اندر مثلاً جس کو اتنا کچھ پڑھنا نہ آتا ہو تو کم پڑھ سکتا ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ کھڑے ہو کر حاضری دینا چاہے تو بھی ٹھیک اور بیٹھ کر حاضری دے تو زیادہ بہتر۔



مقدمہ از مصنف

اللہ ﷻ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے۔ اللہ ﷻ کی تمام تعریفوں کے ہاتھوں سے مدد کا دروازہ کھولنا چاہتا ہوں۔ اس کے روشن ہاتھوں سے جو کہ بارش اور اوس ہیں، قصہ کی سعی سے کامیابی کا طالب ہوں۔ حق کی بجلی کی چمک کا اپنے دل کی آنکھ کے لئے اس کے سایہ کی جگہ میں خواستگار ہوں۔

پھر اپنے افعال کے مصادر کے لئے اس کے افضال کے گھاٹوں سے اس کو پہلی اور دوسری بار پانی پلانے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اپنے نفس کی بیماریوں سے اس کی صفائی و کدورت کی حالت میں اس سے شفا مانگتا ہوں۔ اس سے اس امر کا سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کو شمس ترکشش کے ساتھ ملائے۔ اس حال میں کہ اس کی نیک بختی کو اس کے وصل میں بلندی تک قائم کر دے۔ اس کے کام کرنے والے کو اس پر مجبور کرے کہ وہ اپنی بے گلی میں عقل کی طرف تیز کر لیا کرے۔

اور تمام مخلوقات کے ایسے سردار پر درود بھیجتا ہوں کہ جو ان سب سے بڑا ہے اور مخلوقات کو اپنے نور رسالت سے نفس کے جہل کی قلمت سے نکالنے والا۔ اسلام کے قبہ کے ارکان کا بانی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے صدر محل پر چڑھ گیا۔ اولیاء کے درجات کو اصل قواعد پر منطبق کرنے والا، ان کے معاملہ کی باگوں کا ان کے ادھیڑ پن میں مالک ہے۔ اس کے آل و اصحاب پر بھی درود جو کہ محبت کے لحاظ سے بہتر صحابہ تھے۔

وجہ تصنیف

اقابعد (واضح رہے کہ) بلاشبہ مجھ سے اس امر کی بابت پوچھا گیا کہ ہمارے شیخ، شیخ الاسلام، پیشوا اولیاء، ہدایت کے نشان، محی الدین ابو محمد "سید عبدالقادر" بن ابوصالح جیلی، (خدا ان کی روح کو پاکیزہ بنائے رکھے اور ان کی قبر کو منور رکھے) کے اس قول:

(قَدِّمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقِيْبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهِ)

"میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے"

کے بارے میں کہ: جس قدر روایات مجھے معلوم ہیں جمع کر دوں کیونکہ وہی زمانہ کے ہمارے یکتا سوتی، بیان کی لڑی کا یکتا جوہر، شرافت کا وہ حلقہ ہے کہ جس کا اس کے قائل نے لباس پہنا ہے۔ وہ عزت کی منزل ہے کہ جس کا رہنے والا اس میں اکیلا ہے۔ تب میں نے اللہ ﷻ سے استعارہ کیا اور سائل کی بات کو جلد نفع اور بدیرا جری کی خواہش سے مان لیا۔

خاصیت کتاب

میں نے اس مضمون میں ایک کتاب مرتب کی جس کی اسناد بلند ہیں جس کی صحت پر اعتبار ہے۔ شاذ اور قاتلہ روایات کو چھوڑ دیا اور ان بڑے بڑے مشائخ کے ذکر سے اس کی تحصیل کی جن کے بعض اقوال و افعال اس بارے میں مجھ کو پہنچے ہیں جو شیخ کی کامل بزرگی کی تصریح کرتے ہیں۔^①

ترتیب کتاب

پھر اس کے بعد آپ کے عمدہ کلمات کا جو آپ نے فرمائے ہیں، ذکر کیا ہے۔ وہ ایسے مقام کو ظاہر کرتے ہیں کہ جو کسب سے حاصل نہیں ہوتے۔ خواہشوں سے جمع نہیں کیے جاتے، بلکہ خدائے تعالیٰ کی مہربانیوں نے اس کے اسباب مہیا کر دیئے ہیں، سعادت نے اس کے دروازے کھولے ہیں، زیادت نے اس کے رے کھینچ دیئے، رعایت نے اس کے اطراف ملائے، عنایت نے اس کے پہلو ہلا دیئے، توفیق نے ان کی باگوں کو کھینچا ہے، تحقیق نے ان کے منہ کھول دیئے ہیں اور امر اس کے قول کو اس کے سامنے لایا اور بیان نے جناب قرب سے اس کے انوار کو ظاہر کر دیا، قدس کے باغوں سے باغ نے اس کے اخبار کو تروتازہ کر دیا تاکہ وہ اخبار اس کلمہ پر ہدایت کریں جس کے لئے یہ کتاب جمع کی گئی ہے اس کی مہاروں سے اٹھایا اور بلند کیا گیا ہے تاکہ یہ گمان نہ کیا جائے کہ یہ بھگا ہوا اڈنٹ ہے یا کہ پہلے پانی پر بغیر دوبارہ پینے کے آنے والا ہے۔

اس کے بعد میں نے ان کے بڑے کلام کے فصل لکھے ہیں۔ اس کی نقیص لڑی کے وہ ہار پرودے ہیں کہ جس نے معارف کے چہروں سے اشتباہ کے برقعے اٹھا دیئے ہیں، شریف لطیفوں کی آنکھوں سے پیاس کے پردوں کو اٹھا دیا، ان میں علوم توحید کے ذخیروں کو پھیلا دیا، ان میں تفرید کی حکمتوں کے خزانے ہیں ایسی نظم کے ساتھ جو کہ شراب کی طرح ہے، ایسی بارش سے کہ جو بادل کی طرح ہے۔ پس ہر فصل کے ساتھ ایک ایسا بادل ہے کہ جو وصل کا شائق ہے، ہر سانس کے ساتھ نفس کے لئے انوار کے انگار ہیں۔ ہر ایک حصہ کے ساتھ حقائق کی سطر ہے۔ اس کا دیکھنے والا ان کے مطالب سے موتی اور یاقوت دیکھتا ہے۔ اس کے موتی سے دوام اور اس کے یاقوت سے غذا پاتا ہے۔^②

میں نے اس کو ان کے عجیب و خارق عادت افعال اور ان کے عجیب ابتدائے زمانہ و حالات سے ایسا مرصع کر دیا ہے کہ اس کے دیباچہ نے ریچ کے پھولوں کو رونق کا لباس پہنا دیا۔ اسی کی خوبصورتی سے پھولوں کی شاخوں میں بلندی اور سرسبزی کو رعایت کیا۔ اس کی لطافت نے باد صبا کو رقت دے دی۔ اس کی خوبیاں جواہرات کے ہار پرونے سے وقت کی مالک بن گئیں اور یہ سب اس لئے ہوا کہ وہ ایسی بنا ہو جائے کہ جس کا ماقبل ثابت ہے۔ اس کے ہاروں میں ایسی گرہ لگے کہ جس کا کھولنا محال ہو، اس کی دلیل

① ہجۃ الاسرار صفحہ نمبر ۹۱ مطبوعہ مؤسسۃ اشرف پاکستان

② چونکہ وہ کلام لطیف، اشارات، کنایاں، استعارات اور ایسی تشبیہات پر مشتمل ہے جس کو غیر عارف کے لئے سمجھنا مشکل ترین ہے اس لیے اس کو حذف کر دیا البتہ جو اس کلام کو پڑھنا چاہے وہ عربی کتاب کا مطالعہ کرے (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

اقوال کی چادر باندھے اس کی برہان معترض پر مجال کے راستے بند کر دے۔

اس کے بعد میں ان کے اتباع اور مریدوں کی فضیلت پر شواہد لایا ان کے اصحاب اور دوستوں کی خوشخبریوں کے اظہار پر مختلف اقوال نقل کیے تاکہ ان کی دوستی کا خریدار جان لے کہ کیا شے لے کر واپس آیا ہے اور خدا کے فضل سے کون سی غنیمت کا مال لایا۔
اس کے بعد ان کے انوار کی چمک کا ذکر کیا۔ یعنی نسب، خلق و خلق، علم، عمل، وعظ، طریقہ اور اولیاء کا ان کی تعظیم کرنا۔ ان کے حق کا اقرار کرنا، ان کی وفات کی خبریں دینا، ان کی موت کے وقت اُن وصیتوں کا ذکر۔ اس کے بعد ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ہدایت یافتہ کی نظروں میں خوبی کو بڑھا دیں۔

پھر اس کو میں نے آپ ﷺ کے بعض اکابر اصحاب کے مناقب اور ایسے بڑے لوگوں کے فضائل پر جو ان کی طرف منسوب ہیں ختم کیا۔ اس لئے کہ اتباع کی قدر کی بزرگی متبوع کی بزرگی میں سے ہوتی ہے اور نہروں کے فیض کی زیادتی چشمہ کی بڑائی ہے اور اس سب بیان میں طوالت سے اکتا جانے اور رنج کے خوف کی وجہ سے کنارہ کیا کیونکہ جو شخص قدر ضرورت کے بعد طول دیتا ہے تو وہ ملال میں ڈالتا ہے اور جو اظہار سے کوتاہی کرتا ہے وہ ناقص اور گمراہ کرتا ہے۔ بہتر کام وہ ہے کہ افراط سے کم اور تقصیر سے بڑھا ہوا ہو۔ اس میں مدلل کے لئے حجت و مضبوطی ہے۔ مستبصر کے لئے عبرت۔

میں نے اس کا نام ”بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ وَمَعْدَنُ الْأَنْوَارِ“ رکھا۔ اللہ ﷻ اس چیز کو جو اس کی طرف سے آئی یا اس سے پیچھے رہی ہے، اس کے بارے میں اور اس کے لئے کر دے اور اس سے لغزش سے عصمت اور عمدہ قول و عمل کی توفیق مانتا ہوں۔

(ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر الخمی الشطنونی)



فرمان قدیمی کے بارے مشائخ کی پیش گوئیاں

شیخ ابوبکر بن ہوار رحمہ اللہ کی پیش گوئی

شیخ ابوبکر بن ہوار رحمہ اللہ نے اپنی مجلس میں ایک دن اپنے اصحاب میں اولیاء کے حالات کا ذکر کیا پھر کہا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی مرد اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند مرتبہ ہوگا۔ اس کا نام ”عبدالقادر“ ہوگا۔ اس کی سکونت بغداد میں ہوگی وہ کہے گا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

اس کے زمانہ کے اولیاء اس کی بات مانیں گے۔ وہ اپنے وقت میں فرد ہوگا۔^①

شیخ ابواحمد عبداللہ جوئی رحمہ اللہ کی پیش گوئی

شیخ ابواحمد عبداللہ بن احمد بن موئی جوئی ملقب بالحنفی بجبل سرد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ عنقریب عجم کی زمین میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی کرامات کا بڑا ظہور ہوگا اور تمام اولیاء کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہوگا۔ وہ کہے گا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

اس کے وقت میں اولیاء اس کے قدم کے نیچے ہوں گے جس سے اس کے زمانہ کے لوگ مشرف ہوں گے اور جو اس کو دیکھے گا، اس سے نفع حاصل کرے گا۔^②

ابوالوفا کاکیس رحمہ اللہ کی پیش گوئی

شیخ ابو محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن طسوفی رحمہ اللہ نے علی کرخی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ

اپنی جوانی کی حالت میں ہمارے شیخ تاج العارفین ابوالوفا کا کيس بھائی کی زیارت کو بغداد سے "قلموبیا" میں آیا کرتے تھے اور جب ابوالوفا کا کيس بھائی ان کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے اور حاضرین سے کہتے کہ:

(قَوْمُ الْوَلِيِّ اللَّهِ)

اللہ کے ولی کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

اکثر ان کی خاطر چند قدم چل کر ملتے اور ایک وقت میں یہ بھی کہا تھا

(مَنْ لَمْ يَقُمْ لِهَذَا الشَّابِّ لَمْ يَقُمْ لَوَلِيِّ اللَّهِ)

"جو شخص اس جوان کے لئے کھڑا نہ ہوگا وہ کسی ولی اللہ کے لئے کھڑا نہ ہوگا"

اور جب آپ سے لوگوں نے یہ بات بار بار سنی تو اس بارے میں آپ کے مریدوں نے کہا تو فرمایا کہ:

"اس جوان پر ایک وقت آئے گا کہ خاص و عام اس کے محتاج ہوں گے اور گویا میں اعلانیہ مجمع میں یہ کہتا ہوا دیکھتا ہوں

اور وہ سچا ہوگا کہ (قَدَمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ) میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔"

پس اولیاء اللہ کی گردنیں اس کے لئے جھک جائیں گی کیونکہ اس وقت میں وہ ان کا قطب ہوگا۔ اب جو شخص تم میں سے اس وقت کو پائے تو اس کو اس کی خدمت لازم ہے۔^①

شیخ عقیل منجی رحمہ اللہ کی پیشین گوئی

شیخ عقیل منجی رحمہ اللہ سے ایک دن سوال کیا گیا کہ اس وقت قطب کون ہے؟ تو کہا کہ وہ اس وقت مکہ میں مغلّی ہے سوائے اولیاء اللہ کے اور کوئی اس کو نہیں جانتا اور قریب ہے کہ یہاں ایک جوان ظاہر ہوگا اور اشارہ عراق کی طرف کیا۔ وہ جوان "منجی سید" ہوگا۔ لوگوں کے سامنے بغداد میں کلام کرے گا اور اس کی کرامت کو خاص و عام پہچانیں گے۔ وہ اپنے وقت کا قطب ہوگا اور کہے گا کہ: (قَدَمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ) "میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔" اور اولیاء کرام اپنی اپنی گردنیں اس کے لئے رکھ دیں گے۔

(لَوْ كُنْتُ فِي زَمَانِهِ لَوَضَعْتُ لَهُ رَأْسِيْ ذَالِكَ الَّذِي يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ مَنْ صَدَقَ بِكَرَامَتِهِ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ)

"اور اگر میں اس کے زمانے میں ہوتا تو اپنے سر کو اس کے لئے رکھتا۔ یہ وہ شخص ہوگا کہ جو شخص اس کی کرامت کی تصدیق کرے گا، خدا اس کو نفع دے گا۔"^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 16 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 17 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ علی بن وہب رحمہ اللہ کی پیشین گوئی

قیس بن یونس شامی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دن ہمارے شیخ علی بن وہب رحمہ اللہ کی خدمت میں قراءہ کی ایک جماعت داخل ہوئی تو آپ نے ان سے پوچھا کہ:

مَنْ آتَيْنَا؟

”کہاں سے آئے ہو؟“

انہوں نے کہا:

مِنَ الْعَجَمِ

”عجم سے۔“

کہا:

مِنْ أَىِّ الْعَجَمِ؟

”کون سے عجم سے؟“

کہا:

مِنْ جَبَلَانَ

”جبلان سے۔“

فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ نَوَّرَ الْوُجُودَ بِرَجُلٍ يَظْهَرُ مِنْكُمْ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى اسْمُهُ عَبْدُ الْقَادِرِ

مَظْهَرُهُ فِي الْعِرَاقِ يَقُولُ بِبَغْدَادٍ قَدَمِي هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اللَّهُ

”بیشک اللہ ﷻ نے وجود کو ایسے شخص کے ساتھ روشن کر دیا ہے کہ عنقریب تم میں ظہور کرے گا۔ وہ اللہ ﷻ کے قریب

ہوگا۔ اس کا نام ”عبد القادر“ ہے۔ اس کا ظہور عراق میں ہوگا۔ بغداد میں کہے گا کہ (قَدَمِي هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ

وَلِيٍّ اللَّهُ) میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“^①

شیخ حماد بن مسلم دباس^② کی پیشین گوئی

شیخ ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں شیخ حماد بن مسلم دباس رحمہ اللہ کے پاس بغداد میں 503 ھ میں تھا اور شیخ

① بہجة الاسرار صفحہ 17 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② شیر فروش کو عربی میں دباس کہتے ہیں۔ مذکورہ عربی لفظ کو ”دباس“ اور دباس دونوں طرح لکھا گیا ہے۔ (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اس دن ان کی صہت میں تھے۔ جب وہ آئے اور ان کے سامنے مودب ہو کر بیٹھ گئے وہ کھڑے ہوئے اور میں نے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کے بعد شیخ حمار رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

”اس عجی کا ایسا قدم ہے کہ اپنے وقت میں اولیاء کی گردنوں پر بلند ہوگا۔ وہ ضرور حکم دیا جائے گا کہ یہ کہے: (قَدْ مِیْ
هَلِمْ عَلٰی رَقَبَةٍ کُلِّ وَلَیَّ اللّٰہ) میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ وہ ضرور کہے گا (وَلَتَوْضَعَنَّ لَہٗ
رِقَابَ الْاَوْلِیَاءِ فِیْ ذَمَانِہٖ) اور اس کے زمانہ کے اولیاء کی گردنیں ضرور اس کے لئے جھکیں گی۔“^①

غوث وقت کی خوش گوئی

ابو سعید عبداللہ محمد بن ہبہ اللہ بن علی بن المعطر بن ابو عمرو التمیمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا: میں نے جوانی کی حالت میں علم کی طلب میں بغداد کی طرف کوچ کیا اور ابن سقا ان دنوں میں ”مدرسہ نظامیہ“ میں میرا
رفیق و ہم درس تھا۔ ہم عبادت کرتے اور صالحین کی زیارت کیا کرتے تھے۔ بغداد میں ان دنوں ایک شخص تھا جن کو ”غوث“ کہا
کرتے تھے۔ اس کی نسبت یہ کہا جاتا تھا کہ جب وہ چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور جب چاہتے ہیں چھپ جاتے ہیں۔ تب میں
نے اور ابن سقا اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ ان دنوں جوان تھے ان کی زیارت کا قصد کیا۔

ابن سقا نے راستہ میں کہا کہ آج میں اُن سے ایک مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہ دے سکیں گے۔

میں نے کہا ایک مسئلہ پوچھوں گا، دیکھوں گا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟

تب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا معاذ اللہ کہ میں اُن سے کوئی سوال کروں۔ میں تو ان کی خدمت میں ان کی زیارت کی برکات
کا فخر رہوں گا۔

جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو ان کو ان کے مکان میں نہ دیکھا ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے تو دیکھا کہ وہ وہیں بیٹھے ہیں۔ تب
انہوں نے ابن سقا کی طرف جلال سے دیکھ کر کہا کہ:

(وَبَلَکَ یَا اِبْنُ السَّقَا تَسَالْنِیْ عَنْ مَسْأَلَةٍ لَّمْ اُرَدْلَہَا جَوَابًا وَہِیْ کَذَا وَجَوَابُہَا کَذَا اِنِّیْ لَا اَرٰی
نَارَ الْکُفْرِ تَلْتَهَبُ فِیْکَ)

”تجھے خرابی ہو اے ابن سقا تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتا ہے کہ جس کا مجھے جواب نہ آئے گا۔ سن وہ مسئلہ یہ ہے اور اس

کا جواب یہ ہے۔ بیشک میں دیکھتا ہوں کہ کفر کی آگ تیرے اندر بھڑک رہی ہے۔“

پھر انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا:

(عَبْدُ اللّٰہِ تَسَالْنِیْ عَنْ مَسْأَلَةٍ لَّتَنْظُرَ مَا اَقُوْلُ فِیْہَا وَہِیْ کَذَا وَجَوَابُہَا کَذَا لَتَحْزَنَ عَلَیْکَ
الدُّنْیَا اِلٰی شَحْمَتِیْ اُذِّنْکَ بِاَسَآءٍ وَّ اُذِیْکَ)

”اے عبداللہ! کیا تم مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتے ہو کہ دیکھو کہ میں اس کا کیا جواب دیتا ہوں۔ وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ تمہاری بے ادبی کے سبب تم پر دنیا تمہارے کانوں کی لوٹک کرے گی۔“

پھر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا اور ان کو اپنے قریب کیا اور تعظیم کی اور ان سے کہا کہ

(يَا عَبْدَ الْقَادِرِ لَقَدْ أَرْضَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ بِأَدَبِكَ كَأَنِّي أَرَاكَ بِبَغْدَادٍ وَقَدْ صَعَدْتَ عَلَى الْكُرْسِيِّ مُتَكَلِّمًا عَلَى الْمَلَاءِ وَقُلْتَ قَدِّمِي هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ لِلَّهِ وَكَأَنِّي أَرَى الْأَوْلِيَاءَ فِي وَقْتِكَ قَدْ جَنُوزَ قَابُثُهُمْ إِنْجِلَا لَأَلَّكَ)

”اے عبدالقادر تم نے اپنے ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کیا۔ میں گویا تم کو بغداد میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کرسی پر چڑھے ہوئے لوگوں میں پکار کر کہہ رہے ہو کہ یہ میرا قدم اولیاء کی گردنوں پر ہے اور گویا کہ میں حیرے وقت کے اولیاء کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے حیرے ہلال کی وجہ سے اپنی گردنوں کو جھکا دیا ہے۔“

پھر وہ ہم سے اسی وقت غائب ہو گئے اور اس کے بعد ہم نے ان کو نہ دیکھا۔ پس راوی کہتا ہے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ حال تھا کہ خدا کے نزدیک جو ان کا قرب تھا اس کے ظہور کی علامت ظاہر ہو گئی۔ عام خاص لوگ ان کے پاس آنے لگے اور انہوں نے خدا کے فضل سے اپنے وقت میں کہا کہ

(قَدِّمِي هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ لِلَّهِ)

”میرا یہ قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

لیکن ابن سقا کا یہ حال ہوا کہ شریعہ علوم میں مشغول ہوا حتیٰ کہ اپنے بہت سے اہلِ زماں پر فائق ہو گیا اور مشہور ہو گیا کہ تمام علوم میں اپنے مناظر کو بند کر دیتا ہے۔ بڑا فصیح و بلیغ و دجیہ تھا۔ تب خلیفہ نے اُس کو اپنا مقرب بنایا اور شاہ روم کی طرف اس کو بھیجا۔ شاہ روم نے یہ دیکھ کر کہ یہ جامع عالم فصیح و دجیہ ہے، متعجب ہوا اور اس کے ساتھ مناظرہ کے لئے تمام پادریوں عیسائیوں کو جمع کیا۔ انہوں نے اس سے مناظرہ کیا تو سب کو اس نے چپ کر دیا۔ تب بادشاہ نے اس کی بڑی عزت کی پھر اُس نے بادشاہ کی لڑکی دیکھی اور اس پر فریفتہ ہو گیا اور بادشاہ سے درخواست کی کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دے۔ اس نے کہا اگر تم نصرانی ہو جاؤ تو نکاح کر دوں گا۔ اس نے قبول کر لیا اور اس نے اس کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔

پھر ابن سقا نے اس غوث کا کلام یاد کیا اور جان لیا کہ یہ مصیبت اُن کے سبب سے ہوئی۔ لیکن میری یہ حالت ہوئی کہ میں دمشق کی طرف آیا اور سلطان نور الدین ملک شہید نے مجھ کو بلایا اور مجھ کو حکومت اوقاف پر مجبور کیا۔ میں اس کا حاکم ہو گیا اور دنیا مجھ پر بہت سی آئی۔

سو تینوں کے بارے میں غوث کا کلام درست نکلا۔^①



بوقت فرمان ”قَدَمِیْ هَذِهِ“ حاضر مشائخ کا تذکرہ

حافظ ابوالعز عبدالمغیث بن ابوحرب رحمہ اللہ

آپ فرماتے ہیں کہ ہم شیخ محی الدین عبدالقادر بن ابوصالح جیلی رحمہ اللہ کی مجلس میں بغداد میں اُن کی ”رباط حلبہ“ میں حاضر تھے۔ اس وقت ان کی مجلس میں عراق کے اکثر مشائخ حاضر تھے۔ اُن میں سے شیخ علی بن الہتھی الزریرای رحمہ اللہ شیخ بقا بن بطون النمر مکی رحمہ اللہ شیخ سید ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ شیخ موسیٰ بن ماہین الزدلی رحمہ اللہ جو کہ حج کر کے بغداد میں اُسی دن آئے تھے۔ شیخ ابوالنجیب عبدالقادر بن عبداللہ سہروردی رحمہ اللہ شیخ ابوالکرام معمر رحمہ اللہ شیخ ابوالعباس احمد بن علی جوینی صرصری رحمہ اللہ شیخ ماجد کردی رحمہ اللہ شیخ ابوعلم بن ابراہیم بن دینار نہروانی رحمہ اللہ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمہ اللہ۔

شیخ مکارم اکبر رحمہ اللہ شیخ مطربادری رحمہ اللہ شیخ جاکیر رحمہ اللہ شیخ خلیفہ بن موسیٰ اکبر رحمہ اللہ شیخ صدقہ بن محمد بغدادی رحمہ اللہ شیخ محیی بن محمد دوری مرعش رحمہ اللہ شیخ ضیاء الدین ابراہیم بن ابوعبداللہ بن علی جوینی رحمہ اللہ شیخ ابوعبداللہ محمد دریائی قرشی رحمہ اللہ۔ شیخ ابو عمرو عثمان بن مردۃ بطاحی رحمہ اللہ شیخ قنیب البان موصلی رحمہ اللہ شیخ ابوالعباس احمد بقلی یمانی رحمہ اللہ شیخ ابوالعباس احمد قرشی رحمہ اللہ ظاہر تصرف دالے اور ان کے شاگرد، شیخ داؤد رحمہ اللہ جو کہ جوان تھے۔ ان کا حال یوں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ پانچوں وقت نماز کہ معظمہ شرفہا اللہ تعالیٰ میں پڑھا کرتے تھے۔^①

شیخ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ عراقی خاص رحمہ اللہ شیخ ابو عمرو عثمان بن احمد عراقی شوکی رحمہ اللہ اور یہ کہا جاتا تھا کہ وہ رجال غیب سیلانی ہیں۔ شیخ سلطان بن احمد مزین، شیخ ابوبکر بن عبدالمجید شیبانی حباری رحمہ اللہ شیخ ابوالعباس احمد بن استاذ رحمہ اللہ شیخ ابو محمد احمد بن عیسیٰ کوبجی رحمہ اللہ شیخ مبارک بن علی جمیلی رحمہ اللہ شیخ ابوالبرکات بن معدان عراقی رحمہ اللہ شیخ عبدالقادر بن حسن بغدادی رحمہ اللہ شیخ ابوالسود احمد بن ابوبکر حزمی عطار رحمہ اللہ شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالعالی بن قانداوانی رحمہ اللہ شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار رحمہ اللہ جو کہ جوان تھے، شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی رحمہ اللہ جو کہ جوان تھے۔

شیخ ابوالشاء محمود بن عثمان نعال رحمہ اللہ شیخ ابو حفص عمر بن ابونصر غزال رحمہ اللہ شیخ ابو محمد حسن فارسی بغدادی رحمہ اللہ شیخ ابو محمد علی بن

① وہ حقیقتاً تائید ربانی سے یہ مقام رکھتے تھے نہ کہ آج کل کے بعض جال و بے نمازی ملٹوں کی طرح کہ لوگوں کو مطمئن کرنے کے لیے کہہ دیا کہ ہماری نمازیں مکہ مدینہ ہوتی ہیں اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے کتاب ”رہزن یار نما“ مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت کا مطالعہ کریں۔ (ابوحفظہ محمد جمل عطاری)

اور یس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ جوان تھے، شیخ ابو حفص عمر کیا تھے رحمۃ اللہ علیہ شیخ عیاد بواب رحمۃ اللہ علیہ شیخ مظفر جمال، شیخ ابوبکر حمای مزمین رحمۃ اللہ علیہ شیخ جلیل رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو عمرو عثمان رحمۃ اللہ علیہ طریقی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالحسن جوہی المعروف ابوعواجا رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو محمد عبدالحق حزینی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابویعلیٰ محمد بن محمد فراء وغیرہم موجود تھے اور شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ ان کے رو برو کلام کرتے تھے۔ ان کا دل حاضر تھا اور فرمایا:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

تب شیخ علی بن الہتئی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے کرسی پر چڑھے اور شیخ کے قدم کو اپنی گردن پر رکھ لیا اور ان کے دامن کے نیچے داخل ہوئے اور تمام حاضرین نے اپنی گردنیں بڑھائیں۔^①

ابوالحسن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فرمایا: میں ایسی مجلس میں حاضر ہوا کہ اس دن مشائخ سے بغداد بھرا ہوا تھا پھر ان میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کا کہ: (قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ) ”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“^②

شیخ علی بن حیتی رحمۃ اللہ علیہ

ذکر ہوا تو شیخ جلیل ابن شیخ ابوالعباس احمد مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میں نے شیخ ابوالسعود رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا 579ھ میں قصد کیا اور میں نے اُن سے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ میں اس وقت حاضر تھا اور میں نے یہ اُن کے منہ سے سنا تھا۔ اس دن اُن کی مجلس میں قریباً پچاس (50) شیخ تھے جو کہ اس زمانہ کے مشاہیر میں سے تھے۔ میں نے ان کو دیکھا تھا کہ جب انہوں نے یہ بات کہی تو سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں اور ان پر انکساری کی علامت ظاہر ہوئی۔

میں نے شیخ علی ہتئی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ کرسی پر چڑھ کر ان کی طرف بڑھے اور شیخ کے قدم کو اپنی گردن پر رکھ لیا۔^③

شیخ ابوبکر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عبدالرحمن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ابو عبداللہ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ ابوالفتح ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اولاد شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے متفرق اوقات میں مردی ہے۔ وہ سب فرماتے تھے کہ ہم اس مجلس میں حاضر تھے جس میں کہ ہمارے والد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا تھا کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ) ”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

اور اس میں قریباً پچاس وہ مشائخ تھے جو کہ عراق کے اکابرین میں سے تھے۔ سب نے اپنی گردنیں جھکا دی تھیں اور ابن الہتئی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا تھا پھر ہم کو اُن شہروں کے متفرق مشائخ سے جو اس وقت حاضر تھے، یہ خبریں پہنچی ہیں کہ بلاشبہ انہوں نے اپنی گردنوں کو بڑھایا تھا اور اُن سے اُن کے مقولہ کی خبر دی اور ہم کو کسی سے یہ بات نہیں پہنچی کہ اس نے اس کا انکار کیا ہو۔^④

① بہجۃ الاسرار صفحہ 2122 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 22 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 23 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 22, 23 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

یہ فرمان کشف کے ذریعہ سننے والے مشائخ کا تذکرہ

① شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس وقت کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقِيبٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ)

”میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پر تجلی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کو خلعتِ مقررین ملائکہ کے ہاتھ پر آئی اور پہنایا گیا اس کو اولیاء کرام کی ایک جماعت کے سامنے متقدمین و متاخرین میں سے جو زندہ تھے وہ تو اپنے جسموں کے ساتھ اور جو دصال کر چکے تھے وہ اپنی روحوں کے ساتھ اور ملائکہ و رجال الغیب تمام اس مجلس کو گھیر رہے تھے اور ہوا میں صف بستہ کھڑے تھے۔ یہاں تک کہ تمام افق کو بند کر لیا تھا۔ زمین پر کوئی ایسا ولی اللہ نہیں رہا تھا کہ جس نے گردن نہ جھکائی ہو۔^①

② شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالقاسم عمر بن مسعود (المعروف) بزار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے بقا بن بطو نہر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقِيبٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ صَدَقْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے تو فرشتوں نے کہا اے خدا کے بندے تم نے سچ کہا۔“^②

③ شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو محمد یوسف مظفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے گیا تو انہوں نے فرمایا: کہاں سے

آئے ہو؟ میں نے کہا اصحاب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ میں سے ہوں اور بغداد سے آیا ہوں۔ تب انہوں نے کہا: واہ واہ! وہ تو زمین کے قطب ہیں۔ تین سو 300 ولی اللہ اور سات سو 700 رجال غیب زمین کے بیٹھنے والوں اور ہوا پر اڑنے والوں نے اپنی گردنوں کو ان کے لئے ایک وقت میں جھکا دیا۔ جب کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ (قَدِّمِيْ هَذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهٍ) میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔^①

④ شیخ احمد بن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق

عاقول رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا کہ یہ بات میرے نزدیک بڑی معلوم ہوئی پھر ایک مدت کے بعد ام صیدہ کے پاس آیا کہ شیخ احمد بن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کروں۔ تب میں نے اُن سے جو شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں سنا تھا، ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ”صَدَقَ“ یعنی شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ کہا ہے۔^②

⑤-⑥ شیخ ماجد کردی اور شیخ مطر رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابو عبداللہ استاذ مہر بن محمد خیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد سے شیخ ابو ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا جب ”حمرین“ کی طرف قصد کیا فرماتے ہیں کہ جب ہم اُن کی خدمت میں آئے تو انہوں نے ہماری عزت کی اور چند روز ہم ان کے پاس ٹھہرے اور جب اُن سے لوٹنے کا اذن طلب کیا تو کہا کہ میں تم کو ایک توشہ دیتا ہوں جس کو تم مجھ سے لیتے جاؤ۔ پھر فرمایا جب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ:

(قَدِّمِيْ هَذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهٍ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

پھر اس وقت کوئی ایسا ولی اللہ زمین پر نہیں جا رہا تھا کہ جس نے اپنی گردن اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتے ہوئے اور ان کے مرتبہ کا اقرار کرتے نہ جھکائی ہو اور صالحین جنات کی کوئی ایسی مجلس نہ ہوگی کہ جس میں ان کا ذکر نہ ہوتا ہو۔ میں نے اُن کا قصد کیا اور تمام زمانہ کے نیک بخت جنوں کے قاصدان کی خدمت میں مسلمان ہوتے ہوئے اور ان کے ہاتھ پر توبہ کرتے ہوئے، ان کے دروازہ پر جمع ہوئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کو رخصت کیا اور ہم لوٹ کر شیخ مطر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گئے۔ ہمارے لیے دلوں میں جو ہم نے شیخ ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا تھا ایک بڑی عجیب بات تھی۔ جب ہم اُن کی خدمت میں گئے تو انہوں نے مرحبا کہا اور فرمایا: کہ میرے بھائی نے جو بات تم کو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کہی ہے وہ سچ ہے۔^③

⑦ شیخ مکارم رحمہ اللہ

شیخ ابو محمد عبدالرحمن بغدادی واعظ المعروف ابن خزال رحمہ اللہ نے بغداد میں ”جامع منصور“ میں کہا کہ میں نے زیارت کی شیخ ابو عبدالرحمن عبداللہ بن شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر رحمہ اللہ کی اُن کے والد کے مدرسہ میں ”باب ازج“ میں 539ھ میں اور میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا آپ اس مجلس میں حاضر تھے جس میں کہ آپ کے والد نے یہ کہا تھا:

(قَدَمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ لِلّٰهِ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

انہوں نے فرمایا: ہاں! اور اس مجلس میں قریباً پچاس (50) ایسے مشائخ تھے جو کہ مشہور تھے۔ میں نے اُن سب کو دیکھا تھا جو کہ اپنی گردنوں کو جھکائے ہوئے تھے اور جب شیخ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور حاضرین چل دیئے مگر شیخ مکارم، شیخ محمد خاص، شیخ احمد ابن عربی اور ان کے شاگرداؤں کے ساتھ وہیں رہے۔ تب میں اور میرے دونوں بھائی ”عبدالعزیز“ اور ”عبدالجبار“ اُن کے پاس ہو کر بیٹھے اور شیخ مکارم رحمہ اللہ نے کہا کہ میں خدائے تعالیٰ کو حاضر جان کر گواہی دیتا ہوں کہ اس دن اُن لوگوں میں سے جن کو تمام ملک میں ولایت قرار پائی تھی، خواہ قریب تھے یا بعید کو کی ایسا دلی نہ ہوگا مگر اس نے دیکھا ہوگا کہ قطیبت کا جھنڈا ”شیخ عبدالقادر“ کے سامنے اٹھایا گیا ہے اور فوقیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا ہے اور دیکھا ہوگا کہ اُن پر دنیا و مافیہا میں عام تصرف کی خلعت ہے جس کو چاہیں ولایت دیں جس کو چاہیں معزول کر دیں۔ وہ شریعت و حقیقت کے دونوں نقشوں سے متشکل ہے اور اس نے سنا ہوگا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ: (قَدَمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ لِلّٰهِ) ”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“ اور اس لئے ایک ہی وقت میں ہر ”ولی اللہ“ نے اپنا سر نیچے رکھ دیا ہے حتیٰ کہ دسوں ابدالوں نے جو کہ خواص ملک و سلاطین وقت ہیں۔

میں نے کہا وہ کون ہیں؟

فرمایا: شیخ بقا ابن بطو رحمہ اللہ۔ شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ۔ شیخ علی بن الہیتمی رحمہ اللہ۔ شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ۔ شیخ موسیٰ زولی رحمہ اللہ۔ شیخ احمد بن رفاعی رحمہ اللہ۔ شیخ عبدالرحمن طفسوخی رحمہ اللہ۔ شیخ ابو محمد بن عبداللہ بصری رحمہ اللہ۔ شیخ حیات بن قیس حرانی رحمہ اللہ۔ شیخ ابو مدین مغربی رحمہ اللہ۔^①

تب شیخ ابو محمد خاص رحمہ اللہ اور شیخ احمد بن عربی رحمہ اللہ نے اُن سے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔ پس میں نے اور میرے دونوں بھائیوں نے اُن سے یہ بات یاد کر لی اور اس کو اپنے پاس مقید رکھا۔

ابن خزال رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس سے لوٹا اور ان کے دونوں بھائیوں ”عبدالجبار“ اور ”عبدالعزیز“ رحمہ اللہ کے پاس آیا۔ اُن سے اس کی بابت پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی جواب دیا جو عبدالرحمن رحمہ اللہ نے کہا تھا اور ذرا بھی اُس سے خلاف نہ کیا۔^②

① ان اولیاء کاملین کا ذکر خیر گیارہویں باب میں مفصل آرہا ہے وہاں آپ کو بتا چکے گا یہ خود کس مرتبہ پر فائز تھے اور جب اتنے اونچے مقام والے حضور غوث پاک رحمہ اللہ کے مراج ہیں تو اللہ نے انہیں کتنی بلند شانیں عطا فرمائی ہوں گی۔ (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

⑧ شیخ خلیفہ اکبر رحمہ اللہ

شیخ ابوالقاسم بن ابوبکر ابن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے شیخ خلیفہ اکبر رحمہ اللہ سے بغداد میں سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ کو اکثر (کشفی طور پر) دیکھنے والے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ بیشک شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهِ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

تب آپ ﷺ نے فرمایا:

(صَدَقَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ وَكَيْفَ لَا وَهُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا رَعَاةُ)

”عبدالقادر نے سچ کہا ہے۔ کیوں نہ کہ وہ قطب ہے اور میں اس کا محافظ ہوں۔“^①

⑨ شیخ لولوار مینی رحمہ اللہ

حضرت ابوالخیر عطاء بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مکہ معظمہ میں مجاور تھا۔ خدا اس کو شرف دے۔ اُس دن شیخ لولوار مینی رحمہ اللہ جن کو لوگوں میں قطب کہا جاتا تھا اور شیخ ماردینی رحمہ اللہ اُن کی خدمت میں تھے۔ میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کے پاس ہمارے شیخ ابو عبداللہ محمد بن سمیری رحمہ اللہ شیخ ابو عبداللہ محمد بن سنی رحمہ اللہ شیخ صلاح الدین (المعروف) امام الحرم رحمہ اللہ شیخ ابو حفص عمر بن محمد مغربی عدوی رحمہ اللہ شیخ ابو محمد عبداللہ بن اید خش ماردینی رحمہ اللہ تھے۔

میں نے ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو معاملہ دیکھا اور کسی کا نہیں دیکھا۔ تب میں نے اپنے جی میں کہا کہ معلوم نہیں یہ کس شیخ کی طرف منسوب ہیں۔ تب انہوں نے میرے خیال سے سہقت کر کے یہ کہا کہ:

(يَا عَطَاءُ شَبِيحِي الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الَّذِي قَالَ قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهِ)

”اے عطاء میرے شیخ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

اور اس وقت تین سو تیرہ 313 اللہ تعالیٰ کے ولیوں نے تمام ملک میں اپنے سروں کو جھکا دیا تھا۔ ان میں حرمین شریفین میں سترہ (17)۔ عراق میں ساٹھ (60)۔ عجم میں چالیس (40)۔ شام میں تیس (30)۔ مصر میں بیس (20)۔ مغرب میں ستائیس (27)۔ یمن میں تیس (23)۔ حبشہ میں گیارہ (11)۔ سد یا جوج ماجوج میں سات (7)۔ سراندپ میں سات (7)۔ کوہ قاف میں سینتالیس (47)۔ جزائر بحر محیط میں چوبیس (24) مرد ہیں۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 27 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 27، 28 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان ان تمام کو جمع کیا جائے تو اولیاء کاملین کی تعداد 320 ہے۔ یہ وہ ہیں جو شمار میں آئے اس کے علاوہ کئی تعداد ہے وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ (ابو حنظلہ محمد رحمتی حطاری)

چوتھی فصل

فرمان "قَدَمِيْ هَذِهِ" کو بحکم الہی ماننے والوں کا تذکرہ

① شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالمغازی عدی بن شیخ ابوالبرکات مصر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ حدیث میں مشائخ میں سے کسی نے کہا ہو سوائے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے کہ

(قَدَمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

"میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔"

فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا پھر اس امر کے کیا معنی ہیں؟

فرمایا: یہ بات اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے وقت میں "فرد" ہیں۔

میں نے کہا ہر وقت کے لئے ایک فرد ہوتا ہے۔ کہا ان میں سے کوئی بھی اس امر کا سوائے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مامور نہیں ہوا کہ یہ بات کہے۔

میں نے کہا کیا ان کو اس امر کا حکم ہوا تھا؟

انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں اُن کو حکم ہوا تھا اور تمام اولیاء کرام نے اپنے سروں کو امری کی وجہ سے جھکایا تھا فرمایا:

(اَلَا تَرٰی اِلٰی الْحَلَالِیْکَةِ لَمْ یَسْجُدُوْا لِاَدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِلَّا لِوُرُوْدِ الْاَمْرِ عَلَیْهِمْ بِذٰلِکَ)

"کیا تم نہیں دیکھا کہ ملائکہ نے آدم علیہ السلام کو امر کے سوا سجدہ نہیں کیا۔"①

② شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوالحسن علی غزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا ایسے حال میں کہ میں سنتا تھا کہ کیا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے خدا کے حکم سے کہا تھا کہ: (قَدَمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ) "یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے؟"

فرمایا:

(بَلَىٰ قَالَهَا بِأَمْرِ لَا شَكَّ فِيهِ)

”کیوں نہیں انہوں نے خدائی حکم سے کہا تھا جس میں کوئی شک نہیں۔“

وہ زبان قطبیت کی ہے اور قطبوں میں ہر زمانہ میں بعض تو ایسے ہیں کہ ان کو سکوت کا حکم ہوتا ہے سو ان کو سوائے سکوت کے اور کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور بعض وہ ہیں کہ ان کو کہنے کا حکم ہوتا ہے سو ان کو سوائے کہنے کے چارہ نہیں ہوتا۔ وہ مقام قطبیت میں زیادہ کامل ہوتا ہے کیونکہ وہ شفاعت کی زبان ہوتی ہے۔^①

③ شیخ علی بن الہیثمیؒ

شیخ ابو محمد علی بن ابوبکر بن ادیس یعقوبیؒ نے فرمایا: جب سیدی عبدالقادرؒ نے یہ کہا کہ

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

تو ان کی طرف شیخ علی بن الہیثمیؒ بڑھے اور کرسی پر چڑھ کر ان کے قدم کو پکڑ لیا اس کو اپنی گردن پر رکھ لیا اور ان کے دامن تلے داخل ہو گئے۔ ان کے اصحاب نے ان سے کہا کہ: (لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟) آپ نے ایسا کیوں کیا؟

فرمایا:

(لَآ أَنَّهُ أَمْرَانُ يَقُولُهُمَا وَذَنْ لَهُ فِي عَزَلٍ مَنْ أَنْكَرَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْأُولِيَاءِ فَآرَدْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلُ

مِنْ سَارِعٍ إِلَى الْأَنْقِيَادِ لَهُ)

”اس لئے کہ ان کو اس کا حکم ہوا تھا ان کو حکم دیا تھا کہ اولیاء میں سے جو شخص اس کا انکار کرے وہ معزول کیا جائے لہذا میں نے ارادہ کیا کہ سب سے پہلے میں اس حکم کی تعمیل کروں۔“^②

④ شیخ احمد رفاعیؒ

حضرت ابوالحسن رفاعی بٹائی (المعروف) العزب^③ نے فرمایا کہ میرے والد نے سیدی احمدؒ سے پوچھا:

(هَلْ قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ بِأَمْرِ أَوْ بِلَا أَمْرٍ؟)

”کیا شیخ عبدالقادرؒ نے یہ کلمہ کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے، حکم الہی سے کہا تھا یا بغیر حکم کے؟“

① بہجۃ الاسرار صفحہ 28، 29 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 29 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ جس کی بیوی نہ ہو یا لوگوں سے بہت دور رہتا ہو۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

۱۰ شیخ ابو محمد محمد بن عبد اللہ عسکری رحمہ اللہ

حضرت شیخ ابو محمد "مناہی مطیع" پارسہ بن محمد نے فرمایا میں نے شیخ ابو محمد محمد بن عبد اللہ عسکری رحمہ اللہ سے بصرہ میں سنا کہ وہ فرماتے تھے جب شیخ ابو محمد نے وفات پائی تو ان کے گھر میں ایک

(قلمی) خط ہلکا رقیقہ کُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ

"میرا یہ قدم ہے ولی اللہ کی خدمت پہنچا۔"

میں نے تمام مشرقی و مغربی علماء کو یاد کیا کہ وہ ان کی تواضع کے لئے اپنے مردوں کو نیچے کیے ہوئے ہیں۔ مگر ایک شخص نے تم کو شک میں نہ لایا تب تک کہ اس کا حال غریب ہو گیا۔

۱۱ شیخ حیات بن قیس عسکری رحمہ اللہ

شیخ ابو محمد عبداللہ بن شیخ عارف ابو عبداللہ ذیل ملاحظہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: میں حضرت حیات بن قیس رحمہ اللہ کی خدمت میں مسجد کتبت ۳۵۷۹ میں "جامع حران" میں حاضر ہوا۔ تب اُن کے پاس ایک شخص آیا اور اُن سے درخواست کی کہ مجھ کو اپنے گھر میں داخل کر لیں۔ انہوں نے فرمایا: کہ تم پر میرے سوا دوسرے کا نشان ہے۔ اُس نے کہا کہ میں بیک "شیخ عبداللہ" کی طرف منسوب ہوں لیکن میں نے کسی سے اُن کا فرقہ نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو ایک مدت سے ایک شیخ عبداللہ کے گھر میں رہے ہیں اور اُن کے عرقان کے سرچشمے سے خوشگوار پیٹھے پانی کے پیالے پئے ہیں اور ان کے صادق و سچے اوقات تھا تو اس کے نور کی شعاع تمام اطراف زمین میں پھیلتی تھی جس طرح کراگ کی چکاریاں لان کے اسباب کے ساتھ اور ہندوستان میں جیسے۔

جب اُن کو حکم آیا کہ یہ کہیں کہ (قلمی) خط ہلکا رقیقہ کُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ "میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔" پھر اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء اللہ کے گھروں میں اور اولیاء اللہ کے علوم میں برکت کو بڑھا دیا۔ ان کے حالات اس برکت کی وجہ سے کہ انہوں نے اپنے سر جھکا دیئے تھے، بلند کر دیئے۔ وہ ساجدین کے لباس میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں پہنچ گئے۔ یعنی انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء، صالحین رحمہم اللہ کے ساتھ۔



① بیعت الاسرار صفحہ ۲۹ مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیعت الاسرار صفحہ ۲۹، ۳۰ مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیعت الاسرار صفحہ ۳۰ مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بوقت فرمان ”قَدَمِي“ سر جھکانے والوں کا تذکرہ

① شیخ بقا بن بطو رحمہ اللہ

حضرت صالح ابو بکر بن شیخ ابوالغنائم اسحاق بن بطونہر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا شیخ بقا بن بطو رحمہ اللہ کے ساتھ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی مسجد میں بغداد میں تھا۔ اس وقت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے کہا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهُ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

تب میرے چچا نے اپنی گردن جھکادی۔

شیخ ابو عمر عثمان صریغینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی مجلس میں بغداد میں شیخ بقا بن بطو رحمہ اللہ کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ اتنے میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے کہا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهُ)

”یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

پھر شیخ بقا رحمہ اللہ نے اپنی گردن کو جھکادیا۔^①

② حضرت شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ

شیخ ابو حفص عمر بن شیخ الخیر سعید رحمہ اللہ نے ”قیلولہ“ میں فرمایا: میں سید ابوسعید رحمہ اللہ کے ساتھ بغداد میں 570 ھ میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی مجلس میں تھا۔ اس وقت شیخ رحمہ اللہ نے کہا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهُ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

پھر میرے والد نے اپنی گردن جھکا دی۔

حضرت شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر بن عاتم علی حنبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی مجلس میں بغداد میں ان کے رباط^① میں موجود تھا اور شیخ سید ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ میرے آگے بیٹھے تھے۔ تب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے فرمایا:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

اس وقت شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ نے اپنی گردن جھکائی۔^②

③ شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ

شیخ ابو محمد رجب بن ابن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اور شیخ منصور حارثی رحمہ اللہ شیخ علی بن ادریس رحمہ اللہ کی زیارت کو گئے۔ جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُن سے کسی نے پوچھا کیا شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ نے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کا اس وقت قدم پکڑ لیا تھا جب کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

انہوں نے فرمایا: کہ جب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے یہ فرمایا تھا تو میں اس وقت حاضر تھا اور جوان تھا۔ ہمارے شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ کرسی پر کھڑے ہوئے اور شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے قدم کو اپنی گردن پر رکھ لیا تھا اور اُن کے دامن میں داخل ہو گئے اور یہ کہا کہ یہ پوری اور کامل اطاعت ہے۔

شیخ ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن حسن بغدادی صوفی حنبلی (المعروف) سقا رحمہ اللہ نے مسجد ”جامع خلیفہ“ میں فرمایا کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں اور مدت تک اُن کی خدمت کی۔ میں اُس مجلس میں حاضر ہوا تھا جس میں کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

میں نے اُن کے الفاظ سے یہ بات سنی ہے۔ میں اس دن بیس (20) سال سے زیادہ عمر کا تھا۔ میں نے شیخ علی الہتھی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ کرسی پر چڑھے اور شیخ رحمہ اللہ کے قدم مبارک کو پکڑ کر اپنی گردن پر رکھ لیا۔ جب لوگ چلے گئے تو اُن کو ان کے مریدوں نے

① مراۓ یا مسافر خانے کو ”رباط“ کہتے ہیں (ابو حنظلہ محمد بن جمل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 31، 32 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اس بارے میں پوچھا تو کہا کہ کاش تم جانتے (تو ایسا نہ کہتے)۔

حضرت ابوالحسن علی بن نباین صالح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس دن جب کہ سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا تھا کہ:

(قَدِّمِ ہٰذِہٗ عَلٰی رَقِیۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

میری عمر 30 سال سے زائد تھی۔ میں اس روز اس مجلس میں حاضر تھا میں نے خود سنا تھا کہ آپ یہ الفاظ کہتے ہیں۔ میں نے شیخ علی بن الہسبی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ انہوں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے قدم کو کرسی پر چڑھ کر اپنی گردن پر رکھ لیا اور جتنے بزرگ مجلس میں موجود تھے سب نے اپنی اپنی گردنیں نیچی کر لیں اور یہ فرمایا: کہ میں اس سے پہلے ان کی سات (7) سال تک خدمت میں رہا تھا۔^①

④ شیخ احمد بن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالفرح عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوالحسن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم شیخ احمد بن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے گوشہ ”ام عیبہ“ میں تھے۔ تب انہوں نے اپنی گردن بڑھائی اور کہا کہ میری گردن پر پھر ہم نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ نے کیا کہا؟ انہوں نے فرمایا: کہ بیشک اس وقت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں یہ کہا تھا کہ:

(قَدِّمِ ہٰذِہٗ عَلٰی رَقِیۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ)

”یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

شیخ ابوبکر عتیق بن ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ جو معتوقی مشہور ہیں نے فرمایا: میں نے شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی ”ام عیبہ“ میں 576ھ میں زیارت کی۔ تب میں نے اُن کے اکابر اصحاب اور پرانے مریدوں سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ شیخ ایک دن اسی جگہ تشریف رکھتے تھے۔ خیمہ کی طرف اشارہ کیا اور اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا کہ میری گردن پر۔ تب لوگوں نے اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ بلاشبہ اس وقت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں کہا ہے کہ:

(قَدِّمِ ہٰذِہٗ عَلٰی رَقِیۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ)

”یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

پھر ہم نے اس تاریخ کو لکھ رکھا۔ سو جیسا آپ نے فرمایا: تھا ویسا ہی نکلا۔^②

⑤ شیخ عبدالرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ

ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے والد نے ایک دن ”طفسونج“ میں اپنے احباب کے درمیان بیٹھے ہوئے گردن جھکا کی اور کہا

(علیٰ رَأْسِی) میرے سر پر۔ جب ہم نے اُن سے پوچھا تو فرمایا: کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے اس وقت بغداد میں کہا کہ:

(قَدِّمِیْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

پھر ہم نے وہ تاریخ لکھ لی۔ اس کے بعد ہم کو بغداد سے خبر آئی کہ شیخ نے اسی دن یہ بات کہی تھی جو تاریخ ہم نے لکھ لی تھی۔ ①

⑥ شیخ نجیب سہروردی رحمہ اللہ

شیخ محمد بن عبداللہ سہروردی بغدادی فقیہ شافعی صوفی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے والد ابوالنجیب رحمہ اللہ کی خدمت میں بغداد میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ جب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

(قَدِّمِیْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ)

”یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

پھر میرے والد نے اپنا سر جھکا دیا قریب تھا کہ زمین تک پہنچ جائے اور تین مرتبہ فرمایا کہ:

(عَلٰی رَأْسِیْ عَلٰی رَأْسِیْ عَلٰی رَأْسِیْ)

میرے سر پر۔ میرے سر پر۔ میرے سر پر۔ ②

⑦ شیخ موسیٰ زولی رحمہ اللہ

شیخ ابوالفتح یحییٰ بن شیخ ابوالسعادات سعد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے ایک دفعہ ”مکرمیت“ سے اپنے والد ابوالسعادات رحمہ اللہ کے ساتھ بغداد کی طرف کو شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی زیارت کے لئے کوچ کیا۔ اور ایک دفعہ مار دین کی طرف شیخ موسیٰ زولی رحمہ اللہ کی زیارت کا کوچ کیا پھر ایک دفعہ ہم شیخ زولی رحمہ اللہ کے ساتھ بغداد میں آئے اور ارادہ حج کار کھتے تھے۔ وہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ۔ تب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے کہا کہ:

(قَدِّمِیْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

تو شیخ نے اپنی گردن جھکا دی۔ ③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 34 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 34 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 34 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

⑧ شیخ محمد موسیٰ بن عبداللہ بصری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابوطالب عبدالرحمن بن ابوالفتح محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں بچہ تھا اور اپنے والد ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بصرہ میں شیخ ابو محمد بن عبداللہ بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے پھر انہوں نے کلام قطع کیا اور تھوڑی دیر سکوت میں آ گئے۔ ان کے جلال کی وجہ سے تمام حاضرین چپ کر گئے پھر انہوں نے سر کو زمین پر رکھ دیا اور کہا کہ: (عَلَى رَأْسِي) ”میرے سر پر۔“

پھر جب وہ گھر میں داخل ہوئے تو میرے والد بھی ان کے ساتھ داخل ہوئے اور میں ان دونوں کے پیچھے تھا۔ تب اُن سے میرے والد نے پوچھا اور وہ ان سے جرأت کر کے پوچھ لیا کرتے تھے کہ اے میرے سردار! آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ بتائیں کہ آج یہ کیا فعل تھا اور کیا کلام تھا؟ جو ہم نے آپ سے دیکھا (سنا)۔

انہوں نے فرمایا: کہ بیشک شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے آج بغداد میں کہا ہے کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ)

”یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

(وَلَمْ يَبْقَ وَلِيٌّ فِي الْأَرْضِ حَتَّى فَعَلَ بِثُلِّ مَا رَأَيْتُمْ فَعَلْتُ)

”اور زمین پر کوئی ولی اللہ ایسا نہیں رہا جس نے کہ میری طرح نہ کیا ہو جیسا کہ تم نے مجھے دیکھا ہے۔“

پس میرے والد نے اس دن کی تاریخ لکھ لی اور بغداد کی طرف گئے۔ میں اُن کے ساتھ تھا۔ جب ہم کو خبر دی گئی کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے وہی بات اُسی دن کہی تھی جس تاریخ کو میرے والد نے ”بصرہ“ میں لکھ رکھا تھا۔^①

⑨ شیخ حیات بن قیس رحمۃ اللہ علیہ و عنابہ

محمد حرانی المعروف ابن القطس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے والد ابوالفرح محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اور وہ شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھے رہتے تھے کہا کہ میں ان کی خدمت میں ”حران“ میں ایک روز حاضر ہوا۔ تب انہوں نے اپنی گردن لمبی کی اور کہا کہ (عَلَى رَأْسِي) میری گردن پر۔ میرے والد اور ان کے صاحبزادہ شیخ ابو حفص عمر رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کہ بیٹا بیشک ہمارے استاد شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت بغداد میں یہ کہا ہے کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

نجیب الدین ابوالفرج عبداللطیف بن شیخ علامہ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے والد سے کئی مرتبہ سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ کو "حران" میں دیکھا تھا کہ انہوں نے اس وقت جب کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا تھا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

"میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔"

اپنی گردن کو جھکایا اور یہ کہا کہ میری گردن پر۔^①

⑩ شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ

شیخ و علامہ ابو عمر عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے مصر سے حج کا ارادہ کیا اور بغداد میں اپنے مشائخ کی زیارت کے لئے آیا۔ خدا ہم کو ان سے نفع پہنچائے۔ جب میں اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور اس دن بغداد میں عراق کے بڑے بڑے مشائخ جمع تھے اور میں شیخ ابوالکرم معمر رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عبداللہ محمد درہانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک جانب بیٹھا تھا پھر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

"میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔"

اس وقت تمام حاضرین نے اپنی گردنوں کو جھکا دیا اور میں نے اپنا سر جھکا دیا۔ یہاں تک کہ زمین کے قریب ہو گیا اور ایسا ہی شیخ ابوالکرم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔ جب لوگ چلے گئے تو مجھ کو شیخ ابوالکرم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زمین میں کوئی ولی اللہ نہیں رہا جس نے حاضرین کی طرح سر نہ جھکایا ہو مگر ایک شخص نے "اصہبان" میں کہ اس نے سر نہیں جھکایا۔ سو اس کا حال بدل گیا۔ تب درہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصدیق کی۔^②

⑪ شیخ ابو محمد ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو محمد ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اپنے والد کے ساتھ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی رباط میں حاضر ہوا۔ تب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 35,36 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 36 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 36 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

⑫ شیخ سوید سنجاری رحمہ اللہ

شیخ ابو عمر عثمان بن عاشور اسجاری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دن شیخ سوید رحمہ اللہ نے اپنا سراپا رباط سنجا میں جھکایا۔ تب اس کو شیخ حسین تلغری رحمہ اللہ نے پوچھا تو فرمایا: کہ اس وقت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بغداد میں کہا ہے کہ:

(قَدِمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهٍ)

”میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

شیخ اسماعیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میرے والد سوید رحمہ اللہ اکثر شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے وہ فضائل جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیے تھے، ذکر کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر مجلس میں جب بیٹھتے ان کا ذکر کرتے تھے۔ ایک دن اپنے سر کو جھکا دیا اور کہا کہ ”علیٰ رَاسِیْ“ میرے سر پر۔

تب اُن سے حسین تلغری رحمہ اللہ نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا: کہ بیشک اس وقت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بغداد میں کہا کہ

(قَدِمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهٍ)

یہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

ہم نے اس تاریخ کو لکھ لیا پھر ہم کو معلوم ہوا کہ بیشک اس وقت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے یہ بات فرمائی تھی جب کہ ہم نے لکھ لیا تھا۔^①

⑬ شیخ رسلان دمشقی رحمہ اللہ

عارف ابو محمد رغب رحمہ اللہ نے فرمایا: شیخ رسلان دمشقی رحمہ اللہ نے ”دمشق“ میں اس وقت میں جب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے یہ کہا تھا کہ:

(قَدِمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهٍ)

”میرا یہ قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

اپنا سر جھکا دیا۔ شیخ نے اس بات کی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ خدا کی طرف سے بہتری اس شخص کی ہے کہ جس نے قدس کے سمندروں سے پانی پیا ہے۔ معرفت و انس کی بساط پر بیٹھا ہے۔ اس کے باطن نے ربوبیت کی عظمت و وحدانیت کے جلال کا مشاہدہ کیا ہے پھر اس کا وصف شہود کبریا میں فنا ہو گیا ہے۔ مقام قرار کے معائنہ کے وقت اس کا وجود فنا ہو چکا ہے۔ اس کی روح پر ازل کی ہوائیں بغیر شرمندگی و خوف کے چلی ہوں۔ تب وہ معاون انوار سے حکمت کی باتیں کرتا ہے۔ اس کے دل کی سیاہی کے ساتھ چھپے

ہوئے اسرائیل گئے ہیں۔ تب وہ خدا کے حضور میں چلانے والا ہے اور ہوش میں مجھ ہے، حیا کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس کے کان کھلے ہوئے اور صاف ہیں، تواضع کے ساتھ منکظم ہے۔ احتیاج کے ساتھ عاجزی کرنے والا ہے۔ تخصیص کے ساتھ مقرب ہے۔ اکرام کے ساتھ قاطب ہے۔ اُس پر اس کے رب کی طرف سے افضل تحیہ و سلام ہو۔

تب اُن سے کہا گیا کہ

(هَلْ فِي الْوُجُودِ الْيَوْمَ أَحَدٌ هَذَا وَصَفُهُ؟)

”کیا آج کوئی ایسا شخص موجود ہے جس کے یہ اوصاف ہوں؟“

انہوں نے کہا ہاں۔

(الْشَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ سَيِّدُهُمْ) ”شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ان کے سردار ہیں۔“

ابو یوسف انصاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ مرغیب رحمی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ اس کلام کے بعد فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے ایک بڑے قطب اور اپنے زمانہ کے بڑے ”فرد“ تھے۔ معارف کے علوم ان تک ملتا ہوتے تھے اور معالم حقائق کی باگیں ان کے سپرد کی گئی تھیں۔ عارفوں میں وہ شہباز روشن تھے اور داصلین میں سے نمین، صادقین کے قائلہ سالار تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب وہ بات کہتے تو ہیبت و وقار کے ساتھ ان کی بات بڑی ہوتی تھی اور ان کی خاموشی دلوں میں بزرگی اور نور کا لباس پہناتی تھی۔

ان کا کلام لوگوں کے سینوں کی باتوں کو بیان کرتا تھا۔ ان کے انفاس مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ان کے انوار سے طریقت حقیقت شریعت کے ارکان روشن ہوتے تھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اُن کے سبب اُن کے محبت اور فرماں بردار اور رفیق پر رحم کرتا ہے۔^①

① شیخ شعیب ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شیخ ابو مدین شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب کے درمیان مغرب کے وقت گردن جھکائی اور کہا کہ:

(وَأَنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُكَ وَاَشْهَدُ مَلَائِكَتِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ وَاَطَعْتُ)

”میں بھی اُن میں سے ہوں۔ خداوند میں تجھ کو اور حیرے ملائکہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے سنا اور فرمانبرداری اختیار کی۔“

تب اُن سے اُن کے اصحاب نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کہ بیشک اس وقت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں کہا ہے کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقِيْبَةٍ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ)

”میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

پھر ہم نے اس دن کی تاریخ کو لکھ لیا پھر ہمارے مسافر دوست عراق کی طرف سے آئے اور انہوں نے ہم کو خبر دی کہ شیخ

عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت میں کہ جب ہم نے مغرب کے وقت کو لکھ لیا تھا، یہ بات کہی تھی۔^①

⑮ شیخ سید عبدالرحیم قنادی رحمۃ اللہ علیہ

ہم کو مغربی الاصل سعیدی رحمۃ اللہ علیہ نے ”قنا“ میں فرمایا: جب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں یہ کہا کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ)

”یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

تو میرے والد عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے ”قنا“ میں اپنی گردن لمبی کی اور کہا سچ کہنے والے نے سچ مانے ہوئے نے سچ کہا۔ پوچھا گیا: کہ وہ کون ہے؟

فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ)

میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے اور فرمایا:

(وَقَدْ تَوَاضَعَ لَهُ رِجَالُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ) ”بیشک اُن کے لئے مشرق اور مغرب کے لوگوں (دلیوں) نے تواضع

کی ہے۔“

تب ہم نے اس وقت کو لکھ لیا پھر ہمیں خبر دی گئی کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اسی وقت ہی کہی تھی جس وقت کہ ہم نے لکھ رکھا

تھا۔^②

⑯ شیخ ابو عمرو عثمان مروزیہ بطحائی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو حفص عمر بن مصدق بن محمد بن حسین واسطی ربیع شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں ”بطائح“ میں شیخ ابو عمرو عثمان بن مروزیہ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں مدت تک ان کی خدمت کرتا رہا۔ ایک دفعہ میں ان کے پاس تین دن تک رہا پھر انہوں نے چوتھے دن کی صبح کو کہا کہ اے عمر! میرا ارادہ بغداد جانے کا ہے۔ میں نے کہا اے میرے سردار! میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔

انہوں نے کہا ”بِسْمِ اللَّهِ“ تم میرے پیچھے اور میرے قدم پر اپنا قدم رکھتے چلے آؤ۔ میں نے کہا ہاں ایسا ہی کروں گا۔ تب وہ ”بطائح“ سے نکلے اور میں ان کے پیچھے تھا۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا میں ویسا ہی کرتا تھا۔ سو ہم تھوڑی ہی دیر میں بغداد میں پہنچ گئے پھر وہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی رباط (سرائے) میں آئے اور ان کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ میں نے دیکھا تو اس میں عراق کے وہ تمام مشائخ تھے جن کو کہ میں پہچانتا تھا۔ تب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

① بہجة الاسرار صفحہ 38 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 39 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اَقْدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهٍ

”میرا قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہے۔“

تمام حاضرین نے اپنی گردنیں جھکا دیں اور شیخ عین بیٹے نے بھی اپنی گردن جھکا دی۔ فرمایا:

اَفْلَمَّا انْصَرَفَ النَّاسُ قَامَ وَقَبْلَ يَدِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ

”جب لوگ وہاں سے نکلے تو شیخ عین بیٹے کھڑے ہوئے اور شیخ عبدالقادر بیٹے کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔“^①

تب شیخ عبدالقادر بیٹے نے اُن کو فرمایا: کہ تم اپنے مکان کو جلد جاؤ پھر وہ نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا۔ میں ویسے ہی کرتا تھا جیسے کہ پہلے کیا تھا۔ ہم تھوڑی دیر میں جگہ میں آ گئے۔ میں نے اُن سے کہا کہ اے میرے سردار! آپ کے بغداد جانے کا اور اسی دن نکل آنے کا کیا سبب تھا؟ تو آپ نے فرمایا:

”مجھے حکم ہوا تھا کہ مجلس شیخ عبدالقادر بیٹے میں حاضر ہو جاؤں اور بغداد میں موالس کے اور کوئی میرا قصد نہ تھا۔“^②

⑩ شیخ مکارم نہر کی بیٹے

شیخ ابوالمجد بیٹے نے فرمایا: میں نے زیارت کی شیخ مکارم بیٹے کی ”بلاد سواد“ میں پھر وہ بغداد میں داخل ہوئے اور شیخ عبدالقادر بیٹے کی سرائے میں آئے۔ میں اُن کے ساتھ تھا۔ میں نے دیکھا کہ سرائے میں اکثر عراق کے مشائخ تھے اور شیخ عبدالقادر بیٹے تقریر فرما رہے تھے۔ تب وہ شیخ ابو نجیب سہروردی بیٹے اور شیخ سلطان مزین بیٹے کے درمیان بیٹھ گئے پھر شیخ عبدالقادر بیٹے نے فرمایا کہ:

اَقْدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهٍ

”یہ میرا قدم تمام ولی اللہ کی گردن پر ہے۔“

شیخ مکارم بیٹے نے اپنی گردن بڑھائی اور تمام حاضرین نے اپنی گردنیں بڑھائیں۔^③

⑪ شیخ خلیفہ التہرملی بیٹے

شیخ ابو یحییٰ بیٹے نے کہا کہ میں شیخ عبدالقادر بیٹے کی خدمت میں ان کی رباط میں حاضر ہوا جو حلبہ میں تھی۔ وہ مجلس مشائخ سے بھری تھی۔ میں شیخ خلیفہ بیٹے کی ایک جانب تھا۔ تب شیخ عبدالقادر بیٹے نے فرمایا کہ:

اَقْدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهٍ

① اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھوں کو عقیدت و تعظیم کی نیت سے چومنا باعث برکت ہے اور بزرگوں کی سنت ہے۔ (ابو مظہر محمد اسماعیل عطاری)

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 39، 40 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 40 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

شیخ خلیفہ نے اپنا سر نیچے کر لیا۔ میں نے ان سے سنا کہ وہ فرماتے تھے اگر انہوں نے کہا ہے تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ وہ اپنے وقت میں فرد ہیں۔^①

① شیخ عدی بن مسافر اموی رحمہ اللہ

شیخ ابو محمد عبد اللہ بطائنی رحمہ اللہ نے دمشق میں کئی دفعہ کہا کہ مجھ کو شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ نے سیدی شیخ عبد القادر رحمہ اللہ سے مانگ لیا کہ میں اُن کے ساتھ نماز پڑھوں۔ تب مجھ کو شیخ نے ان کے ساتھ جانے کا حکم دیا اور میں نے پانچ (5) سال تک ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ پانچ سال ان کی صحبت میں رہا اور وہ اس پہاڑ کے ظاہری گوشہ کی طرف نہیں نکلا کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں پسر کی لکڑی کا عصا ہوتا تھا۔ اس سے وہ پہاڑ کی زمین پر دائرہ کھینچا کرتے۔ اس میں بیٹھ جایا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ

(مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْمَعَ كَلَامَ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ فِي الْبَغْدَادِ فَلْيُجْلِسْ فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ)

”جو شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کی باتیں بغداد میں سنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اس دائرہ میں آ بیٹھے۔“^②

تب اُن کے اکبر مرید وہاں بیٹھ جاتے اور شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کی باتیں سنا کرتے تھے اور شیخ عبد القادر رحمہ اللہ اس وقت اپنی مجلس کے لوگوں سے فرمایا کرتے تھے کہ:

(عَيْنَ الشَّيْخِ عَدِي بْنِ مُسَافِرٍ فِيكُمْ)

”شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ کی آنکھ تم میں موجود ہے۔“

راوی کہتے ہیں کہ ایک دن وہ دائرہ میں داخل ہوئے پھر انہوں نے اپنی گردن جھکا دی یہاں تک کہ قریب تھا کہ زمین تک پہنچ جائے۔ ان کو بڑا وجد طاری ہوا اور حجرہ میں داخل ہونے کے بعد عمدہ کلام کرنے لگے اور اولیاء کا حال بیان کرنے لگے پھر ہم نے ان سے اس کی بابت پوچھا تو فرمایا: کہ بیشک آج شیخ عبد القادر رحمہ اللہ نے بغداد میں یہ کہا ہے کہ:

(قَدِمْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ)

”میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

ہم نے اس وقت کو لکھ لیا۔ اس کے بعد بغداد سے ہمارے پاس مسافر آئے اور انہوں نے ہم کو خبر دی کہ بیشک شیخ عبد القادر رحمہ اللہ نے اسی روز جس کو ہم نے لکھ لیا ہوا تھا یہ کہا تھا کہ:

① بہجۃ الاسرار صفحہ 40 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ یہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ کسی دوسرے مقام کے احوال کو دیکھ سکیں اور وہاں کا کلام سن سکیں تفصیل قصیدہ غوثیہ میں ملحقہ فرمائیں۔ (ابو حفصہ محمد اجمل عطاری)

(قَدِّمِ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

”یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

شیخ ابوالبرکات بکھڑے نے کہا کہ میرے چچا شیخ عدی بن مسافر بکھڑے نے اپنی گردن کو ”لاکش“ کے ظاہر گوشہ میں جھکایا۔ پھر وہ اس امر کی نسبت پوچھے گئے تو کہا کہ وہ شیخ عبدالقادر بکھڑے نے اس وقت بغداد میں کہا ہے کہ:

(قَدِّمِ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ)

”میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

انہوں نے مجدد کلام کیا جس میں شیخ عبدالقادر بکھڑے کے نام کو بلند کیا اور ہم نے شیخ عدی بکھڑے سے یہ کلام لکھ لیا۔



اولیاء کرام علیہم السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا

ہمیں حکم ملا کہ آپ کی عزت کریں

شیخ احمد بن ابوالقاسم بٹائی حدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں "لبنان" پہاڑ پر 579ھ میں آیا کہ وہاں کے صالحین کی زیارت کروں۔ اُن دنوں "اصہبان" کے رہنے والے ایک مرد صالح تھے جن کو "شیخ جبلی" کہا کرتے تھے۔ ان کا نام "شیخ جبلی" اس لئے پڑ گیا تھا کہ وہ مدت سے لبنان پہاڑ میں رہتے تھے۔ تب میں اُن کے پاس آیا اور ان کی خدمت میں بیٹھا اور کہا کہ اے میرے سردار آپ کو یہاں بیٹھے کتنے سال ہو گئے؟

انہوں نے جواب دیا کہ ساٹھ (60) سال گزر گئے ہیں۔

میں نے کہا کہ اس عرصہ میں کتنے عجائبات دیکھے؟

انہوں نے کہا کہ میں یہاں پر 559ھ میں تھا۔ تب میں نے چاندنی رات میں دیکھا کہ پہاڑ کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور قطار در قطار ہوا میں اڑتے ہیں اور عراق کی طرف جاتے ہیں۔ میں نے اُن میں سے ایک دوست کو کہا کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو؟ اس نے کہا ہم کو خضر علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ ہم بغداد میں جائیں اور قطب کے سامنے حاضر ہوں۔

میں نے کہا: (مَنْ هُوَ) وہ شخص کون ہے؟

کہا کہ: (الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ) وہ شیخ عبدالقادر ہیں۔

میں نے کہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں؟

انہوں نے کہا ہاں۔ تب ہم ہوا میں اڑے اور تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہم بغداد میں پہنچ گئے۔ تب ہم نے دیکھا کہ وہاں پر بڑے

بڑے اکابر اولیاء بیٹھے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ: (يَا سَيِّدُنَا) "اے ہمارے سردار۔"

اور وہ اُن کو جو حکم دیتے ہیں وہ جلدی سے اس کی تعمیل کرتے ہیں پھر ان کو حکم دیا کہ تم واپس چلے جاؤ۔ تب وہ ہوا میں اڑ کر واپس آئے اور میں بھی اپنے دوست کے ہمراہ ان کے ساتھ چلا آیا۔

جب ہم پہاڑ پر پہنچے تو میں نے اپنے دوست سے کہا کہ میں نے آج رات کی طرح کبھی نہیں دیکھا کہ تم ان کے سامنے ادب

کرتے اور ان کے حکم کو جلد مانتے تھے؟

اس نے کہا کہ بھائی! ہم کیوں ان کے حکم کو نہ مانیں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰه)

”میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

اور ہم کو حکم ہوا کہ ان کی اطاعت اور عزت کریں۔^①

اولیاء آپ کو کیسے سلام کرتے تھے؟

شیخ ابوالشام محمود بن احمد کردی حمیدی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب شیخ عبدالقادر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا کہ:

(قَدَمِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰه)

”میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

تو اس کے بعد جتنے اولیاء ابدال اوتاد، اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے شیخ کو اس خطاب سے سلام کہا کرتے تھے۔

(السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَالِكَ الزَّمَانِ يَا اِمَامَ الْمَكَانِ يَا قَائِمًا بِاَمْرِ اللّٰهِ۔ يَا وَارِثَ كِتَابِ اللّٰهِ يَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَيَا مَنِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَا بَدَتْهٖ وَاَهْلُ وَقْتِهٖ كُلُّهُمْ عَامِلَتَهٗ يَا مَنْ يَنْزِلُ الْقَطْرِ يَدْعُوْهُ وَيُدُّ الْفَرْعَ بِرُكْنَتِهٖ)

”آپ پر سلام ہو، اے زمانہ کے مالک، امام مکان، قائم بامر اللہ! اے وارث کتاب اللہ! اے نائب رسول اللہ! اے وہ جس کا مادہ آسمان و زمین میں ہے۔ اے وہ کہ اس کے وقت میں تمام (اولیاء) اس کے عیال ہیں۔ اے وہ جس کی دعا سے بارش ہوتی ہے۔ اے وہ کہ اسی کی برکت سے جانوروں کے تھنوں میں دودھ آتا ہے۔“^②

اولیاء آپ کی ہیبت سے جھک جاتے تھے؟

شیخ ابو محمد حسن صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں شیخ تقی الدین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ماہ رجب 613ھ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ شیخ ابوالحسن علی قرشی صلی اللہ علیہ وسلم عراق سے گم ہو گئے اور پہاڑ ”قاصیون“ کے ایک زاویہ میں اترے۔ جب اُن کے پاس شیخ تقی الدین یونینی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے میں اُن کے ساتھ تھا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کے پاس شیخ ابویونس عبداللہ بن یونس ارمنی اور شیخ ابو عمرو عثمان رودی اور شیخ ابو ابراہیم بن اسماعیل بن علی کورانی صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔

پھر شیخ علی قرشی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی باتوں میں یہ کہا اور ہم سن رہے تھے کہ میں نے شیخ قصب البان صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ:

① بہجة الاسرار صفحہ 43 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 44 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(هَلْ رَأَيْتَ مِثْلَ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ؟)

”کیا تم نے کوئی مثل شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے دیکھا؟“

اس نے کہا: (لا) ”نہیں۔“

اُن کے اس قول ”قَدَمِيْ هَذِهِ عَلَى رَقِيْبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ“ کہنے کے بعد باہر کے اولیاء اُن کے پاس حاضر ہوتے تھے۔
میں نے اُن اولیاء کے سروں کو دیکھا کہ شیخ کی اہیت کے مارے جھکے ہوتے تھے۔^①

اولیاء آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے ﴿

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اور شیخ ابو محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابو محمد بطاکی رحمۃ اللہ علیہ سے کئی دفعہ سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں اپنے شیخ، شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے گھر میں حاضر ہوا۔ تب میں نے اُن کی خدمت میں چار آدمیوں کو پایا جن کو میں نے پہلے نہ دیکھا تھا پھر میں اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔ جب کھڑے ہوئے تو شیخ نے مجھ سے فرمایا: کہ ان سے جا مل اور سوال کر کہ وہ تیرے لئے دعا مانگیں۔

تب میں اُن سے محن مدرسہ میں پہلے اس سے کہ وہ لکھیں جا ملا اور ان سے دعا کا طالب ہوا۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ تم کو خوشخبری ہو تو ایسے شخص کا خادم ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت کے سبب زمین کہ خواہ نرم ہو، پہاڑی ہو، جنگل ہو، دریا ہو، کی حفاظت کرتا ہے اور اسی کی دعا سے مخلوقات پر رحم کرتا ہے۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بدکار اور ہم اور تمام اولیاء ان کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں، ان کے قدموں کے سایہ کے تلے ہیں اور ان کے حکم کے دائرہ میں پھر وہ مدرسہ کے دروازہ سے نکل گئے اور میں نے اُن کو نہ دیکھا پھر میں شیخ کی خدمت میں تعجب سے واپس آیا پھر مجھ سے آپ نے پہلے اس سے کہ میں کچھ سناؤں یہ کہا کہ اے بندہ خدا اور میرے بھائی جو کچھ تم سے انہوں نے کہا ہے کسی کو مت بتانا۔

میں نے کہا اے میرے سردار یہ کون لوگ تھے؟

فرمایا: یہ کوہ قاف کے بڑے اولیاء میں سے ہیں اور وہ اس وقت کوہ قاف میں اپنی جگہ پر پہنچ گئے ہیں۔^②

اولیاء اللہ نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرتے ﴿

شیخ علی بن الہیثم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں بغداد میں ایک دفعہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے داخل ہوا۔ تب میں نے ان کو مدرسہ کی چھت پر پایا کہ وہ ”ضحیٰ“ کی نماز پڑھ رہے ہیں پھر جو میں نے میدان کی طرف دیکھا تو اس میں رجاں الغیب کی چالیس (40) صفیں کھڑی دیکھیں کہ ہر ایک صف میں ستر (70) مرد تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟

① بحۃ الاسرار صفحہ 44 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بحۃ الاسرار صفحہ 44، 45 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

انہوں نے کہا جب قطب نماز سے فارغ ہوں گے اور ہم کو بیٹھنے کا حکم دیں گے تب بیٹھیں گے کیونکہ ان کا ہاتھ ہمارے اوپر ہے اور ان کا قدم ہماری گردن پر ہے۔ ان کا حکم ہم سب پر ہے پھر جب شیخ نے سلام پھیرا تو سب کے سب جلدی جلدی ان کی خدمت میں سلام کہتے ہوئے حاضر ہوئے اور ان کے ہاتھ کو چومتے تھے۔ شیخ علی بن الہیثمیؒ کہتے ہیں کہ جب ہم شیخ عبدالقادرؒ کو دیکھتے تھے تو ہم سب بھلائی دیکھتے تھے۔^①

اللہ عزوجل آپ کا امتحان نہ لے گا

شیخ عبدالقادر بن عبداللہ سہروردیؒ فرماتے کہ میں شیخ حماد شیرہ فروشؒ کے پاس تھا اور شیخ عبدالقادرؒ بڑی عجیب بات کہہ رہے تھے۔ تب ان کو شیخ حمادؒ نے کہا کہ اے عبدالقادرؒ تم نے عجیب بات کہی ہے؟ کیا تم اس سے ڈرتے نہیں کہ خدا تم کو آزماتا ہو؟

جب شیخ عبدالقادرؒ نے اپنی ہتھیلی شیخ حمادؒ کے سینہ پر رکھ دی اور کہا کہ اب تم اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ لو کہ میری ہتھیلی میں کیا لکھا ہوا ہے۔

تب شیخ حمادؒ کو ایک طرح کی بے ہوشی ہو گئی پھر شیخ عبدالقادرؒ نے اپنی ہتھیلی شیخ حمادؒ کے سینے سے اٹھالی۔ شیخ حمادؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان کی ہتھیلی کو دیکھا کہ خدا تعالیٰ سے ستر 70 دفعہ اقرار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا امتحان نہ لے گا۔ شیخ حمادؒ نے کہا کہ:

(لَا بَأْسَ بَعْدَ هَٰذَا لَكَ فَضْلُ اللَّهِ مِنْ بَشَاءٍ وَيُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)

”اس کے بعد ہاذا لک فضل اللہ من بشاء ویؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم“^②



① بہجۃ الاسرار صفحہ 45 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 47 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کے بچپن کے بارے میں

آپ کو اپنی ولایت کا کب علم ہوا؟

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ:
(مَنْ عَلِمْتَ أَنَّكَ وَلِيُّ اللَّهِ؟)

”آپ کو کب معلوم ہوا کہ آپ اللہ ﷻ کے ولی ہیں؟“

آپ نے فرمایا: کہ میں اپنے شہروں میں دس 10 سال کا تھا۔ اپنے گھر سے نکلا تھا اور کتب کو جاتا تھا تو مدرس کتب کے لڑکوں سے کہتا تھا کہ: (أَفَسَحُوا الْوَلِيَّيَ اللَّهُ حَتَّى يَجْلِسَ) ”اللہ ﷻ کے ولی کے لئے جگہ فراخ کر دنا کہ وہ بیٹھ جائے۔“
پھر ایک شخص ہمارے پاس آیا جس کو میں اس دن پہچانتا نہ تھا۔ اس نے فرشتوں سے اس دن سنا کہ وہ یہ فرماتے تھے۔ ایک نے کہا: (مَا هَذَا الصَّبِيِّ؟) یہ لڑکا کون ہے؟

(فَقَالَ لَهُ سَتَكُونُ لَهُ شَأْنٌ عَظِيمٌ هَذَا يُعْطَى فَلَا يُمْنَعُ فَيُمْكِنُ فَلَا يُحْجَبُ وَيَقْرُبُ فَلَا يَمُكَّرُ بِهِ)

”اس نے اس سے کہا کہ عنقریب اس کی شان ہوگی۔ یہ دیا جائے گا اور روکا نہ جائے گا۔ قدرت دیا جائے گا اور مجھوب نہ ہوگا، اس سے مکر نہ کیا جائے گا۔“

پھر میں نے اس شخص کو چالیس (40) سال کے بعد پہچانا تو وہ اس وقت کے ابدال میں سے تھا۔^①

اے مبارک کدھر جاتے ہو کی صدا

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اس وقت اپنے گھر میں بچہ تھا جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں کہنے والے کو سنتا کہ وہ مجھ سے کہتا ہے:

(اَللّٰهُ اَيْنَ يٰمُبَارَكُ)

”اے مبارک کدھر جاتے ہو؟“

تب میں ڈر کر بھاگتا اور اپنی ماں کی گود میں چلا جاتا اور میں اب یہ بات اپنی خلوت میں سمجھتا ہوں۔
فرمایا: کہ میں اپنی جوانی کے دنوں میں سفر میں تھا یہاں تک کہ میں کہنے والے کو سنتا تھا کہ مجھے کہتا تھا:
(يٰعَبْدَ الْقَادِرِ اصْطَفَيْتَكَ لِنَفْسِي)

”اے عبدالقادر تم کو میں نے اپنے لئے پسند کیا۔“^①

تم کو سونے کے لیے پیدا نہیں کیا کی صدا

آپ فرماتے ہیں آواز سنا کرتا تھا اور کہنے والے کو نہ دیکھتا تھا۔ مجاہدہ کے دنوں میں مجھے اذیت آتی تو سنا کرتا کہ کوئی کہتا ہے:
(يٰعَبْدَ الْقَادِرِ مَا خَلَقْتُكَ لِلنُّومِ قَدْ أَحْبَبْنَاكَ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا فَلَا تَغْوِلْ عَنَّا وَأَنْتَ شَيْءٌ)
”اے عبدالقادر تم کو میں نے سونے کے لئے نہیں پیدا کیا اور بیشک ہم تمہارے اس وقت دوست تھے کہ تم کچھ شے نہ
تھے سو جب تم شے ہوئے تو مجھ سے غافل نہ ہونا۔“^②

آپ کے کلمات جن سے آپ کی عظمت معلوم ہوتی ہے

شیخ ابو مسعود احمد بن ابوبکر حریمی عطار رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابو عبد اللہ محمد بن قاسم ادانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شیخ صدقہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کلام
کیا کہ بطریق شرع اس پر انکار ہوتا۔ تب خلیفہ تک اس کی اطلاع پہنچی۔ تو اس نے متولی کے دروازہ پر ان کے حاضر ہونے کا اور
تعزیر دینے کا حکم دیا۔ جب ان کو حاضر کیا گیا اور ان کے سر کو کھولا تو ان کا خادم چلایا۔ اے شیخ! تب جس نے ان کو مارنے کا ارادہ کیا
تھا اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور متولی کے دل میں خدائے تعالیٰ نے بیت ڈال دی پھر وزیر کے اس امر کی خلیفہ کو اطلاع دی اور اللہ تعالیٰ نے
خلیفہ کے دل میں بیت ڈال دی۔ اس نے ان کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔

پھر وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رباط (سرائے) میں داخل ہوئے تو مشائخ اور لوگوں کو بیٹھا ہوا پایا کہ وہ شیخ کا انتظار کر رہے تھے کہ باہر نکل
کر وعظ فرمائیں۔ تب شیخ آئے اور مشائخ کے درمیان بیٹھے پھر جب کرسی پر بیٹھے تو کوئی کلام نہ کیا اور نہ قاری کو قرأت کا حکم دیا۔
لوگوں کو ایک بڑا وجد ہو گیا اور ان میں ایک بڑا امر آ گیا۔ شیخ صدقہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دل میں کہا کہ شیخ نے نہ کلام کیا ہے نہ قاری کو حکم
قرأت کا دیا پھر یہ وجد کہاں سے آ گیا؟ تب شیخ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

اور فرمایا: کہ ایک میرا مرید بیت المقدس سے یہاں پر ایک قدم میں آ گیا ہے اور میرے ہاتھ پر اس نے توبہ کی ہے۔ آج

① بیحۃ الاسرار صفحہ 48 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیحۃ الاسرار صفحہ 48 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ماضیٰں اس کی ضیافت میں ہیں۔

شیخ صدقہ رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں کہا کہ جو شخص ایک ہی قدم میں بیت المقدس سے بغداد میں آ جائے تو وہ کس بات سے توبہ کرتا ہے اور اس کو شیخ کی کیا حاجت ہے؟

شیخ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کہ اے شخص! وہ آ کر توبہ کرتا ہے کہ جو ہوا پر اڑا جاتا ہے پھر ادھر رجوع نہیں کرتا، وہ اس بات کا محتاج ہے کہ اس کو میں خدا کی محبت کا راستہ بتلاؤں پھر فرمایا: کہ میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چلہ پر چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر کمان پر چڑھا ہوا ہے۔ میرا تیر صائب ہے، میرا نیزہ بے خطا ہے، میرا گھوڑا زین کسا ہوا ہے، میں خدا کی روشن جلتی ہوئی آگ ہوں، میں حالات کا سلب کرنے والا ہوں، میں ایک ایسا سمندر ہوں کہ جس کا کنارہ نہیں، میں وقت کی دلیل ہوں، میں غیر میں ہو کر کلام کرنے والا ہوں، میں محفوظ ہوں، میں محفوظ ہوں، میں محفوظ ہوں۔

اے روزہ دارو! اے کھڑے ہونے والو! اے پہاڑ کے رہنے والو! تمہارے پہاڑ ٹوٹ گئے۔ اے گرجوں والو! تمہارے گرجے گر گئے۔ تم خدا کے حکم کی طرف آؤ میں خدا کے حکم میں سے ایک حکم ہوں۔ اے راستہ کے بتلانے والو! اے مردو! اے بہادر! اے بچو! آؤ اور لو اس سمندر سے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ اے عزیز! تو اکیلا ہے، آسمان میں اور میں اکیلا ہوں زمین میں (یعنی میں اولیاء اللہ میں یکتا ہوں)۔

مجھے کورات دن میں ستر (70) دفعہ کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھ کو اپنے لئے پسند کیا اور تاکہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ:

(يَا عَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ كُلُّ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ اُشْرُبُ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ نَكَلِيْمٌ وَّ اَمْتُكَ مِنْ الرِّدَى)

”اے عبدالقادر! تم کو میرے حق کی قسم ہے کما میرے حق کی قسم ہے، پی میرے حق کی قسم ہے، کلام کرتے ہو میں نے ہلاکت سے بے خوف کر دیا ہے۔“^①

دن مہینوں اور سالوں کا آپ کے پاس حاضر ہونا

حضرت شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابو حفص عمر کیمائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے سامنے مجلس میں ہوا پر اڑا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ آفتاب طلوع کرتا ہے تو مجھے سلام کہتا ہے۔ ہر آنے والا سال میرے پاس

① بھجۃ الاسرار صفحہ 49 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان، یہاں تو آسمان میں اکیلا ہے اور میری آنکھ کے سامنے پرورش کے حقیقی معنی مراد نہیں جیسا کہ اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔ امام اہل سنت نے یوں ترجمانی فرمائی:

قسمیں دے دے کہ کھانا ہے پلاتا ہے تجھے

پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

آتا ہے اور مجھ کو سلام کہتا ہے اور مجھے ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں واقع ہوں گی۔ ہر دن مجھ کو سلام کہتا ہے اور جو اس دن میں واقع ہوگا اس کی خبر دیتا ہے اور مجھے خدا کی عزت کی قسم ہے کہ نیک بخت اور بد بخت میرے سامنے لوح محفوظ میں پیش کیے جاتے ہیں۔ میں خدا کے علم اور مشاہدہ میں غوطہ لگانے والا ہوں۔ میں تم سب پر خدا کی ایک حجت ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کا زمین میں نائب اور وارث ہوں۔^①

ماہ رجب، شعبان اور رمضان کا حاضر ہونا

مشائخ کی ایک جماعت کہتی ہے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جمعہ کے آخر دن میں 30 جمادی الآخر 560ھ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ہم کو دھمکتے سناتے تھے تب ایک خوبصورت نوجوان آیا۔ شیخ کے پاس ایک طرف بیٹھ گیا کہنے لگا اے ولی اللہ! تم کو سلام ہو۔ میں ماہ رجب ہوں۔ آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو خوشخبری سناؤں اور آپ کو خبر دوں کہ جو معاملات ہونے والے ہیں۔ یہ لوگوں پر بہتر ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ اس رجب کے مہینہ میں نیکی کے سوا لوگوں نے اور کچھ برائی نہ دیکھی اور جب اتوار کا دن ہوا اور وہ مہینہ گزر گیا تو ایک بد شکل شخص آیا۔ اس وقت بھی ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے آکر کہا اے ولی اللہ! تم کو سلام ہو۔ میں شعبان کا مہینہ ہوں۔ آیا ہوں کہ آپ کو خوشخبری نہ سناؤں اور آپ کو وہ امور متلاؤں جو مجھ میں ہونے والے ہیں۔ ”بغداد“ میں بہت لوگ مریں گے۔ حجاز میں گرائی ہوگی۔ ”خراسان“ میں تلوار چلے گی۔ سودیسے ہی ہوا۔^② بغداد میں بڑی بیماری پڑی اور خبر آئی کہ ”عرب“ میں بڑی گرائی ہے اور خراسان میں تلوار چلی ہے۔ شیخ چند روز رمضان شریف میں بیمار رہے۔ جب پیر کا دن ہوا اور 29 رمضان شریف کی ہوئی تب بھی ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے اور اس دن شیخ کے پاس شیخ علی بن الہیثمی۔ شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہروردی، شیخ ابوالحسن جوہری، قاضی ابویعلیٰ محمد بن محمد براء رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے۔ ایک شخص خوبصورت بادقار آیا اور کہنے لگا کہ:

(السلام عليك يا ولي الله)

میں رمضان شریف کا مہینہ ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس بات کا عذر کرتا ہوا آیا ہوں جو مجھ میں مقدر ہیں اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت کرتا ہوں۔ یہ میرا آخری آپ سے ملنا ہے پھر وہ چلا گیا۔ شیخ نے اگلے سال کے ربیع الثانی میں انتقال فرمایا: اور اگلے رمضان شریف کو نہ پایا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کرسی پر بیٹھے ہوئے بارہا یہ سنا ہے کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے پاس رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے اور عذر کرتا ہے۔ اگر وہ اس مہینہ میں بیمار ہو جائیں یا ان کو فاقہ ہو تو وہ ان سے کہتا ہے کہ

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 50 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② کوئی کم فہم اس وجہ ماہ شعبان المعظم کو برائے سمجھے کیونکہ یہ حکمت والا مہینہ ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: اور ”شعبان شہری“ شعبان میرا مہینہ ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اس مہینے نے بعض وہ امور بتائے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اس میں خاص اس سال میں مقدر فرمائے تھے۔ (ابو حنظلہ محمد اسماعیل عطاری)

تمہارا کیا حال ہے اور تم پر کیا گزرا؟

راوی کہتا ہے کہ مجھ کو ان کے صاحبزادہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ کوئی مہینہ ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنے آنے سے پہلے آپ کے پاس نہ آتا ہو پھر اگر خدا نے اس میں برائی اور سختی مقدر کر رکھی تھی تو وہ بُری شکل میں آتا اور اگر اس میں نعمت و خیر و سلامتی مقدر کر رکھی ہوتی تو اچھی شکل میں آتا۔^①

خدا کے محبوب اور مردود کو دور سے جان لینا

راوی کہتا ہے کہ مجھ کو ان کے دونوں صاحبزادوں شیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شیخ کی خدمت میں جب کوئی شخص آتا اور آپ اس کو دور سے دیکھتے تو اتنی کم آواز سے کہتے کہ سنائی نہ دیتا۔

(مَرْحَبًا يَا حَبِيبَ اللَّهِ) ”اللہ کے دوست کو مرحبا ہو۔“

تب ہم اس شخص پر بہتری اور خدا کی طرف متوجہ ہونے کی علامات دیکھتے جس سے آپ کے قول کی تصدیق ہوتی تھی۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا کہ جب وہ آپ کے سامنے آتا اور دور سے آپ اس کو دیکھتے تو اس طرح کہتے کہ سنائی نہ دیتا کہ:

(لَا مَرْحَبًا بِطَرِيدِ اللَّهِ) ”تجھ کو مرحبا نہ ہو اور خدا کا مردود ہے۔“

تب اس شخص پر مردودیت اور خدا سے اعراض کی علامات ظاہر ہوتیں جس سے آپ کے قول کی تصدیق پائی جاتی تھی۔^②

ہر ولی کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوتا ہے

شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں 634ھ میں کہا سنا میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے مدرسہ میں کہ کرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے کہ:

(كُلُّ وَلِيٍّ عَلَى قَدَمِ نَبِيٍّ وَأَنَا عَلَى قَدَمِ جَدِّي)

”ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہے اور میں اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ہوں۔“

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قدم رکھا ہے میں نے بھی وہیں قدم رکھا ہے۔ مگر اتنا فرق ہے کہ وہ نبی کا قدم ہے۔ وہاں تک مرتبہ نبی کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں۔^③

انسانوں، فرشتوں اور جنوں کے شیخ

حضرت شیخ عارف ابو محمد علی بن ادريس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میں نے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا:

② بہجۃ الاسرار صفحہ 51 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

① بہجۃ الاسرار صفحہ 51 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 50، 51 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(الْأَنْسُ لَهُمْ مَشَائِخُ وَالْجِنُّ لَهُمْ مَشَائِخُ وَالْمَلَائِكَةُ لَهُمْ مَشَائِخُ وَأَنَا شَيْخُ كُلِّ)

”انسانوں کے مشائخ ہوتے ہیں اور جنوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں۔ میں کل کا شیخ ہوں۔“^①

مجھے کسی پر قیاس نہ کرنا

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ سے مرض موت میں سنا کہ اپنی اولاد سے فرماتے تھے ”مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوق میں ایسی دوری ہے جیسے کہ آسمان و زمین میں۔“

(لَا تَقْيِسُونِي بِأَحَدٍ وَلَا تَقْسِمُوا عَلَيَّ أَحَدًا)

”مجھ کو کسی پر قیاس نہ کرو اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔“

اور میں نے سنا کہ وہ اپنے بیٹے عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہ تم سوتے ہو یا جاگتے ہو، مجھ میں مر (یعنی میری اطاعت میں نہ ہو) تو بے شک تم جاگ اٹھو گے۔^②

آپ کا تقدیر سے جھگڑنا

شیخ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں 616ھ میں کہا کہ میں نے سنا شیخ ابو محمد عبدالقادر جیل رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے تھے کہ میں لوگوں کے حالات سے علیحدہ ہوں۔ میں ان کی عقلوں سے علیحدہ ہوں۔ تمام مردان خدا جب تقدیر تک پہنچتے ہیں رک جاتے ہیں مگر میں وہاں تک پہنچتا ہوں اور میرے لئے ایک کمر کی کھل جاتی ہے اس میں داخل ہوتا ہوں اور خدا کی تقدیروں سے خدا سے حق کے ساتھ جھگڑتا ہوں۔

(فَرَجُلٌ هُوَ الْمُنَازِعُ لِلْقَدْرِ لَا لِمَوَافِقِي لَهُ)

”ہاں مرد وہ ہے جو تقدیر سے جھگڑے نہ کہ وہ جو اس کے موافق ہو۔“^③

آپ کے دیکھنے والے کو خوشخبری

حضرت شیخ ابوالسعود احمد بن ابوبکر حریمی عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میں نے سنا اپنے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے تھے۔

(طُوبَى لِمَنْ رَأَى أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى وَأَنَا حَسْرَةٌ عَلَى مَنْ لَمْ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 52 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 52 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 52 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

یَرِنُ

”خوش ہو جائے وہ شخص کہ جس نے مجھے دیکھا اور وہ بھی کہ جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ میں اس شخص پر حسرت کرتا ہوں کہ جس نے مجھے نہیں دیکھا۔“^①

شیخ معروف کرنی رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کو قبر سے جواب دینا

شیخ ابوالحسن علی بن الہتقی زدرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ شیخ معروف کرنی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کی۔ پس فرمایا:

(السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخُ مَعْرُوفُ عَبْرَتَنَا بِدَرَجَةٍ)

”اے شیخ معروف آپ پر سلام ہو آپ ہم سے دو درجہ اوپر گزر گئے۔“

پھر دوبارہ ان کی زیارت کی اور کہا:

(السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخُ مَعْرُوفُ عَبْرَتَاكَ بِدَرَجَتَيْنِ)

”اے شیخ معروف آپ پر سلامتی ہو، ہم آپ سے دو درجہ گزر گئے۔“

پس شیخ معروف رحمۃ اللہ علیہ نے قبر سے جواب دیا:

(وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا سَيِّدُ أَفْضَلِ زَمَانَةٍ)

”آپ پر سلامتی ہو۔ اے اہل زمانہ کے سردار۔“^②

تمام زمانہ آپ کے سپرد کیا گیا

آپ نے اپنے مریدوں سے فرمایا: کہ مجھ کو عراق سپرد کیا گیا ہے پھر ایک مدت کے بعد ان سے کہا کہ میں تم سے پہلے یہ کہتا تھا کہ مجھ کو عراق سپرد کیا گیا ہے اور اب تمام زمین مشرق سے مغرب تک اس کے میدان اور آبادی، جنگل و سمندر، نرم زمین اور پہاڑی زمین میرے سپرد کی گئی ہے۔

راوی کہتا ہے:

(وَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ فِي ذَلِكَ إِلَّا وَقْدَاتُهُ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ إِحْتِرَامًا لِلْقُطْبِيَّةِ)

① بہجۃ الاسرار صفحہ 53 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 53 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان۔

نوٹ: پتا چلا کہ قبر والا زندہ بھی ہوتا ہے مٹا بھی ہے جواب دیتا اور پچھتا بھی ہے مگر شرط ہے کہ وہ ہو قبول بارگاہ الہی رحمۃ اللہ علیہ۔ (ابو حنظلہ محمد اجماعی مطاری)

”کوئی ولی اس وقت ایسا نہ تھا کہ اُن کے پاس نہ آیا ہو اور اُن کی قطبیت کی وجہ سے انھیں سلام نہ کیا ہو۔“^①

خدا سے اپنی حاجت آپ کے توسل سے مانگو ﴿

شیخ ابوالحسن قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میں نے شیخ ابو محمد عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، فرماتے تھے کہ:

(إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ حَاجَةً فَاسْأَلُوهُ يَٰ)

”جب تم خدا سے کوئی حاجت طلب کرو تو میرے توسل سے مانگو۔“^②

اہل مشرق و مغرب سے خطاب ﴿

شیخ صالح ابو محمد عبدالحق حری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہم نے شیخ محی الدین عبدالقادر جیل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ وہ کرسی پر بیٹھ کر کہہ رہے تھے۔ اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں، اور اے آسمان والو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾

”وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے کہ جن کو تم نہیں جانتے۔“^③

میں اُن میں سے ہوں کہ جن کو تم نہیں جانتے۔ اے زمین کے مشرق اور مغرب والو! آؤ مجھ سے سیکھو۔ اے عراق والو! تمام حالات میرے نزدیک ان کپڑوں کی طرح ہیں جو میرے گھر میں لٹکے ہوئے ہوں۔ ان میں سے جس کو چاہوں بہن لوں۔ تم کو مجھ سے بچنا چاہئے ورنہ میں تم پر ایسا لشکر لاؤں گا کہ تم اس کا سامنا نہ کر سکو گے۔

اے غلام! ہزار سال تک سفر کرتا کہ تو مجھ سے بات سنے۔ اے غلام! سن دلا یا ت یہاں ہیں۔ درجات یہاں ہیں۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ کوئی نبی ایسا نہیں جس کو خدا نے مبعوث کیا ہو اور کوئی ولی ایسا نہیں کہ وہ میری مجلس میں نہ آتا ہو۔^④ یہ زندہ ولی اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ اے غلام! میری بابت منکر نکیر سے پوچھو۔ جب کہ وہ تیرے پاس قبر میں آئیں تو وہ تجھے میرا حال بتلائیں گے۔^⑤

اگر چاہوں تو بتا دوں کیا کھاتے کیا بچاتے ہو ﴿

شیخ محمد عبداللطیف بن ابوطاہر احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جب بڑی بات کیا کرتے تھے تو

① بہجۃ الاسرار صفحہ 53 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② پارہ 14 النحل: 8

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 54 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ یقیناً انبیاء علیہم السلام کے آنے کا جتنا اس محفل کی شان و عظمت بتلانے کے لیے اور فیض دینے کے لیے اور اولیاء اللہ کا آنا یا تو اکہار شان کے لیے یا پھر فیض لینے کے لیے۔ (ابو حنظلہ محمد اجماع عطاری)

⑤ بہجۃ الاسرار صفحہ 54 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اس کے بعد یہ فرمایا کرتے تھے تمہیں خدا کی قسم یہ کہا کرو کہ آپ سچ فرماتے ہیں کیونکہ میں یقینی بات کہتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں و شک میں بلایا جاتا ہوں تب بولتا ہوں اور دیا جاتا ہوں تو تقسیم کرتا ہوں اور حکم دیا جاتا ہے تو کرتا ہوں اور لمحہ اس پر ہے جو مجھ کو حکم دیتا ہے اور دیت عاقلہ پر ہوا کرتی ہے تم کو میرا جملہ نامہ ہمارے دین کے لئے زہر ہے اور تمہاری دنیا و آخرت کے جانے کا سبب ہے۔ میں نکو اور اٹھانے والا ہوں۔ میں لڑنے والا ہوں اور تم کو خدا اور اپنے آپ سے ڈراتا ہوں۔

(لَوْلَا لِحَامُ الشَّرِيعَةِ عَلَى لِسَانِي لَا خَبَرْتُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدْخُرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ أَنْتُمْ بَيْنَ يَدَيَّ كَالْقَوَارِيرِ يَرَى مَا فِي بَوَاطِنِكُمْ وَظُلُومِكُمْ)

”اگر میری زبان پر شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تم کو بتلاتا جو تم کھاتے ہو۔ جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو۔ تم میرے سامنے شیشہ کی طرح ہو میں دیکھتا ہوں جو تمہارے پیٹوں اور ظاہر میں ہے۔“

اور اگر میری زبان پر حکم کی لگام نہ ہوتی تو البتہ یوسف علیہ السلام کا صاع و ہبات بول دیتا، جو اس میں تھی۔ لیکن علم عالم کے دامن میں پناہ لیا کرتا ہے تاکہ اس کا بھید ظاہر نہ ہو سکے۔^①

ہم زمانہ لوگوں کی باگیں آپ کے سپرد

شیخ ابوالقاسم بن بکراحمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک وقت میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ سے وہ باتیں جو کہ وہ کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے، لکھتا رہتا تھا۔ پس وہ کلام جو میں نے ماہ محرم 561ھ میں ان کے کلام میں سے لکھا یہ ہے:

کہ میرا دل خدا کے علم میں مخلوق سے ایک گوشہ میں چھپا ہوا ہے اور وہ ایک فرشتہ ہے۔ حق سبحانہ کے دروازہ پر میرے زمانہ کے ہر ایک آنے والے کے لئے اس کو قبلہ ظاہر کیا ہے اور میں بند دروازوں کے پرے انس و قرب کی بساط پر جا کر بیٹھ جاتا ہوں اور (الْحَمَلُ الْفَرْدُ) ”بادشاہ فرد“ ہوں جس کا ایک جلیس ہے کہ جو لوگوں کے اسرار پر واقف ہے۔ لوگوں کے دلوں کی طرف دیکھنے والا ہے۔ خدا نے اس کو ماسوا کے دیکھنے کی میل سے صاف کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایسی سختی بن گیا ہے کہ جس پر لوح محفوظ کا نقش اترتا ہے۔ اس کے اہل زمان کی باگیں اس کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ اس کو تصرف دیا ہے کہ جس کو چاہے دے جس کو چاہے منع کر دے اور غیب کی زبان سے اس کو کہا ہے کہ تو آج ہمارے نزدیک بامرتبہ امین ہے اور اس کو اہل یقین کی ارواح کے ساتھ دنیا و آخرت کے چہرہ پر بٹھلایا۔ خلق اور خالق کے درمیان ظاہر اور باطن کے درمیان معلوم اور غیر معلوم کے درمیان اس کے چار منہ بنائے ہیں:

① ایک تو وہ کہ جس کے ساتھ دنیا کو دیکھتا ہے۔

① شیخ رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں دیا جاتا ہوں تو دیتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ ان کا دینا ذاتی نہیں عطائی ہے اور جو کوئی بھی ان سے مانگتا ہے اس بات کو پیش نظر رکھ کر ہی مانگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے۔ لہذا کم از کم اللہ تعالیٰ کی عطا کو توبان لینا چاہیے۔ (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

② ایک وہ کہ جس کے ساتھ وہ آخرت کو دیکھتا ہے۔

③ ایک وہ کہ جس کے ساتھ قلوب کو دیکھتا ہے۔

④ ایک وہ کہ جس کے ساتھ خالق کو دیکھتا ہے۔

اس کو اپنی زمین اور اپنے جہانوں میں خلیفہ بنایا ہے۔ جب اس کے ساتھ کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو ایک صورت سے دوسری صورت کی طرف اور ایک شکل سے دوسری شکل کی طرف پلٹتا ہے پھر اس کو اسرار کے خزانوں پر مطلع کر دیتا ہے کیونکہ وہ ملک کا تنہا ہے۔ اس کے انبیاء علیہم السلام کا نائب ہے۔ اس کے ملک کا اپنے وقت میں امین ہے اور ہر رات دن میں خدا کی تین سو ساٹھ 360 رحمت کی نگاہیں اس کی طرف رہتی ہیں۔^①

آپ پر علم لدنی کے دروازے کھول دیئے گئے

شیخ ابوالحسن عمران سیہانی اور بزار رحمہ اللہ نے بغداد میں 591ھ میں کہا کہ ہم شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے پاس مدرسہ میں ”دروازہ ازج“ میں 557ھ میں حاضر ہوئے اور وہ انجیر کھا رہے تھے۔ جب آپ نے کھانا چھوڑ دیا اور دیر تک بے ہوشی میں رہے پھر کہا کہ اس وقت میرے دل پر علم لدنی کے ستر (70) دروازے کھول دیئے گئے۔ ہر ایک دروازہ اتنا فراخ ہے جیسے کہ آسمان و زمین کی فراخی۔ پھر خاص لوگوں کی معرفت میں دیر تک باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ حاضرین کے ہوش جاتے رہے اور میں نے کہا کہ ہم کو یہ گمان نہیں کہ شیخ کے بعد کوئی بھی ایسا کلام کر سکے۔^②

آپ کی مثل ولی نہ دیکھا گیا

حضرت شیخ ابوالحسن علی بن الہسنتی زدرانی رحمہ اللہ نے فرمایا:

(مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ زَمَانِي أَكْثَرَ كَرَامَاتٍ مِنَ الشَّيْخِ مُحْيِي الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ)

”میں نے اس زمانہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ کرامات والا نہیں دیکھا۔“

اور فرمایا کوئی شخص ان سے کسی وقت کوئی کرامت دیکھنی چاہتا تو فوراً دیکھ لیتا۔ کبھی خرق عادات ان سے ظاہر ہوتے اور کبھی ان میں ظاہر ہوتے۔

شیخ ابو عمرو عثمان صریفی رحمہ اللہ نے کہا خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے نہیں ظاہر کیا اور وجود میں مثل شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کے نہ ہی ظاہر کرے گا۔ ان کی کرامات جواہرات کی لڑیاں ہیں جو ایک دوسرے کے پیچھے ہوتی ہیں اور ہم میں سے کوئی ان کو گننا چاہتا تو گن لیتا۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 55 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 56 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ابوالحسن اور ابو محمد علیہ السلام کہتے ہیں کہ عراق کے مشائخ ان دونوں کی بات کو بڑی سمجھا کرتے تھے اور اس کو ظاہر نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ دونوں اگر دونوں کو آئندہ کی خبر نہ دیتے تو وہ دونوں اس سے خبر نہ دیتے۔ اگر گہرے سمندر سے تیز رفتار پرندے کی طرح کوئی وارد یا روشن ستارے سے غبار زائل ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اور کیا جنگل میں اونٹ تیز رفتار چلتا ہوا آفتاب کے قریب ہو سکتا ہے اور کیا باغوں میں پھولوں کے پتھار کا کوئی عدد شمار کر سکتا ہے۔

پس اے روشن سردار! ڈرو کیونکہ سمندر کے موتیوں کا سمندر میں کوئی احاطہ کرنے والا نہیں اور ہم غریب ذکر کریں گے۔ عقل مند کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحب توفیق و ہدایت ہے۔^①

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو وعظ کرو

شیخ عبدالوہاب اور عمران کیمائی اور بزار علیہ السلام نے شیخ محی الدین عبدالقادر علیہ السلام سے سنا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منگل کے دن 16 شوال 521ھ میں ظہر سے پہلے دیکھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے تم کلام کیوں نہیں کرتے؟ (یعنی وعظ و نصیحت)

میں نے کہا میں ایک غمی مرد ہوں۔ بغداد میں فصحاء عرب کے سامنے کیسے تقریر کر دوں گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کہ تم منہ کھولو۔ تب میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے اس میں سات (7) دفعہ لعاب ڈالا اور مجھ سے کہا کہ: (تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ وَادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ) ”لوگوں کے سامنے وعظ کرو اور ان کو اپنے رب کے راستہ کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔“

پھر میں نے ظہر کی نماز پڑھی اور بیٹھا۔ میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چلائے۔ تب میں نے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو دیکھا کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ: (يَا بُنَيَّ لِمَا تُكَلِّمُ عَلَى النَّاسِ؟) ”اے فرزند تم کیوں کلام نہیں کرتے؟“

میں نے کہا اے والد مجھ پر لوگ چلاتے ہیں پھر آپ نے کہا کہ اپنا منہ کھولو۔ میں نے کھولا تو انہوں نے میرے منہ میں چھ (6) دفعہ لعاب ڈالا۔ میں نے کہا کہ: (لَمَّا تَكَلَّمْتُهَا مَبْعَةً؟) ”سات (7) دفعہ کیوں نہیں ڈالتے؟“ انہوں نے کہا کہ: (أَذْبَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم) ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔“^② پھر وہ مجھ سے غائب ہو گئے۔

تب میں نے کہا کہ فکر کا غوطہ لگانے والا دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کے لئے غوطہ لگاتا ہے۔ تب وہ ان کو سینہ کے

① بہجة الامرار صفحہ 57 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② اللہ اکبر اللہ اکبر! کیا انداز ہے اور کیا ہی حال ہے کہ عمل کے عوض بھی برابری کو مناسب نہ جانا کہاں یہ ادب اور کہاں وہ لوگ کہ جنہوں نے تحقیق کے نام پر کہا کہ عمل میں بسا اوقات امتیازی سے بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دے تو ساتھ ادب بھی عطا کرے۔ جیسا کہ باب مدینۃ العلم علی شیر خدا کو حاصل تھا۔

(ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

کنارہ کی طرف نکال لاتا ہے۔ اس پر زبان کے ترجمان کا دلال بولی دیتا ہے۔ پھر وہ ایسے گھروں میں کہ خدا نے ان کی بلندی کا حکم دیا ہے۔ حسن طاعت کی عمدہ قیمتوں کے ساتھ خرید لیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ پہلا کلام ہے جو کہ شیخ رحمہ اللہ نے لوگوں کو کرسی پر بیٹھ کر سنایا تھا۔^①

حضور ﷺ نے فرمایا اطاعت کرو ﴿

شیخ سید جلیل ابوالعباس احمد بن شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابوالفتح محمد بن محمد ازہری بن مناخر محمد بن عتاری حسینی بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے دمشق میں 629ھ میں کہا کہ میں اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر جلی رحمہ اللہ کی مجلس میں 605ھ میں حاضر ہوا اور اس دن مجلس میں قریباً دس ہزار (10,000) مرد تھے۔ شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ آپ کے سامنے قاری کے چوڑے کے نیچے بیٹھے تھے۔ جب ان کو اونگھ آگئی تو آپ نے لوگوں سے کہا کہ چپ ہو جاؤ پھر وہ سب چپ ہو گئے یہاں تک کہ کہنے والا یہ کہہ سکے کہ ان سے صرف ان کے سالسوں کی آواز ہی سنی جاتی تھی پھر آپ کرسی پر سے اترے اور شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر شیخ علی ہتھی رحمہ اللہ بیدار ہوئے تو ان سے شیخ نے پوچھا کہ:

(أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ فِي الْمَنَامِ؟) ”کیا تم نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے؟“

(فَقَالَ نَعَمْ) ”انہوں نے کہا“ ہاں“

آپ نے فرمایا کس ای لئے میں نے ادب کیا۔

کہا کہ: (فَمَا أَوْصَاكَ؟) ”تم کو کیا وصیت کی؟“

کہا کہ: (بِمَلَا زِمَتِكَ) ”آپ کی خدمت کی۔“

راوی کہتا ہے کہ شیخ علی رحمہ اللہ سے شیخ کے اس کلام کی بابت کہ انہوں نے اسی وجہ سے ادب کیا۔ پوچھا گیا تو فرمایا:

الَّذِي رَأَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ رَأَاهُ هُوَ فِي الْبَقَّةِ

کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا وہ آپ نے بیداری میں دیکھا۔

راوی کہتا ہے کہ اس دن ان میں سے سات (7) مردوں کا مجلس میں انتقال ہوا۔ بعض ان میں سے وہ تھے کہ بے ہوشی کی حالت

میں ان کو گھر کی طرف اٹھا کر لایا گیا تو وہ اسی دن میں مر گئے۔^②

قاصد کے آنے سے پہلے جواب بھیج دیا ﴿

شیوخ کی ایک جماعت نے کہا کہ شیخ ابو محمد عبدالرحمن طفسونجی رحمہ اللہ نے ”طفسونج“ میں کرسی پر بیٹھ کر کہا میں اولیاء میں

① بہجۃ الاسرار صفحہ 58 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 58 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

پر عداوت میں ٹھک کی طرح ہوں جس کی گردن سب جانوروں میں بڑی ہوتی ہے۔

جب کھڑے ہوئے شیخ ابوالحسن بن احمد جی رحمہ اللہ جو بلند حال والے تھے۔ انہوں نے اپنی گڈری پھینک دی اور کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ تم سے جنگ کروں۔ تب شیخ عبدالرحمن رحمہ اللہ خاموش ہو گئے اور کہا میں نے اس کا کوئی بال نہیں دیکھا جو کہ اللہ جل جلالہ کی حمایت سے خالی ہو اور اس کو کہا کہ اپنی گڈری ہمیں لیں۔

انہوں نے کہا کہ جس کو میں اتار چکا ہوں اس کو پھرنے پہنوں گا۔ پھر انہوں نے جبہ کی طرف اشارہ کر کے اپنی بیوی کو پکارا کہ اے تا طرہ! مجھے کوئی کپڑا دے جس کو میں پہنوں۔ تب اس نے وہیں ”جبہ“ سے اس کی آواز سن لی اور اس کا کپڑا راستہ کی طرف پھینک دیا جس کو وہ پہن لیں۔

شیخ عبدالرحمن رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا کہ:

(مَنْ شَيْخُكَ؟) ”تمہارا پیر کون ہے؟“

انہوں نے کہا کہ: (شَيْخِي عَبْدُ الْقَادِرِ) ”میرا پیر شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ ہے۔“

اس نے کہا کہ میں نے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کا نام زمین پر ہی سنا ہے اور مجھے چالیس (40) سال ہو گئے کہ تقدیر کے دروازہ پر ہوں میں نے اُن کو وہاں نہیں دیکھا۔

پھر اپنے مریدوں کی ایک جماعت سے کہا کہ تم بغداد میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کو ”عبدالرحمن“ سلام کہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے تقدیر کے دروازہ پر چالیس (40) سال ہو گئے ہیں مگر میں نے آپ کو اس کے اعدا اور اس کے باہر کبھی نہیں دیکھا۔

تب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے اس وقت عبدالحق حری عثمان صریغی رحمہ اللہ سے کہا کہ تم ”طفسونج“ میں جاؤ۔ راستہ میں تم کو ایک جماعت ملے گی جو کہ شیخ عبدالرحمن طفسونجی رحمہ اللہ کے مریدوں میں سے ہے۔ ان کو انہوں نے اس غرض کے لئے بھیجا ہے اور پیغام کا ذکر کیا پھر جب تم ان کو ملو تو ان کو واپس اپنے ساتھ لے جاؤ اور جب تم سب شیخ عبدالرحمن رحمہ اللہ کے پاس پہنچو تو ان سے کہہ دو کہ ”عبدالقادر“ آپ کو سلام کہتے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ تم دروازہ کے درکات اور درجات میں رہتے ہو۔ تم کو معلوم نہیں کہ حضوری میں کیا ہے اور حضوری میں کون ہے؟ جو شخص کہ پردہ کے اعدا ہو اس کو معلوم نہیں ہوا کرتا۔ میں پردہ میں ہوں۔ داخل ہوتا ہوں اور نکلتا ہوں ”سر“ کے دروازے سے ایسے مقام پر کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکتے۔

اس کی علامت یہ ہے کہ تمہارے لئے فلاں خلعت فلاں وقت میں نے اپنے ہاتھ سے نکالی تھی جو کہ رضا کی خلعت تھی۔ اور دوسری علامت یہ ہے کہ فلاں ”سرد پافلاں“ رات میں تمہارے لئے میرے ہاتھ پر لگی تھی۔ وہ فتح کی سرور پافلاں تھی۔

تیسری علامت یہ ہے کہ تم کو دروازوں میں میرے ہاتھ پر جس کو میں نے تمہارے لئے نکالا تھا بارہ 12 ولی اللہ کے سامنے خلعت ولایت دی گئی تھی جو کہ کشادہ ہنر رنگ کی تھی جس کا نقش سورہ اخلاص تھا۔

وہ لوگ نصف راہ تک پہنچے تھے کہ اوپر سے شیخ عبدالرحمن رحمہ اللہ کے مرید آئے۔ انہوں نے ان کو لوٹا دیا اور سب مل کر شیخ موصوف

کی طرف آگئے اور ان کو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا پہنچا دیا۔ انہوں نے سن کر کہا کہ:

(صَدَقَتِ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ سُلْطَانُ الْوَقْتِ وَصَاحِبُ التَّصَرُّفِ فِيهِ)

”شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے سچ کہا وہ سلطان الوقت اور صاحب تصرف ہیں۔“

شیخ نے بیداری کی بجائے خواب میں قتل کو بدل دیا

ابوالمظفر حسن بن نعم بن احمد تاجر بخاراوی شیخ حماد شیر و فروش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں 521ھ میں حاضر ہوا اور ان سے کہنے لگا کہ اے میرے سردار! میں نے شام کی طرف قلعہ کی تیاری کی ہے۔ جس میں سات سو (700) دیہات کا مال ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہ اگر تم اس سال سفر کرو گے تو قتل ہو جاؤ گے اور تمہارا مال چھن جائے گا۔

تب وہ ان کے پاس سے غمزدہ ہو کر نکلا اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو ملا۔ وہ ان دنوں ابھی جوان تھے۔ ان سے جو بات شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہی تھی بیان کی۔ تب ان کو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ تم سفر کرو تم صحیح جاؤ گے اور مال لے کر واپس آؤ گے اس کا ضمان مجھ پر ہے۔

تب وہ شام کی طرف سفر کر گیا اور ہزار 1000 دیہات کو اپنا مال فروخت کر دیا۔ ایک دن ”حلب“ کے مقابلہ میں انسانی ضرورت کے لئے داخل ہوا اور ہزار 1000 دیہات کو ستابہ کے طاق میں رکھ کر بھول گیا اور باہر نکل آیا۔ اپنے ڈیرہ پر آ کر سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ گویا وہ قلعہ میں ہے جس پر عرب لوٹنے کو دوڑے ہیں۔ (لوٹ لے گئے) اور تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ ان میں سے ایک نے آ کر اس کو بھی حربہ مار کر قتل کر دیا۔ تب یہ گھبرا کر غیند سے اٹھ کھڑا ہوا۔ خون کا اثر گردن پر پایا اور ضرب کی درد کو محسوس کیا۔ اس کو اپنا مال یاد آیا تو جلدی سے کھڑا ہوا۔ جب ستابہ میں جا کر دیکھا تو مال وہیں پڑا ہوا تھا۔ اس کو لے لیا اور بخارا کی طرف سفر کر کے لوٹا۔ جب بخارا میں پہنچا تو دل میں کہنے لگا کہ اگر میں شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤں (تو بھی مناسب ہے) کما نہیں کی بات صحیح ہوئی۔

تب شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ اس کو سلطانی بازار میں مل پڑے اور کہنے لگے۔ اے ابو مظفر! پہلے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جا کیونکہ وہ خدا کا محبوب شخص ہے۔ اس نے تیرے بارے میں خدا تعالیٰ سے ستر (70) دفعہ دعا مانگی ہے حتیٰ کہ جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے بیداری میں قتل لکھا ہوا تھا اس کو خواب میں کر دیا اور جو تیرے مال کا لٹنا اور تیرا فقیر ہونا لکھا تھا، وہ نسیان میں کر دیا۔

تب وہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا تو آپ نے پہلے ہی فرمایا: کہ تم کو شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں نے ستر 70 دفعہ تمہارے لئے خدا کی جناب میں دعا مانگی ہے۔ مجھے معبود کی عزت کی قسم ہے میں نے تمہارے بارے میں ستر در ستر سے لے کر 70 مرتبہ دعا مانگی ہے۔ حتیٰ کہ جو تیرے لئے قتل بیداری میں لکھا گیا تھا وہ خواب میں کر دیا گیا اور جو مال کا لٹنا تھا وہ نسیان اور بھول

جس نے جو مال کا وہ دے دیا ﴿﴾

کثیر مشائخ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں حاضر تھے۔ تب آپ نے فرمایا: کہ تم میں سے ہر ایک شخص کوئی حاجت طلب کرے تاکہ میں اس کو دوں۔

شیخ ابوالسعود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں اختیار ترک کرنا چاہتا ہوں شیخ ابن قاعد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں مجاہدہ کی قوت چاہتا ہوں۔

شیخ بزار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں خدا کا خوف چاہتا ہوں۔

شیخ ابوالحسن فارسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میرا خدا کے ساتھ ایک حال تھا جو کہ جانا رہا ہے، میں چاہتا ہوں کہ وہ پھر لوٹ آئے۔

شیخ جمیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں حفظ وقت چاہتا ہوں۔

شیخ عمر غزال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں علم کی زیادتی چاہتا ہوں۔

شیخ غلیل بن احمد مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مقام قطبیت کے پانے سے پہلے نہ مردوں۔

شیخ ابوالبرکات ہامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خدا کی محبت میں استغراق چاہتا ہوں۔

شیخ ابوالفتوح نصر بن حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں قرآن و حدیث کو حفظ کرنا چاہتا ہوں۔

راوی نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ موارد ربانیہ اور اس کے غیر میں فرق کر لوں۔

ابو عبداللہ بن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں وزارت کا نائب بننا چاہتا ہوں۔

ابوالفتوح بن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں گھر کا استاذ بننا چاہتا ہوں۔

ابوالقاسم بن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں باب عزیز کا دربان بننا چاہتا ہوں۔

تب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ”ہم ان میں سے ہر ایک کی مدد کرتے ہیں اور یہ چیزیں تمہارے رب کی بخشش ہیں اور تمہارے رب کی بخشش ممنوع نہیں ہے۔“

ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: (فَوَاللَّهِ لَقَدْ تَالَوْا أَكْثَلَهُمْ مَا طَلَبُوا وَرَأَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي الْحَالَةِ إِلَى أَرَادَهَا) ”خدا کی قسم سب نے جو طلب کیا تھا وہ پالیا اور میں نے ہر ایک کو اسی حالت پر دیکھا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔“

مگر شیخ غلیل بن احمد مصری رحمۃ اللہ علیہ کو کہ ابھی ان پر وہ وقت نہیں آیا تھا کہ میں میں قطبیت کا وعدہ کیا تھا۔

شیخ ابوالسعود رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حال ہوا کہ وہ ترک اختیاری میں اعلیٰ درجہ تک پہنچ گئے اور اس میں بہت سے حقد مین پر بڑھ گئے۔ میں نے ان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے دل میں کبھی وہ بات نہیں گزری جو کہ میرے سجادہ سے خارج ہو۔ ان کا حال ایسا تھا کہ اس کی مثل بہت کم ہوگا۔

شیخ ابن قائد مصلیٰ کا مجاہدہ اتنا قوی ہو گیا کہ ان کے اہل زمانہ میں سے ہم کو کسی کا ایسا مجاہدہ معلوم نہ ہوا۔ وہ زمین کے نیچے اٹھائیس 28 سال کے بعد بیٹھے۔ میں نے ان سے 560ھ میں سنا کہ وہ فرماتے تھے میں سخت بھوکا اور سخت پیاسا رہا۔ بہت سویا اور بہت جاگا۔ بہت ڈر۔ بلا مجھ سے بھاگتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے امر پر غالب ہے۔

شیخ عمر بزار مصلیٰ خوف میں بڑے عالی درجہ تک پہنچ گئے یہاں تک کہ خوف کے مارے کسی وقت ان کے دماغ میں سے پانی ٹپک کر ان کے گلے میں اتر آتا۔

شیخ ابوالحسن قاری مصلیٰ کی طرف شیخ عبدالقادر مصلیٰ نے اپنی مجلس میں دیکھا جس سے وہ گھبرا گئے اور اسی وقت کھڑے ہو گئے۔ میں اگلے دن ان سے ملا اور حال پوچھا تو کہا کہ جس حال کو میں نے کھو دیا تھا، شیخ نے وہ حال لوٹا دیا اور ایک ہی نظر میں اور زیادہ بھی دے دیا۔

شیخ جمیل مصلیٰ کا یہ حال ہوا کہ وہ حفظ وقت اور دم کی حفاظت میں ہمارے علم میں اس درجہ تک پہنچ گئے کہ اور کوئی اس درجہ تک نہ پہنچا ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ بیت الخلاء میں جاتے تو اپنی تسبیح کو دیوار کی کھونٹی پر لٹکا جاتے اور اس کے دانے ایک ایک کر کے خود بخود چکر لگاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اس کو پکڑ لیتے۔ میں نے ان کا یہ حال بار بار دیکھا۔

شیخ غلیل مصریٰ کو شیخ عبدالقادر مصلیٰ نے فرمایا: کہ اے غلیل! تم جب تک قطب نہ ہو گے مرو گے نہیں اور میں نے آپ مصلیٰ سے اس کے بعد کئی مرتبہ سنا کہ غلیل مصریٰ مصلیٰ جب تک قطب نہ ہو لیں گے نہیں مریں گے۔

شیخ خزال مصلیٰ نے مختلف فنون کے علوم کو جمع اور بہت کچھ حفظ کر لیا۔ ان کے خزانہ سے ہزار 1000 کتابوں سے زیادہ فروخت کی گئیں۔ اس پر ان کو عتاب کیا گیا تو کہا کہ یہ سب مجھے حفظ ہیں۔

شیخ ابوالبرکات ہامی مصلیٰ کی طرف شیخ عبدالقادر مصلیٰ نے جب کہ وہ مجلس میں بیٹھے تھے، ایسی نظر فرمائی کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ تب ان کو آپ کے سامنے سے اٹھالیا گیا ان کو کچھ ہوش نہ تھا۔ ہم نے ان کو بغداد سے ایک مدت تک گم پایا پھر ہم نے ایک مدت کے بعد ”کسرخ“ کے میدان میں پایا کہ وہ آسمان کی طرف ٹنگی لگائے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کلام کیا تو انہوں نے مجھے جواب نہ دیا۔ تب میں لوٹ آیا پھر میں کئی سال کے بعد مصر کو گیا تو پھر میں نے ان کو پہلے حال پر دیکھا کہ باہر جنگل میں ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہیں۔ میں ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا۔ تب بھی مجھے کچھ جواب نہ دیا پھر میں ان کے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا اور میں نے کہا:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ اَنْ تَرُدَّ عَلَیْهِ عَقْلَہٗ لِیَكْلِمُنِیْ)

”اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے شیخ عبدالقادر مصلیٰ کے واسطے سوال کرتا ہوں۔“ ان پر عقل کو لوٹا کہ مجھ سے کلام کریں۔ تب وہ کھڑے ہوئے اور میرے پاس آئے۔ مجھے سلام کہا۔ میں نے ان سے دریافت کیا یہ کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ بھائی میں اس ایک نظر سے جو کہ شیخ عبدالقادر مصلیٰ نے میری طرف کی خدا کی ایسی محبت پا گیا ہوں کہ اس نے مجھے میرے وجود اور نفس سے غائب کر دیا ہے اور مجھے ایسا کر دیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو پھر وہ اپنی جگہ پر چلے گئے اور اسی حال پر لوٹ گئے جیسے کہ وہ تھے۔ میں روتا ہوا واپس

آگیا پھر مجھے خبر ملی کہ وہ اسی حالت میں 573ء میں انتقال کر گئے۔

شیخ ابوالفتح بن خضریؒ نے قرآن حکیم کو چھ 8 ماد میں حفظ کیا اور ان پر اس کا حفظ کرنا آسان ہو گیا اور پہلے اس سے سخت مشکل ساتوں قرأتیں اور بہت سی کتب حدیث میں بھی انہوں نے یاد کر لیں۔ ہمیشہ سنا تے اور فائدہ پہنچاتے رہتے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

لیکن میرا (راوی کا) یہ حال ہوا کہ آپ نے میرے سینے پر جب کہ میں ان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، ہاتھ رکھا۔ تب میں نے اسی وقت اپنے سینہ میں ایک نور پایا اور میں اب تک حق و باطل امور میں اور ہدایت و گمراہی میں اس کی وجہ سے فرق کر لیتا ہوں۔ پہلے اس سے میں بوجہ شبہات بے قرار رہا کرتا تھا۔

ابو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہوا کہ نائب وزارت پر مامور ہوئے اور مدت تک اس میں ملازم رہے۔
ابو الفتوح مہدی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ”دارالخلیفہ“ کے استاذ اور متولی مقرر ہوئے اور حضرت ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ باب عزیز کے دربان بنے
اور ایک طویل مدت تک اس پر قائم رہے۔

ابوالفتح محمد بن یوسف قطفنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دو شیخوں یعنی شیخ ابو عمر عثمان بن یوسف سلیمان المعروف بقصیر اور شیخ ابوالحسن علیا بن سلیمان المعروف ناعباکی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا یہ دونوں فرماتے تھے کہ شیخ خلیل مصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی موت سے سات 7 دن پہلے قطب ہو گئے۔ اور حضرت ابو الغیث عبدالرحمن بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا گیا وہ فرماتے تھے ایک شیخ جن کو شیخ خلیل مصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے، بغداد میں اپنی موت سے سات 7 دن پہلے قطب ہوئے۔^①

آپ نے علم کلام کے بدلے کیا دیا؟

حضرت شیخ سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میں اس حالت میں کہ جوان تھا، علم کلام میں مشغول ہوا اور اس میں میں نے بہت سی کتابیں حفظ کیں حتیٰ کہ اس میں فقیہ بن گیا۔ میرا چچا اس سے مجھے جھڑکتا رہتا تھا لیکن میں باز نہ آتا تھا۔ وہ ایک دن مجھے ساتھ لے کر حضرت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی زیارت کو آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ﴾

”اے ایماندارو! جب تم رسول سے تخلیہ میں باتیں کرنے آؤ تو پہلے صدقہ دے لیا کرو۔“^{۱۵}

اور ہم ایک ایسے شخص کی خدمت میں جا رہے ہیں کہ اُس کا دل خدا ﷻ کی طرف سے باتیں کرتا ہے۔ تم سوچو کہ ہم ان کی خدمت میں کیسے جائیں گے ان کی زیارت کی برکت حاصل کریں۔ پھر جب ہم ان کی خدمت میں بیٹھے تو میرے چچا نے حضرت شیخ رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ اے میرے آقا! یہ عمر میرا بھتیجا ہے۔ علم کلام میں مشغول ہے۔ میں اس کو منع کرتا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتا۔

① بھجۃ الاسرار صفحہ 66,67,68 مطبوعہ مؤسسة اشرفیہ پاکستان

④ پاره 28 المجادلہ: 12

آپ نے فرمایا: کہ اے عمر! تم نے کون کون سی کتاب علم کلام کی حفظ کی ہے؟

میں نے کہا کہ فلاں فلاں کتاب۔ جب آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر پھیرا تو خدا کی قسم! اس علم کو میرے سینے سے ایسا نکالا کہ مجھ کو ایک لفظ بھی اس کا یاد نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وہ تمام مسائل بھلا دیئے لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں اسی وقت ”علم لدنی“ بھر دیا پھر میں آپ کے پاس سے اٹھا تو حکمت کی باتیں کرتا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: کہ اے عمر! تم عراق میں سب سے آخر میں مشہور ہو گے۔ وہ کہتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سلطان طریقت اور حقیقت وجود میں تعریف کرنے والے تھے۔^①

شہاب الدین سہروردیؒ کے سینہ سے علم کلام کو دور کر دیا

شیخ نجم الدین تفتازانیؒ نے بیان کیا کہ شہاب الدین احمد سہروردیؒ کے صاحب و مرید سے، وہ فرماتے تھے کہ میں خلوت میں اپنے شیخ شہاب الدین احمد سہروردیؒ کے نزدیک بغداد میں چالیس (40) دن بیٹھا۔ میں نے چالیسویں دن شیخ شہاب الدینؒ کو اونچے پہاڑ پر دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے جواہرات ہیں اور پہاڑ کے نیچے بہت سے لوگ ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک صاع ہے جس کو بھرتے ہیں اور لوگوں پر بھیجتے ہیں۔ وہ جلدی جلدی سے ان کو لیتے ہیں اور جب جواہرات کم ہوتے ہیں تو ایسے بڑھتے ہیں گویا کہ ایک چشمے سے پھوٹتے ہیں۔

تب میں خلوت سے دن کے آخر میں نکلا اور آپ کے پاس آیا کہ ان کو اپنے مشاہدہ کی خبر سناؤں۔ انہوں نے پہلے اس سے کہ میں ان کو خبر دوں مجھ سے کہا کہ جو تم نے دیکھا ہے وہ سچ ہے اور اس کے مثل اور بھی ہے جو کہ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ نے مجھے علم کلام کے عوض میں دلایا تھا کیونکہ ان کا ہاتھ ایسا تھا کہ جو خدا کی طرف سے پھیلا ہوا تھا۔ جو پورا تصرف کرنے والا تھا جس کے فعل ہمیشہ خارق عادت تھے۔^②

پانی کو حکم دیا کہ گزرنے نہ دے

حضرت شیخ عطاء عونیؒ صبح کے وقت اپنے شہر سے ہر جمعہ کو نیرسان تک شریعہ (پانی) میں جایا کرتے تھے۔ ان کے مرید ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ وہ عالی مقام تھے۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو کہ شیر پر سوار تھے۔

تب میرے دل میں خیال گزرا اور میں بغداد شریف میں جا کر حضرت سیدی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے شیخ عطاءؒ کا حال بیان کیا۔ آپ نے چند روز کچھ جواب نہ دیا۔ جب میں نے آپ سے واپسی کی اجازت مانگی تو آپ نے رخصت کے وقت یہ فرمایا: کہ جب تم شریعہ تک پہنچو تم مخاضہ (گزرا گاہ آب) کے نزدیک کھڑے ہونا اور کہنا کہ عبدالقادر جیلانیؒ تم کو کہتا ہے کہ شیخ عطاءؒ اور ان کے ساتھیوں کو گزرنے نہ دینا۔

پھر جب میں لوٹا اور ”مخاضہ“ کے پاس کھڑا ہوا تو اس سے وہ پیغام جو شیخ نے دیا تھا پہنچایا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو شیخ

① بہجة الاسرار صفحہ 70 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 70، 71 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

عطا بخش اور ان کے مرید اپنی عادت کے موافق آئے اور پانی میں داخل ہونے کا ارادہ کرنے لگے۔ ان میں اور پانی میں ایک بڑی کھائی تھی پھر پانی بڑھ گیا۔ حتیٰ کہ کھائی تک پہنچ گیا اور وہ گزرنے پر قادر نہ ہوئے۔ تب شیخ عطا بخش نے اپنے مریدوں سے کہا کہ واپس چلو کیونکہ یہ ایک نئی بات پیدا ہوئی ہے پھر اپنے مریدوں سے کہا کہ تم اپنے سروں کو نکا کر لو، کہ ہم بغداد کو جائیں اور شیخ عبدالقادر بخش سے معافی طلب کریں۔ تب ان کے فرزند عبدالبرہیم نے کہا نہیں بلکہ ہم شیخ مفرج بخش کی طرف جائیں اور ان سے معافی مانگیں۔

جب وہ اس امر پر پختہ ہو گئے تو پانی اپنی اس حد پر اتر آیا جس پر کہ پہلے تھا۔ وہ نیشان کی طرف گئے اور شیخ مفرج بخش سے معافی مانگی۔ وہ نہایت عاجزی سے حاضر ہوئے۔ ان کی معافی کا دن ایک بڑا دن تھا۔^①

بغیر کھائے پئے طاقت ور ہو گئے

ابو عبداللہ محمد بن کامل شیبانی بخش نے کہا کہ میں نے شیخ عارف ابو محمد شادری محلی بخش سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں بغداد میں اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر جلی بخش کی زیارت کیلئے داخل ہوا اور آپ کی خدمت میں ایک مدت تک ٹھہرا پھر جب میں نے مصر کی طرف لوٹنے کا حلق اور معلوم سے مجرور ہونے کے قدم پر ارادہ کیا تو آپ سے اذن طلب کیا۔ تب آپ نے مجھے وصیت کی کہ کسی سے کچھ نہ مانگوں اپنی دونوں انگلیوں کو میرے منہ پر رکھ دیا اور مجھے یہ حکم دیا کہ ان دونوں کو چوسو میں نے ایسا کیا۔ آپ نے فرمایا: کہ اب تم درست ہدایت یافتہ ہو کر لوٹ جاؤ۔ تب میں بغداد سے مصر کی طرف آیا۔ میرا یہ حال تھا کہ نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اور میں بڑا طاقت ور تھا۔^②

آپ کی توجہ سے شراب کا سرکہ بننا

حضرت عبدالرزاق بخش فرماتے تھے کہ میرے والد یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر جلی بخش ایک دن نماز جمعہ کے لیے نکلے۔ میں اور میرے دو بھائی عبدالوہاب اور عیسیٰ بخش آپ کے ساتھ تھے۔ راستہ میں ہم کو سلطان کے تین شراب کے مٹکے ملے جن کی بو بہت تیز تھی۔ ان کے ساتھ کوئال اور دیگر کچھری کے لوگ تھے۔ ان سے شیخ بخش نے کہا کہ ”قفی“ ٹھہر جاؤ۔ وہ نہ ٹھہرے اور جانوروں کے چلانے میں انہوں نے جلدی کی پھر آپ نے جانوروں سے کہا کہ ”قفی“ ٹھہر جاؤ۔ وہ اپنی جگہ وہیں ایسے ٹھہر گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں۔ وہ بہت مارتے تھے مگر وہ اس جگہ سے نہ چلتے تھے اور ان سب کو قوت^③ کا درد شروع ہو گیا۔

اور زمین پر دائیں بائیں سخت درد کی وجہ سے لوٹنے لگے پھر تسبیح کے ساتھ چلانے لگے اور اعلانیہ توبہ و استغفار کرنے لگے پھر ان سے درد فوراً جاتا رہا اور شراب کی بوسرکہ سے بدل گئی۔ انہوں نے برتنوں کو کھولا تو وہ سرکہ تھا۔ جانور بھی آدمیوں کی طرح چلانے

① بھجۃ الاسرار صفحہ 74 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 83 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ یہ ایک بیماری ہے۔ بھجۃ الاسرار صفحہ 85 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

لگے۔ آپ تو جامع مسجد کو چلے گئے اور یہ خبر سلطان تک پہنچ گئی۔ جب وہ ڈر کے مارے روئے لگا بہت سے عمرات کے فعل سے ڈرا۔ شیخ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا اور حضرت کی جناب میں نہایت عاجزانہ بیٹھا کرتا تھا۔^①

تیس سال پہلے خبر دے دی

شیخ عارف ابو عمر عثمان صریفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرا ابتدائی حال یہ تھا کہ میں ایک رات ”صریفین“ میں باہر چت لیٹا ہوا تھا۔ تب پانچ کبوتر اڑتے ہوئے مجھ پر سے گزرے۔ میں نے ایک کو بزبان فصیح جیسے آدمی بولا ہے یہ کہتے ہوئے سنا:

(سُبْحَانَ مَنْ عِنْدَهُ خَزَائِنُ كُلِّ شَيْءٍ وَمَا يُنْزِلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ)

”یعنی وہ اللہ پاک ہے جس کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں اور نہیں اتارتا مگر ایک معلوم اندازہ کے مطابق۔“

اور دوسرے کو یہ کہتے ہوئے سنا:

(سُبْحَانَ مَنْ أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى)

”یعنی وہ پاک ذات ہے کہ جس نے ہر شے کو پیدا کیا پھر ہدایت دی۔“

تیسرے کو یہ کہتے ہوئے سنا:

(سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ حُجَّةً عَلَى خَلْقِهِ وَفَضَّلَ عَلَيْهِمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

”وہ اللہ پاک ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو مخلوق پر حجت بھیجا اور ان سب پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی“

اور چوتھے کو سنا وہ یہ کہتا ہے:

(كُلُّ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا بَاطِلٌ إِلَّا مَا كَانَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)

”یعنی ہر شے کہ دنیا میں ہے برباد ہے مگر جو کہ اللہ و رسول کے لیے ہو۔“

اور پانچویں سے سنا کہ وہ یہ کہتا ہے:

(يَا أَهْلَ الْغَفْلَةِ عَنْ مَوْلَاكُمْ قَوْمُوا إِلَيَّ رَبِّكُمْ رَبِّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيلُ وَيَغْفِرُ الذُّنُوبَ الْعَظِيمُ)

”یعنی اے مولیٰ سے غفلت کرنے والو! تم اپنے رب کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ جو کہ رب کریم ہے بہت کچھ دیتا ہے اور بڑے گناہ بخشتا ہے۔“

وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ کلام سن کر غش آ گیا اور ہوش آیا تو میرے دل سے دنیا اور اس کی چیزوں کی محبت جاتی رہی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے خدا سے عہد کیا کہ میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کے سپرد کروں گا جو میرے رب کا راستہ مجھے بتلائے اور میں وہاں سے

چل دیا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ کدھر جا رہا ہوں۔ تب مجھ کو ایک شیخ ملا جو کہ صاحب جلال اور روشن چہرہ تھا۔ مجھ کو اس نے کہا کہ
 "الْكَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا عُثْمَانُ" میں نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کو تبسم کے ساتھ پوچھا۔
 (مَنْ أَنْتَ وَكَيْفَ عَرَفْتِ اسْمِي وَمَارَاتِكَ قَطُّ)

"آپ کون ہیں اور میرا نام آپ نے کیسے پہچان لیا؟ حالانکہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔"
 انھوں نے کہا: (أَنَا خَضِرٌ؟) "میں خضر ہوں۔"

اور فرمایا: میں اس وقت شیخ عبدالقادر کے پاس تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے ابوالعاس! آج کی رات صریغین والوں میں
 ایک شخص کو جس کا نام "عثمان" ہے کشش ہوئی ہے۔ وہ خدا کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ خدا کی طرف سے وہ مقبول ہوا اور ساتویں آسمان
 پر سے اس کو پکارا گیا کہ اے میرے بندے تجھے مرحبا! اس نے خدا سے عہد کیا کہ اپنے آپ کو ایسے شخص کے سپرد کرے جو کہ
 اس کو پروردگار کی راہ دکھائے سو تم جاؤ اور اس کو راستہ میں پاؤ گے اس کو میرے پاس لے آؤ۔
 پھر مجھے کہا کہ:

(يَا عُثْمَانُ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ سَيِّدُ الْعَارِفِينَ فِي هَذَا الْعَصْرِ وَقِيلَهُ الْوَافِدِينَ فِي هَذَا الْوَقْتِ
 فَعَلَيْكَ بِمُعَازَمَتِهِ وَبِخِدْمَتِهِ وَتَعْظِيمِ حُرْمَتِهِ)

"اے عثمان! اس زمانہ میں شیخ عبدالقادر علیہ السلام کے سردار ہیں اور اس وقت آنے والوں کے قبلہ ہیں۔ تمہیں ان
 کی خدمت میں حاضر ہونا اور ان کی خدمت و عزت کرنا لازم ہے۔"

پھر مجھے کچھ خبر نہیں ہوئی مگر اسی حال میں کہ میں بغداد بہت جلد پہنچ گیا اور خضر علیہ السلام مجھ سے عاصب ہو گئے پھر میں نے ان کو سات
 (7) سال تک نہ دیکھا۔

تب میں شیخ عبدالقادر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے فرمایا: کہ ایسے شخص کو مرحبا ہے جس کو اس کے مولیٰ نے
 جالوروں کی زبانوں میں اپنی طرف جذب کر لیا اور اس کے لئے بہت سی نیکی جمع کی۔

اے عثمان! عنقریب خدا تعالیٰ تم کو ایک ایسا مرید دے گا۔ جس کا نام "عبدالغنی بن نقطہ" ہوگا۔ وہ بہت سے اولیاء اللہ
 سے بڑھ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے سبب فرشتوں کے ساتھ فخر کرے گا پھر میرے سر پر ایک ٹوپی رکھی۔ جب وہ میرے سر پر آئی تو
 میں نے اپنے تالو میں ایسی ٹھنڈک پائی جو میرے دل تک پہنچی۔ میرا دل ٹھنڈا ہو گیا۔ تب مجھ کو عالم ملکوت کا حال معلوم ہو گیا۔ میں
 نے سنا کہ تمام جہان اور اس کی چیزیں مختلف بولیوں میں خدا کی تسبیح و تہلیل بیان کر رہے ہیں۔ قریب تھا کہ میری عقل جاتی رہتی۔
 تب آپ نے مجھ پر روئی ڈال دی جو کہ آپ کے ہاتھ میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے میری عقل قائم رکھی اور میرا حوصلہ بڑھا دیا۔

پھر مجھے خلوت میں بٹھایا اور میں اس میں کئی مہینے تک رہا خدا کی قسم! میں نے کوئی امر ظاہر و باطن میں ایسا نہیں پایا کہ جس کی مجھے
 آپ نے میرے بولنے سے پہلے خبر نہ دی ہو اور نہ میں کسی مقام پر پہنچتا اور نہ کوئی حال مشاہدہ کرتا اور نہ کوئی غیب کا حال مجھ پر کھلتا
 مگر آپ پہلے ہی سے مجھے خبر دے دیتے اور اس کے احکام مفصل بیان کر دیتے۔ اس کی مشکلات حل کر دیتے۔ اس کی اصل و فرع

مجھے ملا دیتے۔ ہمیشہ آپ مجھ کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچاتے رہے۔ جہاں تک خدا کے علم میں میرے لیے تھا مجھے ان امور کی خبر دی جو مجھ پر پیش آنے والے تھے میں (30) سال کے بعد وہ ویسے ہی ہوئے جیسے آپ نے خبر دی تھی۔ آپ سے مجھے خرقہ پہننے اور ابن نقطہ کو مجھ سے خرقہ پہننے کے زمانہ میں پچیس (25) سال کا فاصلہ تھا وہ ویسا ہی نکلا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔^①

شیخ مکارم رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش کو پورا کر دیا

حضرت شیخ مکارم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں ایک دن شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے مدرسہ میں ”ازج“ کے دروازہ بغداد میں بیٹھا تھا۔ تب ہمارے سامنے سے ایک تیز اڑتا ہوا گزرا۔ میرے دل میں گزرا کہ میں اس کو کشک کے ساتھ کھانا چاہتا ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں نے زبان سے اس کا اظہار نہ کیا تھا۔

تب شیخ نے میری طرف ہنس کر دیکھا اور اوپر کودیکھا تو وہ تیز مدرسہ کی زمین پر گر پڑا اور اس نے سعی کی یہاں تک کہ میری ران پر ایک گھنٹہ تک ٹھہرا ہا تب شیخ نے کہا کہ اے مکارم! لے جو چاہتا ہے یا یہ کہ خدا تعالیٰ تیرے دل سے تیز اور کشک کھانے کی رغبت دور کر دے۔

مکارم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس وقت سے اس وقت تک میرے دل میں تیز اور کشک کی عداوت پیدا ہو گئی۔ وہ میرے سامنے بھٹا ہوا اور پکا ہوا رکھا جاتا ہے اور میں اس کی خوشبو کی بوجہ کراہت کے طاقت نہیں رکھتا اور اس سے پہلے میں تمام لوگوں سے زیادہ اس کو چاہا کرتا تھا۔^②

دل کے خیال پر مطلع ہو گئے

اور یہ کہا کہ ایک دفعہ میں آپ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ واصلین کے مقامات اور عارفین کے مشاہدات کا ذکر کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ہر ایک شخص جو حاضر تھا اللہ تعالیٰ کا شائق بن گیا۔ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے اور مقصود حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ تب آپ نے قطع کلام کیا میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا:

”اے مکارم! تم میں اور تمہارے مقصود کے حاصل کرنے میں دو قدم ہیں۔ ایک قدم سے دنیا کو اور دوسرے قدم سے اپنے نفس کو قطع کر دے پھر تو ہے اور تیرا رب۔“^③

آپ کی دعا دینے سے برکت

شیخ صالح ابوالمنظر اسماعیل بن علی بن سنان حمیری زبیرانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ پیشوا علی بن الہنتی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ چکے تھے فرمایا کہ

② بہجۃ الاسرار صفحہ 89،90 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

① بہجۃ الاسرار صفحہ 87،88 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 90 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ سردار علی بن الہتئی رحمہ اللہ جب بیمار ہوئے تو بسا اوقات میری زمین کی طرف زویران میں بھی تشریف لاتے، اور وہاں کئی روز گزارتے۔

ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوئے تب ان کے پاس میرے شیخ سید محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ بغداد سے عیادت کے لیے تشریف لائے۔ دونوں حضرات میری زمین میں جمع ہوئے۔ اس میں دو کھجوریں^① تھیں جو کہ چار سال سے خشک ہو چکی تھیں۔ ان کو پھل نہ آتا تھا۔ ہم نے ارادہ کر لیا کہ ان کو کاٹ دیں۔

تب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کھڑے ہوئے اور اس میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسری کے نیچے دو لٹل پڑھے۔ تب وہ پک گئیں ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کو پھل آ گیا حالانکہ ابھی کھجوروں کے پھل کا وقت نہ آیا تھا۔ میں نے کچھ کھجوریں اپنی زمین کی لے کر حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر کیں۔ آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ کو کہا:

(بَارَكَ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ ضِكَ وَدِرْهِمِكَ وَصَاعِكَ)

”اللہ تعالیٰ تیری زمین، تیرے درہم تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔“

وہ کہتے ہیں کہ میری زمین میں اس سال پہلے سے دگنا تنکا پیدا ہونا شروع ہوا۔ میرا یہ حال ہوا کہ جب میں ایک درہم کہیں خرچ کرتا ہوں تو اس سے میرے پاس دگنا تنکا آ جاتا ہے اور جب میں گندم کی سو 100 پوری کسی مکان میں رکھتا ہوں پھر اس میں سے پچاس 50 پوری خرچ کر ڈالتا ہوں اور باقی کو دیکھتا ہوں تو سو 100 پوری موجود ہوتی ہے۔ میرے مویشی اس قدر بچے دیتے ہیں کہ میں ان کا شمار بھول جاتا ہوں اور یہ حالت آپ کی برکت سے اب تک ہے۔^②

نزول بلاء کے راز کھول دیئے

حضرت شیخ ابوالحسن جو سنی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جوانی کے عالم میں مجھ پر ایک بڑی بلا آئی اور اس سے مجھ پر اکثر کام مشکل ہو گئے۔ تب میں اپنے سردار علی بن الہتئی رحمہ اللہ کی خدمت میں آیا کہ اس کی بابت ان سے پوچھوں۔ انہوں نے مجھ سے ابتداء کہا کہ اے ابوالحسن ایہ قدرت کی جانب سے وارد ہے۔ اس کے مشکلات اقوال سے حل نہیں ہوتے بلکہ افعال کے ساتھ ہوتے ہیں۔ تم شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی خدمت میں جاؤ کیونکہ اس وقت علماء عارفین کے وہ بادشاہ ہیں۔ وہ متفرقین کے افعال کی باگوں کے مالک ہیں۔ تب میں بغداد کی طرف آیا اور اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو مدرسہ کی قبلہ جانب بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ کے سامنے ایک جماعت تھی۔ جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے میری طرف دیکھا۔ میں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے میرے دل کی باتیں اور جس کام کیلئے میں آیا تھا سمجھ لیا ہے۔

تب آپ نے اپنے مصلے کے نیچے سے ایک دھاگا نکالا جو پانچ تار بنا ہوا تھا۔ اس کی ایک طرف مجھے دی اور ایک طرف اپنے

① یعنی دو درخت تھے۔

② بہجۃ الاسرار صفحہ 91 مطبوعہ مؤسسة الشرف، پاکستان

ہاتھ میں رکھی پھر اس کا ایک ہل کھول دیا تو مجھے میری بلا سے ایک بڑی بات معلوم ہوئی اور میں نے اس میں ایک بڑا "امر" دیکھا اور جوں جوں اس کا ہل آپ کھولتے تھے میں ایک بڑا امر دیکھتا تھا۔ جو مجھ پر وارد ہوتا تھا۔ جس کی کوئی حد نہ تھی۔ اس ضمن میں میں نے وہ باتیں دیکھیں کہ جن کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک کہ پانچوں ہل کھول دیئے۔ تب مجھ پر تمام آنے والی چیزیں کھل گئیں۔ اور مجھ پر اس کے پوشیدہ "امر" اس کے بھید کے درمیان سے ظاہر ہو گئے۔ میری بصیرت نورانی قوتوں سے قائم ہو گئی۔ یہاں تک کہ حجاب پھٹ گئے شیخ نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ اس کو زور سے پکڑ اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی انہی باتوں کو لیں۔

تب میں آپ کے سامنے سے اٹھا اور واللہ میں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی اور نہ حاضرین نے میرے معاملہ کو معلوم کیا۔ میں خدیوان کی طرف آیا اور جب میں اپنے سردار شیخ علی بن الہیثمیؒ کی خدمت میں بیٹھا تو انہوں نے میرے کلام کرنے سے پہلے مجھ سے کہا:

کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ شیخ محی الدین عبدالقادرؒ علماء عارفین کے بادشاہ ہیں اور متفرقین کے افعال کی ہاگوں کے مالک ہیں۔ اے ابوالحسن اتیرے آنے والی چیزوں کے احکام کا مجھ کو مشاہدہ نہ ہوتا لیکن جب شیخ عبدالقادرؒ کی نظر مجھ پر آنے والی بلا سے مل گئی تو مجھے یہ مشاہدات دکھائی دیئے۔ ان کے معلوم کرنے میں عمریں فنا ہو جاتی ہیں اور اگر اس کا تمہارے لیے یہ فرمانا نہ ہوتا کہ لے اس کو قوت کے ساتھ تو البتہ تجھ سے تیری عقل جاتی رہتی اور تیرا حشر عاشقوں اور پاگلوں کے زمرے میں ہوتا۔ انہوں نے تجھے خبر دی ہے کہ تو لوگوں کا پیشوا ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے مجھے فرمایا ہے کہ اپنی قوم کو حکم کر وہ اس کی عہدہ باتیں اختیار کریں۔^①

کتاب کے الفاظ ختم ہو گئے

حضرت شیخ ابوالمنظر منصور بن المبارک واسطی واعظ معروف جراردہؒ نے فرمایا: کہ میں جوانی کی حالت میں شیخ محی الدین عبدالقادرؒ کی جماعت میں حاضر ہوا۔ میرے پاس ایک فلسفہ کی کتاب تھی جس میں روحانیت کے علوم تھے آپ نے مجھ سے فرمایا: اور ابھی کتاب کو دیکھا بھی نہیں اور نہ یہ پوچھا کہ اس کتاب میں کیا ہے۔ اے منصور! یہ تیری کتاب تیرا ارنیق ہے۔ اٹھ اور اس کو دھو ڈال۔

میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے سامنے سے اٹھوں اور اپنے گھر میں جا کر کتاب کو رکھ چھوڑوں پھر اپنے ساتھ شیخ کے خوف کی وجہ سے نہ لاؤں۔ میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ اس کو دھو ڈالوں کیونکہ مجھے اس کی محبت تھی۔ اس کے بعض مسائل میرے ذہن میں گھر کر چکے تھے۔ اب میں اس ارادہ سے اٹھا۔ تب آپ نے میری طرف تعجب سے دیکھا تو میں اٹھ نہ سکا اور میرا یہ حال ہوا کہ وہیں قیدی ہو گیا۔

آپ نے مجھے فرمایا: کہ مجھ کو اپنی کتاب دے۔ میں نے اس کو کھولا تو وہ سفید کاغذ تھے اس میں ایک حرف نہ تھا۔ میں نے وہ آپ

کو دے دی تو آپ نے اس کی ورق گردانی کی اور فرمایا: کہ یہ کتاب فضائل قرآن ہے جو کہ ”محمد بن فریس رحمۃ اللہ علیہ“ کی تصنیف ہے پھر وہ مجھے دے دی۔ میں نے دیکھا تو وہ کتاب فضائل قرآن ”محمد بن فریس رحمۃ اللہ علیہ“ کی تھی جو کہ نہایت عمدہ خوشخط تھی ^① پھر مجھ کو شیخ نے فرمایا:

(تَتُوبُ دَانَ تَقُولُ بِلِسَانِكَ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِكَ)

”تو اس بات کہنے سے توبہ کر جو کہ تیرے دل میں نہ ہو۔“

میں نے کہا: (نَعَمْ سَيِّدِي) ”ہاں میرے سردار۔“

فرمایا: کہ اٹھ کھڑا ہو۔ میں کھڑا ہوا تو میرے دل سے وہ تمام مسائل فلسفہ و روحانیت کے جو میں نے حفظ کیے تھے سب بھول گئے۔ اور میرے سینہ میں سے ایسے جاتے رہے کہ گویا مجھے اب تک کبھی یاد ہی نہ تھے۔ ^②

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ایسے حال میں کہ آپ گاؤنگیہ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ فلاں شخص اس وقت کرامات عبادات اور خلوت و زہد میں مشہور ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں یونس بن متی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام سے بڑھ گیا ہوں۔ تب شیخ کے چہرہ پر غضب طاری ہوا اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ گاؤنگیہ کو ہاتھ میں لے کر اپنے سامنے پھینک دیا اور فرمایا: کہ میں نے اس کے دل کو قابو کر لیا۔

پھر ہم جلد اٹھے اور جا کر اس شخص کو دیکھا کہ اس کی روح اسی وقت پرواز کر گئی تھی حالانکہ وہ تندرست تھا۔ کوئی اس کو بیماری نہ تھی پھر میں نے اس کو ایک مدت کے بعد خواب میں دیکھا تو اس کی حالت اچھی ہے۔ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے۔ اس نے کہا مجھے بخش دیا اور مجھ کو میرا وہ کلمہ جو اس کے نبی یونس بن متی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تھا۔

(وَكَانَ الشَّيْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ شَفِيعِي عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى وَعِنْدَ نَبِيِّ يُونُسَ بْنِ مَتَى قُلْتُ خَيْرًا كَثِيرًا)

اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اس کے نبی یونس بن متی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس میری سفارش کی تھی اور میں نے بہت سی بھلائی حاصل کی۔ ^③

① اگر کسی کے پاس یہ کتاب ہو تو وہ ادارے کو بھجوا دے۔ تاکہ اس کا ترجمہ کر دیا جاسکے۔ (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

② اس سے معلوم ہوا کہ ہر کتاب بھی نہ پڑھنا چاہیے جب تک اس کے بارے کی صاحبِ علم سے راہنمائی نہ ملے۔ پس ایک کتاب (تذکرہ غوثیہ) نامی ہے علامہ نے فرمایا کہ اس کو نہ پڑھنا چاہیے۔ (میرے خیال میں کتاب تذکرہ غوثیہ، غوثِ ملی شاہ پانی پتی کے بارے میں ہے، نہ کہ حضور غوثِ پاک کے بارے میں، تذکرہ غوثیہ کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس کتاب کو جلادو) (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

③ بھجوة الاسرار صفحہ 97 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے دل کو قبض کر لیا تو یقیناً وہ توبہ کر کے مراہم کا پھر اللہ تعالیٰ اور حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بذریعہ سفارش غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس کی نجات یقینی ہوئی۔ میرے امام امام المسند مجددِ دین و ملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع

جو میرا غوث ہے اور لاؤلا بیٹا تیرا

آپ نے ہاتھ مارا پھر میں کبھی نہ ڈرا

حضرت ابو حفص عمر بن محمد بن عمر دیمری ابن حزامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے سردار شیخ ابوالحسن علی بن الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں 550ھ میں لے کر آئے۔ آپ سے عرض کیا کہ یہ میرا غلام ہے۔ تب آپ نے اپنا کپڑا اتارا اور مجھ کو پہنا دیا۔ مجھ سے فرمایا: کہ اسے طے! تم نے آرام کی قمیص پہن لی وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو وہ لباس پہنے ہوئے بیسٹھ 85 سال گزر چکے ہیں کہ اس میں مجھے درد وغیرہ محسوس نہیں ہوا کہ جس کی میں شکایت کروں اور کہا کہ وہ مجھ کو 580ھ میں بھی ان کی خدمت میں لائے اور کہا کہ میں آپ سے اس کے لیے خلعت ہا ظنیہ بھی طلب کرتا ہوں۔ تب تھوڑی دیر سر جھکائے رکھا تو میں نے ایک نور کی بجلی دیکھی کہ آپ کے سینہ سے نکلی اور مجھ سے قریب ہوئی۔ تب میں نے اسی وقت مردوں اور ان کے حالات کو اور ملائکہ کو ان کے مقام پر دیکھا۔ ان کی تسبیحات مختلف بولیوں میں سنیں۔ ہر انسان کی پیشانی پر لکھا ہوا میں نے پڑھ لیا اور بڑے بڑے امور کا مجھ پر کشف واضح طور پر ہو گیا۔

پھر مجھ کو شیخ نے فرمایا: کہ ان کو لے اور ڈرمت۔ ان سے میرے سردار علی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں اس کی عقل جانے کا خوف کھاتا ہوں۔ تب آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا تو میں نے اپنے باطن میں ہر ایک شے اہرن کی طرح پائی۔ تب سے میں کسی شے سے جس کو میں نے دیکھا یا سنا ہو کبھی ڈرا نہیں میں اب تک اسی بجلی کے نور سے ملکوت کے راستوں میں روشنی پاتا ہوں۔^①

میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہوں

شیخ ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پہلے پہل جب بغداد میں داخل ہوا۔ کسی شخص اور کسی مکان کا واقف نہ تھا۔ تب میں نے ایک عمدہ مدرسہ میں جا کر پناہ لی جو کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ تھا۔ اس وقت میرے سوا وہاں پر اور کوئی نہ تھا۔ تب میں نے ایک کہنے والے کو مکان کے اندر سے سنا وہ کہتا ہے کہ اسے عبدالرزاق! نکل اور وہاں جا کر دیکھ۔ تب وہ نکلے اور مجھے دیکھا پھر اندر گئے اور کہنے لگے وہاں پر صرف ایک بچہ جیٹھی موجود ہے۔ فرمایا: کہ اس بچہ کی بڑی شان ہوگی پھر شیخ نکلے آپ کے ساتھ روٹی تھی میں نے اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہ تھا۔ تب میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ مجھے فرمایا: نفع دے۔ خدا تجھ کو نفع دے۔ خدا تجھ کو نفع دے۔ ایک الگ زمانہ آئے گا کہ لوگ تیرے محتاج ہوں گے اور تو بلند مرتبہ ہو جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہوں۔^②

خادم بے ہوش اور لوٹا قبلہ رخ ہو گیا

حضرت شیخ احمد جوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ نور الدین ابوعبداللہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ

شہر میں مشہور ہو گیا پھر آپ کی زیارت کا جیلان کے تین مشائخ نے قصد کیا۔ جب وہ بغداد میں آئے اور مدرسہ میں پہنچے۔ اذن طلب کر کے حاضر ہوئے آپ کو بیٹھے ہوئے پایا آپ کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی آپ کے لوٹے کو قبلہ کی جہت کی دوسری طرف پایا۔ خادم آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ تب لوٹے کی وجہ سے اور خادم کی سستی کی وجہ سے ایک دوسرے نے منکروں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھا۔

تب آپ نے کتاب کو اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اور ان کی طرف گھور کر دیکھا اور خادم کی طرف بھی گھور کر دیکھا۔ وہ تو مر کر گر پڑا اور لوٹے کی طرف نظر بھر کر دیکھا تو وہ چکر میں آ کر قبلہ کی طرف پھر گیا۔^①

تمام عمر روزوں کا ثواب

آپ کی خدمت میں بغداد کے مدرسہ میں 540ھ میں شیخ بٹا بن بطو، شیخ علی بن الہیسی، سید شیخ ابوسعید قیلوی اور شیخ ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہم حاضر ہوئے تب شیخ نے خادم کو حکم دیا کہ دسترخوان بچھا دے۔ جب دسترخوان بچھا دیا اور وہ کھانے لگے تو آپ نے خادم سے فرمایا: کہ بیٹھ اور کھا۔ اس نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: کہ کھا تجھ کو ایک روزہ کا ثواب مل جائے گا۔ اس نے پھر کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: کھا اور تجھ کو ایک ہفتہ کے روزوں کا ثواب مل جائے گا۔ اس نے پھر کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: کہ کھا تجھ کو ایک مہینہ کے روزوں کا ثواب ملے گا اس نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے پھر فرمایا: کھا اور تجھ کو سال بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ اس نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: کہ کھا تجھ کو زمانہ بھر کے روزوں کا ثواب ہو گا۔^② اس نے پھر کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ تب آپ نے اس کی طرف حصہ سے دیکھا تو وہ زمین پر گر پڑا اور اس کا بدن پھول گیا۔ اس میں سے پیپ نکلنے لگی۔ تب مشائخ حاضرین نے اس کی سفارش کی اور آپ کے جلال کو فرو کیا۔ یہاں تک کہ آپ اس سے راضی ہوئے اور وہ جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو گیا گویا اس کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔^③

آپ کی مجلس سے قضاے حاجت کے لئے آنا جانا اور آنا

حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بٹا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں مدرسہ بغداد میں 553ھ میں ابوالمعالی محمد بن علی بن احمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تاجر حاضر ہوئے پھر ان کو قضاے حاجت نے ایسا سخت تنگ کیا کہ چلنے پھرنے سے روک دیا۔ بڑی

① بہجۃ الاسرار صفحہ 101 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② آپ کا یہ فرمانا آپ کی بلند شان کی طرف اشارہ ہے۔ یقیناً غلام کا روزہ لٹلی ہوگا کیونکہ لٹلی روزہ کو کسی ضرورت سمجھ کی وجہ سے یا پھر مجبوری، توڑنا جائز ہے۔ جبکہ اعمال کا ثواب بندے کے عمل کے مطابق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہے۔ جس کے لئے جتنا چاہے بڑھا دے۔ اگر غلام روزہ توڑتا اور حضور ﷺ پاک ﷺ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کر دیتے تو اتنا ثواب ملنا کوئی محال امر نہ تھا۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ میرے صحابی کا مٹھی بھر جو خیرات کرنا تھا ارے اُحد پہاڑ برابر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 101 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سخت تکلیف ہوئی۔ اس نے شیخ کی طرف فریادیں ہو کر دیکھا اور شیخ اپنے منبر کی سیڑھی سے چھ اتر آئے اور پہلی سیڑھی پر ایک سر آدمی کے سر کی طرح ظاہر ہوا پھر اور چھ اترے تو وہ کندھے اور سینہ تک ظاہر ہوا۔ اسی طرح آپ سیڑھی بہ سیڑھی اترتے یہاں تک کہ کرسی پر ایک صورت شیخ کی صورت کی طرح برابر ہو گئی۔ لوگوں کے سامنے شیخ کی آواز کی طرح بولتی تھی اور شیخ کے کلام کی طرح کلام کرتی تھی۔ اس بات کو سوا اس شخص کے اور جس کو خدا نے چاہا اور کوئی نہ دیکھتا تھا۔

آپ لوگوں کو چرتے ہوئے آئے یہاں تک کہ اس کے سر پر کھڑے ہو گئے اور اس کے سر کو اپنی آستین سے ڈھانک لیا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ اپنے رومال سے ڈھانک لیا۔ وہ کہتا ہے کہ میں ایک دم ایک بڑے جنگل میں پہنچ گیا جس میں نہر ہے۔ اس کے پاس ایک درخت ہے۔ اس میں اس نے وہ کنجیاں جو اس کی جھولی میں تھیں لٹکا دیں اور خود حاجت طبعی سے فارغ ہوا۔ اس نہر سے وضو کیا اور دو رکعت نفل پڑھے جب سلام پھیر لیا تو آپ نے اپنی آستین کو یا رومال کو اس پر سے اٹھا لیا پھر وہ کیا دیکھتا ہے کہ اسی مجلس میں ہے اور اس کے اعضا پانی سے تر ہیں اور سابقہ حالت جاتی رہی۔ شیخ اپنی کرسی پر ہیں گویا کہ وہاں سے اترے ہی نہیں۔

وہ چپ رہا۔ کسی سے ذکر نہ کیا۔ اپنی کنجیوں کو کم پایا اور اپنے پاس نہ دیکھیں۔ پھر وہ ایک مدت کے بعد بلادِ معجم کی طرف قافلہ تیار کر کے چلا۔ بغداد سے چودہ (14) دن تک چلے اور ایک منزل میں اترے جس میں نہر تھی۔ تب وہ اس جنگل میں گیا کہ قضاے حاجت کرے۔ کہنے لگا یہ جنگل اس جنگل سے بہت مشابہ ہے اور یہ نہر اس نہر کے مثل ہے اور اس دن کے واقعہ کو یاد کیا تو اتفاقاً وہی نہر وہی زمین وہی درخت وہی جگہ تھی جو اس روز دیکھی تھی۔ تب اس کو پہچان لیا اور کوئی بات نہ کہی۔ اپنی کنجیوں کو اسی درخت میں معلق پایا۔ پھر جب بغداد کی طرف لوٹے تو وہ شیخ کی جناب میں آیا کہ آپ کو خبر دے تو آپ نے اس کی خبر دینے سے پہلے اس کے کان پکڑ کر فرمایا: کہ یا ابا معالی لا تذکرہ لا حدی وانا حیا ابوالعالی! میری زندگی میں کسی سے یہ ذکر نہ کرنا۔ وہ آپ کی خدمت کرتا رہا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔^①

آپ نے فقر و نور عطا فرمادیا

فقیر و محدث یوسف بن عبدالرحیم بن حجاج بن یعلیٰ عیسیٰ مغربی قاسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ میں نے حضرت شیخ ابو محمد صالح بن دیر جان دکالی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ 623ھ میں حج کیا۔ جب ہم عرفات میں تھے تو وہاں ہم شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بغدادی المعروف بزار رحمۃ اللہ علیہ سے ملے۔ پس یہ دونوں مل کر ایک جگہ بیٹھے اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ کو یاد کرنے لگے۔

تب شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے میرے سردار شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اے صالح! تو بغداد کو جا اور شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا کہ وہ تجھ کو فقر سکھائیں تب میں نے بغداد کا سفر کیا۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو میں نے کسی کو ان سے بڑھ کر پر جلال نہ پایا آپ نے مجھے خلوت میں ایک سو بیس 120 دن تک بٹھایا پھر میرے پاس تشریف لائے اور مجھے

فرمایا: کہ اس طرف دیکھ اور اشارہ قبلہ کی طرف کیا۔ میں نے کہا ہاں دیکھا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کہ کیا نظر آتا ہے؟ میں نے کہا کعبہ، فرمایا: کہ اس طرف دیکھ اور مغرب کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا کہ ہاں دیکھا ہوں فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ اپنے شیخ ابوہدین رحمۃ اللہ علیہ کو پھر فرمایا: کہ تم کیا ارادہ رکھتے ہو؟ آیا اس طرف یعنی کعبہ کی طرف یا مغرب کی طرف۔ میں نے کہا کہ اپنے شیخ ابوہدین رحمۃ اللہ علیہ کی طرف۔^①

فرمایا: کہ ایک قدم میں جائے گا یا جیسے کہ تم آئے ہو؟ میں نے کہا جیسے میں آیا ہوں فرمایا: کہ یہ بہت عمدہ ہے پھر مجھ سے فرمایا: کہ اے صالح! اگر تو فقر کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کو تم ہرگز نہیں پاسکتے۔ جب تک کہ اس کی سیڑھی پر نہ چڑھو اور اس کی سیڑھی تو حید ہے پھر تو حید کا سردار یہ ہے کہ دل کی آنکھ سے تمام لو پیدا شدہ اشیاء کہ جو چمکتی نظر آتی ہیں مٹا دے۔

میں نے کہا کہ اے میرے سردار! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو اس وصف میں مدد دیں۔ تب میری طرف آپ نے دیکھا اور میرے دل سے ارادوں کے جذبات الگ ہو گئے۔ جس طرح کہ دن کے نور کے غلبہ سے رات کے اند میرے جاتے رہتے ہیں۔ میں اس وقت تک اسی ایک نظر سے خراج کر رہا ہوں۔

شیخ بزار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں بھی آپ کے سامنے آپ کی خلوت میں بیٹھا ہوا تھا تب آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ اے میرے پیارے بیٹے! میری پیٹھ کی حفاظت کرنا کہ کہیں اس پر بلی نہ آ پڑے۔ میں نے دل میں کہا کہ یہاں بلی کہاں سے آئے گی چھت میں کوئی سوراخ نہیں؟

آپ کا کلام ابھی پورا نہ ہوا تھا کہ آپ کی پیٹھ پر بلی آ گری۔ تب اپنے ہاتھ کو میرے سینہ پر مارا تو میرے دل میں نور آفتاب کی نکلیا کے برابر چمکا اور میں نے خدا کو اسی وقت پالیا اور اب تک میرا وہ نور بڑھتا رہتا ہے۔^②

شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی آزمائش کی تو ان کی گرفت ہو گئی

حضرت شیخ بقیۃ السلف ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن حسین بغدادی صوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے شونیزی قبرستان کی بدھ کے دن 27 ذی الحجہ 529ھ کو زیارت کی۔ آپ کے ساتھ بہت سے فقہاء اور فقراء تھے۔ تب آپ شیخ حماد شیرہ فروش رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر دیر تک کھڑے رہے۔ یہاں تک کہ سخت گرمی ہو گئی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے پھر آپ واپس ہوئے۔ ایسے حال میں کہ آپ کے چہرہ پر خوشی کے آثار ظاہر تھے۔

(فَسُنِّلُ عَنْ سَبَبِ طَوْلِ قِيَامِهِ) ”آپ سے طول قیام کی وجہ پوچھی گئی؟“

آپ نے فرمایا: کہ میں جمعہ کے دن بغداد سے نصف شعبان 539ھ میں شیخ حماد شیرہ فروش رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت کے ساتھ اس لیے

① ان کو قبلہ کے بجائے شیخ کی طرف جانا غالباً اس بات کے پیش نظر ہوگا کہ قبلہ تو سمت عبادت ہے اور شیخ عبادت کا طریقہ بتلانے اور سیکھانے والے ہیں۔ تو پہلے سیکھانے والے کی طرف جاؤں۔ (ابو حنظلہ عمرا حمل عطاری)

لکھا کہ جمعہ کی نماز "جامع الرضائف" میں پڑھی جائے۔ شیخ ہمارے ساتھ تھے۔ جب ہم نہر کے پل پر پہنچے تو شیخ نے مجھے دعا دے دیا۔ وہ نہایت سردی کے دن تھے۔ میں نے کہا کہ بسم اللہ اور جمعہ کے غسل کی نیت کر لی۔ مجھ پر صوف کا جبہ تھا اور میری آستین میں کتاب کے اجڑا تھے۔ تب میں نے اپنا ہاتھ اونچا کر لیا کہ وہ بھیگ نہ جائیں وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے میں پانی سے لکھا اور جبہ کو نچڑا پھر ان کے پیچھے ہولیا مگر مجھے سردی سے بہت تکلیف معلوم ہوئی۔

پھر آپ کے مرید میرے پیچھے ہوئے تاکہ ستائیں۔ آپ نے ان کو جھڑکا اور کہا کہ میں نے ان کو اس لیے تکلیف دی کہ ان کا امتحان کروں مگر میں نے ان کو ایک پہاڑ پایا جو کہ اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ پھر فرمایا میں نے ان کو بیشک آج دیکھا کہ ان کی قبر میں ان پر جو ہری لباس ہے۔ ان کے سر پر یاقوت کا تاج ہے۔ آپ کے ہاتھ میں سونے کے کنگن ہیں۔ ان کے پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہیں لیکن ان کا دایاں ہاتھ کام نہیں دیتا۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا: هَذِهِ الْيَدُ الَّتِي رَمَيْتُكَ بِهَا فَهَلْ أَنْتَ غَافِرٌ لِي ذَٰلِكَ؟ کہ یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو پھینکا تھا۔ کہا کہ آپ خدا تعالیٰ سے سوال کریں کہ وہ میرے اس ہاتھ کو پھر درست کر دے۔

میں نے کہا اچھا تب میں اس بارے میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا رہا اور پانچ ہزار 5000 اولیاء اللہ نے جو اپنی قبروں میں تھے آمین کہی اور خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان کے بارے میں میری دعا قبول کرے۔ میری تمام دعا میں وہ میری سفارش کرتے رہے۔ میں برابر دعا مانگتا رہا حتیٰ کہ:

(رَدَّ اللَّهُ تَعَالَى يَدَهُ عَلَيْهِ وَصَافَحَنِي بِهَا وَنَمَّ سُورَهُ)

"خدا تعالیٰ نے ان کا ہاتھ واپس دیا۔ جس سے انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور ان کی خوشی پوری ہوئی۔"

جب یہ بات بغداد میں مشہور ہو گئی تو شیخ حماد رحمہ اللہ کے تمام مرید و صوفی جو بغداد میں تھے آپ کے پاس جمع ہوئے کہ اس امر کی تحقیق کریں اور دیگر فقراء بھی ان کے ساتھ جمع ہو گئے۔ وہ سب مدرسہ کی طرف آئے کسی نے آپ کی عظمت کی وجہ سے آپ سے کلام نہ کیا۔ آپ نے ان کو ان کے مطلب کے ساتھ پکارا اور ان سے فرمایا: کہ تم دو شیخ منتخب کر لو کہ وہ تم کو بتلائیں گے جو میں نے ذکر کیا ہے۔

انہوں نے شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف ہمدانی رحمہ اللہ کو جو کہ بغداد میں اس دن آئے ہوئے تھے اور شیخ ابو محمد عبدالرحمن بن شعیب بن مسعود کردی رحمہ اللہ جو کہ بغداد کے رہنے والے تھے کو فیصلہ کے لیے پسند کر لیا۔ یہ دونوں صاحب کشف و خرق عادات و احوال فاخرہ تھے۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس معاملہ میں جمعہ تک مہلت دی کہ ان کی زبان سے اس کا اظہار ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: کہ تم یہاں سے اٹھنے نہیں پاؤ گے کہ یہ امر تم کو معلوم ہو جائے گا۔ آپ نے سر جھکایا اور سب نے سر جھکالیا۔ تمام فقراء مدرسہ کے باہر چلا اٹھے اتفاقاً شیخ یوسف رحمہ اللہ آگئے ایسے حال میں کہ ان کے پاؤں پر ہنہ تھے اور جلد جلد آ رہے تھے یہاں تک کہ مدرسہ میں داخل ہو گئے اور کہا کہ مجھ پر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیخ حماد رحمہ اللہ کو ظاہر کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا

(يَا يُوسُفُ اسْرِعْ إِلَى الْمَدْرَسَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَقُلْ لِلْمَشَائِخِ الَّذِينَ فِيهَا صَدَقَ الشَّيْخُ
عَبْدُ الْقَادِرِ فِيمَا أَخْبَرَكُمْ بِهِ عَنِّي)

”اے یوسف! جلد شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کی طرف جا اور ان مشائخ سے جو وہاں جمع ہیں جا کر کہہ دو کہ شیخ
عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے جو تم کو میری بابت کہا ہے سچ کہا ہے۔“

شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام کو پورا نہ کر سکے تھے کہ اتنے میں شیخ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ آگئے اور انہوں نے شیخ یوسف کی طرح کہا۔
(فَقَامَ الْمَشَائِخُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ لِلشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ)
تب تمام مشائخ نے عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگی۔^①

آپ کو ”محمی الدین“ کیوں کہا جاتا ہے؟

حضرت شیخ سیامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ
آپ کے ”محمی الدین“ نام پڑنے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: کہ میں ایک سفر سے ایک دفعہ جمعہ کے دن 511ھ میں بغداد کی طرف
نئے پاؤں آیا اور ایک بیمار پر جس کا رنگ متغیر اور دبلا تھا گزرا۔ اس نے مجھے دیکھ کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ میں نے
اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا آپ میرے قریب آئیں۔ میں اس کے قریب آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ آپ مجھے بٹھا
دیں۔ میں نے اس کو بٹھا دیا۔ تب اس کا جسم بڑھنے لگا۔ اس کی صورت اچھی ہو گئی۔ اس کا رنگ صاف ہو گیا۔ میں اس سے ڈرا تو وہ
کہنے لگا کہ آپ مجھے پہچانتے ہیں؟

میں نے کہا نہیں اس نے کہا کہ میں دین اسلام ہوں۔ میں جیسا کہ آپ نے مجھے دیکھا تھا خستہ حال ہو گیا تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ
نے مجھے آپ کے سبب زندہ کر دیا اور آپ ”محمی الدین“ ہیں۔
میں نے اس کو چھوڑا اور جامع مسجد کی طرف آیا۔ تب مجھے ایک شخص ملا اور مجھے جوتی لا کر دی اور کہنے لگا۔ يَا سَيِّدِي مُحَمَّدُ
الدِّينِ اے میرے سردار محی الدین! جب میں نماز پڑھ چکا تو لوگ میری طرف ٹوٹ پڑے میرے ہاتھ کو چومتے تھے اور کہتے تھے
”یا محمی الدین!“ اس سے پہلے میں اس نام سے نہیں پکارا جاتا تھا۔^②

آپ نے تین دفعہ اذان دلائی

حضرت ابوالحسن بن علی سلیمان ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابو عمر عثمان بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے سردار شیخ محی الدین جیلانی

① بیحد الاسرار صفحہ 108 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا جس طرح صاحبین نظر و حال بزرگ قبروں کے اندر کے حالات
جانتے ہیں۔ اسی طرح قبروں کے اندر والے باہر والوں کا حال بھی جانتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ولی کی آزمائش کرنے پر گرفت ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی ان کی گستاخی
کرے تو پھر اس کے لئے تو بھگم ”حدیث قدسی“ اعلان جنگ ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ میں بالادب بنائے آئیں۔ ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری

② بیحد الاسرار صفحہ 109 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدرسہ کے مؤذن کو یکم رمضان 545ھ کو آدھی رات کے وقت فرمایا: کہ منارہ پر چڑھ اور پہلی اذان دے دے۔ اس نے اذان دی پھر فرمایا: کہ رات کے آخر تک کے شروع میں منارہ پر چڑھ اور دوسری اذان دے۔ اس نے دوسری اذان دی۔ ایک گھڑی کے بعد اس کو فرمایا: کہ صبح کی اذان دے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

جب دن چڑھا تو آپ کے بعض مریدوں نے اس کی وجہ پوچھی پھر آپ نے فرمایا: کہ جب میں نے اس کو پہلی اذان کے لیے کہا تھا تو عرش بہت ہی ہلاتا تھا۔ عرش کے نیچے سے پکارنے والے نے کہا کہ مقربین اختیار کو چاہیے کہ کھڑے ہوں۔ اور جب میں نے اس کو دوسری اذان کے لیے کہا تو پہلی دفعہ سے کم ہلا اور پکارنے والے نے عرش کے نیچے سے کہا کہ اولیاء ابرار کو چاہیے کہ وہ کھڑے ہوں۔

تیسری اذان کے وقت اس سے بھی کم ہلا اور عرش کے نیچے پکارنے والے نے کہا کہ صبح کو استغفار کرنے والے کھڑے ہو جائیں۔ سو میں نے پہلی اذان سے پہلے مرتبہ والوں کی طرف اشارہ کیا کہ یہ تمہارا وقت ہے اور دوسرے مرتبہ والوں کی طرف اذان گائی سے کہ یہ تمہارا وقت ہے اور تیسرے مرتبہ والوں کی طرف تیسری اذان سے کہ یہ تمہارا وقت ہے۔^①

ایک لوٹڈی کا واقعہ

شیخ سید جلیل ابوالعباس احمد بن شیخ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سردار محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بغداد میں 659ھ میں سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے پہلے جو حج کیا تھا تو وہ بغداد سے 509ھ میں کیا تھا۔ اس وقت میں جوان تھا۔ میں اکیلا قدم تجرید پر تھا۔ جب میں اس منارہ کے پاس تھا جو کہ مشہور ”ام القرون“ کے ساتھ ہے تو میں شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے تنہا ملا وہ بھی اس وقت جوان تھے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا مکہ معظمہ کی طرف جاتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ کیا تجھے ساتھی کی ضرورت ہے؟ میں نے کہا کہ میں تجرید کے قدم پر ہوں (یعنی مجرد تھا ہوں)۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی ایسا ہی ہوں۔ تب ہم دونوں چلے جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو ہم نے اللہ کا ایک حبشی لوٹڈی کو دیکھا جو کہ نجف البدن برقعہ پوش تھی۔ وہ میرے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی اور میری طرف گوشہ چشم سے دیکھنے لگی اور کہنے لگی کہ تم نے آج مجھے رنج میں ڈالا۔ میں نے کہا کیونکر؟

اس نے کہا کہ میں اس وقت حبش کے ملک میں تھی۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارے دل پر تجلی کی ہے اور تم کو اپنے وصل سے جہاں تک مجھے علم ہے وہ حصہ دیا ہے کہ ایسا کسی اور کو نہیں دیا۔ تب میں نے چاہا کہ تم کو آ کر ملوں۔ پھر کہنے لگی کہ میں آج تم دونوں کے ساتھ رہوں گی اور رات کو تمہارے ساتھ افطار کروں گی پھر وہ جنگل کے ایک کنارہ کی طرف ہو کر چلنے لگی اور ہم دوسری طرف چلتے تھے جب شام کا وقت آیا تو ہم نے دیکھا کہ آسمان سے ایک دسترخوان اتر آیا ہے۔ جب وہ ہمارے سامنے آ کر

ظہر گیا تو ہم نے اس میں چھ روٹیاں اور سرکہ و ترکاری پائی۔ وہ کہنے لگی خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری اور میرے مہمانوں کی عزت کی۔ مجھ پر ہر رات دو (2) روٹیاں آیا کرتی ہیں۔ تب ہم میں سے ہر ایک نے دو (2) روٹیاں کھالیں پھر ہم پر تین (3) لوٹے پانی کے اترے۔

ہم نے اس پانی کو پیا جو کہ لذت و علوات میں دنیا کے پانی کی طرح نہ تھا پھر وہ اسی رات ہم سے رخصت ہو گئی اور ہم مکہ میں آئے پھر جب ہم طواف میں تھے تو اللہ ﷻ نے شیخ عدی رحمہ اللہ پر اپنے الوار کے مرتبوں سے احسان کیا اور ان پر وحی طاری ہو گئی حتیٰ کہ کہنے والا کہتا تھا وہ مر گئے اور ناگہاں وہی لوٹتی ہے کہ جو اس کے سر پر کھڑی ہے اور اس کے سامنے متوجہ ہے یہ کہتی ہے کہ وہ خدا تجھ کو زندہ کرے۔ جس نے تجھ کو مارا ہے۔ وہ اللہ ﷻ پاک ہے۔ اس کے جلال کے نور کی تجلی کے لیے حادث اس کے ثابت رکھنے کے بغیر قائم نہیں ہوتے اور کائنات اس کی صفات کے ظہور کے لیے اس کی تائید کے بغیر قرار نہیں پاتی بلکہ اس کے قدس کی تیز شعاع عقول کی آنکھوں کو اچک لیتی ہے۔ اس کی رونق کی خوبصورتیاں بڑے لوگوں کے دلوں کی عقلوں کو لے جاتی ہیں۔

پھر اللہ ﷻ کی تعریف ہے کہ جس نے طواف میں بھی اپنے انوار کی منازل کا مجھ پر احسان کیا۔ میں نے اپنے اندر سے یہ آواز سنی اور آخر میں یہ کہا کہ اے عبدالقادر! ظاہری تجدید کو چھوڑ دے اور ”تفرید توحید“ اور ”تجرید تفرید“ کو لازم پکڑ کیونکہ ہم تم کو اپنی عجیب آیات دکھائیں گے۔ پس ہماری مراد کو اپنی مراد سے نہ ملا۔ اپنے قدم کو ہمارے سامنے ثابت رکھ اور وجود میں ہمارے سوا اور کوئی تصرف نہ دیکھ۔ تم کو ہمارا شہود ہمیشہ ہوگا۔ لوگوں کے نفع کے لیے بیٹھ کیوں کہ ہمارے بندوں میں ہمارا ایک خاصہ ہے۔ ہم عنقریب ان کو تیرے ہاتھ پر اپنے قرب تک پہنچائیں گے۔

تب مجھ کو لوٹتی نے کہا میں نہیں جانتی اے جوان! کہ تیری آج کیا شان ہے۔ بے شک تجھ پر ایک نور کا خیمہ لگایا گیا ہے۔ تجھ کو ملائکہ نے آسمان تک گھیر لیا ہے اور اولیاء کی آنکھیں اپنے مقام میں تیری طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھ رہی ہیں۔ امیدیں اس چیز کی طرف بڑھ رہی ہیں جو تو دیا گیا ہے پھر وہ چلی گئی اس کے بعد میں نے اس کو نہیں دیکھا۔^①

آپ کے حکم سے تھوک بننا بند ہو گیا

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابوالفتح ہرودی سیاح رحمہ اللہ نے قاہرہ میں 623ھ میں کہا کہ میں اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رحمہ اللہ کی خدمت میں بغداد میں 540ھ میں کھڑا تھا۔ مجھے جلدی رہینٹھ آیا میں نے ناک صاف کیا پھر مجھے شرم آئی اور دل میں کہا کہ کیا حضرت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ ایسے شخص کی جناب میں مجھے ناک صاف کرنا چاہیے۔

تب آپ نے مجھے فرمایا:

(يَا مُحَمَّدُ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ لَا يُصَاقُ وَلَا لَخَامُ)

”اے محمد! کچھ مضائقہ نہیں آج کے بعد نہ تھوک ہوگا نہ رہینٹھ۔“

وہ کہتے ہیں کہ جس دن سے آپ نے فرمایا ہے۔ آج 83 سال ہو چکے ہیں کہ نہ کبھی میں نے تھوکا اور نہ کبھی ریٹھ کیا۔^①

طویل نام رکھا تو طویل عمر پائی

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابوالفتح ہر دی سیاح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آپ نے میرا نام ”طویل“ رکھا ہوا تھا۔ میں نے ایک دن کہا کہ حضرت میں تو پستہ قد ہوں، آپ نے فرمایا: کہ تیری عمر لمبی ہے۔

پس شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک سو ستائیس 137 سال تک زندہ رہے اور اپنی سیاحت میں عجائبات دیکھے۔ دور دراز سفر کیے کوہ قاف تک پہنچے اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی۔^②

شیخ بقاء بن بطو رحمۃ اللہ علیہ کا جسم

شیخ عبدالوہاب اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے 589ھ میں ان دونوں نے کہا کہ شیخ بقاء بن بطور رحمۃ اللہ علیہ پانچ رجب 543ھ میں بروز جمعہ بوقت صبح ہمارے والد شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کی طرف آئے۔ انہوں نے ہم سے کہا کہ تم آج میرے صبح ہی آنے کا سبب کیوں نہیں پوچھتے؟ پھر فرمایا میں نے آج کی رات ایک نور دیکھا ہے جس سے (آسمان کے) کنارے روشن ہو گئے۔ وجود کے اطراف تک عام طور پر پھیل گیا۔ میں نے اسرار والوں کے اسرار دیکھے کہ اس کی طرف دوڑتے تھے۔ بعض وہ تھے کہ اس کے متصل ہوتے تھے۔ بعض وہ تھے کہ ان کو اتصال سے منع کرنے والا منع کرتا تھا۔ اور کوئی بھیدان میں سے متصل نہ ہوتا تھا۔ مگر اس کا نور دگنا ہی ہوتا تھا تب میں نے اس نور کے چشمہ کو دیکھا تو وہ نگاہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے صادر ہوتا تھا۔ میں نے اس کی حقیقت کے کھولنے کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ اس کے شہود کا نور ہے۔ جو ان کے دل کے برابر ہے۔ ان دونوں نوروں کے محقق کا نور چمکا۔ جس سے ان دونوں کی روشنی کا ان کے حال کے آئینہ پر عکس پڑا اور ان محققوں کے شعاع ان کی جمعیت کی نگاہ وصف قرب تک جمع ہوئے۔ تب ان سے تمام موجودات روشن ہو گئے اور کوئی فرشتہ اس رات ایسا نہ رہا کہ زمین پر نہ اتر ا ہو بلکہ ان کے پاس آیا۔ ان سے مصافحہ کیا۔ ان کے نزدیک ان کا نام ”شاهد مشہود“ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں آئے اور ان سے کہا کہ کیا آپ نے آج رات نماز غائب پڑھی تھی؟ تب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھے:

إِذَا نَظَرْتُ عَيْنِي وَجُوهَ حَبَائِي

فَتِلْكَ صَلَاتِي فِي لَيْلِي الرُّغَائِبِ

”جب میری آنکھ نے میرے دوستوں کے چہرہ کو دیکھا تو یہ میری نماز ہے رغائب کی راتوں میں۔“

وَجُوهٌ إِذَا مَا إِسْفَرْتُ عَنْ جَمَالِهَا

① صفحہ 113، 114 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 114 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

أَهْلَاءُ ثَلَاثًا الْأَكْوَانُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ

”وہ ایسے چہرے تھے کہ وہ اپنے جمال کو ظاہر کرتے ہیں تو دونوں جہاں ان کی وجہ سے ہر ایک طرف روشن ہو جاتے ہیں۔“

حَرَمْتُ الرَّاضِي إِنْ لَمْ كُنْ بِأَدَلَا دِي

أَزَاحَمَ شُجْعَانُ الْوَعَى بِالْمَنَاقِبِ

”میں خوشی سے محروم کیا جاؤں اگر اپنے خون کو خرچ نہ کروں۔ لڑائی کے بہادروں سے کلمہ بہ کلمہ مزاحمت کرتا ہوں۔“

أَشَقِي صُفُوفِ الْعَارِفِينَ بِعَزْمَةٍ

فَتَعَلُّوا بِمَجْدِي فَوْقَ تِلْكَ الْمَرَاتِبِ

”میں عارفین کی صفوں کو اپنے پختہ ارادہ سے پہاڑ دیتا ہوں۔ تب وہ میری شرافت کی وجہ سے ان مراتبوں سے اوپر بڑھ جاتے ہیں۔“

وَمَنْ لَمْ يَوْفِ الْحُبِّ مَا يَسْتَحَقُّهُ

فَذَاكَ الَّذِي لَمْ يَأْتِ قَطُّ بِوَاجِبٍ

”جو شخص کہ دوست سے اس کے حقوق کی وفا نہیں کرتا تو وہ شخص ہے کہ اپنے واجب کو بھی ادا نہیں کرتا۔“^①

ہمیں اپنے ابتدائی حال کی خبر دی

حضرت ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے اور شیخ برگزیدہ ابوالحسن علی مرقی قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے دمشق میں فرمایا: کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ اپنے شروع اور نیابت کے حالات بیان کریں جو کہ آپ نے اس معاملہ میں حاصل کیے ہیں تاکہ ہم آپ کی پیروی کریں۔ آپ نے یہ اشعار پڑھے:

أَنَا رَاغِبٌ فِيمَنْ يَقْرُبُ نَفْسَهُ

وَمُنَاسِبٌ لِقَتَى تَلَاظِفُ لَطْفَهُ

”میں اس کی رغبت کر رہا ہوں کہ جس کا نفس قرب کو چاہتا ہے اور ایسے جو ان کے مناسب ہوں جو کہ اس کی سی مہربانی کرتا ہے۔“

وَمُقَاوِضُ الْعُشَّاقِ فِي أَسْرَارِهِمْ

مِنْ كُلِّ مَعْنَى لَمْ يَسْعَوْنِي كَشْفُهُ

”میں عشاق کا ان کے اسرار میں فیض رسان ہوں۔ ہر ایک ایسے معنی کا کہ جس کا کشف مجھے گنجائش نہیں دیتا۔“

قَدْ كَانَ يَسْكُرُنِي مِزَاجُ شَرَابِهِ

وَالْيَوْمُ يُعْجِبُنِي لَدَيْهِ صَرْفُهُ

”مجھ کو اس کی شراب کا مزاج نشہ دیتا ہے اور آج اس کے پاس اس کا تصرف مجھے ہوش میں رکھتا ہے۔“

وَأُغِيبُ عَنْ رُشْدِي بِأَوَّلِ نَظَرَةٍ

وَالْيَوْمُ اسْتَجَلِيهِ ثُمَّ أَرْفَهُ

”میں پہلی ہی نگاہ میں اپنے ہوش سے غائب ہو گیا اور آج میں اس کو جلا دیتا ہوں اور آراستہ کرتا ہوں۔“^①

قسمیں دے کہ کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

لوگوں نے آپ سے کہا کہ ہم آپ جیسے روزے رکھتے ہیں اور آپ جیسی نماز پڑھتے ہیں۔ آپ جیسی ریاضت کرتے ہیں لیکن آپ جیسے حالات بالکل ہم نہیں دیکھتے۔ تب آپ نے فرمایا: کہ تم نے اعمال میں میری برابری کی ہے پھر کیا خدا کی نعمتوں میں برابری کر سکتے ہوں۔

وَاللَّهُ مَا أَكَلْتُ حَتَّى قِيلَ لِي بِحَقِّي عَلَيْكَ كُلُّ وَلَا شَرِبْتُ حَتَّى قِيلَ لِي أَشْرَبُ وَمَا فَعَلْتُ شَيْئًا حَتَّى أُمِرْتُ بِفَعْلِهِ

”واللہ میں کبھی نہیں کھاتا یہاں تک کہ مجھے کہا جاتا ہے کہ تم کو میرے حق کی قسم ہے کھاؤ اور میں کبھی نہیں پانی پیتا حتیٰ کہ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ تم کو میرے حق کی قسم ہے چلاؤ اور میں کوئی کام نہیں کرتا حتیٰ کہ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کام کرو۔“
ابو جعفر نصیر بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ شیخ عسکر رحمہ اللہ اشعار کا کثر پڑھا کرتے تھے اور آخری شعر میں ان کا یہ تلفظ ہوتا تھا کہ:

(وَبُغِيبُ رُشْدِي عِنْدَ أَوَّلِ نَظَرَةٍ)

”میں پہلی نگاہ میں اپنی ہوش سے جاتا رہا۔“^②

ایک وضو سے عشاء و فجر پڑھنا

حضرت ابوالعباس احمد بن یحییٰ بن برکت بن محفوظ بغدادی المعروف ابن الدیلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ شیخ محی الدین

① بہجۃ الاسرار صفحہ 115، 116 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 116 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

پہلے نے فرمایا: میں پچیس (25) سال تک عراق کے جنگلوں میں تھا سیر کرتا رہا اور چالیس 40 سال تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑی۔ پندرہ (15) سال تک عشاء کی نماز پڑھ کر قرآن شریف ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر پڑھتا تھا۔ میرے ہاتھ میں ایک تلخ ہوتی جو کہ دیوار میں گھسی ہوئی تھی۔ نیند کے خوف سے یہاں تک کہ صبح کے وقت سارا قرآن پڑھ لیتا تھا۔

میں ایک رات سیڑھی پر چڑھتا تھا۔ تب میرے نفس نے مجھ سے کہا کہ اگر تو ایک گھڑی سو رہتا اور پھر کھڑا ہو جاتا تو کیا تھا؟ پھر جس جگہ مجھے یہ خطرہ پیدا ہوا تھا وہیں کھڑا ہو گیا اور ایک پاؤں پر کھڑا رہا۔ قرآن شریف کو شروع کیا اور آخر تک ایسی حالت میں پہنچا دیا۔ (یعنی اسی حالت میں پورا قرآن مجید ختم کیا)

میں تین (3) دن سے لیکر چالیس (40) دن ایسے حال میں گزار دیتا تھا کہ میں کچھ نہ کھاتا تھا۔ میرے سامنے نیند شکل بن کر آتی تب میں اس پر چلاتا تھا پھر وہ چلی جاتی تھی۔ دنیا اس کی خوبصورتی اس کی خواہشات اچھی اور بُری صورتوں میں میرے سامنے آتی تھیں پھر میں ان پر چلاتا تھا۔ تب وہ چلی جاتی تھیں۔^①

بغیر کھائے نہ کھاؤں گا

آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک بُرج میں جس کو آج ”عجمی“ کہتے ہیں۔ گیارہ (11) سال تک رہا ہوں اور میرے درمیان اس بُرج میں رہنے کے سبب اس کا نام ”برج عجمی“ پڑ گیا۔ میں نے اس میں خدا سے یہ عہد کیا تھا کہ:

(أَنْ لَا أَكُلُ حَتَّى أَطْعِمُ وَلَا أَشْرَبُ حَتَّى أُسْقِيَ)

”میں نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ لقمہ دیا جاؤں اور نہ پیوں گا یہاں تک کہ پلایا جاؤں۔“

تب میں اس میں چالیس 40 دن تک رہا اور میں نے کچھ نہ کھایا تھا پھر چالیس 40 دن کے بعد میرے پاس ایک شخص آیا۔ اس کے پاس روٹی تھی۔ اس نے میرے سامنے رکھ دی اور چل دیا اور مجھے چھوڑ گیا۔ قریب تھا کہ میرا نفس اس پر بوجہ سخت بھوک کے کھانے پر گرتا۔ تب میں نے کہا کہ واللہ! میں اپنے عہد کو جو اپنے پروردگار سے کیا ہے نہ توڑوں گا پھر میں نے اپنے اندر سے چلانے والے کی آواز سنی کہ ”بھوک بھوک“ پکارتا ہے مگر میں نے اس کی پرواہ نہ کی پھر میرے پاس سے شیخ ابوسعید حرکیؒ گزرے اور انہوں نے چلانے والے کی آواز سنی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے عبدالقادر کیا ہے؟

میں نے کہا کہ یہ نفس کا اضطراب ہے لیکن روح اپنے مولیٰ ﷺ کی طرف آرام سے لگی ہوئی ہے۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم ازج کے دروازہ کی طرف آؤ اور چل دیجئے اور مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیا۔ میں نے دل میں کہا کہ اس مکان سے میں بجز خدا کے حکم کے نہ نکلوں گا تب میرے پاس ابوالعباس خضرؒ آئے اور کہنے لگے کہ آپ کھڑے ہوں اور ابو سعدؒ کے دروازہ تک چلیں پھر میں ان کی طرف گیا۔ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑے تھے اور میرا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا اے عبدالقادر! کیا تم کو میری بات کافی نہ ہوئی کہ میری طرف آتے حتیٰ کہ تجھ کو خضرؒ ایسی بات کہیں جو میں نے کہی

تھی؟ انہوں نے مجھے اپنے گھر میں داخل کیا۔ میں نے دیکھا کہ کھانا تیار ہے پھر وہ مجھے لقمے دیتے تھے۔ یہاں تک کہ میں میرا ہو گیا پھر انہوں نے مجھے اپنے ہاتھ سے خرقہ پہنایا اور ان کے پاس غسل و ذکر کرتا رہا اور پہلے اس سے میں اپنے سفر میں تھا تو میرے پاس ایک قمیض آیا جس کو میں نے پہلے بھی نہ دیکھا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ کیا تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو؟

میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ یہاں بیٹھا رہو یہاں تک کہ میں آؤں پھر وہ مجھ سے ایک سال تک غائب ہو گیا پھر وہ میرے پاس آیا تو میں اسی مکان میں تھا۔ تب وہ میرے پاس تھوڑی دیر بیٹھا پھر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اس مکان سے نہ اٹھنا یہاں تک کہ میں آؤں پھر مجھ سے اور ایک سال تک غائب رہا پھر آیا تو میں اسی مکان میں تھا۔ تب وہ میرے پاس ایک گھڑی بیٹھا پھر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ہٹنا پھر ایک سال تک غائب رہا پھر لوٹا اور اس کے ساتھ روٹی اور دودھ تھا۔ مجھ سے کہا کہ میں حاضر ہوں اور مجھے حکم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کھاؤں۔ تب ہم دونوں نے وہ روٹی کھائی۔ پھر مجھ سے کہا اٹھو اور بغداد میں جاؤ۔ ہم دونوں بغداد میں آئے شیخ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ ان دنوں کیا کھایا کرتے تھے؟ فرمایا: کہ گری پڑی چیزیں۔^①

اشرفیوں کی تھیلیوں سے خون نکلنے لگا

ابو عبد اللہ محمد بن شیخ ابو العباس خضر بن عبد اللہ بن یحییٰ حنفی موصلی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک رات اپنے شیخ محی الدین عبد القادر جیلی رحمہ اللہ کے مدرسہ بغداد میں تھے۔ تب آپ کی خدمت میں بادشاہ حاضر ہوا۔ اس نے آپ کو سلام کہا اور نصیحت چاہی۔ آپ کے سامنے دس تھیلیاں رکھ دیں جن کو دس غلاموں نے اٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: کہ مجھے اس کی حاجت نہیں اور قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس نے بڑی عاجزی کی۔ تب آپ نے ایک تھیلی تو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی اور دوسری بائیں ہاتھ میں اور دونوں کو ہاتھ میں نچوڑا۔ تب وہ خون ہو کر بہہ گئیں۔ آپ نے فرمایا:

(يَا أَبَا الْمُظَفَّرُ أَمَا تَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ تَأْخُذَ بِمَاءِ النَّاسِ وَتَقَابِلُنِي بِهِ)

”اے ابو المظفر! کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے؟ لوگوں کا خون لیتے ہو اور میرے سامنے لاتے ہو۔“

وہ بے ہوش ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا:

(وَعِزَّةُ الْمَعْبُودِ لَوْ لَا حِزْمَةُ إِيصَالِهِ بِرَسُولِ اللَّهِ تَرَكْتُ الدَّمَ يَجْرِي إِلَى مَنَزِلِهِ)

”معبود کی عزت کی قسم! کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی قرابت کا لحاظ نہ ہوتا تو میں خون کو چھوڑتا کہ وہ اس کے مکان تک بہتا۔“^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 118، 119 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 120-121 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سیب کو ظلم کے ہاتھ لگے ہیں

ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ کو ایک دن آپ کی خدمت میں دیکھا اس نے عرض کیا کہ میں آپ کی کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میرا دل تسلی پائے۔ آپ نے فرمایا: کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں فیب سے سیب چاہتا ہوں اور تمام عراق میں وہ زمانہ سیب کا نہ تھا۔

آپ نے ہوا میں ہاتھ بڑھایا تو دو سیب آپ کے ہاتھ میں تھے۔ اس کو آپ نے ایک دے دیا۔ آپ نے اپنے سیب کو کاٹا تو نہایت سفید خوشبودار تھا۔ اس سے مٹک کی خوشبو آتی تھی۔

اور "مستنجد" نے اپنے ہاتھ والے کو کاٹا تو اس میں کیڑے تھے۔ اس نے کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ آپ کے ہاتھ کا سیب تو میں اچھا عمدہ دیکھتا ہوں؟ آپ نے فرمایا:

(يَا أَبَا الْمُظَفَّرِ لَمْ يَسْتَهَيِّدُ الظُّلْمُ فَذَوِّدَتْ)

"اے ابوالمظفر! تمہارے سیب کو ظلم کے ہاتھ لگے تو اس میں کیڑے پڑ گئے۔"

مادر زادانندھوں اور برص والوں کو شفاء دینے والے

شیخ ابوالحسن قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میں اور شیخ ابوالحسن علی بن الحسنی رحمۃ اللہ علیہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں جو کہ "ارج" کے دروازہ میں تھا 549ھ میں موجود تھے۔ تب ان کے پاس ابو غالب فضل اللہ بن اسماعیل بغدادی ازہجی سوداگر حاضر ہوا اور آپ سے عرض کرنے لگا کہ اے میرے سردار! آپ کے جدا کرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہے کہ جو شخص دعوت میں بلایا جائے تو اس کو دعوت قبول کرنی چاہیے۔ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے غریب خانہ پر دعوت کے لیے تشریف لائیں۔

آپ نے فرمایا: کہ اگر مجھے اجازت ملی تو آؤں گا پھر تھوڑی دیر محو مراقبہ ہوئے اور فرمایا: کہ ہاں چلوں گا۔ تب آپ اپنی ٹھچ پر سوار ہوئے۔ شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور میں نے بائیں رکاب تھامی۔ اس کے گھر میں ہم آئے۔ دیکھا تو اس میں بغداد کے مشائخ علماء دارا کین جمع ہیں اور دسترخوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں و ترش اشیاء خوردنی موجود تھیں اور ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جو کہ سر بہر تھا۔ دو شخصوں نے اس کو اٹھایا تھا۔ اس کو دسترخوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا۔ تب ابو غالب نے کہا کہ "بِسْمِ اللّٰهِ" اجازت ہے۔ اس حال میں شیخ مراقبہ میں تھے۔ نہ آپ نے کھایا اور نہ کھانے کی اجازت دی اور نہ کسی اور نے کھایا۔ اہل مجلس کا یہ حال ہوا کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

پھر آپ نے مجھ کو اور شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ کو اشارہ کیا کہ وہ صندوق اٹھاؤ ہم اٹھے اور اس کو اٹھایا تو وزنی تھا۔ ہم نے اس کو آپ کے

سامنے لا کر رکھ دیا آپ نے حکم دیا کہ اس کو کھولو۔ ہم نے اس کو کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو کہ مادر زاد اندھا اور اس کو گنٹھیا تھا اور جذای و قانج زدہ بھی تھا۔

تب شیخ نے اس کو کہا:

(قُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ) ”کھڑا ہو جا خدا کے حکم سے۔“

ہم نے دیکھا تو وہ لڑکا دوڑنے لگا اور بیٹا ہو گیا۔ اس کو کسی قسم کی بیماری نہ تھی یہ حال دیکھ کر مجلس میں شور پڑ گیا اور شیخ حاضرین کی اسی غفلت کی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔

اس کے بعد میں شیخ ابوسعہ قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا انہوں نے کہا:

(الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ)

”شیخ عبدالقادر مادر زاد اندھے اور برص والے کو اچھا کرتے ہیں اور خدا کے حکم سے مردہ زندہ کرتے ہیں۔“^①

رافضیوں کا امتحان لینا

شیخ ابوالحسن قرشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آپ کی مجلس میں رافضیوں کی ایک جماعت دو ٹوکے سٹلے ہوئے سر بہر لائی اور کہنے لگے کہ ہم کو تلاؤ ان میں کیا ہے؟

جب آپ کرسی سے اتر بیٹھے اور ایک ٹوکے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: کہ اس میں ایک لڑکا ہے جس کو گنٹھیا کا مرض ہے اور اپنے فرزند عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ اس کو کھولو۔ انہوں نے اس کو کھولا تو دیکھا کہ اس میں لڑکا گنٹھیا والا موجود ہے۔

آپ نے اس کو فرمایا: کہ کھڑا ہو جا۔ تب وہ کھڑا ہو کر چلنے پھرنے لگا پھر دوسرے ٹوکے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: کہ اس میں ایک لڑکا ہے جو کہ تندرست ہے اور کوئی بیماری نہیں اور اپنے فرزند کو حکم دیا کہ اس کو کھولو۔ کھولا تو اس میں ایک لڑکا تھا۔ وہ اٹھ کر چلنے لگا۔

آپ نے اس کے بال پکڑ کر فرمایا: کہ بیٹھ تب اس کو گنٹھیا ہو گیا۔ اس سے اٹھانہ گیا۔ تب ان سب نے رخص سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور اس دن مجلس میں تین (3) شخص انتقال کر گئے اور میں نے پہلے مشائخ کو پایا جو کہ یہ فرماتے تھے کہ چار (4) ایسے شیخ ہیں کہ مادر زاد اندھوں برص والوں کو اچھا کرتے ہیں۔ ① شیخ عبدالقادر ② شیخ بقا بن بطو ③ شیخ ابوسعہ قیلوی ④ شیخ علی بن ہیتی ⑤۔

مانگ کیا مانگتا ہے؟

اور میں نے ایسے چار (4) مشائخ کو دیکھا ہے کہ اپنی قبروں میں ایسا تصرف کرتے ہیں جیسا کہ زندہ کرتا ہے۔ وہ ① شیخ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 123، 124 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 124 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

عبدالقادر ①۔ ② شیخ معروف کرخی ③ شیخ قتیل نمی ④ شیخ حیات بن قیس حرانی ⑤۔

اور بے شک میں ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے حاجت ہوئی تو میں جلد حاجت سے فراغت پا کر حاضر ہوا۔ تب آپ نے مجھ سے فرمایا: (تُسَمِّنْ مَا تُرِيدُ) "ماںک جو چاہتا ہے؟"

میں نے عرض کیا کہ میں یہ چاہتا ہوں اور میں نے امور باطن میں سے کچھ کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ امور لے لے بھر میں نے وہ سب باتیں اس وقت پالیں۔ ⑥

بھنی ہوئی مرغی کا زندہ کر دینا

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابوالمعالی بن قانداوانی رحمہ اللہ اور کثیر دیگر شیوخ نے کہا کہ ایک عورت شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کی خدمت میں اپنا لڑکا لائی اور کہنے لگی کہ میں اس لڑکے کا دل دیکھتی ہوں کہ آپ کی طرف بہت ہی تعلق رکھتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے لیے اور آپ کے لیے اپنے حق سے درگزر کرتی ہوں۔ تب آپ نے اس کو قبول کر لیا اور اس کو مجاہدہ و طریق سلف پر چلنے کے لیے حکم دیا پھر ایک دن اس کی ماں بچہ کو ملنے آئی تو اس کو دیکھا کہ وہ بھوک و بیداری کے مارے دبلا اور زرد رنگ کا ہو رہا ہے اور دیکھا کہ جو کا ٹکڑا کھا رہا ہے پھر وہ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کے سامنے ایک برتن پایا جس میں ثابت مرغی کی ہڈیاں پڑی ہیں جو کہ آپ ابھی کھا کر فارغ ہوئے تھے۔ اس نے کہا اے میرے سردار آپ خود تو مرغی کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی کھاتا ہے تب آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا: کہ اس اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہو جا جو کہ ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جو بوسید ہو چکی ہوں گی۔ اس وقت وہ مرغی زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی پھر چلائی تب آپ نے فرمایا: کہ جب تیرا بیٹا اس درجہ تک پہنچے گا تو جو چاہے کھائے۔ ⑦

جیل کا مارنا اور زندہ کرنا

اور ان سب نے کہا کہ ایک دن ہوا سخت چل رہی تھی تو ایک جیل آپ کی مجلس کے اوپر سے گزری اور چلائی جس سے حاضرین کی طبیعت پریشان ہوئی۔ آپ نے فرمایا: کہ اے ہوا اس کے سر کو لے۔ تب اسی وقت جیل زمین پر گری اور اس کا سر ایک طرف گرا پھر آپ نے اس کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر دوسرا ہاتھ اس پر پھیرا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو گئی اور اڑ گئی تمام لوگوں نے یہ تماشا دیکھا۔ ⑧

① بہجة الاسرار صفحہ 124 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 128 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ صفحہ 128-129 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

پکارنے پر مدد کرنا

شیخ ابو عمرو وحسن سرخسہ اور شیخ ابو محمد عبدالحق حریؒ نے فرمایا ہم اپنے شیخ محی الدین عبدالقادرؒ کے سامنے مدرسہ میں اتوار کے دن 3 صفر 555ھ میں تھے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کھڑائیں پہنے ہوئے وضو کرنے لگے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ جب دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو آپ بہت چلائے اور ایک کھڑاؤں پکڑ کر ہوا میں جھکی تو وہ ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی پھر دوبارہ چلائے اور دوسری کھڑاؤں جھکی تو وہ بھی ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی پھر آپ بیٹھ گئے اور کسی میں یہ جرأت نہ ہوئی کہ آپ سے کچھ پوچھے پھر تیس 23 دن کے بعد بلا غم سے ایک قافلہ آیا۔ اس نے کہا کہ ہمارے پاس شیخ کی نذر ہے۔ ہم نے آپ سے اذن طلب کیا۔ آپ نے فرمایا: کہ ان سے لے لو۔ تب انہوں نے ہم کو دریائی اور ریشمی کپڑے اور سونا اور شیخ کی وہ کھڑائیں جو آپ نے اس دن جھکی تھیں دیں ہم نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کھڑائیں کہاں سے لیں؟

انہوں نے کہا کہ ہم اتوار کے دن 3 صفر کو سفر کر رہے تھے کہ اتفاقاً ہمارے سامنے عرب کا قافلہ نکلا۔ ان کے دو سردار تھے۔ انہوں نے ہمارا مال لوٹنا شروع کیا اور بعض کو قتل کیا پھر وہ جنگل میں اتر کر مال تقسیم کرنے لگے۔ ہم جنگل کے ایک کنارے اترے اور ہم نے کہا کہ کاش ہم شیخ عبدالقادرؒ کو اس وقت یاد کرتے اور ہم نے ان کے لیے کچھ مال نذر مانا کہ اگر ہم بچ رہے تو دیں گے پھر ہم آپ کو یاد دہانی کرنے لگے تھے کہ ہم نے ددایسی بلند آوازیں سنیں جس سے تمام جنگل بھر گیا۔ ہم نے ان کو دیکھا کہ وہ خوف زدہ ہیں۔ ہم نے گمان کیا کہ ان پر اور عرب آگئے ہوں گے پھر ان میں سے بعض ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو کہ ہم پر کیا آفت آئی ہے پھر وہ ہم کو اپنے سرداروں کے پاس لائے اور ہم نے ان کو مردہ پایا اور ہر ایک کے پاس ایک ایک کھڑاؤں پڑی ہے جو کہ پانی سے تر ہے۔ تب انہوں نے ہمارا تمام مال لوٹا دیا اور کہنے لگے کہ یہ کوئی بڑا واقعہ ہے۔^①

بغیر تلائے بتا دیا

شیخ ابو حفص عمر کیمائیؒ فرماتے تھے کہ میں ایک رات اپنی خلوت میں تھا۔ تب دیوار پھٹ گئی اور میرے پاس ایک شخص بد صورت آیا میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں ابلیس ہوں میں آیا ہوں کہ تم کو نصیحت کروں میں نے کہا کہ تیری نصیحت مجھ کو کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں تم کو مراقبہ کا بیٹھنا بتانا ہوں پھر اس طرح بیٹھا کہ پیٹھ پر تو بیٹھا اور دونوں گھٹنوں کو اونچا کیا اور سر گھٹنوں پر رکھ کر الٹا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادرؒ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا کہ آپ سے اس کا ذکر کروں جب میں نے آپ سے مصافحہ کیا تو میرے ذکر کرنے سے پہلے آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے عمر اس نے تجھ سے سچ کہا اور وہ ہے جھوٹا۔ اس کے بعد اس کی کوئی بات کبھی سچ نہ ماننا۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 132 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان اس واقعہ میں غرضائے کا ذکر ہے لہذا "نذر" کے تفصیلی احکام جاننے کے لیے

بہار شریعت حصہ مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت کا مطالعہ کریں (ابو حنظلہ عمرا جمل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 134، 35 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جو سوچا تھا وہی کر دیا

علماء کی زینت بدیع الدین ابوالقاسم خلف بن عیاض شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھ کو شیخ شافعی رمانا بنو عمرو عثمان بن اسماعیل سدی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد کی طرف اس لیے بھیجا کہ میں ان کے لیے ایک نسخہ "مسند امام احمد" رحمۃ اللہ علیہ کا حاصل کروں۔ جب میں بغداد میں آیا تو میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بڑے شوق سے کرتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا اگر یہ شخص ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ ان کے بارہ میں کہا جاتا ہے تو وہ اس امر کو جس کی صورت میں دل میں بناؤں مجھے ظاہر کر دے گا پھر میں نے ایک صورت سوچی جو کہ عادت کے موافق نہ تھی اور دل میں کہا کہ جب میں ان کی خدمت میں جاؤں اور ان سے سلام کہوں تو وہ مجھ کو سلام کا جواب نہ دیں۔ اپنے چہرہ کو مجھ سے پھیر لیں۔ اپنے خادم سے کہیں کہ اس مرد آئے والے کے سر کے برابر کھجوریں لا اور ایک دانگ کا شہد لا کر ایک حبہ اس سے زائد یا کم نہ ہو پھر جب وہ یہ چیزیں لے آئے تو مجھے اپنی ٹوپی پہنائیں پہلے اس سے کہ میں سوال کروں پھر میرے سوال کا جواب دیں پھر میں جلدی کھڑا ہوا اور مدرسہ میں آیا اور آپ کو محراب میں بیٹھے ہوئے پایا۔ تب آپ نے میری طرف دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ نے میرے دل کی ساری باتیں سمجھ لیں میں نے آپ کو سلام کہا تو آپ نے جواب نہ دیا مجھ سے منہ پھیر لیا اور اپنے خادم سے فرمایا: کہ کھجوریں اتنی لا کہ اس شخص آئے والے کے سر کے برابر ہوں اور ایک دانگ کا شہد لا جو ایک حبہ سے زائد نہ ہو اور خدا کی قسم وہی الفاظ کہے جو میرے دل میں آئے تھے ایک بات بھی اس سے کم نہ کی۔ جب آپ کا خادم آیا تو آپ نے میری ٹوپی لی اور اس میں کھجوریں ڈال دیں گویا کہ وہ ان کا قالب تھا پھر شیخ نے مجھے اپنی ٹوپی جو آپ کے سر پر تھی پہنائی اور میرے سلام کا جواب دیا اور مجھ سے کہا کہ اے خلف کیا تم نے یہ سب کچھ ارادہ کیا تھا؟ پھر میں آپ کی خدمت میں ٹھہرا آپ سے علم حاصل کیا آپ سے حدیث سنی

اور یہ شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ علماء صلحا محدثین میں سے تھے۔ مصر میں رہنے لگے اور اس دن وہاں کے بڑے بڑے اکابر کو خرقہ قادر یہ پہنایا۔^①

عیسائی کو ابدال بنا دیا

شیخ ابوالحسن بن طظنہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں سیدی محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں علم پڑھا کرتا تھا اور میں رات کو اکثر آپ کی ضرورت کے خیال سے جاگتا تھا آپ صفر 553 ھ کے مہینے میں ایک رات اپنے گھر کے دروازہ سے نکلے اور میں نے آپ کو لوٹا دینا چاہا مگر آپ نے نہ لیا اور مدرسہ کے دروازہ کا ارادہ کیا وہ ان کے لئے خود بخود کھل گیا اور آپ باہر نکل گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے باہر نکل گیا۔ میں دل میں کہتا تھا کہ آپ کو میرا علم نہیں ہے اور آپ چلے یہاں تک کہ بغداد شریف کے دروازہ تک پہنچ گئے پھر دروازہ آپ کے لئے کھل گیا اور آپ وہاں سے نکلے پھر دروازہ بند ہو گیا اور تھوڑی دور تک آپ گئے تو کیا دیکھتا

ہوں کہ ہم ایک ایسے شہر میں آ گئے ہیں کہ جس کو میں پہچان نہ سکا۔ آپ ایک مکان میں داخل ہوئے جو کہ سرائے کہ مشابہ تھا اور دیکھا تو اس میں چھ شخص تھے سب نے آپ کو سلام کہا اور میں وہاں کے ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا میں نے اس مکان کی ایک جانب میں رونے کی آواز سنی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آواز بند ہو گئی اور ایک مرد آیا اور اس طرف گیا جہاں سے میں نے وہ نرم آواز سنی تھی پھر وہ نکلا بحالیکہ اس نے اپنے کندھے پر ایک شخص کو اٹھایا ہوا تھا۔ ایک شخص داخل ہوا جس کا سر نکلا تھا اس کی مونچھوں کے بال لمبے تھے وہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس کو کلمہ شہادت پڑھایا اور اس کے سر اور مونچھوں کے بال کترے اس کو ٹوپی پہنائی اور اس کا نام "محمد" رکھا اور ان لوگوں سے کہا کہ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ یہ شخص اس مرحوم کے بدلہ میں مقرر کیا جائے ان سب نے کہا بہت اچھا پھر آپ نکلے اور ان کو آپ نے وہیں چھوڑا میں آپ کے پیچھے ہولیا اور ہم تھوڑی دور چلے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ہم بغداد شریف کے دروازہ پر ہیں وہ پہلے کی طرح کھل گیا پھر آپ مدرسہ میں آئے اس کا دروازہ بھی کھل گیا اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے جب صبح ہوئی تو میں اپنی عادت کے موافق آپ کے سامنے پڑھنے کے لئے بیٹھا لیکن آپ کی اہیت کی وجہ سے نہ پڑھ سکا آپ نے فرمایا: بیٹا پڑھ کچھ مضائقہ نہیں تب میں نے آپ کو قسم دلائی کہ جو میں نے حال دیکھا ہے اس کو (واقع طور پر) بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: کہ وہ شہر "نہاوند" تھا اور تم نے جو چھ شخص دیکھے وہ عمدہ ابدال تھے وہ نرم آواز والا ان میں سے ساتواں تھا وہ بیمار تھا جب اس کی موت قریب آئی میں اس وقت آیا اور جو شخص اس کو اپنے کندھے پر اٹھا کر باہر لے گیا تھا وہ ابو العباس خضر علیہ السلام تھے وہ اس کو باہر اس لئے لے گئے تھے کہ اس کے غسل وغیرہ کا اہتمام کریں جس شخص کو میں نے کلمہ شہادت پڑھایا تھا وہ قسطنطینیہ کا رہنے والا عیسائی تھا مجھے حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس متونی کے بدل اور قائم مقام بن جائے اس کو بلایا گیا اور میرے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا اب وہ ان میں سے ایک ہے شیخ نے مجھ سے عہد لیا کہ میری زندگی میں یہ بات کسی سے نہ کہنا۔^①

جن سے لڑکی کو چھڑا لیا

شیخ ابو سعد عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی النوفی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میری بیٹی جس کا نام فاطمہ تھا ہماری چھت پر 530ھ میں چڑھی جس کو کوئی اٹھا کر لے گیا۔ وہ باکرہ تھی اور اس کی عمر اس دن سولہ 16 سال تھی تب میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا: کہ آج کی رات تم کرخ کے جنگل کی طرف جاؤ پانچویں ٹیلے کے پاس جا کر بیٹھو زمین پر اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ لو اور خط کھینچنے کے وقت یہ کہنا:

"بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَبِیِّ عَبْدِ الْقَادِرِ"

پھر جب تھوڑی رات آجائے گی تو تمہارے پاس جنوں کا گروہ آئے گا جن کی صورتیں مختلف ہوں گی تم ان سے ڈرنا مت اور جب صبح ہو جائے گی تو اس وقت ان کا بادشاہ تمہارے پاس ایک لشکر کے ساتھ آئے گا تم سے تمہارا مطلب پوچھے گا تم اسے کہہ دینا کہ مجھ کو عبدالقادر نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور اس سے اپنی لڑکی کا حال بیان کرنا۔

جب میں گیا اور جو کچھ مجھے آپ نے حکم دیا اس کے موافق عمل کیا۔ مجھ پر ڈراؤنی شکل والی صورتیں گزریں لیکن کسی کو مجال نہ تھی کہ اس دائرہ کے قریب آئے جس میں کہ میں تھا اور ات بھر گروہ گروہ آتے رہے حتیٰ کہ ان کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا میں اس کے سامنے تھا وہ آ کر دائرہ کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے انسان! تمہاری کیا حاجت ہے؟

میں نے کہا کہ مجھ کو شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تب وہ گھوڑے پر سے اتار پڑا اور زمین پر بوسہ دیا اور دائرہ سے باہر بیٹھ گیا اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے اور کہا تمہارا کیا معاملہ ہے؟

تب میں نے اپنی لڑکی کا حال بیان کیا اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ انہوں نے اس کے حال سے لاعلمی بیان کی تھوڑی دیر کے بعد ایک جن کو پکڑ لائے جس کے ساتھ وہ لڑکی تھی اور کہا گیا کہ یہ جین کا جن ہے اس سے پوچھا گیا کہ تم کو کس چیز نے اس امر پر برا بھلا کہنا کہ قطب کی رکاب کے نیچے چوری کرے اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا اور اس کی محبت میرے دل میں آئی بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑادی جائے اور مجھ کو میری بیٹی حوالہ کی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے آج رات کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا اور تم شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی اس قدر فرماں برداری کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں بے شک وہ اپنے گھر بیٹھے ہمارے جنوں کو دیکھتے ہیں حالانکہ دور کے رہنے والے ہوتے ہیں وہ دیکھتے ہی اپنے مکانوں کی طرف آپ کی ہیبت سے بھاگ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ جب کسی قطب کو مقرر کرتا ہے تو اس کو جن والوں پر غلبہ دیتا ہے۔^①

کان میں کہنا آئندہ نہ آتا

شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں اصفہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور تعویذ منتر والوں کو اس کے معاملہ نے عاجز کر دیا ہے آپ نے فرمایا: کہ یہ ایک جن ہے جو کہ مراندیپ کے جنگل کا رہنے والا ہے اس کا نام ”خانوس“ ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں یہ کہہ دینا کہ اے خالص اتم کو ”شیخ عبدالقادر“ جو کہ بغداد میں رہتے ہیں کہتے ہیں کہ پھر خدا نا اور اگر آئے گا تو ہلاک ہوگا۔ تب وہ شخص چلا گیا اور دس 10 سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے پوچھا اس نے کہا کہ میں نے شیخ کے حکم کے مطابق اس سے کہہ دیا تھا سوا ب تک اس کو مرگی کا اثر نہیں۔

یہ ہی کہتے ہیں کہ منتر کرنے والوں کے سردار نے یہ بات کہی ہے کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی زندقہ میں چالیس 40 سال تک بغداد میں کسی پر مرگی کا اثر نہیں ہوا جب آپ کا انتقال ہوا تو وہاں مرگی کا اثر ہوا۔^②

منکر کے لیے سفارش مان لی

سید ابوالعباس احمد بن شیخ ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: شیخ ابوعلی ہتی رحمہ اللہ ایک دن سیدی شیخ محی الدین

عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے کمر میں داخل ہوئے میں ان کے ساتھ تھا ہم نے دہلیز میں ایک جوان کو پایا جو کہ چٹ لینا ہوا ہے اس نے شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ میری سفارش شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کریں۔ جب ہم شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابن ابیہتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کیا تب شیخ نے فرمایا: کہ تمہارے لئے ہم نے معاف کر دیا پھر جب شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا انہوں نے اس سے کہا کہ ہم نے تمہاری سفارش شیخ کے نزدیک کی ہے وہ کھڑا ہوا اور دہلیز کے اندر سے نکل کر ہوا میں اڑ گیا اور میں اس کو دیکھتا تھا پھر ہم شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ماجرا ان سے پوچھا کہ کیا بات تھی؟

آپ نے فرمایا: کہ یہ ہوا پر اڑ کر جا رہا تھا اور دل میں کہنے لگا کہ بغداد میں کوئی مرد (کامل) نہیں میں نے اس کے حال کو چھین لیا اور اگر شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو میں اس کا حال نہ لو لیتا۔^①

مردان غیب کی حاضری

سید ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مدرسہ کی چھت پر مغرب و عشا کے درمیان ہفتہ کی رات 9 ربیع الاخر 552ھ میں چٹ لینا ہوا تھا گرمیوں کے دن تھے اور سید محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ میرے سامنے قبلہ کی جانب تھے میں نے غلام میں ایک شخص کو جو کہ ہوا میں اڑتا جاتا تھا جس طرح تیر جاتا ہے اس کے سر پر ایک لطیف عمامہ تھا اس کے دونوں کندھوں میں اس کا شملہ تھا اس کے سفید کپڑے تھے اس کی کمر میں ایک لٹھی تھی جب وہ شیخ کے سر کے مقابل آیا تو اس طرح اترا جیسا کہ عقاب شکار پر گرتا ہے یہاں تک کہ آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا آپ کو سلام کہا پھر ہوا میں اڑ گیا یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گیا پھر میں کھڑا ہو کر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھا؟ میں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا: کہ وہ مردان غیب سے ہے جو کہ اڑتے پھرتے ہیں ان پر خدا کا سلام ہو۔^②

چھت گرنے سے پہلے بتا دیا

ایک دن ماہ محرم 559ھ میں حلب میں ان کی رباط کے شیڈ میں تین سو 300 زائرین جمع تھے آپ اندر سے جلد باہر تشریف لائے اور لوگوں کو بآواز بلند فرمانے لگے جلد باہر نکلو، جلد باہر نکلو پھر سب لوگ باہر نکل آئے اور شیڈ میں کوئی باقی نہ رہا اس وقت چھت گر گئی اور لوگ بچ گئے آپ نے فرمایا کہ میں کمر میں تھا مجھ سے کہا گیا کہ عنقریب چھت گر پڑے گی اس لیے میں تم پر ڈرنے لگا۔^③

ایک بات بتانے پر ڈیڑھ لاکھ دینار ملے

ابوالحسن علی بن ابی طالب ہر ابراہیم بن نجاب بن غنائم انصاری دمشقی فقیہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ حج کیا اور بغداد میں

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 142 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 142 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 142 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں اور میرا رفیق آیا ہم اس سے پہلے اس میں داخل نہ ہوئے تھے اور کسی کو ہم پہچانتے نہ تھے ہمارے پاس سوا ایک چھری کے اور کچھ نہ تھا میں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت سے چاول خریدے جن کو ہم نے کھایا ہمیں وہ اچھے معلوم نہ ہوئے اور ہمارا پیٹ نہ بھرا ہم شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور جب ہم بیٹھ گئے تو آپ نے قطع کلام کیا اور فرمایا:

مساکین غرباء عرب سے آئے ہیں ان کے پاس چھری کے سوا کچھ نہ تھا انہوں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت سے چاول خریدے جو ان کو اچھے معلوم نہ ہوئے ان کا اس سے پیٹ نہ بھرا میں یہ بات سن کر بہت متعجب ہوا جب آپ نے اپنا کلام پورا کیا تو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا میں نے رفیق سے آہستہ کہا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کشک ^① اور تتر اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ شہد چاہتا ہوں تب آپ نے خادم سے فرمایا: کہ کشک تتر کے ساتھ فوراً لاؤ اس نے وہ دونوں حاضر کر دیئے اور فرمایا: کہ ان دونوں مخصوص کے سامنے رکھ دے اور ہم دونوں کی طرف اشارہ کیا اس نے کشک کو میرے سامنے رکھ دیا اور شہد میرے رفیق کے سامنے۔

آپ نے فرمایا: کہ اس کے برعکس کر دو ورنہ مصیبت میں گرفتار ہوگا پھر میں تو چلا اٹھا اور سچی کی لوگوں پر سے کودتے ہوئے آپ کی طرف دوڑ کر گیا تب آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ دیار مصر یہ کے داعظ خوش آئے؟ میں نے کہا کہ اے میرے سردار ایہ کیسے؟

آپ نے فرمایا: کیونکہ میں تو اچھی طرح فاتحہ صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتا۔ آپ نے فرمایا: کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ تم کو یہ کہوں وہ کہتے ہیں کہ پھر میں آپ سے علم پڑھنے لگا تو خدا نے مجھ پر علم کا دروازہ ایک ہی سال اتنا کھول دیا کہ اس قدر کسی اور پر میرے سوا میں 20 سال تک نہ کھولا ہوگا میں نے بغداد میں دعظ کیا پھر میں نے آپ سے مصر جانے کا اذن لیا تو آپ نے فرمایا: کہ

تم عنقریب دمشق پہنچو گے اس میں تم ترکوں کو پاؤ گے جو مصر میں جانے کے لئے تیار ہوں گے تاکہ اس کے مالک بن جائیں تم ان سے کہنا کہ اس دفعہ تم ہرگز اپنے مقصود کو حاصل نہیں کر سکتے بلکہ تم لوٹ جاؤ اور دوسری دفعہ جانا اور اس کے مالک بننا۔

وہ کہتے ہیں کہ جب میں دمشق میں آیا تو میں نے وہی معاملہ پایا جو آپ نے مجھے فرمایا تھا میں نے ان سے وہی بات کہہ دی جو آپ نے مجھے فرمائی تھی مگر انہوں نے میری بات نہ مانی میں مصر میں گیا تو خلیفہ کو پایا کہ وہ ان سے لڑنے کی تیاری کر رہا ہے میں نے اس سے کہہ دیا کہ کچھ مضائقہ نہیں یہ لوگ ناکام واپس جائیں گے اور آپ لوگ کامیاب ہوں گے پھر جب ترک مصر میں آئے مغلوب ہوئے۔ مجھ کو خلیفہ نے اپنا ہم نشین بنالیا اور مجھ کو اپنے اسرار سے خبردار کیا۔

پھر دوسری دفعہ ترک جو آئے تو وہ مصر کے مالک ہو گئے اور بوجہ اس کلام کے کہ میں نے ان سے دمشق میں کبھی میری بڑی عزت و تواضع کی۔ مجھ کو دونوں سلطنتوں سے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بات بتلانے کی وجہ سے ڈیڑھ لاکھ 150,000 دینار حاصل ہوئیں۔ ^②

① جو کاپی سرکہ یارودہ کے ساتھ مل کر پکایا جائے تو اسے کشک کہتے ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

② بیعت الاسرار صفحہ 143 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

فرشتے نے قرض اتارا

شیخ ابو محمد عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے والد نے فرمایا: میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ پر ایک وقت دو سو پچاس 250 دینار مختلف قرضوں کے ہو گئے ایک شخص آیا جس کو میں پہچانتا تھا وہ آپ کی خدمت میں بغیر اذن لینے کے آ گیا اور دیر تک آپ سے باتیں کرتا رہا آپ کے لئے سونا نکالا اور کہا یہ قرض کے ادا کے لئے ہے اور چلا گیا تب مجھ کو شیخ نے حکم دیا کہ میں ہر ایک حق دار کو اس کا حق پہنچا دوں اور فرمایا: کہ یہ تقدیر کا صراف ہے میں نے کہا کہ تقدیر کا صراف کون ہوتا ہے؟
 کہا ایک فرشتہ ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے اولیاء کے قرض دار کے لئے بھیجا کرتا ہے اور وہ اس کی طرف سے پورا کر دیتا ہے۔^①

ہمارا کلام سن کر جانا

ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے اسی اثنا میں آپ چند قدم ہوا میں اڑ کر چلے اور فرمایا: اے اسرائیلی ٹھہر جا کلام محمدی سنتا جا پھر آپ اپنی جگہ پر آ گئے آپ سے جو پوچھا گیا تو فرمایا: کہ ابوالعباس خضر علیہ السلام ہماری مجلس پر سے جلدی جلدی جا رہے تھے اس لئے میں اڑا اور ان سے وہ بات کہی جو تم نے سنی ہے۔^②

أَنَا أَجْمَعُ وَأَنْتَ تَفْرِقُ

شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے احباب نے فرمایا: ایک دفعہ بارش ہوئی اور شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے تو بعض اہل مجلس جانے لگے تب آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا:
 (أَنَا أَجْمَعُ وَأَنْتَ تَفْرِقُ)

”(خداوند) میں تو لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو متفرق کرتا ہے۔“

پھر بارش خدا کے حکم سے مجلس کے اوپر سے بند ہو گئی اور مدرسہ کے باہر بارش ہوتی تھی مجلس پر ایک قطرہ بھی نہیں پڑتا تھا۔^③

دجلہ کو روک دیا

ایک سال دجلہ اس قدر بھر آیا کہ بغداد غرق ہونے لگا تھا لوگ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فریادی

① بہجۃ الاسرار صفحہ 145 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 145 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 147 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آئے تب آپ نے عصا لیا اور دریا کے کنارے تک آئے پانی کی حد تک اس کو گاڑ دیا اور فرمایا: یہاں تک رہو اسی وقت پانی اتر گیا۔^①

بارش مجلس کے باہر ہوتی

شیخ حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ آسمان کے نیچے (میدان میں) وعظ فرما رہے تھے پھر بارش آئی تو آپ نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ:

(أَنَا أَجْمَعُ وَأَنْتَ تَفْرِقُ)

”میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو متفرق کرتا ہے۔“

وہ کہتے تھے کہ خدا کے حکم سے مجلس سے بارش بند ہو گئی۔^②

بارش روک دی

ابوزید عبدالرحمن بن احمد قرشی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں شیخ عالم ابو اسحاق ابراہیم بن سعید داری ظہری رحمہ اللہ کے پاس ”دمشق“ میں تھا اور ان کے پاس ملک معظم ملک امجد ملک صالح اسماعیل دوقی الدین دیمجد الدین پسران ایوب موجود تھے اور بارش شروع ہوئی ہم لوگ میدان میں تھے انہوں نے لوگوں سے کہا کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ ایک دن کرسی پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے تب بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا:

(أَنَا أَجْمَعُ وَأَنْتَ تَفْرِقُ)

”میں تو جمع کرتا ہوں اور تو متفرق کرتا ہے۔“

پھر بادل مجلس سے ہٹ گیا اور مجلس سے باہر بادل برسنے لگا وہ کہتا ہے کہ خدا کی قسم شیخ ابراہیم رحمہ اللہ کا کلام ابھی پورا نہ ہوا تھا کہ ہم سے بارش بند ہو گئی ہم سے دائیں بائیں برستی تھی اور ہم پر نہیں گرتی تھی۔^③

ہر طرف آگ لگ گئی

شیخ بقا بن بطونہر ملکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک شیخ اور ان کے ساتھ ایک جوان شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے اس شیخ نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اس کے لئے دعا مانگیں کہ یہ میرا فرزند ہے حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہ تھا بلکہ وہ بری عادت پر تھا تب آپ دعا

① بہجة الاسرار صفحہ 147 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 147 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 147 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہوئے اور فرمایا کہ میرے ساتھ تمہارا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا آپ اپنے گھر میں داخل ہو گئے تو اسی وقت بغداد کے اطراف میں آگ لگ گئی اور جب ایک جگہ بجھائے تو دوسری جگہ لگ جاتی وہ کہتے ہیں کہ میں نے بغداد میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے عصر کی وجہ سے بلا نازل ہوتے ہوئے دیکھی جس طرح کے ہادل کا ٹکڑا ہوتا ہے جب میں جلد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو غضب کی حالت پر پایا میں آپ کی ایک جانب بیٹھ گیا اور عرض کیا اسے میرے سردار لوگوں پر رحم کھائیں وہ تو ہلاک ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا قصہ فرو ہوا اور بلا کو میں نے دیکھا کہ جاتی رہی اور تمام آگ بجھ گئی۔^①

لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں

شیخ عمر بزاز رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جمعہ کے دن بتاریخ 15 جمادی الآخر 558ھ مسجد جامع کی طرف گیا آپ کو کسی نے سلام نہ کہا میں نے کہا یہ عجیب ہے ہم تو ہر جمعہ جامع مسجد میں جاتے تھے اور شیخ کے ساتھ اس قدر ہجوم ہوتا تھا کہ ہمارا پہنچنا مشکل سے ہوتا۔ میں نے یہ فقرہ ابھی پورا نہ کیا تھا کہ شیخ نے میری طرف دیکھ کر تبسم کیا اور لوگوں نے سلام کہنے کی جلدی کی۔ یہاں تک کہ مجھ میں اور آپ میں لوگ حائل ہو گئے پھر میں نے دل میں کہا کہ وہ حال اس حال سے بہتر تھا تب آپ نے میری طرف توجہ کی اور فرمایا:

(يَا عَمْرُؤَ أَنْتَ الَّذِي أَرَدْتَ هَذَا وَمَا عَلِمْتَ أَنَّ قُلُوبَ النَّاسِ بِيَدِي إِنْ شِئْتُ صَرَفْتُهَا عَنِّي وَإِنْ شِئْتُ أَقْبَلْتُ بِهَا إِلَيَّ)

”اے عمر! تمہیں نے یہ ارادہ کیا تھا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اگر چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر دوں۔“^②

تم نے یہ چاہا تھا؟

شیخ ابو محمد عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے میرے والد نے فرمایا: کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں 560ھ میں تھا آپ اپنے گھر سے لکے اور آپ کے ہاتھ میں عصا تھا تب میرے دل میں یہ خطرہ ہوا کہ کاش آپ اس عصا میں مجھ کو کرامت دکھائیں آپ نے میری طرف ہنس کر دیکھا اور اس کو زمین میں گاڑ دیا میں نے دیکھا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک روشن نور ہے جو کہ آسمان کی طرف چڑھتا ہے تمام خلا میں اس کے سبب روشنی ہو گئی اس طرح ایک گھنٹہ تک رہا پھر آپ نے اس کو پکڑ لیا تو وہ عصا ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا آپ نے مجھ سے فرمایا:

(يَا ذِيَالُ أَنْتَ أَرَدْتَ هَذَا)

① بہجۃ الاسرار صفحہ 149 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 148 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کیا کوئی حنفی ولی نہیں؟

شیخ ابوالحسنی محمد بن ازہر صریحی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ٹھہرا میں ایک مدت تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس امر کا سوال کرتا تھا کہ مجھے ایک مرد، مردان غیب میں سے دکھائے۔ تب میں نے خواب میں ایک رات دیکھا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کر رہا ہوں اور ان کی قبر کے پاس ایک شخص ہے میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ مردان غیب میں سے ہے پھر مجھے جاگ آگئی اور امید ہوئی کہ میں ان کو بیداری میں دیکھوں گا میں اسی وقت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی زیارت کو آیا پھر میں نے اس وقت بحینہ وہی شخص ان کی قبر کے پاس دیکھا وہ جلد زیارت کر کے وہاں سے نکلا اور میں پیچھے ہولیا۔ یہاں تک کہ وہ دجلہ تک پہنچا پھر دجلہ کی دونوں طرفیں ان کی خاطر اس قدر مل گئیں کہ ایک مرد کے قدم کے برابر ہو گئیں تب وہ اس طرف پار ہو گئے میں نے ان کو قسم دلائی کہ آپ ٹھہریں اور مجھ سے بات کریں تب وہ ٹھہر گئے میں نے ان سے کہا کہ آپ کا کیا مذہب ہے؟ انہوں نے کہا کہ ”حنفی مسلم“ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں مجھے معلوم ہوا کہ وہ ”حنفی المذہب“ ہیں پھر وہ چل دیئے میں نے دل میں کہا کہ میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کروں گا جو میں نے دیکھا ہے میں مدرسہ میں آیا اور آپ کے دروازہ پر کھڑا ہوا آپ نے گھر میں سے مجھے پکار کر کہا اے محمد! مشرق سے مغرب تک زمین میں کوئی حنفی ^② ولی اللہ اس کے سوا نہیں ہے اور میرے لئے دروازہ نہ کھولا۔^③

جس کو اطباء جواب دیتے آپ علاج کرتے

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن خضرمی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میں نے سید شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت تیرہ 13 سال کی ہے اور آپ کی بہت سی کرامات دیکھی ہیں۔ اس میں سے ایک یہ کہ جب تمام اطباء کسی مریض کے علاج سے عاجز آتے تھے تو وہ آپ کی خدمت میں لایا جاتا تھا آپ اس کے لئے دعا مانگتے اس پر ہاتھ پھیرتے تھے تو وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو جایا کرتا تھا۔ خدا کے حکم سے تندرست ہو جایا کرتا تھا اور ہمیشہ آپ کے پاس وہ آ کر جلد تندرست ہو جاتا تھا۔^④

پیٹ کا مرض جاتا رہا

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ”سلطان مستجد“ کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جس کو استسقا کا مرض تھا اس کو پیٹ کی بیماری تھی۔ تب

① بہجۃ الاسرار صفحہ 150 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② یہ روایت واللہ اعلم الحاق معلوم ہوتی ہے ورنہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بہت سے اکابر حنفی ولی اللہ موجود تھے بغداد شریف میں جیسے حضرات خواجہ جگان عثمان ہارونی، خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ دیگر اولیاء تھے جو مذہب حنفی رکھتے تھے۔

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 153 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 152 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ خدا کے حکم سے لاغر پیٹ ہو کر کھڑا ہو گیا گویا کہ اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔^①

بخارا کو نکال دیا

آپ کی خدمت میں ابوالعالی احمد بن مظفر بن یونس بغدادی منبلی آیا اور کہنے لگا کہ میرے بیٹے محمد کو پندرہ (15) ماہ ہو گئے کہ بخارا اس کو نہیں چھوڑتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے آپ نے فرمایا: کہ تم جاؤ اور اس کے کان میں کہہ دو اے ”ام ملدم“ تم کو ”عبداللہ“ کہتے ہیں کہ میرے بیٹے سے کھل کر حلقہ کی طرف چلا جا پھر ہم نے ابوالعالی منبلی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں گیا اور جس طرح مجھ کو آپ نے حکم دیا تھا ویسا کیا تو وہ اب تک پھر نہیں آیا اور کئی سال کے بعد ہم نے اس سے پوچھا تو کہا کہ اس دن کے بعد اس کے پاس پھر کبھی نہیں آیا اور یہ خبر آئی کہ حلقہ کے لوگوں کو بہت بخارا آتا ہے۔^②

لاغر اونٹنی کو توانا کر دیا

آپ کی خدمت میں ابو حفص عمر بن صالح حدادی منبلی اپنی اونٹنی کو لے کر آیا اور عرض کیا کہ میرا ارادہ حج کا ہے اور یہ میری اونٹنی ہے کہ چل نہیں سکتی اور میرے پاس اور کوئی اونٹنی نہیں ہے پس شیخ نے اس کو ایک ایڑی لگائی اور اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھا وہ کہتا تھا کہ پھر اس کا حال تھا کہ تمام سواریوں سے آگے چلتی تھی اور پہلے یہ سب سے پیچھے رہتی تھی۔^③

کیوتری اور قمری نے حکم کی تعمیل کی

شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن وہب ازہجی منبلی بیمار ہو گئے تو آپ نے ان کی میادت کی۔ ان کے گھر میں ایک کیوتری اور ایک قمری تھی۔ تب انہوں نے آپ سے عرض کی یا سیدی! یہ کیوتری چھ ماہ سے اٹھنے نہیں دیتی اور یہ قمری 9 ماہ سے بولتی نہیں۔ پھر آپ کیوتری کے پاس جا کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ اپنے مالک کو نفع پہنچایا کر اور قمری کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: کہ اپنے خالق کی تسبیح پڑھا کر وہ کہتے ہیں کہ قمری اسی وقت بولنے لگی یہاں تک کہ بغداد کے لوگ اس کی آواز سن کر جمع ہونے لگے تاکہ اس کی بولی سنیں اور کیوتری اٹھنے دینے لگی اور اپنے مرنے کے وقت تک دیتی رہی۔^④

مستقبل کی خبر دے دی

اور شیخ ابوالحسن منبلی سے 560ھ میں فرمایا: کہ اے خضر! تم شہر موصل کی طرف جاؤ کیونکہ تیری پیٹھ میں اولاد ہے کہ جس کو تو ظاہر

① بہجة الاسرار صفحہ 153 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 153 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 153 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجة الاسرار صفحہ 153 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کرے گا پہلے ان سے ایک لڑکا ہوگا جس کا نام "محمد" ہوگا اس کو ایک اندھا لڑکا دی قرآن مجید سات (۷) ماہ میں پڑھائے گا۔ اس کا نام "علی" ہے وہ سات سال کا ہوگا کہ قرآن مجید حفظ کرے گا اور تم 84 سال اور ایک ماہ سات دن زندہ رہو گے اور شہر اربل میں فوت ہو گے تمہارے کان تمہاری آنکھیں تمہاری قوت سب کچھ صحیح اور تندرست رہے گا۔ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے دارا نے موصل میں سکونت اختیار کی اور میں شروع ماہ صفر 601ھ میں پیدا ہوا میرے

لئے ایک نابینا حافظ کو لایا گیا جس نے مجھے قرآن سکھایا جب میں چھ سال اور پانچ ماہ کا ہوا اور ابھی سات سال ختم نہ کئے تھے کہ قرآن کو حفظ کر لیا میرے والد نے حافظ کی کا نام اور ان کے شہر کا نام دریافت کیا تو کہا کہ میرا نام "علی" ہے اور میرا شہر بغداد ہے تب والد نے آپ کا ذکر کیا۔ میرے والد اربل میں ماہ صفر 625ھ میں فوت ہوئے اور انھوں نے پورے 94 سال اور ایک ماہ اور سات دن کی عمر پائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے حواس اور قوتیں ان کی وفات تک محفوظ رکھیں۔^①

اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے راضی ہو جا

شیخ امام شہاب الدین ابو حفص بن محمد سمرودی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں 625ھ میں کہا کہ شیخ مہاد رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابو بکر حمادی رحمۃ اللہ علیہ دونوں عمدہ حالات والے تھے اور شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہ اے ابو بکر! شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا میرا لکھ کر رہا ہے۔ آپ ان کو کئی امور سے منع کرتے تھے لیکن وہ باز نہ آتے تھے اور آپ "جامع رصافہ" کی طرف گئے اور ان کو وہاں پایا تو اپنا ہاتھ ان کے سینہ پر پھیرا اور فرمایا: کہ نکل اے ابو بکر اور بغداد سے نکل جا۔

تب ان کے سارے حالات و معاملات جاتے رہے ان کے مقامات ان سے پوشیدہ ہو گئے وہ مقام "فرق" کی طرف نکل گیا اس کا یہ حال ہو گیا کہ جب بغداد کی طرف آتا اور قصد کرتا کہ اس میں داخل ہو تو منہ کے بل گر پڑتا اور اگر کوئی اس کو اٹھاتا تا کہ اس کو داخل کرے تو دونوں گر جاتے اس کی ماں روتی ہوئی شیخ کی خدمت میں آئی اور اپنا شوق فرزند کی طرف ظاہر کیا اور شکایت کی کہ میں وہاں جانے سے عاجز ہوں آپ نے سر نیچے کیا اور فرمایا: کہ ہم نے اس کو اجازت دی کہ فرق سے بغداد کی طرف زمین کے نیچے سے اور تجھ سے تیرے گھر کے کنوئیں میں سے ہو کر بات کرے۔ کہتے ہیں کہ وہ ہر ہفتہ ایک دفعہ اپنی ماں کے گھر میں زمین کے نیچے سے آتے اور اس سے ملتے۔

اور شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ تفسر البان رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ کی طرف بھیجا تا کہ اس کی سفارش آپ کے پاس کرے۔ تب شیخ نے اس کے بارے میں نیک وعدہ فرمایا:۔ مظفر جمال رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ میں محبت تھی۔ مظفر نے خواب میں رب العزت تبارک و تعالیٰ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(يَا عَبْدِي تَجِنُ) "اے میرے بندے! کسی چیز کی خواہش کر۔"

انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! میرے بھائی ابو بکر کا حال درست کر دے فرمایا کہ تیرے لئے یہ بات دنیا و آخرت کے

والی عبدالقادر کے پاس ہے اس کی طرف جا اور اس سے کہہ دے کہ تم کو تیسرا رب کہتا ہے کہ بوجہ اس حکم کے کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ لوگوں پر بلا نازل کروں پھر تو ان کے بارے میں شفاعت کرے اور میں تم کو شافع بناؤں اور اس امر کی وجہ سے کہ جو تو نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا کہ اس سوکن پر میں رحم کروں کہ جس نے مجھے دیکھا ہے سو میں نے وہ کیا اور بیشک ابو بکر سے میں راضی ہو گیا ہوں۔ اب تم بھی راضی ہو جاؤ اور ناگہاں رسول اللہ ﷺ بھی فرماتے ہیں کہ:

رَبِّمُظْفَرُ لَنَا نَبِيٌّ فِي الْأَرْضِ وَوَارِثِي الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ يَقُولُ لَكَ جَدُّكَ رَسُولُ اللَّهِ رَدَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ حَالَهُ فَإِنَّكَ لَمْ تَغْضَبْ إِلَّا لِشَرِيْعِي وَالْآنَ فَقَدْ وَهَبَهُ

”اے مظفر جا اور میرے نائب اور وارث زمین شیخ عبدالقادر سے کہہ دو کہ تیرے جد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ابو بکر کے حال کو پھر درست کر دو کیوں کہ میری شریعت کی وجہ سے ناراض ہوا ہے اور اب میں نے اس کو معاف کر دیا۔“ جب مظفر اس حال سے افاقہ میں ہوا تو خوش خوشی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف گیا تا کہ اس کو خوش خبری سنائے اس کو اس سارے واقعہ کی اطلاع ہو گئی تھی۔ حالانکہ حال کے گم ہونے کے بعد اب تک اس کو کوئی حال معلوم نہ ہوتا تھا۔ تب وہ راستہ کے وسط میں مل پڑے اور دونوں مل کر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

شیخ نے فرمایا: اے مظفر اپنا پیغام پہنچا دے۔ انہوں نے واقعہ کا سارا حال بیان کر دیا مگر کچھ اس میں سے بھول گئے۔ شیخ نے وہ بھولا ہوا یاد دلایا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس امر کی توبہ لی جس کو وہ برا سمجھتے تھے اور ان کو اپنے سینہ سے لگا لیا تو انہوں نے اسی وقت تمام گم شدہ حال مع زیادت کے پالیا۔

کہتے ہیں کہ مظفر اپنے تمام واقعہ کا ذکر کیا کرتے تھے ہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم اپنی والدہ کے پاس کس طرح آیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جب میں ماں کی زیارت کا ارادہ کرتا تھا تو مجھ کو کوئی اٹھالے جاتا تھا اور زمین کے نیچے اترتا جاتا تھا یہاں تک کہ کنویں میں پہنچ جاتا اور اپنی ماں سے وہیں ملا کرتا تھا پھر میں وہاں سے اٹھایا جاتا تھا اور اپنے جس مکان سے گیا ہوتا وہیں مجھے پہنچایا جاتا تھا۔^①

مغرور کا ”حال“ جاتا رہا

عباد نے ایک دفعہ کہا کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد زندہ رہوں گا اور ان کے حال کا وارث بنوں گا۔ تب آپ نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور فرمایا: اے عباد! میں تم میں اور تیرے غرور میں تیرے پیچیدگیوں کا اور اپنے ہجر کے گھوڑوں کو چھوڑوں گا کہ تیری صفائی کی چراگاہ کی جولانی کریں آپ نے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ سے نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس کے تمام حال کو سلب کر دیا اور اس کے تمام معاملات جاتے رہے وہ اس حال پر ایک مدت تک رہا۔

شیخ جمال بدوی رضی اللہ عنہ ایک رات اپنی خلوت میں تھے کہ اتفاقاً ایک شخص ان کے پاس آیا ان کو بلایا۔ ان کا جہان سے اتارا گیا ان

کو ایک نور معلوم ہوا جو لطیف اور بہت سفید ہے وہ سنا اور دیکھا اور سمجھتا ہے ان کو عالم ملکوت کی طرف اٹھا کر لے گیا ان کو ایک ایسی مجلس میں لے گیا کہ جس میں مشائخ کی ایک جماعت تھی بعض ان میں سے وہ تھے کہ جن کو وہ پہچانتے تھے اور بعض کو نہ پہچانتے تھے تب ان پر ہوا چلی جس نے ان کو بے ہوش کر دیا پھر سب کہنے لگے کہ یہ خوشبو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کی ہے ان کے کان میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ ایک ایسا علم ہے کہ جو محبوب و مہف کے ساتھ نہیں پایا جاتا اور یہ ایک ایسا وصف ہے کہ علم غائب سے اس کی تعریف نہیں کی جاتی۔ اس میں بولنے والے نے یہ کہا کہ:

(يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ أَخِي عِبَادًا فِي)

”اے رب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ بھائی عباد درست ہو جائے۔“

تب اس کے کان میں یہ بات ڈالی گئی کہ اس پر اس کا حال وہی لوٹائے گا کہ جس نے اس سے جھینا ہے پھر جمال رحمۃ اللہ علیہ اپنے انسانی حال میں آگئے اور شیخ کی خدمت میں آئے آپ نے اس سے کہا کہ اے جمیل احم نے عباد کے بارے میں سوال کیا تھا اس نے کہا ہاں فرمایا: کہ اس کو میرے پاس لاؤ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے اس سے کہا کہ تم کسی حاجی کے ساتھ اس کے نگہبان بن کر جاؤ۔ اس نے کہا کہ بہت اچھا اور یہ وقت تھا کہ جس میں عراقی قافلہ بغداد سے روانہ ہونے والا تھا تب وہ ان کے ساتھ تک چلا اس میں ایک درخت دیکھا تو اس سے اس کو وجد ہو گیا اور چلایا اور سارے میں چکر لگایا۔ یہاں تک کہ وجد میں اپنے وجود سے غائب ہو گیا اس کے نتھنے پھول گئے ان سے خون نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کے قدموں تک بہ نکلا پھر اس کو ہوش آ گیا اور اس کا سارا حال اس کی طرف لوٹ آیا اور اس کے ساتھ اور بھی ملا۔

شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت شیخ جمال رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عباد پر اس کے حال کو لوٹا دیا اور اس کے ساتھ اور بھی اتنا دیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھالی تھی کہ وہ اس کا حال نہ لوٹائے۔ یہاں تک کہ وہ ہجر کے خون میں غوطہ لگائے اور آج اس نے اس میں غوطہ لگایا۔

کہتے ہیں کہ عباد حاجیوں کے ساتھ فید تک گیا عرب کے لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور عباد جب کسی کام کا ارادہ کرتا تھا تو چلاتا تھا۔ اس کے چلانے سے جس کام کا ارادہ کرتا تھا وہ ہو جایا کرتا تھا وہ اس لئے چلایا کہ عرب کو شکست ہو جائے لیکن اس کی چیخ اس پر لوٹ پڑی اور اسی جگہ فوت ہو گئے اس کی موت فید کے قباچ میں مشہور ہو گئی اور وہیں دفن کئے گئے اور شیخ نے اس کی موت کی خبر جمال رحمۃ اللہ علیہ کو اسی دن دی۔^①

آپ کا طریقہ کیا تھا؟

شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میرے سردار شیخ ابوالحسن علی بن الہتھی رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے وقت میں کہ میں سنا تھا۔ یہ

سوال کیا گیا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: کہ ان کا طریق حول و قوت سے بیزاری کے ساتھ تفویض و موافقت تھا اور عبودیت میں حضوری کے ساتھ مقام عبودیت میں قائم سر سے تجرید تو حید و تو حید تغرید تھا۔ نہ شے کے ساتھ اور نہ شے کے لیے۔ ان کی عبودیت صحیح تھی۔ کمال ربوبیت کی آنکھ سے دریافت تھی۔ پس وہ ایسے عہد تھے کہ تفرقہ کی مصاحبت سے بلند تھے (مطالعہ جمع تک پہنچے ہوئے تھے) احکام شریعت کے لزوم کے ساتھ۔^①

ابوالبرکات بن صحر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرے چچا شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اور میں سننا تھا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ کیا تھا؟ فرمایا: کہ قلب و روح کی موافقت کے ساتھ مجاری اقدار کے نیچے لاغری، باطن و ظاہر کا اتحاد اور صفات نفس سے باوجود اس کے کہ نفع و ضرر قرب و بعد سے غیبت ہو کر نکل جاتا۔^②

شیخ بقا بن بطور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ قول و فعل میں اتحاد، نفس و قلب میں اتحاد، اخلاص و تسلیم کا معائنہ کتاب و سنت میں ہر خطرہ لحظہ و نفس و دار و دھال میں مضبوطی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر ایک ایسے معاملہ پر جو کہ بڑے بڑے ثابت قدموں کے نزدیک قرار یافتہ ہے ثابت رہتا۔

شیخ برگزیدہ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی قوت اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھی اس وقت ان کے سامنے بڑے بڑے سرداروں (مشائخ) کی قوت ضعیف تھی۔ اپنے مضبوط طریق کی وجہ سے جس کو الطاع نہ تھا۔ بہت سے حقد میں سے بڑھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے مقام عزیز تک بوجہ ان کی دولت نظر کے حقیقت میں بلند کیا تھا۔^③

شیخ ابوالفرج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد میں آیا اور شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے حال اور فراغت قلب و خلوت سر کا وہ حال دیکھا جس نے میری عقل گم کر دی۔

پھر جب میں ام عبیدہ کی طرف آیا تو میں نے اپنے ماموں شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا ذکر کیا تو کہا اے فرزند شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی قوت کے برابر اور جس پر وہ ہیں جہاں تک وہ پہنچے ہیں کون ہو سکتا ہے۔^④

شیخ عارف ابوالحسن قرشی رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص سے فرماتے تھے کہ اگر تو شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تو تو ایسے مرد کو دیکھتا کہ جس کی قوت اپنے طریقے میں جو کہ اپنے رب تعالیٰ کی طرف ہے تمام اہل طریقت کی قوتوں سے شدت و لزوم میں بڑھی ہوئی تھی۔^⑤

آپ کا چالیس 40 سال عشاء کے وضو سے نماز فجر پڑھنا

شیخ عارف ابوعبداللہ محمد بن ابوالفتح ہرودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے سید شیخ محی الدین عبدالقادر جلی رحمۃ اللہ علیہ کی چالیس سال تک

① بہجۃ الاسرار صفحہ 163 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 163 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 164-163 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 164 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

خدمت کی سوا س مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور جب آپ بے وضو ہوتے تھے اسی وقت وضو کر لیتے تھے اور دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔

آپ کا یہ حال تھا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے حجرہ میں داخل ہوتے آپ کے ساتھ اور کوئی داخل نہ ہوتا تھا اور حجرہ میں سے سوا طلوع فجر کے نہ نکلتے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں چند راتیں سویا۔ آپ کا یہ حال تھا کہ پہلی رات کچھ نفل پڑھتے پھر ذکر کرتے۔ یہاں تک کہ پہلا ٹکٹ حصہ گزر جاتا تو آپ یہ کہتے:

”احاطہ کرنے والا رب گواہ، کافی حساب لینے والا، کار کرنے والا خالق پیدا کرنے والا۔ تصویر بنانے والا۔“

پھر کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا اور کبھی بڑا ہو جاتا۔ کبھی ہوا میں بلند ہو جاتے یہاں تک کہ میری نگاہ سے غائب ہو جاتے پھر اپنے قدموں پر کھڑے ہوتے اور قرآن شریف پڑھتے۔ یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا اور سجدے بڑے طویل کرتے تھے اپنے چہرہ کو زمین سے ملائے پھر مراقبہ میں مشاہدہ میں طلوع فجر کے قریب تک متوجہ ہو کر بیٹھے رہتے پھر دعا مانگتے عاجزی اور نیاز میں لگے رہتے اور آپ کو ایک ایسا نور ڈھانپ لیتا تھا کہ عنقریب آنکھوں کو اچک لے جائے۔ یہاں تک کہ آپ اس میں نظر سے غائب ہو جاتے اور میں ان کے پاس یہ آواز سنتا تھا۔ السلام علیکم اور آپ اس کا جواب دیتے۔ یہاں تک کہ صبح کی نماز کی طرف نکلتے۔^①

پچیس سال تک آپ جنگل میں رہے

حضرت ابوالسعود احمد بن ابوبکر حرمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں عراق کے جنگلوں میں پچیس سال تک تنہا پھر تارہا نہ میں مخلوق کو پہچانتا تھا اور نہ وہ مجھے پہچانتے تھے۔ میرے پاس رجال الغیب اور جن آیا کرتے تھے۔ میں ان کو اللہ تعالیٰ کا دین پڑھایا کرتا تھا اور میرے عراق میں داخل ہونے کے ابتداء میں حضرت خضر علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کی تھی۔ اس سے پہلے انہیں میں نہ پہچانتا تھا مجھ سے انہوں نے شرط کی تھی کہ میں ان کی مخالفت نہ کروں گا۔ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آپ یہاں بیٹھ رہیں۔ میں اس مقام میں جہاں انہوں نے بٹھایا تھا۔ تین سال تک بیٹھا رہا۔ وہ ہر سال میرے پاس آتے اور کہتے کہ یہیں بیٹھے رہو یہاں تک کہ میں آپ کے پاس آؤں پس دنیا اور اس کی خوبصورتی میرے پاس عجیب شکلوں میں آتی لیکن مجھ کو میرا پروردگار اس کی طرف توجہ کرنے سے بچاتا۔ شیطان میرے پاس مختلف ڈراؤنی شکلوں میں آتے تھے اور مجھ سے لڑتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ مجھے ان پر قوت دیتا تھا۔ میرا نفس میرے سامنے ایک صورت میں ظاہر ہوتا تھا کبھی میرے سامنے عاجزی کرتا کہ جو آپ کی مرضی ہو وہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس پر فتح دیتا۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 164 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 164-165 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کے مجاہدہ کا حال

آپ فرماتے میرا نفس شروع ”حال“ میں مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار کرتا پھر اس کو لازم کر لیتا اور اس کو گلے سے لگاتا میں اس کو ہاتھ سے جذب کر لیتا۔ میں مدتوں مدائن کے خرابات میں رہا اور اپنے نفس کو مجاہدات کے طریقہ پر لگائے رکھا۔ سال تک تو گری پڑی چیزیں کھایا کرتا اور پانی نہ پیتا اور ایک سال پانی پی لیتا اور گری پڑی چیز نہ کھاتا۔ ایک سال تک نہ کھاتا نہ پیتا اور نہ سوتا۔ ایک رات محل کسریٰ میں بڑی سردی میں سو گیا اور مجھے احتکام ہو گیا پھر میں کھڑا ہوا اور نہر کے کنارے گیا اور غسل کیا پھر سویا پھر احتکام ہو گیا پھر میں نے غسل کیا۔ اس طرح چالیس مرتبہ ہوا یعنی چالیس مرتبہ سویا اور چالیس مرتبہ احتکام ہوا اور چالیس مرتبہ غسل کیا پھر میں نیند کے خوف سے محل پر چڑھ گیا۔

میں کرخ کے میدان میں برسوں رہا ہوں۔ اس میں سوار بردی (بوئی) کے میری اور کوئی غذا نہ ہوتی تھی۔ مجھ کو ہر سال ایک شخص صوف کا جبہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں ہزار فن میں داخل ہوا یہاں تک کہ تمہاری دنیا سے میں نے راحت پائی اور مجھے کوئی پچھتاوا نہ تھا مگر یہ کہ مجھ کو گونا گویا قوف دیوانہ کہتے تھے۔ میں کانٹوں وغیرہ میں نیچے پاؤں پھرا کرتا تھا۔ مجھے کوئی شے خوف ناک ایسی نہ ملی کہ جس میں میں چلا ہوں۔ نفس مجھ پر اپنے ارادہ میں کبھی غالب نہیں ہوا نہ کبھی دنیا کی زینت نے مجھ کو عجب میں ڈالا۔ میں نے آپ سے کہا اور لڑکپن میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ لڑکپن میں بھی نہیں۔^①

شیطان کو طمانچہ مارتے

شیخ ابو محمد عثمان صریغی رحمۃ اللہ علیہ نے ”صریفین“ میں کہا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں رات دن جنگل میں رہا کرتا تھا اور بغداد کی طرف نہیں آتا تھا۔ شیطان میرے پاس نہیں بائدہ کر پیدل و سوار آیا کرتے تھے۔ ان پر طرح طرح کے ہتھیار ہوتے تھے۔ بڑی بڑی شکلیں ہوتی تھیں۔ مجھ سے لڑتے تھے اور مجھ کو آگ کا شہاب مارا کرتے تھے۔ سو میں اپنے دل میں ایسی ثابت قدمی پایا کرتا تھا جس کی تعبیر نہیں ہو سکتی اور اپنے باطن سے یہ آواز سناتا تھا جو مجھے کہتی تھی کہ ”اے عبدالقادر“ تو ان کی طرف کھڑا ہو جا کیونکہ ہم نے تم کو ثابت قدم بنایا ہے اور تم کو مدد دی ہے پھر میں ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ سب میرے دائیں بائیں بھاگ جاتے اور جہاں سے آتے تھے وہیں چلے جاتے تھے۔

ان میں سے شیطان اکیلا میرے پاس آتا اور مجھے کہتا:

(اَذْهَبْ مِنْ هَهُنَا وَلَا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ)

”تم یہاں سے چلے جا ورنہ تمہارے ساتھ ایسا ایسا کروں گا۔“

مجھے بہت ہی ڈراتا تھا۔ تب میں اس کو ایک طمانچہ مارتا تو وہ مجھ سے بھاگ جاتا پھر میں ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“

شیطان ہتھکنڈوں سے مقابلہ

آپ فرماتے ہیں کہ شیطان ایک دفعہ میرے پاس بری شکل میں آیا اس کی بدبو تھی اور کہنے لگا کہ میں ابلیس ہوں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تمہاری خدمت کروں کیونکہ تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو تھکا دیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ چلا جا۔ اس نے انکار کیا۔ تب اس کے پاس اوپر سے ایک ہاتھ آیا اور اس کے دماغ پر لگا پھر وہ زمین میں دھنسا پھر دوبارہ میرے پاس آیا اور اس کے ہاتھ میں آگ کا شہاب تھا مجھ سے لڑتا تھا تب میرے پاس ایک مرد آیا۔ جس کا منہ بندھا ہوا تھا۔ سفید گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے اس نے تلواری۔ تب ابلیس اٹنے پاؤں بھاگا پھر میں نے اس کو تیسری دفعہ دیکھا کہ وہ مجھ سے دور ہی ہے اور رو رہا ہے۔ مٹی اپنے سر پر ڈال رہا ہے اور کہتا ہے کہ

(قَدْ أَيَسْتُ مِنْكَ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ)

”اے عبد القادر بیشک میں تم سے ناامید ہو گیا ہوں۔“

میں نے کہا دور ہواے ملعون کیونکہ میں ہمیشہ تم سے بچتا ہوں۔ اس نے کہا یہ بات مجھ پر اور بھی بہت سخت ہے اور پھر اس نے میرے گردا گرد بہت سے جال پھندے حیلے ظاہر کیے میں نے کہا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ دنیا کے جال ہیں جن سے ہم تم جیسوں کو شکار کیا کرتے ہیں۔ تب میں نے ایک سال تک ان کے بارے میں توجہ کی یہاں تک کہ وہ سب کے سب ٹوٹ گئے پھر بہت سے اسباب قریب ہر طرف سے ظاہر ہوئے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ پھر مجھ سے کہا گیا کہ یہ مخلوق کے اسباب ہیں جو کہ آپ سے ملے ہوئے ہیں پھر میں ان کے معاملہ میں اور ایک سال تک متوجہ رہا یہاں تک کہ وہ سب کے سب ٹوٹ گئے میں ان سے علیحدہ ہو گیا۔

پھر میرے باطن کا حال مجھ پر ظاہر کیا گیا پھر میں نے اپنے قلب کو بہت سے تعلقات سے وابستہ پایا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمہارے ارادے اور اختیارات ہیں۔ تب میں نے اس کے معاملہ میں ایک اور سال تک متوجہ رہا۔ یہاں تک کہ وہ سب منقطع ہو گئے اور ان سے میرا دل خالص بن گیا۔

پھر میرے نفس کا حال مجھ پر ظاہر کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیماریاں باقی ہیں اور اس کی خواہشیں زندہ ہیں۔ اس کا شیطان سرکش ہے پھر میں اس کے معاملہ میں اور ایک سال تک متوجہ رہا۔ تب نفس کی بیماریاں اچھی ہو گئیں اور خواہش مرگئی شیطان مسلمان ہو گیا۔ تمام امر اللہ کے لیے ہو گئے اور میں اکیلا باقی رہ گیا اور تمام وجود میرے پیچھے رہا حالانکہ میں ابھی مطلوب تک نہیں پہنچا تھا پھر میں ”باب توکل“ تک کھینچا گیا تاکہ اس سے اپنے مطلوب تک جاؤں ناگہاں دیکھا کہ اس کے پاس زحمت ہے۔ میں اس سے گزر گیا پھر میں ”باب تسلیم“ تک کھینچا گیا تاکہ اس سے اپنے مطلوب تک پہنچوں۔ دیکھا تو اس کے پاس

بھی زحمت ہے۔ وہاں سے بھی گزر گیا پھر میں ”باب قرب“ تک کھینچا گیا تاکہ اس سے مطلوب تک پہنچوں تو اس کے پاس بھی زحمت تھی۔ وہاں سے بھی گزر گیا پھر میں ”باب فقر“ تک کھینچا گیا۔ دیکھا تو وہ خالی ہے اس سے میں داخل ہوا پھر اس میں دیکھا کہ جوں جوں میں اس کو چھوڑتا ہوں میرے لیے بڑا خزانہ اس سے نکلتا ہے۔ اس میں مجھے بڑی عزت اور دائمی غناء کی خالص حریت دی گئی ہے۔^①

سوئے کہیں اُٹھتے کہیں

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میری شروع سیاحت کے دنوں میں مجھ پر حالات آتے رہتے تھے اور میں ان سے لڑا کرتا تھا اور ان پر غالب آتا تھا پھر ان میں اپنے وجود سے غائب ہو جاتا تھا اور صبح ہوتی تھی تو مجھے معلوم نہ ہوتا تھا۔ مجھے اس سے ہوش آتا تھا تو میں اپنے آپ کو اس مکان سے دور پاتا تھا۔ جس میں میں پہلے ہوتا تھا۔

ایک دفعہ بغداد کے جنگل میں مجھ پر حالت طاری ہوئی اور ایک گھنٹہ تک یہ حالت رہی مجھے کچھ معلوم نہ تھا پھر مجھے ہوش آ گیا پھر میں ”شستر“ میں تھا۔ اس میں اور بغداد میں 12 دن کا راستہ تھا۔ تب میں اپنے امر میں متکثر ہوا اتنے میں ایک عورت مجھ سے کہنے لگی کہ تم ”شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ“ ہو کر اس سے تعجب کرتے ہو۔^②

دنیا داروں سے کیسے ملتے؟

حضرت ابو عبداللہ محمد بن خضر بن عبداللہ حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ مجھے میرے والد نے فرمایا: میں نے سیدی محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی تیرہ (13) سال تک خدمت کی میں نے اس مدت میں نہ آپ کو ناک صاف کرتے دیکھا نہ تھوکتے نہ آپ پر کبھی بیٹھتی اور نہ کبھی کسی بڑے امیر کے لیے آپ کھڑے ہوئے اور نہ کسی بادشاہ کے دروازہ پر گئے نہ اس کے فرش پر بیٹھے نہ اس کا کبھی کھانا کھایا۔ مگر ایک دفعہ آپ بادشاہوں اور ان حبیروں کے فرش پر بیٹھنے کو ان عذابوں میں سے سمجھتے تھے کہ جو جلد آنے والے ہوں۔ بلکہ جب آپ کی خدمت میں خلیفہ یا وزیر یا اور کوئی بڑا آدمی آتا اور آپ بیٹھے ہوتے تو اُٹھ جاتے اور اپنے گھر میں داخل ہو جاتے پھر جب وہ آپ کے پیچھے ہوتا تو آپ گھر سے نکلتے تاکہ ان کے لیے کھڑا نہ ہونا پڑے۔ ان سے سخت کلامی سے پیش آتے اور ان کو بہت سی نصیحتیں کرتے۔ وہ آپ کے ہاتھ چومتے آپ کے سامنے نہایت تواضع و انکساری سے بیٹھتے اور جب آپ خلیفہ کے نام کچھ لکھتے تو یہ لکھتے۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 166 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 166، 67 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(عَبْدُ الْقَادِرِ بِأَمْرِكَ يَكْذَرُ كَذَارًا أَمْرُهُ نَائِلٌ فِيكَ وَطَاعَتُهُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكَ وَهَوْلُكَ قَدْرَةٌ وَعَلَيْكَ حُجَّةٌ)

”تم کو عبدالقادر یہ لکھتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے۔ ان کا حکم تم میں جاری ہے۔ اس کی اطاعت تم پر واجب ہے۔ تمہارے لیے وہ پیشوا ہے اور تم پر وہ حجت ہے۔“

جب خلیفہ آپ کی تحریر پر مطلع ہوا تو اس کو چومنا اور کہنا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا۔^①

ڈاکو سے کہا میں جھوٹ نہیں بولتا

حضرت ابو عبداللہ محمد بن قاسم ادانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا ایک سائل نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا امر کس پر مبنی ہے؟ فرمایا: صدق پر میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی جب میں مکتب میں تھا پھر آپ نے فرمایا: کہ جب میں اپنے شہر میں بچہ تھا۔ ایک دفعہ عرفہ کے دن جنگل میں نکل گیا اور کھیت کے نل کے پیچھے ہولیا اس نے میری طرف دیکھا اور مجھ سے کہا: (يَا عَبْدَ الْقَادِرِ مَا لِهَذَا اخْلَقْتَ وَلَا يَهَذَا اُمِرْتَ) ”اے عبدالقادر! تم اس لیے نہیں پیدا ہوئے اور نہ اس کا تم کو حکم ہوا ہے۔“

تب میں ڈر کر اپنے گھر کی طرف واپس آ گیا اور گھر کی چھت پر چڑھ گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ لوگ عرفات کے میدان میں کھڑے ہیں۔ میں اپنی ماں کے پاس آیا۔ اس سے کہا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کے لیے بخش دو اور حکم دو کہ میں بغداد جاؤں۔ وہاں علم حاصل کروں اور صالحین کی زیارت کروں۔ اس نے مجھ سے اس کا سبب پوچھا پھر میں نے اپنا حال سنایا۔

وہ یہ سن کر رو پڑیں اور میرے پاس اتنی (80) دینار لائیں جو میرے والد چھوڑ کر فوت ہوئے تھے۔ والدہ نے چالیس 40 دینار تو میرے بھائی کے لیے رکھے اور چالیس 40 دینار میری گدڑی میں بٹل کے پیچھے دیئے اور مجھ کو جانے کی اجازت دی۔ مجھ سے اس بات کا عہد لیا کہ ہر حال میں سچ بولوں اور رخصت کرنے کے لیے باہر تک نکلیں اور کہنے لگیں

(يَا وَلَدِي اِذْهَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهَذَا وَجْهٌ لَا اَرَاہُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ)

”اے فرزند! اب تم جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے لیے تم سے علیحدہ ہوتی ہوں۔ اب یہ چہرہ قیامت تک نہ دیکھوں گی۔“

تب میں چھوٹے سے قافلہ کے ساتھ جو کہ بغداد کو جانے والا تھا روانہ ہوا۔ جب ہم ”ہمدان“ سے نکلے اور زمین ”توتنک“ میں پہنچے تو جنگل میں سے ہم پر ساٹھ (60) سوار (ڈاکو) نکل پڑے۔ انہوں نے قافلہ کو پکڑ لیا لیکن مجھ سے کسی نے تعرض نہ کیا۔ ان میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا یا فقیر! مَا مَعَكَ؟ اے فقیر تمہارے پاس کیا ہے؟

(فَقُلْتُ اَرْبَعِينَ دِينَارًا) ”میں نے کہا چالیس دینار۔“

① بھجۃ الاسرار صفحہ 167، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان غور فرمائیں کہ ان کے مقام و مرتبہ کو جاننے والے ان کی تحریروں تک کو چوم کر انہار محبت کیا کرتے تھے۔ (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

اس نے کہا: (اَبْنِ هِي) ”کہاں ہیں؟“

میں نے کہا میری گدڑی میں بغل کے نیچے سٹے ہوئے ہیں۔ اس نے سمجھا کہ یہ مجھ سے ہنسی کرتا ہے۔ وہ مجھے چھوڑ کر چل دیا۔ ایک اور شخص میرے پاس آیا۔ اس نے بھی مجھ سے پہلے کی طرح پوچھا میں نے پھر وہی جواب دیا جو پہلے کو دیا تھا۔ وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ دونوں اپنے سردار کے پاس گئے اور جو مجھ سے سنا تھا وہ اس کو جا کر کہہ دیا۔ اس نے کہا کہ اس کو میرے پاس بلا لاؤ۔ مجھ کو اس کے پاس لے گئے۔ دیکھا کہ وہ لوگ ٹیلے پر بیٹھے ہوئے قافلہ کا مال تقسیم کر رہے ہیں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا چالیس 40 دینار اس نے پوچھا کہاں ہیں؟

میں نے کہا میری گدڑی میں میری بغل کے نیچے سٹے ہوئے ہیں۔ تب اس نے میری گدڑی کے پھاڑنے کا حکم دیا پھر اس میں چالیس 40 دینار پائے۔

پھر اس نے کہا:

(مَا حَمَلَكَ عَلَى الْاِغْتِرَافِ) ”تم کو اقرار کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔“

میں نے کہا:

(اِنَّ اُمِّيْ عَاهَدَتْ بِنِيْ عَلَى الصَّدَقِ وَاِنِّيْ لَا اَخُوْنُ عَهْدَهَا) ”میری ماں نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ سچ بولنا اس لیے میں اس کی خیانت نہیں کرتا۔“^①

اس وقت وہ سردار رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم اپنی ماں کے عہد کی خیانت نہیں کرتے اور مجھ کو اتنے سال ہوئے کہ رب کے عہد کی خیانت کرتا ہوں پھر اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اس کے ساتھیوں نے کہا تم ہمارے لوٹ مار میں سردار تھے اب تم توبہ میں بھی ہمارے سردار ہو۔ ان سب نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور قافلہ کا سارا مال جو لیا تھا ان کو واپس کر دیا اور وہ سب سے پہلے میرے ہاتھ پر تائب ہوئے۔^②

آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہ دیکھا

حضرت فقیہ ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے ساتھ مدرسہ نظامیہ میں تھا۔ ان کے پاس فقہاء اور فقراء جمع تھے قضاء و قدر میں ان سے کلام کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک بڑا سانپ چھت پر سے آپ کی گود میں آ پڑا۔ تب سب حاضرین بھاگے اور آپ کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ وہ آپ کے کپڑوں کے نیچے داخل ہوا اور آپ کے جسم پر گزرا آپ کی گردن سے نکل آیا اور گردن پر لپٹ گیا۔ باوجود اس کے آپ نے اپنا کلام قطع نہ کیا اور نہ اپنے جلسہ سے اٹھے پھر وہ زمین کی طرف اتر آیا اور آپ کے سامنے دم پر کھڑا ہو گیا۔ بولا اور آپ سے کلام کیا۔ آپ نے بھی اس سے کلام کیا۔ جس کو ہم میں سے کوئی نہ

① یعنی بچپن میں ایام طلب علمی میں بھی جھوٹ سے اجتناب کیا۔ جبکہ آج کئی لوگ کہتے ہیں کہ جی جب تک جھوٹ نہ بولیں کام نہیں چلا اللہ عزوجل ہدایت عطا فرمائے۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 167، 68 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سمجھا پھر وہ چل دیا اور لوگ آپ کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے آپ سے پوچھا کہ اس نے کیا کہا؟ اور آپ نے اس کو کیا کہا؟ آپ نے فرمایا:

(قَالَ لِيْ اَخْبَرْتُ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيَّاءِ فَلَمْ اَرِ مِثْلَ ثَبَاتِكَ)

”اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہیں دیکھا۔“ میں نے کہا تم ایسے وقت مجھ پر گرے کہ میں تضاد و قدر میں کلام کر رہا تھا اور تو ایک کیڑا ہی ہے۔ جس کو ”قضا“ حرکت دیتی ہے اور ”قدر“ ساکن کرتا ہے سو میں نے ارادہ کیا کہ میرا فعل میرے قول کے مخالف نہ ہو۔^①

جن سانپ کی صورت میں آیا اور تائب ہوا ﴿

حضرت ابوصالح نصر اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سنا اپنے والد ابو عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے والد شیخ محی الدین عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرماتے تھے کہ ایک رات ”جامع منصور“ میں نماز پڑھتا تھا۔ ستونوں پر میں نے کسی شے کی حرکت کی آواز سنی پھر ایک بڑا سانپ آیا اور اس نے اپنا منہ مقام سجدہ میں کھولا۔ جب میں نے سجدہ کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے اس کو ہٹا دیا اور سجدہ کیا اور جب میں التَّحِيَّات کے لیے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلا۔ میری گردن پر چڑھ گیا اور لپٹ گیا۔ جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو نہ دیکھا اگلے دن میں جامع مسجد سے باہر میدان میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں بڑی بڑی اور وہ دراز قد تھا۔ تب میں نے جان لیا کہ یہ جن ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں وہی جن ہوں جس کو آپ نے کل رات کو دیکھا تھا۔ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو اس طرح آزمایا ہے جس طرح آپ کو آزمایا مگر آپ کی طرح ان میں سے کوئی ثابت قدم نہیں رہا۔ ان میں بعض تو وہ تھے کہ ظاہر و باطن سے گھبرا گئے بعض وہ تھے کہ ان کے دل میں اضطراب ہوا اور ظاہر میں ثابت رہے۔ بعض وہ تھے کہ ظاہر میں مضطرب ہوئے اور باطن میں ثابت رہے لیکن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ظاہر و باطن میں نہیں گھبرائے مجھ سے اس نے سوال کیا کہ آپ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کرائیں۔ پس میں نے اس سے توبہ لی۔^②

اولاد کی محبت دینی امور پر غالب نہ آئی ﴿

حافظ ابو عبد اللہ محمد بن النجار بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ لکھا میری طرف عبد اللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے اور میں نے اس کو اس کے خط سے نقل کیا کہ فرمایا: شیخ محی الدین عبد القادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب کوئی میرا لڑکا پیدا ہوتا تھا تو اس کو میں اپنے ہاتھ پر رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ مرنے والا ہے۔ اس کو اپنے دل سے نکال دیتا تھا۔ جب وہ مر جاتا تو میرے دل میں اس کی موت کچھ اثر نہیں کرتی تھی کیونکہ میں نے اس کو پیدا ہوتے ہی دل سے نکال دیا تھا۔ اس نے کہا کہ آپ کی اولاد لڑکے اور لڑکی مجلس کی رات میں فوت ہوتے تھے مگر آپ مجلس کو قطع نہ کرتے تھے۔ کرسی پر بیٹھ جاتے۔ لوگوں کو وعظ کرتے تھے۔ غسل میت کو غسل دیتا اور جب غسل سے فارغ ہوتے

تو اس کو مجلس میں لائے پھر شیخ اس کے جنازہ کی نماز پڑھتے۔^①

سخت سردی بھی اثر نہ کرتی

حافظ محمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سردی کے موسم میں حاضر ہوتا، سردی سخت ہوتی تھی لیکن آپ پر ایک قمیض ہوتی تھی اور سر پر ایک ٹوپی ہوتی تھی۔ پسینہ آپ کے جسم مبارک سے نکلتا تھا اور آپ کے گردا گرد وہ لوگ ہوتے تھے جو آپ کو پٹکا ہلایا کرتے تھے۔ جیسے کہ سخت گرمیوں میں ہلاتے تھے۔^②

تم کیا چاہتے ہو؟

شیخ ابو بکر عبداللہ صدیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فرمایا: شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ایک دن میرا حال مجھ پر تنگ ہو گیا پھر میرا نفس اس بوجھ کے نیچے متحرک ہوا۔ اس نے آرام و آسائش کو طلب کیا پھر مجھ سے کہا گیا: (مَاذَا تُرِيدُ؟) ”تم کیا چاہتے ہو؟“ میں نے کہا:

(أُرِيدُ مَوْتًا لَا حَيَاةَ فِيهِ وَحَيَاةً لَا مَوْتَ فِيهَا)

”وہ موت جس میں زندگی نہ ہو اور وہ زندگی جس میں موت نہ ہو۔“

مجھ سے کہا گیا کہ وہ کون سی موت ہے کہ جس میں زندگی نہیں اور وہ کون سی حیات ہے کہ جس میں موت نہیں؟ میں نے کہا کہ موت کہ جس میں حیات نہ ہو تو وہ میرا مرنا اپنے ہم جنس مخلوق سے ہے کہ میں اس کو نقصان و نفع کی حالت میں نہ دیکھوں۔ میری موت میرے نفس اور ہوا، ارادہ و خواہش دنیا و آخرت سے ہو۔ پس میں ان سب امور میں نہ زعمہ رہوں نہ موجود لیکن وہ زندگی کہ جس میں موت نہ ہو اور میری زندگی رہے اپنے رب ﷻ کے فعل سے کہ جس میں میرا وجود نہ ہو اور میری موت اس میں یہ ہے کہ اللہ ﷻ کے ساتھ میرا وجود رہے جب سے مجھ میں عقل آئی ہے۔ یہ میرا سب سے زیادہ نفس ارادہ رہا ہے۔^③

ایک قول کی شرح

ابو بکر بن خمال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بے شک میں نے شیخ عارف ناصر الدین بن قانداغانی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی بابت پوچھا کہ ”میرا بڑا نفس ارادہ یہ ہے جب سے عاقل ہوا ہوں“ اس سے کیا مقصود ہے؟

انہوں نے مجھے جواب دیا کہ یہ آپ کا زیادہ نفس ارادہ جب تک تھا کہ وہ اس سے موصوف ہوں کہ ان کا ارادہ ہے ورنہ ان کے نفس کے اختیار کا حال بوصف ارادہ منقطع ہو گیا تھا۔ ان کا حال اللہ ﷻ کے ساتھ ترک اختیار و سلب ارادہ سے تھا۔^④

① بہجۃ الاسرار صفحہ 169 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 169 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 169، 70 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 170 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے حسب و نسب اور حلیہ کے بارے میں

قاضی القضاۃ ابوصالح نصر رحمہ اللہ نے فرمایا میرے والد عبدالرزاق رحمہ اللہ نے کہا میں نے اپنے والد شیخ محی الدین رحمہ اللہ سے آپ کے نسب کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا:

عبدالقادر بن ابوصالح موسیٰ جنگلی دوست بن ابوعبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون^① بن عبداللہ المحض اور ان کا لقب مجلہ بھی ہے بن حسن ثنی بن حسن بن علی بن ابوطالب۔

تاریخ پیدائش

آپ ابوعبداللہ صومعی زاہد رحمہ اللہ کے نواسوں میں ہیں اور جب آپ ”جیلان“ میں تھے اسی سے مشہور تھے۔ آپ سے آپ کی پیدائش کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ حقیقتاً مجھے معلوم نہیں لیکن میں بغداد میں اس سال آیا ہوں جس میں تسمیٰ فوت ہوئے ہیں اور میری عمر اس وقت اٹھارہ 18 سال کی تھی۔

میں کہتا ہوں کہ تسمیٰ ابو محمد رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز بن حرث بن اسد ہیں جو کہ 488ھ میں فوت ہوئے ہیں۔ پس اس بیان کے مطابق آپ کی پیدائش 470ھ میں ہوئی۔^②

آپ کو جیلانی، گیلانی اور جیلی کہنے کی وجہ

حضرت ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی حنبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کی پیدائش 471ھ میں جیلان میں ہوئی ہے اور وہ بغداد میں 488ھ میں داخل ہوئے اس وقت ان کی عمر 18 سال کی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ وہ ”جیل“ کی طرف منسوب ہیں وہ طبرستان کے پرے چند متفرق شہر ہیں۔ ان میں سے قصبہ ”نیف“ میں آپ پیدا ہوئے۔ اس میں ”جیلان“، ”کیلان“ اور ”گیل“ بھی آیا ہے۔ ”گیل“ بھی دجلہ کے کنارہ پر ایک گاؤں ہے۔ بغداد سے ایک دن کے راستہ پر جو کہ واسط کے

① جون چونکہ گندم گورنگ کے تھے اس لیے ان کو جون کہا جاتا تھا۔ (ابو حنظلہ عمرا جمل عطاری)

② بہجت الاسرار صفحہ 171 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

راستہ سے ملا ہے۔

اور ”جیل“ بھی کہا جاتا ہے۔ جیم کے ساتھ اس لیے کہا گیا ہے۔ ”کیل عجم“ اور ”کیل عراق“ اور ”جیل عجم و جیل عراق۔“

اور ابو العیر ثابت بن الکیلی رحمہ اللہ ”کیل عراق“ میں سے ہیں۔ ”جیل“ بھی ایک گاؤں ہے جو کہ مدائن کے ماتحت ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ جیلانی آپ کے جد ”جیلان“ کی طرف منسوب ہے۔ ابو عبد اللہ صومعی رحمہ اللہ جیلان کے مشائخ اور ان کے رؤسا زادہوں میں سے ہیں۔ ان کے عمدہ حالات اور بڑی کرامات ہیں۔ عجم کے بڑے بڑے مشائخ سے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔^①

آپ کے نانا جان کا مقام و مرتبہ ﴿

حضرت شیخ عارف ابو محمد دار بانی قزوینی رحمہ اللہ نے کہا کہ شیخ ابو عبد اللہ صومعی رحمہ اللہ ان مشائخ میں سے ایک ہیں کہ جن کو میں نے عجم میں پایا ہے۔ وہ مقبول الدعائے اور جب کسی پر جلال فرماتے تو اللہ تعالیٰ ان کا جلد انتقام لیتا۔ جب کسی امر کو دوست رکھتے تو اللہ تعالیٰ اس کو ان کی مرضی کے مطابق کر دیا کرتا۔ باوجود ضعف قوت و بڑھاپے کے کثرت سے نفل پڑھا کرتے تھے۔ ذکر ہمیشہ کرتے رہتے۔ خشوع کرنے والے اپنے حال اور اوقات کی پابندی پر صبر کرنے والے تھے۔ معاملات کے وقوع سے پہلے خبر دے دیا کرتے تھے پھر دیے ہی ہوتا تھا جیسا کہ خبر دیتے تھے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے خبر دی کہ وہ تاجر بن کر قافلہ میں نکلے تو ان پر ”سمرقند“ کے جنگل میں سوار ڈاکو نکل پڑے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم نے شیخ ابو عبد اللہ صومعی رحمہ اللہ کو پکارا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہیں اور یہ پکار کر کہا: (سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا اللَّهُ)

اے خدا کے لشکر! ہم سے علیحدہ ہو جاؤ۔ وہ کہتا ہے کہ خدا کی قسم! سوار کو اتنی طاقت نہ تھی کہ اپنے گھوڑے کو واپس لے جائے۔ ان کو پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگ کر لے گئے۔ ان میں سے دو مرد بھی اکٹھے نہ رہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان سے بچا لیا۔ شیخ کو ہم نے اپنے درمیان تلاش کیا تو نہ دیکھا اور ہم کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کدھر گئے پھر جب ہم جیلان میں واپس آئے اور لوگوں کو ہم نے اس کی خبر دی تو سب کہنے لگے:

(وَاللَّهُ مَا غَابَ الشَّيْخُ عَنْنَا)

”واللہ! شیخ ہم سے غائب نہیں ہوئے۔“^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 171 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 172 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

رمضان میں دودھ نہ پیتے تھے

حضرت ابوسعید عبداللہ بن سلیمان بن جبران ہاشمی جلیؓ کا دور والدہ احمد جلیہؓ نے فرمایا: کہ والدہ ماجدہ شیخ عبدالقادرؒ ام الخیرامۃ الجبار فاطمہؓ کا اس (سلوک) میں بڑا قدم تھا۔ ہم نے ان سے کئی مرتبہ سنا کہ وہ فرماتی ہیں جب میں نے اپنے بیٹے عبدالقادرؒ کو جتنا تو دور رمضان شریف کو دن میں دودھ نہ پیتا تھا۔ رمضان کا چاند لوگوں کو غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو میرے پاس پوچھنے آئے میں نے کہا کہ (میرے بچے نے) آج دودھ نہیں پیا پھر معلوم ہوا کہ یہ دن رمضان کا تھا اور ہمارے شہر میں اس وقت یہ بات مشہور ہو گئی کہ شریفوں^① میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے کہ رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔^②

آپ کے بیٹے کا بیان

ابوعلیٰ ہمدانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے قاضی القضاۃ ابوصالح نصرؒ سے بغداد میں سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے چچا عبدالوہابؒ سے سنا جبکہ میں بغداد کی طرف گیا تھا کہ وہ عجم کے مشائخ و علماء سے کہہ رہے تھے۔ وہ اپنے اکابر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (بچپن میں) رمضان کے دن میں دودھ نہ پیتے تھے۔ یعنی ان کے والد شیخ محی الدین عبدالقادر جلیؒ۔^③ آپ کے بھائی شیخ ابواحمد عبداللہؒ تھے۔ ان کی عمر آپ سے چھوٹی تھی۔ علم اور نیکی میں آپ نے انہی تربیت پائی تھی۔ جیلان میں جوانی کی حالت میں فوت ہوئے۔

آپ کی پھوپھی کی کرامت

آپ کی پھوپھی نیک بخت بی بی تھیں۔ ان کا نام ام محمد عائشہ بنت عبداللہ کرامات ظاہرہ والی تھیں۔ حضرت شیخ ابوصالح عبداللہ بن عبداللہ طنقی بخویؒ نے یہ دونوں ہمارے پاس 564ھ میں آئے کہا کہ ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی واقع ہوئی۔ لوگوں نے نماز استسقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی۔ تب مشائخ ام محمد عائشہؒ شیخ عبدالقادرؒ کی پھوپھی کے گھر پر آئے اور ان سے بارش کی دعا چاہی وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے زمین پر جھاڑودی اور کہنے لگیں اے رب! میں نے تو جھاڑو دے دیا ہے۔ اب تو چھڑکاؤ کر دے کہ ابس تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ آسمان سے اس طرح بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے۔ لوگ اپنے گھروں کی طرف ایسے حال میں لوٹے کہ تمام پانی میں تر تھے اور جیلان آباد ہو گیا۔ وہ جیلان میں فوت ہوئیں۔^④

① المل عرب سادات کے لئے "شریف" کا لقب استعمال کرتے ہیں (ابوحنظلہ محمد بن اسماعیل مطاری)

② بیحۃ الاسرار صفحہ 172 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیحۃ الاسرار صفحہ 172 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بیحۃ الاسرار صفحہ 172، 173 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

لفظ "جون" کا مطلب

آپ کے نانا کی نسبت میں (لفظ) "جون" موسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے۔ وہ اسماء اقدسہ میں سے ہے۔ سفید اور سیاہ دونوں پر بولا جاتا ہے اور استعمال میں اکثر یہی آتا ہے اور یہ یہاں مقصود ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام گندم گون تھے اور ان کو ہندو ہنت ابو عبیدہ یہ کہتی تھی۔^①

آپ کا علیہ مبارک

شیخ عالم ربانی ابو محمد عبداللہ بن احمد بن احمد بن قدامہ المقدسی علیہ السلام نے فرمایا: کہ ہمارے شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلی علیہ السلام فریدن، میانہ قد، فراخ سینہ، ریش چوڑی اور لمبی، گندم گون پوستہ، سیاہ چشم، بلند آواز، خوبصورت بلند قد اور دافر علم تھے۔^②



① بہجۃ الاسرار صفحہ 173 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 174 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کے مواعظِ حسنہ کے بارے میں

میرا آج ان کو قتل کرنا کل ان کے لئے زندگی ہے ﴿

حضرت سید ابوالفتح مسعود بن عمر شامی رحمہ اللہ نے کہا ایک دن شیخ کی مجلس میں نائب وزارت عزالدین ابو عبد اللہ محمد بن وزیر عون الدین ابوالسطلر بن مہرہ اور استاذ محل عزالدین ابوالفتوح عبد اللہ بن مہرہ اللہ اور دربان باب محمد الدین ابوالقاسم علی بن محمد صاحب اور امین الدین ابوالقاسم علی بن ثابت بن مسحل لنگھن اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ تب آپ نے ان کو ان کے دل کی باتوں سے مطلع کیا۔ اپنے مکافضہ سے ان کے پردہ کو فاش کر دیا۔ ان کے سکون و وقار کو بیچہ اس کے کہ خدا نے ان پر اپنا خوف غالب کر دیا دور کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ان کے سر سختی کی وجہ سے نیچے جھک گئے گویا کہ ان کو میدان قیامت میں حاضر کر دیا اور ان کو ان کے گزشتہ اعمال دکھا دیئے کہ جیسے وہ اب سامنے موجود ہیں پھر وہ ان سے ڈرتے ہیں اور ان پر مواخذہ کی وجہ سے خوفزدہ ہیں۔ آپ نے معلوم کیا کہ ان لوگوں کے نفوس شراب سے مست ہیں۔ تب آپ نے ان پر شیر کا سا حملہ کیا۔ جب آپ کرسی پر سے اترے تو آپ کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اور نہ کسی طرف التفات کیا۔

میں نے عرض کیا یا سیدی! یہاں کوئی عبادت اس عبادت سے نرم نہ تھی۔ آپ نے تو ان کو قتل ہی کر ڈالا۔ آپ نے فرمایا: کماے فرزندِ اسرار کی ہتھیلی جب سخت نہ ہو تو میل نہیں نکلا کرتی اور میرا آج ان کو قتل کرنا کل کو ان کی زندگی کا باعث ہے۔^①

کاش تم پیدا نہ ہوتے ﴿

شیخ عمر کیمیاتی رحمہ اللہ نے کہا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک دن نقیب النقباء ابن الاتقی حاضر ہوا۔ وہ اس سے پہلے کبھی حاضر نہ ہوا تھا۔ تب شیخ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

(لَيْتَكَ تَخْلُقُ وَلَيْتَكَ إِذَا خُلِقْتَ عَلِمْتَ لِمَاذَا خُلِقْتَ)

”کاش تم پیدا نہ ہوتے کاش تم جانتے کہ کس کام کے لیے تم کو پیدا کیا گیا ہے۔“

پھر فرمایا اے سونے ہوئے (لوگو) بیدار ہو۔ اپنی آنکھوں کو کھولو اور دیکھو کہ سامنے کیا ہے۔ بیشک تم پر عذاب کا لشکر آگیا ہے۔ اے مسافر! اے زوال پذیر! اے انتقال کرنے والے! ہزار سال تک چلنا کہ مجھ سے ایک کلمہ سنے جو تم کو یہ بات پہنچا دے کہ دنیا نے کس قدر تمہارے جیسے جاہ والوں، دنیا داروں کو بڑھایا پھر قتل کیا ہے۔ میرا یہ حال ہے کہ جب میرے اخلاص اور سز کی طبیعت میں جوش آتا ہے پھر دو قدم نہیں چلا ہوں کہ نفس اور غلبہ کو اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہوں۔ اور اے میرے مرید! تو دو قدم پر ہے اور دنیا و آخرت تک پہنچ گیا ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کی طرف اسوہ کار جوع ہوگا۔

پھر جب آپ کرسی پر سے اترے تو آپ سے آپ کے بعض شاگردوں نے کہا کہ اے ہمارے سردار! آپ نے اس کو بہت ہی نصیحت کی۔ آپ نے فرمایا: کہ یہ تو ایک نور تھا کہ جس نے اس کی غلٹ کو دور کر دیا۔ پھر وہ ہمیشہ آپ کی مجلس میں آیا کرتا اور مجلس کے سوا دوسرے وقت بھی حاضر ہوتا۔ آپ کے سامنے نہایت تواضع و انکساری کے ساتھ بیٹھتا۔^①

توبہ کرنے والے سے کیا فرماتے؟

اور جب آپ کی خدمت میں کوئی جوان اس لیے کھڑا ہوتا کہ توبہ کرے تو آپ فرماتے۔ اے شخص! جب تک تجھ کو کھڑا نہیں کیا گیا تو کھڑا نہیں ہوا۔ جب تک تجھے قبول نہیں کیا گیا تو نہیں آیا۔ جب تک تجھ کو حاضر نہیں کیا گیا ظلم کے سفر سے نہیں آیا۔ اے شخص! تو نے جب ہم کو چھوڑا تو ہم نے تجھ کو نہیں چھوڑا تو نے جب ہم سے جدائی کی تو ہم نے تجھ سے جدائی نہیں کی۔ جب تو نے ہم کو بھلا دیا تو ہم نے تجھ کو نہیں بھلایا، تو اپنے اغراض میں ہے اور ہماری رعایت تمہاری حفاظت کرتی ہے پھر تو اپنے ظلم میں ہوا اور ہماری عنایت حیرانگاہ کرتی ہے پھر ہم نے تجھ کو اپنے قرب کے لیے حرکت دی اور اپنے وصل کے لیے تجھ کو بلایا۔ ہم نے اپنی محبت کے لیے تجھ کو قریب کیا۔ اپنے اشارہ سے تم کو خطاب کیا۔^②

اور جب کوئی بوڑھا مرد بیعت کے لیے آپ کے سامنے کھڑا ہوتا تو فرماتے اے شخص! تو نے خطا کی اور دیر کی تو نے برائی کی اور بھلا دیا۔ جوں جوں ہم نے تم کو مہلت دی تم نے امید کو لبھا کیا اور بد عملی کی۔ جوں جوں تیری عمر بڑی ہوتی گئی تیرا جن سرکش ہوتا گیا۔ تم نے ہم کو لڑکپن میں چھوڑ دیا۔ ہم نے تم کو معذور رکھا۔ جوانی میں تو ہم سے لڑتا رہا۔ ہم نے تجھ کو مہلت دی اور جب تو نے ہم کو بڑھاپے میں چھوڑا سنو اور پھر فرمایا:

(اَقْبَحُ مَنَظَرٍ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُوشِيَّةٌ بَيْضَاءُ بِيَدِهِمْ صَحِيفَةٌ سَوْدَاءُ)

”تم کو بُری طرح کا منظر جو کہ قیامت کے دن دکھایا جائے گا کہ سفید بالوں والا ہوگا جس کے ہاتھ میں نامہ اعمال سیاہ ہوگا۔“^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۷۵ مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۷۷ مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۷۷ مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کی مجلس میں ستر ہزار (70000) لوگوں کی شرکت

حضرت حافظ ابو عبد اللہ محمد بن نجار بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میری طرف عبد اللہ بن جباری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا جس کو میں نے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ مجھ کو خواب و بیداری میں اسرو نمی ہوتا تھا اور مجھ پر کلام غالب ہوتا تھا۔ میرے دل پر اس کا ہجوم ہوتا تھا پھر اگر میں کلام کرتا تو عنقریب تھا کہ میرا گلاب بند ہو جائے۔ میں سکوت پر قادر نہ تھا۔ میرے پاس دو تین مرد ہوتے تھے جو میرا کلام سنتے تھے پھر بہت لوگ میرا کلام سننے لگے اور لوگوں کا مجھ پر ہجوم ہو گیا۔ میں ”حلبہ“ کے دروازہ پر بیٹھتا پھر لوگوں پر مکان تک ہو گیا اور کرسی شہر سے باہر رکھی گئی اور عید گاہ میں کرسی بچائی گئی۔ لوگ جوق در جوق گھوڑوں، خچروں، گدھوں، اونٹوں پر آتے اور مجلس کے گرد دیوار کی طرح دور کر لیتے۔ مجلس میں قریباً ستر ہزار 70,000 آدمی ہو جاتے۔^①

آپ کا ایک وعظ

اور جب کوئی ناقص الایمان یا ناقص التوبہ آپ کی مجلس سے کھڑا ہو جاتا فرماتے اے شخص ہم نے تجھ کو پکارا تو نے قبول نہ کیا۔ ہم نے کس قدر تجھ پر مہربانی کی تو نے توجہ نہ کی ہم نے کس قدر تجھ سے جلدی کی تو نے جلدی نہ کی۔ ہم نے تجھ کو جھڑکا تو شرمندہ نہ ہوا۔ ہم نے کس قدر تجھ کو دیکھا بھالا ہے پھر جانتا ہے کہ ہم نے تجھ کو دیکھا ہے اور چند دنوں اور مہینوں کی مہلت دی ہے تجھ کو برسوں اور زمانوں میں چھپایا ہے تو سوائے نفرت کے اور کچھ نہیں بڑھاتا۔ غور کے سوا اور کوئی ترقی نہیں کرتا پھر تو نے کس قدر وعدوں کو توڑا ہے۔ وعدوں کا خلاف کیا ہے۔ بعد اس عہد کے کہ میں نہ لوٹوں گا تو لوٹا ہے لیکن ہماری محبت مجلس پر ہمیشہ نہ رہے گی ہم نے تجھ کو اس لیے ڈرایا ہے کہ تو کھڑا ہو جائے پھر اگر ہم تجھ کو رد کریں تو حیرا کیا حال ہو؟ ہم نے تجھ سے یہ ارادہ نہیں کیا کہ تجھ کو دفع کر دیں ہم تیری طرف نہیں لوٹے کہ ہم تیرے مکانوں کو گرا دیں۔ تیرے رجوع کرنے کو قبول نہ کریں کیا تو نہیں جانتا کہ تو ہمارے پاس عاجزی کرتا ہوا آیا تھا۔ ہمارے دروازہ پر تواضع کرتا ہوا کھڑا ہوا تھا پھر تو ہم سے منحرف ہو گیا اور چلنے لگا۔

اس شخص پر تعجب ہے کہ جو ہماری (محبت کا) دعویٰ کرتا ہے پھر پورے طور پر ہم میں جواں مردی نہیں کرتا اس شخص پر تعجب ہے کہ ہمارے قرب کی ہوا پاتا ہے اور ہماری محبت کا گھونٹ پیتا ہے وہ ہماری جماعت سے کیونکر بھاگتا ہے اگر تو سچا (دوست) ہوتا تو ضرور موافق ہوتا اگر تجھے الفت ہوتی تو مخالف نہ ہوتا اگر تو ہمارے دوستوں میں سے ہوتا تو ہماری شراب کی لذت سے محروم نہ ہوتا۔ اے ہاتھ کے بنے ہوئے! اے احسان کے تربیت یافتہ! اے بخشش کے غذا یافتہ! اے کرم کے پرورش یافتہ! میں کس قدر تجھ سے ملوں اور تو ظلم کرتا ہے پھر کس قدر دوستی کے کپڑے کو پھاڑتا ہے اور میں رنو کرتا ہوں تو کس قدر مجھ پر جھوٹ بوتا ہے اور میں معاف کرتا ہوں۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 177 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 178 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کی مجلس کا حال

حضرت امام ابو بکر عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شیخ ابوالحسن علی بن ہتی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب میرے والد کرسی پر بیٹھتے اور فرماتے ”الحمد لله“ تو آپ کے لیے زمین کے تمام اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ چپ ہو جاتے مجلس میں حاضر ہوتے یا اس سے غائب ہوتے اور وہ اسے دوبارہ کہتے اور اس کے بعد چپ ہو جاتے اولیا اور ملائکہ کا آپ کی مجلس میں اڑدھام ہوتا اور جو اس میں نہ دیکھے جاتے وہ دیکھے جانے والوں سے زیادہ ہوتے اور حاضرین پر رحمت کی بارش ہوتی تھی۔^①

جنوں نے کہا دوران وعظ ہم کونہ بلایا کرو

حضرت شیخ ابو زکریا یحییٰ بن ابونصر بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے جنوں کو ایک دفعہ عزیمت، عمل، کے ساتھ بلایا پھر انہوں نے عادت سے زیادہ دیر لگائی پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ وعظ کرتے ہوں تو اس وقت ہم کونہ بلایا کرو۔ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگے کہ ہم ان کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ تم بھی جاتے ہو؟ کہنے لگے کہ ہاں مردوں سے ہمارا جہوم زیادہ ہوتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے گروہ ہیں کہ اسلام لائے ہیں اور ان کے ہاتھ پر انہوں نے توبہ کی۔^②

میری مجلس کو ترک نہ کرو

حضرت ابو حفص عمر بن حصین بن خلیل طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن فرمایا: اے میرا میری مجلس سے علیحدہ نہ ہو کیونکہ اس میں خلعتیں تقسیم کی جاتی ہیں اور اس پر افسوس ہے جو اس کو فوت کر دے۔ شیخ ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس پر ایک مدت گزر گئی پھر ایک دن میں مجلس میں تھا اور مجھ پر غیبہ کیا۔ میری آنکھ بند ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ آسمان کی طرف سے سُرُخ اور زرد خلعتیں اترتی ہیں اور اہل مجلس پر گرتی ہیں۔ جب میری آنکھ کھل کر کھل گئی اور میں اس لیے کود پڑا کہ لوگوں کو بتاؤں پھر مجھے شیخ نے پکار کر کہا کہ اے فرزند! چپ رہو کیوں کہ ”خبر“ مشاہدہ کی طرح نہیں ہوتی۔^③

مجلس امانت ہے

شیخ ابو حفص عمر بن حصین خلیل طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور میں آپ کے چہرہ کے مقابل بیٹھا تھا۔ تب میں نے ایک چیز کو قدیل بلور کی شکل میں دیکھا جو کہ آسمان سے اترتی ہے۔ یہاں تک کہ شیخ کے منہ

① صفحہ 178، 179 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 180 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 180 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کے قریب ہو گئی اور جلد اوپر کو چڑھ گئی۔ اس طرح تین دلعلمہ ہوا پھر میں بے اختیار اس لیے اٹھا کہ لوگوں سے بوجہ سخت تعجب کے یہ بات کہہ دوں۔ تب آپ نے جلدی کر کے مجھ سے فرمایا: کہ تم بیٹھ جاؤ کیونکہ مجلس امانت کے ساتھ ہوتی ہے پھر میں بیٹھ گیا اور میں نے کسی سے یہ بات نہیں کی مگر ان کے انتقال کے بعد۔^①

میں کھولتا ہوں تو گرہ لگاتا ہے؟

یحییٰ بن نوح ادیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے دل میں کہا میں چاہتا ہوں کہ دیکھوں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ مجلس وعظ میں کتنے شعر پڑھتے ہیں؟ تب میں مجلس میں حاضر ہوا اور میرے پاس دعا کہ تھا۔ جب آپ کوئی شعر پڑھتے تو میں کپڑے کے نیچے اس کو گرہ دے دیتا اور میں سب سے آخر میں تھا اتنے میں آپ سے سنا کہ آپ کہہ رہے ہیں۔ میں تو کھولتا ہوں اور تو گرہ لگاتا ہے۔^②

”قال“ جاتا رہا اب ”حال“ سے وعظ سنو

ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اول مجلس میں مختلف قسم کے علوم پر کلام کرتے اور جو فرماتے نہ پھیلتا تھا۔ جب کرسی پر چڑھتے تو کوئی شخص بوجہ ہیبت کے مجلس میں نہ تھوکتا نہ ٹاک صاف کرتا اور نہ کھنکارتا۔ تب آپ فرماتے کہ ”قال“ تو جاتا رہا۔ اب ”حال“ سے ہم وعظ کرتے ہیں پھر لوگ سخت گھبراتے ان پر وجد و حال طاری ہوتا۔^③

آپ کی مجلس کا عجب حال

اور آپ کی کرامات میں سے یہ بات بھی شمار کی جاتی تھی کہ جو آپ کی مجلس میں دور بیٹھا ہوتا وہ باوجود کثرت اثر و دام کے ویسا ہی سُنتا تھا جس طرح کہ قریب کا سُنتا تھا۔ آپ اہل مجلس کے دلوں کے مطابق وعظ فرماتے اور کشف کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور جب آپ کرسی پر کھڑے ہوتے تو آپ کے جلال کی وجہ سے لوگ کھڑے ہو جاتے اور جب ان سے آپ فرماتے کہ چپ رہو تو سب ایسا چپ کرتے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے ان کے سانسوں کے سوا اور کچھ معلوم نہ ہوتا لوگ اپنے ہاتھ مجلس میں رکھتے تو ان کے ہاتھ مجلس میں مردوں پر پڑتے جن کو وہ ہاتھ سے معلوم کرتے اور ان کو آنکھوں سے نہ دیکھتے۔ آپ کے کلام کے وقت میدان میں چلانے کی آواز معلوم کرتے اور بسا اوقات آواز سُنتے اور اوپر سے جب مجلس میں گرتا۔ یہ لوگ رجال الغیب وغیرہ ہوتے۔^④

① بہجۃ الاسرار صفحہ 180، 81 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② صفحہ 181 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 181 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 181 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جو میں نے دل میں سوچا بیان کرنے لگے ﴿

شیخ عالم زاہد ابوالحسن سعد الخیر بن محمد بن بہل بن سعد انصاری اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں 520ھ میں حاضر ہوا میں سب لوگوں کے پیچھے تھا۔ آپ ”زہد“ کے بارے میں وعظ فرما رہے تھے۔ میں نے دل میں کہا کہ میری مرضی یہ ہے کہ آپ ”معرفت“ میں کلام کریں۔ تب آپ نے زہد سے کلام قطع کیا اور ”معرفت“ میں کلام کرنے لگے کہ میں نے ویسا کبھی بیان نہ سنا تھا پھر میں نے دل میں کہا کہ میرا جی چاہتا ہے آپ ”شوق“ میں کلام کریں۔ تب ”معرفت“ سے کلام موقوف کیا اور ”شوق“ میں کلام کرنے لگے کہ میں نے کبھی ایسا کلام نہ سنا تھا پھر میں نے دل میں کہا کہ آپ ”فنا و بقا“ میں کلام کریں۔ تب آپ نے ”شوق“ سے کلام بند کر کے ”فنا و بقا“ میں کلام شروع کیا کہ میں نے ویسا بیان کبھی نہ سنا تھا پھر میں نے دل میں کہا کہ آپ ”غیبت و حضور“ میں کلام کریں۔ تب آپ نے فنا و بقا سے قطع کلام کر کے ”غیبت و حضور“ میں کلام شروع کیا کہ جس کی مثل میں نے کبھی نہ سنا تھا پھر فرمایا کہ: (حَسْبُكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟) ”اے ابوالحسن تجھ کو یہی کافی ہے۔“

تب میں بے اختیار ہو گیا اور اپنے کپڑے پھاڑ لیے۔^①

تمام ولی میری مجلس میں آتے ہیں ﴿

حضرت ابو محمد عقیف بن مبارک بن حسین بن محمود جلی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ آپ کرسی پر بیٹھے ہوئے فرماتے تھے کہ اے غلام! میرے پاس بیٹھ کر میرے پاس نہ بیٹھنے سے تو بہ کر یہاں پر دلائات و درجات ہیں اے تو بہ کے خریدار اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آگے بڑھ۔ اے معافی کے خریدار! اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آگے بڑھ۔ اے اخلاص کے خریدار تو میرے پاس ہر ہفتہ میں ایک دفعہ ہر سال میں ایک دفعہ یا تمام عمر میں ایک دفعہ آ اور ہزاروں چیزیں مجھ سے لے ہزار سال تک سفر کرتا کہ مجھ سے ایک بات سُنے جب تو یہاں داخل ہو تو اپنا علم، اپنا زہد، اپنی پرہیزگاری، اپنا حال سب چھوڑ دے جو کچھ میرے پاس ہو گا وہ تجھ کو یاد ہو جائے گا۔ میرے پاس خاص خاص فرشتے اور اولیاء اور مردانِ غیب حاضر ہوتے ہیں۔ مجھ سے خدا کی جناب میں تواضع سیکھتے ہیں۔ کوئی ولی اللہ ایسا نہیں کہ جو میری مجلس میں حاضر نہ ہوتا ہو۔ زندہ اپنے جسموں اور وصال یافتہ اپنی روحوں سے حاضر ہوتے ہیں۔^②

آپ کے صاحبزادے کو غشی آئی اور کپڑے جلنے لگے ﴿

حافظ ابو زرہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی دار البی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بغداد میں

550 میں حاضر ہوا۔ تب میں نے آپ سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ میرا کلام ان لوگوں کے کانوں میں پہنچتا ہے۔ جو میری مجلس میں "کوہ ف" سے حاضر ہوتے ہیں۔ ان کے قدم ہوا میں ہوتے ہیں۔ ان کے دل حضوری قدس میں ہوتے ہیں۔ قریب ہے کہ ان کی نوپاں اللہ کے شوق کی وجہ سے جل جائیں۔ آپ کے صاحبزادے سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اس وقت منبر پر اپنے والد کے پاؤں کے تلے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنا سر ہوا کی طرف اٹھایا پھر ان کو خوشی آگئی اور ان کی طاقیہ وہرا بن جل گئی۔ تب آپ نے اچھے اترے آگ کو بجھایا اور یہ بھی فرمایا: کہ اے عبدالرزاق! تم بھی ان میں سے ایک ہو۔

میں نے صاحبزادہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو خوشی کیوں ہوئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب میں نے ہوا کی طرف دیکھا تو میں نے ایسے مردوں کو دیکھا جو کھڑے ہوئے اور سر نیچے کیے ہوئے آپ کے کلام کو چپ چاپ سن رہے ہیں۔ وہ اس قدر تھے کہ انہوں نے آسمان کے کنارہ کو روک لیا ہوا ہے۔ ان کے لباس اور کپڑوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو کہ چلاتے ہیں اور ہوا میں دوڑتے ہیں بعض وہ ہیں کہ زمین پر گرتے ہیں بعض وہ ہیں کہ اپنی جگہ پر کانپ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ کے وعظ کے وقت میدان میں چلانے کی آواز آتی تھی اور جہاد پر سے زمین پر گرنا تھا۔^①

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کرنا

حضرت شیخ ابوالفلاح منج بن شیخ غلیل ابوالخیر کرم بن شیخ ابو محمد مطربادرائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب میں حضرت شیخ مطربادرائی رحمۃ اللہ علیہ کے فوت ہونے کے وقت حاضر ہوا تو میں نے کہا کہ:

(أَوْصِنِي بِمَنْ أَقْتَدِي بِهِ بَعْدَكَ؟)

”آپ مجھے وصیت فرمائیں کہ آپ کے بعد میں کس کی اتباع کروں؟“

انہوں نے فرمایا:

(بِالشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ)

”شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کرنا۔“

میں نے خیال کیا کہ وہ غلبہ مرض میں ہیں پھر میں نے ایک گھڑی تک ان سے کچھ نہ کہا۔ اس کے بعد پھر میں نے کہا

(أَوْصِنِي بِمَنْ أَقْتَدِي بِهِ بَعْدَكَ؟)

”آپ مجھے وصیت فرمائیں کہ آپ کے بعد میں کس کی اتباع کروں۔“

انہوں نے فرمایا: کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کرنا میں نے خیال کیا کہ وہ غلبہ مرض میں ہیں پھر میں نے ایک گھڑی تک ان

سے کچھ نہ کہا۔ اس کے بعد پھر میں نے کہا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیں کہ آپ کے بعد کس کی اتباع کروں پھر آپ نے فرمایا: شیخ

عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کرنا پھر میں نے ایک ساعت تک چپ رہ کر یہی بات دوہرائی تو آپ نے فرمایا:

(يَا بَنِي زَمَانَ يَكُونُ فِيهِ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ لَا يُقْتَدَى إِلَّا بِهِ)

”اے فرزندِ زمانہ میں شیخ عبد القادر ہوں تب ان کے سوا اور کسی کی اتباع نہیں کرنی چاہیے۔“

پس جب وہ فوت ہوئے تو میں بغداد میں آیا اور شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ دیکھا تو اس میں شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ علی بن ہتی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بڑے بڑے مشائخ موجود تھے۔ تب میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے۔ میں تمہارے واعظوں کی طرح نہیں ہوں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہوں۔ میرا وعظ ان لوگوں کے لیے ہے جو کہ ہوا میں ہیں اور آپ نے ہوا کی طرف سراٹھا کر دیکھا پھر میں نے بھی اوپر کو سراٹھایا تو کیا دیکھا کہ آپ کے سامنے نوری مردوں کی صفیں ہیں جو نور کے گھوڑوں پر سوار ہیں۔ وہ مجھ میں اور آسمان میں بوجہ کثرتِ اثر و دعاء کے حائل ہو گئے ہیں۔ وہ سب سر پہنے کیے ہوئے تھے ان میں سے بعض تو روتے تھے اور بعض کا پتہ تھے اور بعض کے پتروں میں آگ لگی ہوئی تھی پھر مجھے غشی آ گئی پھر میں کھڑا ہوا اور لوگوں کو حیرتا ہوا آپ کی خدمت میں کرسی تک پہنچ گیا۔ تب آپ نے میرے کان پکڑے اور فرمایا:

(يَا كَرَمُ أَمَا كُنْتَفَيْتَ بِأَوَّلِ مَرْءَةٍ مِنْ وَصِيَّتِ أَبِيكَ؟)

”اے کرم! کیا تجھے اپنے والد کی پہلی دفعہ کی وصیت کافی نہ ہوئی؟“

میں نے آپ کی نیت سے سر جھکا لیا۔^①

انبیاء اور فرشتوں کا مجلس وعظ میں آنا

حضرت ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کئی مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا ہے۔ بیشک سردار اپنے غلاموں کو جمانا کرتا ہے اور بیشک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسا چکر لگاتی ہیں جیسے کہ زمانہ میں ہوائیں اور میں نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں جوق در جوق آتے ہیں۔ میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ آپ کی مجلس میں ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے۔

میں نے ابوالعباس خضر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے کہ اکثر آپ کے ہاں آتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا:

(مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْهِ بِمُلَازِمَةِ هَذَا الْمَجْلِسِ)

”جو شخص کامیابی چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اس مجلس کی ملازمت اختیار کرے۔“^②

آپ کا 33 سال بیان فرمانا

حضرت ابوالفتح سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد ابوعبداللہ عبدالوہاب بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ سے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 183 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 183 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سنا فرماتے تھے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ ایک ہفتہ میں تین (3) دفعہ وعظ فرماتے تھے۔ مدرسہ میں جمعہ کی صبح کو منگل کی شام کو اور سرائے میں اتوار کی صبح کو۔ آپ کی مجلس میں علماء فقہاء و مشائخ وغیرہ جمع ہوتے تھے۔ چالیس (40) سال تک آپ نے وعظ فرمایا: ہے۔ پہلا سال 521ھ شروع ہوا اور آخر سال 581ھ میں ختم ہوا اور ان کے تدریس و فتویٰ کی مدت 33ھ سال تھی شروع 528ھ اور آخر سال 581ھ ہے۔ آپ کی مجلس میں قاری بھائی بلا اللہ ان پڑھا کرتے تھے۔ لیکن ان کی قرأت ترتیل اور تجوید سے ہوتی تھی۔ آپ کی مجلس شریف میں ابوالفتح مسعود بن عمر ہاشمی قاری بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی مجلس وعظ میں دو تین آدمی مرجایا کرتے تھے۔ آپ کی مجلس میں چار سو 400 زبردست عالم وغیرہ آپ کی تقریر نقل کیا کرتے تھے اور بسا اوقات مجلس کی حالت میں آپ ہوا پر چند قدم اڑ کر پھر کرسی پر آ بیٹھا کرتے تھے۔^①

آپ قرآن سن کر رو پڑتے

سید ابوالفتح ہاشمی مقرئ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ کو شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے قرأت کے لیے بلایا۔ جب میں نے قرآن شریف پڑھا تو آپ رو پڑے اور مجھے فرمایا: کہ واللہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ سے ضرور طلب کروں گا۔ پھر ایک ولی اللہ کھڑے ہوئے اور آپ سے کہنے لگے کہ یا سیدی! میں نے خواب میں رب العزۃ سبحانہ و تعالیٰ کو دیکھا اور جنت کے دروازے کھل گئے ہیں۔ آپ کے لیے کرسی بچائی گئی ہے اور آپ سے کہا گیا ہے کہ وعظ کرو آپ نے کہا کہ جب سید مقرئ آجائے پھر آپ سے کہا گیا کہ وہ آ گیا ہے آپ نے فرمایا: کہ اب میں وعظ کروں گا۔^②

ایک لاکھ (1,00,000) سے زائد لوگ تابع ہوئے

حضرت حافظ ابو عبد اللہ بن نجار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے شیخ محی الدین عبدالقادر جنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جس طرح میں پہلے تھا۔ اب بھی جنگلوں میں رہوں کہ نہ میں لوگوں کو دیکھوں نہ وہ مجھے دیکھیں پھر فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ چاہا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچے کیونکہ میرے ہاتھ پر یہود و نصاریٰ میں سے پانچ سو (500) سے زیادہ مسلمان ہوئے ہیں اور میرے ہاتھ پر ایک لاکھ (1,00,000) سے زائد بے محل تابع ہوئے ہیں اور یہ بڑی نیکی ہے۔^③

آپ کی مجلس میں یہودی مسلمان ہوتے

شیخ ابوالحسن بغدادی المعروف موزہ فروش رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے شیخ عمر کیماتی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجالس میں اس امر سے خالی نہ ہوتی تھیں کہ یہود و نصاریٰ مسلمان ہوتے تھے۔ چور، ڈاکو وغیرہ شریر لوگ توبہ کرتے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 183, 184 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 184 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 184 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

تھے اور رافضی وغیرہ اپنے عقائد سے رجوع کیا کرتے تھے۔^①

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائی کو مسلمان ہونے کے لئے بھیجا

آپ کے پاس ایک راہب آیا اور مجلس میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا پھر اس نے لوگوں سے کہا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں۔ میرے دل میں اسلام قوی ہوا اور میرا ارادہ پختہ ہو گیا کہ میں اسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوں گا جو کہ اہل یمن سے میرے گمان میں بہتر ہو۔ میں اس گمان میں متفکر بیٹھا تھا کہ اتنے میں نیند مجھ پر غالب ہو گئی تب میں نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ:

(يَا سَنَانُ اِذْهَبْ اِلَى الْبَغْدَادِ وَاسْلِمْ عَلٰى يَدِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجَيْلِيِّ فَإِنَّهُ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي هَذَا الْوَقْتِ)

”اے سنان! تم بغداد کو جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلی کے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤ کیونکہ وہ اس وقت تمام زمین والوں سے بہتر ہیں۔“^②

نصاری کا مسلمان ہونا

ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں 13 نصاریٰ آئے اور آپ کے ہاتھ پر مجلس وعظ میں مسلمان ہوئے پھر کہنے لگے کہ ہم مغرب کے علاقہ کے نصاریٰ ہیں۔ ہم نے اسلام کا ارادہ کیا لیکن ہم کو تردد تھا کہ کہاں جا کر اسلام لائیں تب ہم نے ہاتف کی آواز سنی اور اس کو دیکھتے نہ تھے وہ کہتا ہے کہ اے کامیاب گروہ! تم بغداد کو جاؤ اور شیخ عبدالقادر کے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤ کیونکہ ان کی برکت سے تمہارے دلوں میں وہ ایمان دیا جائے گا کہ جو اور جگہ حاصل نہ ہوگا۔^③

سو (100) عالموں کا علم جاتا رہا

حضرت شیخ ابو محمد مفرجہ بن نہمان بن رکاف شیبانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جب شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کا شہرہ ہوا تو بغداد کے سو (100) مشہور فقیہ و دانا اس لیے جمع ہوئے کہ ہر ایک ان میں سے مختلف فنون میں مسئلہ پوچھے جو ایک دوسرے سے مختلف ہوں تا کہ ان مسائل سے آپ کو بند کریں۔ وہ سب مل کر آپ کی مجلس وعظ میں آئے میں اس دن وہیں موجود تھا۔ جب مجلس قائم ہوئی تو شیخ مراقبہ میں ہوئے اور آپ کے سینہ سے ایک نور کی بجلی چمکی جس کو وہی شخص دیکھتا تھا جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا تھا پس ان سو (100)

① بہجتہ الاسرار صفحہ 184 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② صفحہ 185 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ صفحہ 185 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

فقہوں کے سینہ پر اس کا گزر ہوا۔ جس پر بھی اس کا گزر ہوا اس کی حالت تو یہ ہوئی کہ مہبت اور بے قرار ہو گیا پھر سب کے سب ایک دم چلا اٹھے اور اپنے کپڑے سب نے پھاڑ ڈالے سروں کو برہنہ کیا۔ آپ کی طرف کرسی تک گئے اور اپنے سروں کو آپ کے پاؤں پر رکھ دیا اور ایک دم مجلس میں شور برپا ہو گیا میں نے خیال کیا کہ بغداد اس آواز سے گونج اٹھا۔ تب شیخ نے ہر ایک کو سینہ سے لگایا یہاں تک کہ آخر تک پہنچے پھر آپ نے ہر ایک سے یہ کہا کہ:

(اَلَا فَمَسَا لَتُكَ كَذًا وَجَوَابُهَا كَذًا)

”تمہارا مسئلہ یہ تھا اس کا یہ جواب ہے۔“

یہاں تک کہ سب کے مسائل بیان کر دیئے جب مجلس ختم ہو گئی تو میں ان فقہاء کے پاس آیا اور ان سے حال پوچھا تو کہنے لگے کہ جب ہم مجلس میں بیٹھے تو ہم نے اپنے تمام علم کو کھودیا۔ یہاں تک کہ گویا ہم کو کبھی علم تھا ہی نہیں پھر جب آپ نے ہم کو سینے سے لگایا تو وہ تمام علم جو جاتا رہا تھا پھر واپس آ گیا آپ نے وہ تمام مسائل بیان کر دیئے جو ہم آپ کے لیے تیار کر کے لائے تھے اور ان سب کے ایسے جواب دیئے جن کو ہم جانتے نہ تھے۔^①

اصنہان سے ہاتھ بڑھا کر ٹوپی لے لی

حضرت شیخ ابوالقاسم محمد بن احمد بن علی جنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی کرسی کے نیچے بیٹھا کرتا تھا۔ آپ کے نقیب ہوتے تھے ان میں سے دو نقیب آپ کی کرسی کی دونوں میڑھیوں پر بیٹھا کرتے تھے اور اس جگہ وہی شخص بیٹھ سکتا تھا جو کہ ولی ہو یا صاحب حال آپ کی کرسی کے نیچے ایسے مرد بیٹھا کرتے تھے گویا کہ بیت و جلال میں شیر ہیں۔ ایک بار آپ وعظ کی حالت میں کرسی پر استغراق کی حالت میں ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے عمامہ کا ایک پچ گسل گیا اور آپ کو معلوم نہ ہوا۔ تب تمام حاضرین نے اپنے عمامہ اور ٹوپیاں کرسی کے نیچے پھینک دیئے اور جب آپ اپنے وعظ سے فارغ ہوئے اپنے عمامہ کو درست کر لیا اور مجھ سے فرمایا:

اے ابوالقاسم! لوگوں کے عمامے اور ٹوپیاں دے دو میں نے سب کو دے دیئے لیکن ایک ٹوپی میرے پاس رہی جس کو میں نہیں جانتا تھا کہ کس کی ہے؟ اور مجلس میں کوئی رہا بھی نہیں تب مجھ کو آپ نے فرمایا: کہ یہ مجھے دے دے میں نے وہ آپ کو دے دی۔ آپ نے اس کو اپنے کندھے پر رکھ دیا تو وہ غائب ہو گئی۔ میں اس سے حیران رہ گیا اور جب شیخ کرسی پر سے اترے تو آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ دھر کر یہ کہا میرے ہاتھ پر تکیہ لگا اور فرمایا: کہ اے ابوالقاسم! جب مجلس والوں نے اپنے عمامے اتار دیئے تو ایک ہماری بہن نے اصنہان میں اپنی ٹوپی اتار کر پھینک دی تھی پھر جب میں نے لوگوں کے عمامے واپس کر دیئے اور اس کی ٹوپی کو اپنے کندھے پر رکھ لیا تو اس نے اصنہان سے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کو اٹھا لیا۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 185، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 185، 186، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بغداد کے مشائخ، علماء اور مفتیوں کا مجلس میں حاضر ہوتا

حضرت سید ابوالعباس احمد بن شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ازہری حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے والد نے کہا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں عراق کے بڑے بڑے مشائخ اور مشہور علماء اور صدر مفتی حاضر ہوا کرتے تھے۔ جیسے شیخ بقا بن بطو، شیخ ابو سعد قیلوی، شیخ علی بن ہتی، شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہروردی، شیخ ابو حکیم بن دینار، شیخ ماجد کردی، شیخ مطربا درانی، قاضی ابو یعلیٰ عمر بن فراء، قاضی ابوالحسن علی بن دامغانی، امام ابوالفتح بن مثنیٰ وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اور بغداد میں کوئی مشہور شیخ ایسا نہ تھا کہ آپ کی مجلس میں حاضر نہ ہوا ہو میں نے شیخ عبدالرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ کو بغداد میں داخل ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا لیکن میں نے ان کو ”طفسونج“ میں کئی مرتبہ دیکھا کہ دیر تک چپ چاپ بیٹھے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اس لیے چپ کرتا ہوں کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو سنوں اور میں نے شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کو ”لائس“ میں کئی مرتبہ دیکھا کہ وہ اپنے حجرہ سے نکل کر پہاڑ کی طرف جاتے اور عصا سے ایک دائرہ کھینچ لیتے اور فرماتے کہ جو شخص یہ چاہے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو سنے اس کو چاہیے کہ اس دائرہ میں آجائے۔

تب اس میں ان کے بڑے بڑے مرید داخل ہوتے۔ شیخ کے کلام کو سنتے اس کو لکھ لیتے اور اس دن کی تاریخ لکھ لیتے بغداد میں آتے اور اس دن میں جو لوگوں نے شیخ کے کلام کو نقل کیا ہوا ہوتا ملایا کرتے تو برابر دعی لکھا اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اس وقت میں جب کہ شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ دائرہ میں داخل ہوتے اپنی مجلس والوں سے فرماتے کہ شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ تم لوگوں میں ہے صاحب بیہ الاسرار فرماتے ہیں کہ کتاب کے شروع میں میں نے اس موقع میں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا تھا کہ:

(قَدِمْتُ هَٰذَا عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ) ”میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔“

اس میں تاثر کرنا کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کا مالک ہے۔^①

سبز پرندوں کا وعظ میں آنا

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن منظور رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابوالفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے وعظ فرمایا: یہاں تک کہ اپنے کلام میں مستغرق ہو گئے اور فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سبز پرندے کو بھیج دے وہ میرے کلام کو سن لے تو وہ کر سکتا ہے۔ ابھی یہ آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا یہاں تک کہ ایک خوبصورت سبز پرندہ آیا۔ آپ کی آستین میں داخل ہوا اور نہ لکھا۔

آپ نے مجلس میں ایک دن وعظ فرمایا: بعض لوگوں میں سستی پائی تو فرمایا: کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سبز پرندوں کو بھیج دیتا۔ وہ میرا کلام سنتے تو ایسا کر سکتا ہے۔ آپ نے ابھی کلام پورا نہ کیا تھا یہاں تک کہ سبز پرندوں سے مجلس بھر گئی حاضرین مجلس نے انکو دیکھ لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن آپ خدائے تعالیٰ کی قدرت کا حال بیان کر رہے تھے کہ لوگوں پر آپ کے کلام کی ہیبت و تواضع چھا گئی

اور مجلس میں مجیب خلقت کا ہندہ گزرا۔ بعض لوگ اس پرندہ کے دیکھنے سے شیخ کے کلام سے قائل ہو گئے تب آپ نے فرمایا: کہ معبود کی عزت کی قسم! اگر میں چاہوں اور اس پرندے سے کہوں کہ تو سر ہا اور گلے گلے ہو جا تو فوراً مر جائے۔ ابھی آپ نے کلام پورا نہ کیا تھا کہ وہ پرندہ زمین پر گڑے گڑے ہو کر گر پڑا۔^①

آپ کے کلام کی تاثیر

قاضی القضاہ ابوصالح نصر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے چچا ابو عبد اللہ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے بلادِ منجم کی طرف سیر کی اور مختلف علوم حاصل کیے پھر جب میں بغداد میں آیا تو میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے لوگوں کو وعظ سناؤں آپ نے مجھ کو اذن دیا۔ تب میں کرسی پر چڑھ گیا اور علوم و مواظب کا جس قدر خدا نے چاہا بیان کیا۔ میرے والد بھی سنتے تھے لیکن کسی کا دل نرم نہ ہوا اور نہ کسی کے آنسو نکلے۔

تب اہل مجلس میرے والد کی خدمت میں چلا کر عرض کرنے لگے کہ آپ ہی کچھ بیان فرمائیں پھر میں اتر پڑا اور والد کرسی پر چڑھے اور آپ نے یہ فرمایا: کہ میں کل روزہ دار تھا۔ بچی کی والدہ نے میرے لیے چند اٹھے تیلے تھے اور ایک پیالی میں ڈال کر ایک مٹی کے برتن پر رکھ دیئے۔ بلی آئی اس کو پھینک دیا وہ ٹوٹ گئی۔ اتنا کہنا تھا کہ تمام اہل مجلس چلا اٹھے پھر جب آپ اترے تو میں نے آپ سے اس بارے میں پوچھا فرمایا: کہ اے بیٹے! تم کو اپنے سفر پر ناز ہے کیا تم نے وہاں کا سفر کیا ہے؟ اور اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا: پھر آپ نے فرمایا: کہ اے فرزند! جب میں کرسی پر چڑھا تو میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بجلی چمکی جس نے میرا دل فراخ کر دیا۔ تب میں نے وہ بات بیان کی جو تم نے سنی ایسی بسط کے ساتھ جو کہ بیت کے ساتھ مقبوض تھی پھر وہ ہوا جو تم نے لوگوں سے دیکھا۔

وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں اکثر کرسی پر چڑھتا اور لوگوں کے سامنے طرح طرح کے علوم و فنون۔ اصول فقہ و وعظ بیان کرتا۔ والد بھی سنتے رہتے لیکن میرے کلام کا کسی کو اثر نہ ہوتا۔ پھر میں اترتا اور آپ کرسی پر چڑھتے اور فرماتے اے شجاعت کے طالب! ایک گھڑی صبر کر۔ تب ایک دم اہل مجلس چلا اٹھتے۔

میں آپ سے اس کی بابت پوچھتا تو مجھے فرماتے کہ تم اپنے اندر کلام کرتے ہو اور میں اوروں کے اندر ہو کر بولتا ہوں۔

اذن الہی سے بولوں گا

جب مجلس وعظ میں کوئی آپ سے مسئلہ پوچھتا تو اکثر دفعہ فرماتے کہ میں اس پر کلام کرنے میں اللہ تعالیٰ سے اذن طلب کروں گا اور اخلاص حاصل کروں گا پھر سر نیچا کر لیتے۔ آپ پر ہیبت طاری ہوتی اور وقار آ جاتا پھر اس مسئلہ پر جیسے اللہ تعالیٰ چاہتا کلام کرتے۔

وہ کہتے ہیں کہ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے معبود کی عزت کی قسم! جب تک مجھ سے یہ نہیں کہا جاتا۔

(بِحَقِّكَ عَلَيَّ تَكَلِّمْ فَقَدْ أَمْسَكَ مِنَ الرَّدِّ وَيُقَالُ لِي يَا عَبْدَ الْقَادِرِ تَكَلِّمْ بِسَمْعٍ مِنْكَ)

”تم کو میرے حق کی قسم ہے وعظ کرو میں نے تم کو رد کرنے سے محفوظ کر دیا ہے۔ تب تک میں وعظ نہیں کرتا اور مجھ سے کہا جاتا ہے کہ اے عبدالقادر تم وعظ کرو تم سے سنا جائے گا۔“^①

آپ ﷺ کا لاغر اور قوی ہونا

شیخ بقا بن بطور ﷺ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ شیخ عبدالقادر ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ وہ دوسری سیڑھی پر بیٹھے ہوئے وعظ فرما رہے تھے میں نے دیکھا کہ پہلی سیڑھی بڑھ گئی حتیٰ کہ جہاں تک آنکھ کام کرتی ہے اتنی بڑی ہو گئی اس پر سبز سندس (ریشمی باریک کپڑا) بچھایا گیا اور اس پر رسول خدا ﷺ اور ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تشریف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جلی شیخ عبدالقادر ﷺ کے دل پر ہوئی ہے۔ آپ جھکے اور قریب تھا کہ آپ گر پڑیں۔ حضور ﷺ نے ان کو روک لیا کہ کہیں گر نہ پڑیں پھر لاغر ہوئے یہاں تک کہ چڑیا کی طرح ہو گئے پھر پھولے یہاں تک کہ بڑے جلال شکل پر ہو گئے پھر مجھ سے یہ سب باتیں چھپ گئیں۔

شیخ بقا ﷺ سے حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے دیکھنے کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے ارواح ہلکے انسانی ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایک قوت دیا کرتا ہے کہ اس کے سبب سے وہ ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ پس ان کو اللہ تعالیٰ اپنی قوت سے دکھاتا ہے۔ جن کی صورتیں جیسی ہوتی ہیں اور آنکھوں سے دیکھی جاتی ہیں۔ معراج کی حدیث اس پر دلیل ہے اور شیخ عبدالقادر ﷺ کے لاغر ہونے اور بڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ پہلی جگہ اس صفت پر تھی کہ اس کے شروع میں کوئی آدمی بغیر نبوی تائید کے ثابت نہیں رہ سکتا اور قریب تھا کہ اگر رسول اللہ ﷺ تدارک نہ فرماتے تو عنقریب شیخ گری جاتے اور دوسری جگہ بصفہ جلال بحیثیت موصوف تھی۔ اسی لیے آپ لاغر ہو گئے۔ تیسری جگہ بصفہ جمال تھی بحیثیت مشاہدہ اسی لیے آپ بڑھ گئے یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔^②

دل میں اعتراض کیا تو پاؤں میں میخ گڑھ گئی

حضرت ابوالفضل احمد بن قاسم بن عبدان قریشی بغدادی بزار ﷺ نے فرمایا: کہ شیخ عبدالقادر ﷺ چادر اوڑھا کر تے اور علماء کا لباس پہنا کرتے جو کہ عمدہ اور بیش قیمت ہوتا۔ میرے پاس آپ کا خادم 558ھ میں سونا لایا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ ایسا کپڑا ہو جو کہ تیری گز ایک دینار کو آئے اس سے ایک جہ کم یا زائد نہ ہو میں نے اس کو دے دیا اور کہا کہ یہ کس کے لیے لیتے ہو؟ اس نے کہا کہ اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر ﷺ کے لیے میں نے دل میں کہا کہ شیخ نے خلیفہ کے لیے بھی کوئی کپڑا نہ چھوڑا یہ بات میرے دل میں ابھی پوری آئی بھی نہ تھی کہ میں نے اپنے پاؤں میں ایک میخ گڑھی ہوئی دیکھی اس کے درد سے موت نظر آنے لگی تمام لوگ جمع ہو گئے کہ اس کو میرے پاؤں سے نکالیں مگر وہ نکال نہ سکے میں نے کہا کہ مجھے اٹھا کر شیخ عبدالقادر ﷺ

کی خدمت میں لے پہلے ہر جب شیخ کے سامنے اہل ایمان آپ نے مجھے فرمایا کہ اے ابو الفضل انتم ہم پر دل سے کیوں اعتراض کرتے ہو؟ معبود کی عزت کی قسم ہے کہ میں نے کبھی لباس نہیں پہنا یہاں تک کہ مجھ کو یہ کہا گیا ہے کہ تم کو ہمارے حق کی قسم ہے تم ایسا قیاس پہنوز جس کی قیمت ایک دینار ہو۔

اے ابو الفضل آپ یہ کہن ہے اور مسجد کا کلن محمد ہوتا چاہیے اور یہ ہزار سو سے بعد ہے پھر آپ نے میرے پاؤں پر ہاتھ پھیرا تو وہ بخ جاتی رہی اور در مسوق ہو گیا۔ واللہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں سے وہ آئی تھی اور کدھر چلی گئی۔ میں اسی وقت چلتے پھرنے لگا۔ جب شیخ نے فرمایا کہ ہم پر اس کا اعتراض کرنا بخ کی شکل پر ظاہر ہو گیا۔^①

لوگ آپ کی برکت سے دعا مانگتے

حضرت عالم ابو اسحاق ابراہیم بن سعید داری شہابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ علماء کا لباس پہنا کرتے اور چادر اوڑھتے ٹیچر پر سوار ہوتے ان کے سامنے نشان اٹھایا جاتا تھا۔ بڑی کرسی پر آپ دعا فرمایا کرتے آپ کے کلام میں روانی اور رفعت ہوتی تھی۔ آپ کی باتیں سنی جاتی تھیں۔ جب آپ بولتے تو سب چپ کر جاتے اور جب حکم دیتے تو سب آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے جلدی کرتے جب آپ کو کوئی سخت دل دیکھتا تو نرم ہو جاتا اور جب ان کو دیکھا تو گویا تمام لوگوں کو دیکھ لیا۔ جب آپ جامع مسجد جاتے تو بازاروں میں تمام لوگ کھڑے ہو جاتے اور اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے وسیلہ سے مطالب کی دعا مانگتے۔^② آپ کی آواز عمدہ روش اور خاموشی تھی۔ آپ کو جمعہ کے دن مسجد میں چھینک آئی اور آپ کی چھینک کا جواب لوگوں نے دیا حتیٰ کہ مسجد میں بڑا شور پڑ گیا۔ وہ یہ فرماتے تھے۔

(يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَيَرْحَمُكَ بَيْتُكَ) ”خدا تم پر رحم کرے اور تمہارے سبب رحم کرے۔“

خليفة مستجد جامع مسجد کے ایک حجرہ میں تھا اس نے کہا کہ یہ شور کیسا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو چھینک آئی ہے سو یہ اس کے لیے آواز ہے۔^③

آپ کے رعب سے اہل مجلس ڈرتے

حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی صوفی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بڑی ہیبت والے تھے جب کسی کی طرف دیکھتے تو آپ کے رعب کے مارے قریب تھا کہ کاہنے لگے اور اکثر دفعہ کانپ اٹھا کرتا تھا اور جب آپ بیٹھتے تو آپ کو ایسے لوگ گوشہ چشم سے دیکھتے کہ گویا شیر ہیں اور سب سے بڑھ کر یہی لوگ آپ کے حکم کی تعمیل کرنے دوڑتے۔^④

① بھجۃ الاسرار صفحہ 188,89 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② یہ آپ کی زندگی میں لوگوں کا معمول تھا تو بعد از وصال کیسے منع ہوگا تفصیل کے لئے مقدمہ دیکھیں۔ (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

③ صفحہ 188 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بھجۃ الاسرار صفحہ 189 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کے اصحاب کی بزرگی اور ان کے لیے خوش خبری

جس کے رہنما ”شیخ عبدالقادر“ ہوں وہ ہا کرامت کیوں نہ ہو؟

حضرت ابن الحمای رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے 568ھ میں نہر دمشق کو خواب کی حالت میں دیکھا میں ان دنوں بچہ تھا کہ اس کا تمام پانی خون اور پیپ بن گیا ہے۔ اس کی مچھلیاں سانپ اور کیڑے بن گئی ہیں وہ بڑھتی جاتی ہے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے پکڑ نہ لے یہاں تک کہ میں اپنے مکان پر آ گیا تب مجھ کو مکان کے اندر سے ایک شخص نے پکھا دیا اور کہا اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو میں نے کہا کہ وہ مجھے نہیں اٹھائے گا اس نے کہا کہ تیرا ایمان تجھے اٹھائے گا۔ تب میں نے اس کی ایک طرف کو پکڑ لیا تو کیا دیکھا ہوں کہ میں اس کے پاس تخت پر اپنے مکان میں ہوں اور میرا خوف جاتا رہا۔ میں نے کہا کہ آپ کو اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھ پر آپ کے سبب احسان کیا۔ آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

(اَنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) ”میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں۔“

پھر میں آپ کی بیعت سے کاٹنے لگا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ ﷻ سے دعا مانگیں کہ میں اس کی کتاب اور آپ ﷺ کی سنت پر مروں۔ آپ نے فرمایا:

(نَعَمْ وَشَيْخُكَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ) ”ہاں اور تیرا شیخ شیخ عبدالقادر ہے۔“

یہ سن دلفر فرمایا پھر میری آنکھ کھل گئی اور یہ قصہ میں نے اپنے والد کے پاس بیان کیا پھر ہم چلے کہ شیخ کی زیارت کریں یہ وہ دن تھا کہ جس میں سرائے میں آپ نے دھنسا دیا تھا۔ تب ہم نے آپ کو پایا کہ آپ دھنسا فرماتے تھے۔ ہم آپ کے قریب اس لیے نہ جاسکے کہ لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔ اس لیے ہم لوگوں کے اخیر میں بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنا کلام قطع کیا اور فرمایا کہ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ اور ہماری طرف اشارہ کیا۔ میں اور میرے والد لوگوں کی گردنوں کو پھلاکتے ہوئے آپ کی خدمت میں کرسی تک لائے گئے۔

آپ نے ہم کو بلایا میرے والد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں پیچھے تھا آپ نے میرے والد سے فرمایا اے ابلہ! تم ہمارے پاس بلا دلیل نہیں آئے۔ اس کو آپ نے اپنا قمیض پہنا دیا اور مجھ کو وہ چادر جو آپ کے سر پر تھی پہنا دی۔ ہم لوگوں کے

درمیان بیٹھ گئے۔ میرے والد نے دیکھا تو جو آپ نے اس کو پہنایا تھا وہ الٹا تھا اس نے ارادہ کیا کہ اس کو سیدھا کر کے پہن لوں۔ اس سے کہا گیا کہ مبر کر یہاں تک کہ لوگ چل دیں۔ جب شیخ کمری پر سے اترے تو میرے والد نے ارادہ کیا کہ اس کو لوگوں کی گڑبڑ میں درست کرے دیکھا تو وہ سیدھا ہے تب اس کو ٹٹھی ہو گئی اور لوگ اس سے بیقرار ہو گئے۔

پھر شیخ نے فرمایا: کہ اس کو میرے پاس لاؤ۔ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ اولیاء کے قبہ میں بیٹھے ہیں۔ وہ رہاٹ میں ایک قبہ تھا جو اس نام سے اس لیے مشہور تھا کہ اس میں کثرت سے اولیاء اللہ اور مردان غیب شیخ کی زیارت کے لیے آتے رہتے تھے۔

پھر آپ نے میرے والد سے فرمایا:

(مَنْ يَكُونُ دَلِيلَهُ رَسُولَ اللَّهِ وَشَيْخُهُ عَبْدَ الْقَادِرِ كَيْفَ لَا يَكُونُ لَا كَرَامَتَهُ)

”جس کے رہنما رسول اللہ ﷺ ہوں اور اس کا شیخ عبدالقادر ہو تو اس میں کرامت کیسے نہ ہو؟“

اور یہ تیری کرامت ہے۔ دوات کا غذا آپ نے منگوائی اور ہم کو آپ نے خرقة کی سند لکھ دی۔^①

میرا مرید توبہ کے بغیر نہیں مرے گا

شیخ ابو محمد عبداللطیف بن شیخ ابوالنجیب عبدالقادر بن عبداللہ سہروردی فقیہ صوفی رحمہ اللہ نے فرمایا میرے والد نے کہا کہ شیخ حماد وہاس رحمہ اللہ سے ہر رات کو ایسی آواز سنائی دیتی جس طرح کہ شہد کی مکھی کی آواز آتی ہے۔ تب ان کے مریدوں نے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ سے 508 ھ میں کہا اور آپ ان دنوں ان کے پاس رہتے تھے کہ آپ شیخ سے اس کی ہایت دریافت کریں۔ انہوں نے آپ کو جواب دیا کہ میرے بارہ ہزار (12,000) مرید ہیں میں ان کے نام ہر رات شمار کیا کرتا ہوں اور جس کو خدا کی طرف ضرورت ہو اس کے لیے سوال کرتا ہوں جب کوئی میرا مرید گناہ کرتا ہے تو اس پر ایک مہینہ نہیں گزرتا حتیٰ کہ وہ یا مر جاتا ہے یا توبہ کر لیتا ہے۔ یہ اس خوف کے مارے کرتا ہوں کہ کہیں اس گناہ میں بڑھتا نہ جائے۔

تب ان سے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر مجھ کو اللہ تعالیٰ یہ مرتبہ دے گا تو میں اپنے رب ﷻ سے عہد لوں گا کہ وہ میرے مریدوں کو قیامت تک توبہ پر مارے اور میں ان کا اس میں ضامن ہوں پھر شیخ حماد رحمہ اللہ نے کہا مجھ کو خدا نے اس پر گواہ بتایا ہے کہ تم کو عنقریب یہ مرتبہ عنایت کرے گا اور اپنے مرتبہ کا سایہ ان پر بچائے گا۔^②

آپ کے مرید کی شان

حضرت شیخ ابوالسعود حریمی رحمہ اللہ شیخ ابو عبداللہ محمد بن قاسم دانی رحمہ اللہ اور شیخ ابوالقاسم عمر بزار رحمہ اللہ نے ان سب نے فرمایا: کہ شیخ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 190، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 191، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

محی الدین عبدالقادر جیلانی قیامت تک اپنے مریدوں کی اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص بغیر توبہ کے نہ مرے گا اور ان کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ان کے مرید اور ان کے مریدوں کے مرید سات (7) پشت تک جنت میں داخل ہوں گے۔

اور فرمایا: کہ میں اپنے مرید کے مریدوں کا سات تک ہر ایک امر کا مددگار ہوں اور فرمایا:

(لَوْ اَنْكَشَفْتَ عَوْدَةَ مُرِيدِي بِالْمَشْرِقِ وَاَنَا بِالْمَغْرِبِ مَسْرَلَهَا)

”اگر میرے مرید کا پردہ مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو اس کو چھپاتا ہوں“

ہم کو حال اور قدر کے لحاظ سے حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی ہمتوں سے اپنے مریدوں کی حفاظت کریں خوش ہو جائے

(طوبی لِمَنْ رَانِي اَوْ رَانِي مَنْ رَانِي اَوْ رَانِي مَنْ رَانِي وَاَنَا حُسْرَةً عَلٰی مَنْ لَمْ يَرْنِي)

”وہ شخص کہ جس نے مجھے دیکھا ہے یا اس کو دیکھا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا ہے یا اس کو دیکھا ہے کہ جس نے میرے

دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا ہے میں اس شخص پر حسرت کرتا ہوں کہ جس نے مجھے نہیں دیکھا“^①

مرید کو حال بتا دیا

حضرت شیخ صالح ابو محمد داؤد بن علی بن احمد بغدادی رحمہ اللہ نے بغداد میں کہا کہ میں نے خواب میں 548ھ میں شیخ معروف کرخی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ان کے پاس لوگوں کے حالات آتے ہیں اور وہ اللہ عزوجل کے سامنے پیش کرتے ہیں پھر مجھ سے کہا اے شیخ داؤد! تم اپنا حال بیان کرو کہ میں خدا کے یہاں پیش کروں۔ میں نے کہا کیا میرے شیخ کو معزول کر دیا گیا؟ یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کو۔

انہوں نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم! ان کو معزول نہیں کیا گیا اور نہ کیا جائے گا پھر میں جاگا اور صبح کے وقت شیخ کے مدرسہ میں آیا اور آپ کے دروازہ پر بیٹھا کہ آپ کو اس امر کی اطلاع دوں۔ آپ نے مجھ کو اندر ہی سے پہلے اس سے کہ میں آپ کو دیکھوں یا کلام کروں پکار کر فرمایا:

(يَا دَاوُدُ شَيْخُكَ مَا عَزَلُوهُ وَلَا يَعْزِلُونَهُ)

”اے داؤد! تیرے شیخ کو نہ معزول کیا ہے اور نہ معزول کریں گے“

اور اپنا قصہ کہ میں اس کو اللہ عزوجل کے سامنے پیش کروں خدا کی قسم میں نے خدا کی بارگاہ میں کبھی کوئی اپنے مرید یا غیر کا ایسا قصہ پیش نہیں کیا اور نہ اس کے بارے میں ایسا سوال کیا کہ رد ہوا ہو۔^②

جس دن شیخ کو دیکھا وہ برکت والا دن تھا

حضرت امام حافظ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے کہا میرے والد رحمہ اللہ نے اپنے

فرزند بچی رحمہ اللہ کی والدہ سے بدھ کی رات 9 شعبان 650ھ کو کہا کہ میرے لیے چاول پکاؤ وہ کھڑی ہوئیں اور آپ کے لیے چاول پکائے آپ کے دسترخوان کو بھر دیا اور سو گئیں۔ جب آدمی رات ہوئی تو دیوار پھٹی اس میں سے ایک مرد نکلا جس نے وہ سب کھانا کھا لیا پھر وہ جانے لگا تب آپ نے فرمایا: کہ ان سے ملو اور اپنے لیے دعا کراؤ میں ان سے دیوار کے باہر ملنا وہ دیوار سے ایسے نکلے جس طرح داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کے والد کی دعا اور ان کے خرقہ کی برکت سے اس نیکی تک جو تم دیکھتے ہو پہنچا ہوں۔

جب میں نے صبح کو اس امر کا ذکر شیخ علی بن الہیثمی رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ میں نے کوئی ایسا خرقہ کسی کے سر پر کسی کے ایسے ہاتھ سے جس میں کہ جلد تاثیر و برکت کی ہو تمہارے والد کے سوا نہیں دیکھا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے ستر (70) مردوں پر اس دن کی رات میں ایک ہی وقت میں بڑی فتح نصیب کی تھی جنہوں نے ان سے خرقہ پہنا تھا اور شیخ نے ان کے سروں پر جو ہاتھ رکھا تھا اس کی وجہ سے ان کو بڑی عنایت ہوئی تھی اور جس دن سے کہ میں نے آپ کے والد کو دیکھا اس دن سے بڑھ کر کوئی برکت والا دن نہیں دیکھا۔^①

سب مریدوں میں آپ کے مرید افضل

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابوالفتح ہروی رحمہ اللہ نے "دشمن" میں کہا کہ میں نے شیخ ابوالحسن علی بن ہتی رحمہ اللہ سے بغداد میں سنا کہ کسی شیخ کے مرید اس قدر نیک بخت نہیں جس قدر کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے مرید اپنے شیخ سے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ سے بغداد میں سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ عالم اعلیٰ سے اسی بات کو لے کر لوٹے تھے کہ جو آپ سے تعلق پیدا کرے گا وہ نجات پائے گا۔^②

آپ کے مرید نیک بخت ہیں

شیخ بٹا بن بطلو رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے تمام مریدوں کو نیک بختوں کے لشکر میں چمکتی ہوئی پیشانی اور ہاتھ پاؤں والے دیکھا ہے۔^③

آپ کے مرید رحمت کے سمندر میں غوطہ زن ہیں

حضرت شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ نے فرمایا: مشائخ کے مریدوں سے جو شخص مجھ سے سوال کرے کہ میں اس کو خرقہ پہناؤں تو پہنا دوں گا مگر شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے مریدوں کو نہیں پہناؤں گا۔

① بہجة الاسرار صفحہ 192 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 192 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 192 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(لَا تَنْهَمُ مَنْهَمُونَ فِي الرَّحْمَةِ وَهَلْ يَتْرُكُ أَحَدُ الْبَحْرِ وَيَأْتِي السَّاقِيَةَ؟)

”کیونکہ وہک دورست میں غوطہ زن ہیں اور کیا کوئی سمندر کو چھوڑ کر تالیوں پر آتا ہے؟“^①

کیا میرا کوئی مرید جہنم میں ہے؟

ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک پہنچے اس میں میرے اصحاب اور مریدوں کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے لیے بخش دیا گیا اور فرمایا:

(سَأَلْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ أَصْحَابِي أَحَدًا؟)

”میں نے حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے؟“
(فَقَالَ لَا)

”اس نے کہا نہیں۔“^②

(وَعِزَّةُ رَبِّ وَجَلَالِهِ إِنَّ يَدِي عَلَى مُرِيدِي كَالسَّمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ إِنَّ لَمْ مُرِيدِي جَبَدًا فَأَنَا جَبَدًا)

”مجھے معبود کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جس طرح آسمان زمین پر اگر میرا مرید (عمدہ) نہیں تو میں (عمدہ) ہوں۔“^③

مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میرے قدم میرے رب کے سامنے برابر ہیں گے یہاں تک کہ مجھ کو اور تم کو جنت کی طرف لے جائے گا۔^④

مرید کو ستر 70 بار احتلام ہونا

حضرت سید ابوالعباس احمد بن شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابوالفتح نجم محمد حسینی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے والد نے دمشق میں فرمایا کہ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 193 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا جلیل الرحمن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کی خوب ترجمانی فرماتے ہوئے فرمایا:

جمل ان کو دیا ہے رب نے جس میں صاف لکھا ہے جائے غلہ میں ہر نام لیوا خوش عظم کا (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

③ اسی جانب اعلیٰ حضرت امام المسند امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن نے اپنے کلام میں اشارہ فرمایا:

اسے رضا یوں نہ بلکہ تو نہیں جید تو نہ سہی سید جید ہر دہر ہے مولیٰ تیرا (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 193 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو ستر (70) مرحہ خواب میں احکام ہوا وہ ہر دن ایک ایسی عورت کو دیکھتا ہے جس کو پہلے نہ دیکھا تھا۔ ان میں سے بعض عورتوں کو تو پہچانتا تھا اور بعض کو نہیں پہچانتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شیخ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا کہ اس کی شکایت کرے۔ جب اس کے ذکر کرنے سے پہلے ہی فرمایا کہ تم اس کو نہ مانو کیونکہ:

(إِنِّي نَظَرْتُ إِلَى إِسْمُكَ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ مَرَّاتٍ فِيهِ إِنَّكَ تَرْنِي مَبْعُوثًا مَرَّةً بِفَقْلَانَةٍ فَعَلَانَةٍ)

”میں نے لوح محفوظ میں تیرے نام کو دیکھا تھا اور اس میں یہ تھا کہ تو ستر 70 بار فلاں فلاں عورت سے زنا کرے گا۔“ آپ نے ان عورتوں کا نام و حال بھی اس کے سامنے بیان کیا پھر فرمایا:

(فَسَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى حَوَّلَ عَنْكَ ذَلِكَ مِنَ الْقِطْعَةِ إِلَى النَّوْمِ)

”میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جس نے تیرے لیے بیداری سے وہ نیند کی طرف بدل دیا۔“^①

جو آپ کا نام لے وہ آپ کا

حضرت عمران کیماتی اور بزار رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں 592ھ میں ان دونوں نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ کوئی شخص آپ کا نام لیتا ہے لیکن نہ تو آپ کا اس نے ہاتھ پکڑا ہے اور نہ آپ کا خرچہ پہنا ہے تو کیا وہ آپ کا مرید کہلا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ جو شخص میری طرف منسوب ہو اور میرا نام لے اس کو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا اور اس پر مہربانی کرے گا۔ اگرچہ وہ دُورے عمل پر ہے اور وہ میرے مریدوں میں سے ہے پھر فرمایا:

(وَأَنَارَتِي عَزَّوَجَلَّ وَعَذَنِي أَنْ يَدْخُلَ أَصْحَابِي وَإِنَّ مَذْهَبِي كُلُّ مُجِبِّ فِي الْجَنَّةِ)

”بے شک میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے مریدوں اور میرے ہم مذہبوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔“^②

حضرت شیخ صالح ابو عبد الملك ذیال بن ابوالعالی بن راشد عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المقدس میں فرمایا: ہم نے اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا جب وہ بغداد میں کرسی پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے 561ھ کے محرم میں اور ان سے سوال کیا گیا تھا اس شخص کی بزرگی کی نسبت جو آپ سے منسوب ہو جائے تو فرمایا: ہمارا ایک اٹھ اہزار 1000 کے بدلہ ہے اور چوزے کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی۔^③

① بہجة الاسرار صفحہ 193 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 193 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 194 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

مدرسہ کے آگے سے گزرنے والا عذاب قیامت سے محفوظ ہے

حضرت شیخ خلیل ابن شیخ ابوالعباس احمد بن علی صرمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے والد نے فرمایا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ:

(أَيْتَمَّا أَمْرِي مُسْلِمٌ عَبْرَ عَلِيٍّ مَذْرَسَتِي قَانَ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يُخَفِّفُ عَنْهُ)

”کوئی مسلمان اگر میرے مدرسہ کے دروازہ پر سے گزر جائے تو قیامت کا عذاب اس سے کم کیا جائے۔“

آپ کی خدمت میں ایک جوان آیا۔ آپ سے کہنے لگا کہ میرا والد فوت ہو گیا ہے۔ میں نے اس کو آج رات خواب میں دیکھا ہے اور بیان کیا کہ اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤ اور میرے لیے آپ سے دعا کراؤ۔

آپ نے اس سے فرمایا:

(أَعْبَرِ عَلَيَّ مَذْرَسَتِي؟) ”کیا وہ میرے مدرسہ پر سے گزرا تھا؟“

اس نے کہا نعم جی ہاں۔ جب آپ چپ کر گئے پھر اگلے دن اس کا فرزند آیا اور کہنے لگا کہ میں نے اس کو آج رات خوش و خرم دیکھا ہے اور اس پر سبز حلقہ ہے اس نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھ سے عذاب دفع کیا گیا ہے اور جو تو لباس دیکھ رہا ہے وہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے مجھے پہنایا گیا ہے۔ پس اے میرے فرزند اتم کو لازم ہے کہ ان کی ملازمت اختیار کر پھر شیخ نے فرمایا:

(إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُخَفِّفَ الْعَذَابَ عَمَّنْ عَبْرَ عَلَيَّ مَذْرَسَتِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ)

”میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس سے عذاب کی تخفیف کروں گا۔ جو مسلمان میرے مدرسہ سے گزرے گا۔“^①

جس نے آپ کا چہرہ دیکھا اس پر رحم ہوا

شیخ خلیل بن ابوالعباس احمد بن علی صرمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا گیا کہ اس نے ایک قبر میں سے میت کی آواز سنی ہے کہ جو چند دن پہلے مقبرہ ”باب ازج“ میں دفن کی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس نے میرا خرقہ پہنا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا: کہ زیادتی کرنے والا خسارہ کے زیادہ لائق ہے اور ایک گھڑی سر نیچے کیا، آپ کو بیت نے ڈھانک لیا اور آپ پر دعا فرمایاں ہوا پھر فرمایا: کہ فرشتوں نے مجھ سے کہا ہے کہ

(إِنَّهُ رَأَى وَجْهَكَ وَأَحْسَنُ بِكَ الظَّنَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ رَجَعَهُ بِذَلِكَ)

”اس نے آپ کا چہرہ دیکھا ہے اور آپ سے اس کو حسن عن تھا اللہ نے آپ کے سبب اس پر مہربانی کی ہے“ وہ کہتے ہیں کہ لوگ اس کی قبر کی طرف پھر کئی بار گئے مگر اس کے بعد کبھی آواز نہ سنی۔^①

آپ کا خلیفہ معزول نہیں ہوتا

حضرت ابوالحسن جوینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس شیخ علی بن الہیسی اور شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے۔ تب مجھ کو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر طویلہ میں میرا ایک ایسا نر جانور ہے جس کے برابر کوئی اور قوی نہیں اور ہر ایک زمین میں میرا ایک ایسا گھوڑا ہے کہ جس سے کوئی بڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک لشکر میں میرا ایک سلطان ہے جس کی کوئی مخالفت نہیں کر سکتا اور ہر منصب میں میرا ایک ایسا خلیفہ ہے جس کو معزول نہیں کیا جاتا۔^②

شیطان شمع بن گیا

شیخ ابو عبد الرحیم مسکن نصیبنی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا: شیخ ابو محمد عبدالجبار بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں، وہ فرماتے ہیں کہ میری ماں جب اند میرے مکان میں داخل ہوتی تو ان کے لیے ایک شمع ظاہر ہوتی اور وہ مکان میں روشنی پاتی ایک دفعہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ مکان میں گئے اور شمع کو دیکھا جب آپ کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ بچھ گئی۔

آپ نے فرمایا: یہ نور جو تو دیکھتی ہے یہ شیطان ہے جو تمہاری خدمت کرتا ہے لیکن میں نے اب اس کو تجھ سے پھیر دیا ہے۔ میں نے اس کے بدلے ایک رحمانی نور تم کو دے دیا ہے۔ ایسا ہی اس کے ساتھ میں کرتا ہوں جو کہ میری طرف منسوب ہوتا ہے یا میری اس پر عنایت ہوتی ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب کبھی والدہ اند میرے مکان میں داخل ہوتی تو اس میں ایسا نور ہوتا جو کہ چاند کی طرح ہوتا تھا۔ اس مکان کے تمام اطراف کو بھر لیتا۔^③

حضرت حسین بن حلاج رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں پھسل گیا

حضرت شیخ ابوالقاسم عمر بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کئی دفعہ سنا کہ میرے بھائی حسین حلاج کا پاؤں پھسل گیا لیکن ان کے زمانہ میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ ان کے ہاتھ کو پکڑتا اور اگر میں ان کے زمانہ میں ہوتا تو میں ان کا ہاتھ پکڑ لیتا اور میں اپنے اصحاب و مرید و دوستوں میں سے قیامت تک ہر اس شخص کا مشکفل ہوں جس کی سواری لڑکھرا جائے میں اس کا ہاتھ پکڑتا ہوں۔^④

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 194، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بیہجۃ الاسرار صفحہ 196، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

⑤ بیہجۃ الاسرار صفحہ 196، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

⑥ بیہجۃ الاسرار صفحہ 198، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

گم شدہ اونٹ مل گئے

عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں "ہمدان" میں ایک مرد سے ملا جو کہ "اہل دمشق" سے تھا جس کو "ظریف" فرماتے تھے۔ وہ کہتا ہے کہ میں بشر قرقی رحمۃ اللہ علیہ کو "نیشاپور" کے راستہ میں یا کہا کہ "خوارزم" کے راستہ میں ملا۔ اس کے ساتھ چودہ (14) اونٹ شکر کے تھے اس نے کہا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے کہ خوف ناک تھا۔ جس میں کہ بھائی بھائی کے ساتھ خوف کے مارے نہیں ٹھہر سکتا۔ جب ہم نے ابتدائی رات میں گھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو کہ لدے ہوئے تھے میں نے ان کو تلاش کیا تو نہ پایا۔ قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کو تلاش کرنے کے لیے قافلہ سے الگ ہو گیا۔ ساربان نے میری حمایت کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا اور جب صبح ہوئی تو میں نے شیخ یعنی شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ذکر کیا (آپ نے فرمایا تھا) اگر سختی میں پڑے تو مجھ کو پکارنا تو تیری مصیبت جاتی رہے گی۔

تب میں نے کہا کہ اے شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے۔ اے شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے پھر میں نے مطلع کی طرف جو دیکھا تو صبح ہو گئی تھی۔ جب روشنی ہو گئی تو میں نے ایک شخص کو ٹیلے پر دیکھا جس کے بڑے سفید کپڑے تھے وہ مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کرتا ہے کہ اوپر آؤ۔ جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا مگر وہ چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلہ سے جا ملے۔^①

حاجت روائی کے لئے نوافل کی تلقین

ابوالحالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں شیخ ابوالحسن نادبائی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اس حکایت کو میں نے ان سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالقاسم عمر بزار رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جو شخص مجھ کو مصیبت میں پکارے اس کی مصیبت دور ہوگی (یا میں دور کروں گا) اور جس تکلیف میں مجھے پکارے تو وہ تکلیف اس کی جاتی رہے گی (یا میں کھول دوں گا)۔

اور جو شخص کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف میرا توسل کرے تو اس کی حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو (2) رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ (11) مرتبہ پڑھے پھر سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور مجھ کو یاد کرے اور عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت مانگے تو خدا کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 196، 197 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 197 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان۔ چونکہ اس طریقہ سے نفل ادا کرنے کی تلقین آپ نے کی تھی۔ لہذا آپ کی نسبت سے یہ نوافل "صلوۃ غوثیہ" کے نام سے مشہور ہوئی۔ تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

آپ کا اخلاق مبارک

حضرت شیخ ابوالسمر مظفر منصور بن المبارک بن الفضل واسطی واعظ جراحہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میری آنکھوں نے شیخ محی الدین محمد القادر رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کسی کو عمدہ خلق والا۔ بڑے وسیع سینہ والا، کریم النفس، مہربان دل اور وعدے اور محبت کو پورا کرنے والا نہ دیکھا۔

آپ باوجود حالت قدر عالی مرتبہ وسیع علم ہونے کے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تعظیم کرتے تھے خود سلام پہلے کہتے، ضعیفوں کے ساتھ بیٹھتے، فقراء سے عاجزی کے ساتھ پیش آتے، کسی بڑے دنیا دار آدمی کے لئے کھڑے نہ ہوتے اور کسی وزیر و سلطان کے دروازہ پر کبھی نہ جاتے۔^①

گریہ مبارک فرمانا

شیخ ابوالسمر مظفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن آپ کے دولت خانہ پر تھا آپ بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے کہ محبت پر سے مٹی گری۔ آپ نے تین دفعہ اس کو ہماڑ دیا پھر چوتھی مرتبہ سراٹھایا تو ایک چوبیا کودیکھا جو وہاں پر پھر رہی ہے۔ تب آپ نے فرمایا: کہ تیرا سراڑ جائے پھر اس کا جسم ایک طرف اور سر ایک طرف گر پڑا۔

آپ نے لکھنا چھوڑ دیا اور رونے لگے میں نے کہا اے میرے سردار! آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: کہ میں ڈرتا ہوں کہ کسی مسلمان سے میرا دل رنجیدہ ہو تو اس کو بھی یہی پہنچے جو اس چوبیا کو پہنچا۔^②

چڑیانے آپ کے اوپر نجاست ڈالی تو؟

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ایک دن مدرسہ میں وضو کر رہے تھے تو ایک چڑیا نے آپ پر ”بول“ کیا پھر آپ نے اپنا سر مبارک اوپر کو اٹھایا وہ اڑتی جاتی تھی تب وہ مردہ ہو کر گر پڑی۔ جب آپ نے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 197 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 197 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

دھوکہ لیا تو بول کی جگہ کو دھوڑا لایا اور اس کو اتار کر مجھے دے دیا اور حکم دیا کہ اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کو صدقہ کر دے۔ فرمایا کہ چڑیا کا مرنا اس بول کے بدلہ میں ہے۔^①

آپ کا شعر پڑھنا

شیخ ابو عمر عثمان صریضی، ابو محمد عبدالحق حریمی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں فرمایا: ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ روتے اور فرماتے تھے کہ اے میرے رب! میں اپنی جان کو تیرے لئے کیسے ہدیہ کروں حالانکہ یہ ہاں قطعی سے یہ بات ثابت ہے کہ سب کچھ تیرا ہی ہے اور اکثر دفعہ یہ شعر پڑھتے تھے:

وَمَا يَنْفَعُ الْأَعْرَابَ إِنْ لَمْ يَكُنْ تَقِيٌّ
وَمَا ضَرَّ ذَا تَقْوَى لِسَانَ مُعْجَمٍ
”اگر تقویٰ نہ ہو تو صاف صحیح بولنا کچھ مفید نہیں اور زبان غیر فصیح متقی شخص کو ضرر نہیں۔“^②

تمام مال بوڑھے کو دے دیا

قاضی القضاۃ ابوصالح نصر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے میرے والد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے۔ میں اس میں چڑھنے اترنے میں آپ کی سواری کی باگ کھڑے ہوئے رہتا تھا اور جب ہم ”حلمہ“ میں پہنچتے تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو یہاں پر جو سب سے زیادہ فقیر گھر ہے؟ پھر ہم نے ”خرابہ“ میں ایک بالوں کا گھر پایا کہ جس میں ایک بوڑھا ایک بڑھیا اور ایک بچی تھی۔ تب میرے والد نے اس کے پاس اترنے کی اجازت مانگی اس نے آپ کو اجازت دی۔ آپ اور آپ کے ساتھی اس خرابہ میں اترے اس دن حلمہ کے مشائخ و رئیس و سردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے التجا کی کہ آپ ان کے مکان میں تشریف لے چلیں۔ آپ نے انکار کر دیا۔ شہر والے آپ کی خدمت میں بکریاں، گائیں، کھانا، سونا، چاندی، بیش قیمت کپڑے اور سواریاں سفر کے لئے لائے اور ہر طرف سے لوگ آپ کی خدمت میں دوڑ کر آئے اور شیخ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں ان گھروالوں کے لیے اپنی تمام ان چیزوں سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ سب نے آپ سے کہا کہ ہم بھی ایسا کریں گے پھر آپ نے اس تمام مال کو ان کے لیے حکم دے دیا اور اس شیخ اور بڑھیا کے حوالہ کر دیا۔ آپ رات رہے اور صبح کو وہاں سے چل دیئے۔

پھر میں حلمہ میں کئی سال کے بعد گیا اور دیکھا کہ وہ بوڑھا مرد سب سے بڑھ کر مال دار تھا۔ مجھے کہنے لگا کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے اور ان جانوروں نے بچے دیئے اور بڑھے۔ یہ سب انہیں میں سے ہیں۔^③

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 197، 198 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 198، 199 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان ③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 198، 199 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سب فقراء میں تقسیم کر دیا

شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ابتداء بغداد میں بیس (20) دن تک کوئی چیز کھانے کی نہ پائی اور نہ مجھے کوئی مباح چیز ملی۔ تب میں کسریٰ کے محل کے کھنڈر کی طرف گیا کہ کوئی مباح چیز مل جائے۔ میں نے وہاں پر ستر (70) اولیاء اللہ کو پایا۔ وہ سب کے سب یہی طلب کرتے تھے جو کہ میں طلب کرتا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ مروت کی بات نہیں کہ میں ان کا مزاجم بنوں پھر میں بغداد کو واپس آ گیا۔ مجھے ایک شخص ملا اور اس کو میں پہچانتا ہوں کہ یہ ہمارے اہل میں سے ہے اس نے مجھے کچھ مال دیا اور کہا کہ یہ مجھ کو تمہاری والدہ نے دے کر تمہارے لیے بھیجا ہے۔

اس میں سے میں نے کچھ تو اپنے لیے رکھا اور باقی لے کر جلدی ایوان کسریٰ کے ”خرابہ“ کی طرف گیا اور وہ تمام ریزہ (مال) ان ستر (70) اولیاء اللہ پر تقسیم کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ میری ماں نے بھیجا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ آپ لوگوں کے سوا اپنے آپ کو خاص نہ کروں۔ پھر میں بغداد کی طرف لوٹا اور جو ریزے میرے پاس تھے اس سے کھانا خریدا اور فقراء کو میں نے آواز دی تو ہم سب نے کھایا۔ رات کو میرے پاس اس ریزہ میں سے کچھ باقی نہ رہا۔^①

آپ کے پاس آنے والے تحائف کا استعمال

حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن حسین بن ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب کوئی سونالا یا کرتا تو آپ اس کو فرماتے کہ اس کو مصلیٰ کے نیچے رکھ دے اور آپ اس کو ہاتھ نہ لگاتے۔ جب آپ کا خادم آتا تو اس کو آپ فرماتے کہ مصلیٰ کے نیچے جو کچھ ہے لے لے اور نہ بائی^② کو دے دے۔

آپ کا غلام مظفر شیخ کے دروازہ کے پاس آ کر کھڑا ہوتا اور ایک طباق ہوتا جس میں روٹیاں ہوتیں اور جب آپ کے پاس خلیفہ کی طرف سے خلعت آتی (کچھ نقدی) تو آپ فرماتے کہ یہ ”ابو الفتح حواسبہ“ کو دے دو اس سے آپ آٹا قرض لیا کرتے تھے اور فقہاء و مہمانوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔

آپ کے گیسوں بذریعہ حلال کے ہوتے تھے جو کہ ہر سال آپ کے بازار کے بعض دوست اس کو کھیت میں بویا کرتے تھے اور بعض دوست اس کو پیسا کرتے تھے۔ ہر دن آپ کے لیے چار یا پانچ روٹیاں پکائی جاتی تھیں اور شیخ کی خدمت میں عصر کے وقت لائی جاتیں شیخ حاضرین پر ان میں سے کھڑا کھڑا تقسیم کر دیا کرتے اور باقی اپنے لیے رکھتے۔

جب آپ کے پاس کوئی تحفہ آتا تو تمام حاضرین پر اس کو تقسیم کر دیتے۔ ہدیہ کو قبول کر لیا کرتے اور اس کا عوض دیا کرتے۔ نذروں کو قبول کر لیا کرتے اور ان میں سے کھالیا کرتے۔^③

① بہجة الاسرار صفحہ 198, 199 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② یعنی شیخ ابوالحسن بن سلیمان المشہور رنابائی رحمۃ اللہ علیہ کو (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

③ بہجة الاسرار صفحہ 198, 199 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سب کو دے دو

حضرت سید ابو عبد اللہ محمد بن مختار حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میرے والد نے فرمایا: میں سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جامع مسجد میں جمعہ کے دن آیا۔ آپ کے پاس ایک سوداگر آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس مال ہے میں چاہتا ہوں کہ فقراء و مساکین کو تقسیم کر دوں اور یہ زکوٰۃ کا مال نہیں میں نے اس کا کسی کو مستحق نہیں پایا آپ مجھے حکم دیں کہ میں کس کو دوں؟ شیخ نے فرمایا کہ اس کو مستحق اور غیر مستحق سب کو دے دے۔

وہ کہتے ہیں کہ آپ نے ایک فقیر شکستہ دل کو دیکھا تو فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا آج میں نہر کے کنارہ پر گیا اور طالع سے میں نے سوال کیا کہ مجھ کو دوسری طرف لے جائیں اس نے انکار کیا۔ میرا دل بوجہ فقر کے شکستہ ہو گیا۔ ابھی فقیر کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ ایک شخص داخل ہوا۔ جس کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں تیس (30) دینار تھے اور وہ شیخ کے نذر کر دیئے۔ شیخ نے فقیر سے کہا کہ یہ تھیلی لے جا اور اس کو جا کر طالع کو دے دے اور اس سے کہہ دو کہ فقیر کو کبھی رتنہ کیا کر اور شیخ نے اپنا بیس اتار کر فقیر کو دے دیا پھر اس سے بیس (20) دینار میں خرید لیا۔^①

مجلس میں لوگ مر گئے

حضرت شیخ ابو محمد عبداللطیف بن احمد قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہمارے شیخ، شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ایک دن وعظ فرماتے تھے لوگوں پرستی داخل ہو گئی۔ تب آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یہ اشعار پڑھے:

لَا تُسْقِنِي وَحْدِي فَمَا عَوَدَتْنِي
لَنْتِي أَشْخُ بِهَا عَلَى جَلَّاسِي

”مجھ کو اکیلے نہ پلا کیونکہ مجھے تو نے اس بات کا عادی نہیں بنایا کہ میں اس سے حضار مجلس پر بجل کروں۔“

أَنْتَ الْكَرِيمُ وَهَلْ يَلِيْقُ تَكْرِمًا
أَنْ يُعْبَرَ التَّدْمَاءُ دُورُ الْكَاسِي

”تو کریم ہے اور کیا سخاوت کو یہ بات لائق ہے کہ ہم دشمن بچالہ کے دور کی طرح گذر جائیں۔“

وہ کہتے ہیں کہ پھر لوگوں میں سخت اضطراب ہوا اور بڑی بات ان میں داخل ہوئی۔ مجلس میں ایک شخص یا دو شخص مر گئے۔ تمہی راوی کا یہ شک ہے۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 199,200 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 200 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں آپ کا اخلاق

شیخ ابوالقاسم عمر بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس وقت میں کہ ہم شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے گویا کہ وہ خواب ہوتا تھا۔ اور جب ہم جاگے تو ان کو ہم نے گم کر دیا۔

آپ کے اخلاق پسندیدہ تھے۔ آپ کے اوصاف پاکیزہ تھے۔ آپ کی ذات بری باتوں کی انکاری تھی۔ آپ کا ہاتھ نئی تھا آپ ہر رات دسترخوان کے بچھانے کا حکم دیتے مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتے، ضعیفوں کے ساتھ بیٹھا کرتے۔ بیماروں کی میاوت کرتے۔ طلب علم پر صبر کرتے ان کا ہم نشین یہ کبھی نہ خیال کرتا کہ کوئی شخص اس سے زیادہ آپ کے نزدیک مکرم ہے۔ اور آپ کے وہ اسحاب جو کہ غائب ہوتے ان کی خبر گیری کرتے ان کے حال دریافت کرتے ان کی دوستی کی حفاظت کرتے ان کی برائیوں کو معاف کرتے اور جو قسم کھائے اس کی تصدیق کرتے اور اپنا علم اس کے بارے میں غفلت رکھتے میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو حیا دار نہیں پایا۔^①

ان سے بڑھ کر پاک باز نہ دیکھا

شیخ ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے کہا آپ ظاہری خوبی والے ہمیشہ کشادہ رو۔ بڑے خوبصورت فراخ درگاہ، آسان گرفت والے، کریم الاخلاق۔ خوشبودار پسینہ والے۔ مہربان شفیق تھے ہم نشین کی عزت کرتے تھے اور جب اس کو مغموم دیکھتے تو اس کو خوش کر دیتے۔ اس کے غم کو دور کر دیتے۔ میں نے کسی کو ان سے بڑھ کر پاک زبان اور پاک لفظ نہیں دیکھا۔^(۱)

مفتی عراق کی نظر میں

حضرت ابوالحسن علی بن ازد مر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے شیخ امام، مفتی عراق محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن احمد بغدادی تو حیدی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے کلام کو 636ھ میں ان کے خط سے لکھا تھا وہ کہتے ہیں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بہت گریہ وزاری کرنے والے، صاحب خوف و خشیت و ہیبت و مقبول الدعاء، کریم الاخلاق، خوشبو دار پسینہ والے، لوگوں میں سے جنس سے زیادہ دور رہنے والے، حق کی طرف لوگوں سے زیادہ قریب ہونے والے، جب اللہ تعالیٰ کے محارم کی ہتک کی جائے تو سخت گرفت فرمانے والے۔ اپنے نفس کے لیے غصہ نہ کرتے تھے۔ اپنے رب کے بغیر انتقام نہ لینے والے تھے۔ سائل کو رد نہ کرتے تھے۔

① بھجۃ الاسرار صفحہ 200 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان بھجۃ الاسرار میں اس جگہ ان شیخ عمر مختار کے وہ اشعار نقل کیے گئے ہیں جن کو وہ شیخ کے ذکر کے وقت پڑھا کرتے تھے (اہل ذوق حضرات وہاں مطالعہ کریں۔ (ابو حفصہ محمد اجمل عطاری)

③ بهجة الاسرار صفحہ 200 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اگر چہ آپ کے دو پکڑوں میں سے ایک مانگ لے۔

توفیق آپ کی طلب تھی۔ تائید آپ کی مدد کرتی تھی۔ علم آپ کو تہذیب دینے والا تھا۔ قرب آپ کو ادب سکھانے والا تھا۔
حضور آپ کا خزانہ تھی۔ معرفت آپ کی پناہ تھی۔ خطاب آپ کا شیر تھا۔ گوشہ چشم آپ کا سفیر تھا۔ الس آپ کا ہم نشین۔ فراخی
دل آپ کا نسیم۔ صدق آپ کا جھنڈا تھا۔ فتح آپ کی دولت علم آپ کی مناعت تھی، ذکر آپ کا وزیر، فکر آپ کا ہم کلام، مکاشفہ آپ
کی غذا۔ مشاہدہ آپ کی شفا۔ آداب شریعت آپ کا ظاہر و صاف حقیقت آپ کا باطن تھا۔^①



آپ کا ادب

آپ کے اساتذہ و تلامذہ کا بیان

جن اساتذہ سے قرآن و فقہ کا علم سیکھا

آپ قرآن عظیم میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ اس کو پختہ کر لیا۔ اپنی عقل سے اس کے باطن و ظاہر کو جان لیا اور ان علماء سے فقہ پڑھی۔

ابو الوفا علی بن عقیل ① ابو الخطاب محفوظ بن احمد کلودانی ② ابوالحسن محمد بن قاضی بن یحییٰ بن حسین بن محمد فراء ③ ابوسعید مبارک بن علی مخرومی ④ ان سے ہر طرح کا علم مذہبی و غلامی فروغی، اصول حاصل کیا۔

اور علم حدیث کن سے سیکھا؟

حدیث کو محدثین کی ایک جماعت سے سنا۔ ان میں سے ⑤ ابوعالب محمد بن حسن بن احمد بن حسن باقلانی، ⑥ ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن حیش، ⑦ ابوالخاتم محمد بن علی بن میمون الرسی، ⑧ ابوبکر احمد بن المنظر بن سوس تمار ⑨، ⑩ ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین قاری سراج، ⑪ ابوالقاسم علی بن احمد بن بیان کرخی ⑫ ابوعثمان اسماعیل بن محمد بن احمد بن جعفر بن ملتہ اسمہانی، ⑬ ابو طالب عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف اور ان کے چچا کے فرزند ابوطاہر عبدالرحمن بن احمد بن عبدالقادر بن محمد یوسف ⑭ ابوالبرکات ہمتہ اللہ بن مبارک بن موسیٰ سقطی ⑮ ابوالعزیز محمد بن مختار ہاشمی ⑯ ابوالعزیز محمد ⑰ ابوعالب احمد ابوعبداللہ یحییٰ فرزند ان امام ابوعلی حسن بن بنا ⑱ ابوالحسن مبارک بن عبدالجبار بن احمد بن ابوالقاسم میر فی المعروف الطبری ⑲ ابومنصور عبدالرحمن بن ابوعالب محمد بن عبدالواحد بن حسن قزاز ⑳ ابوالبرکات طلحہ بن احمد عاتولی ㉑ وغیرہم۔

جن سے ادب سیکھا

آپ نے ادب ① ابوزکریا یحییٰ بن علی تہریزی ② سے پڑھا اور شیخ عارف پیشوائے محققین ابوالخیر حماد بن مسلم (دہاس) ③ کی

محبت میں رہے ان سے علم طریقت لیا اور ان سے تربیت پائی اور خرقہ شریفہ قاضی ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے پہنا۔ ⑤

آپ کی مشائخ سے ملاقات ﴿﴾

آپ زمانہ کے زاہدوں کے سرداروں عارفین مجسم و عراق کے بڑے بزرگوں کی ایک جماعت سے ملے کہ جن کے سبب شرافت و سرداری و عزت و فخر سے کرم تائید یافتہ ہوئے۔ پس وہ شریعت کے حامی و دوا ہیں۔ شریعت کے مددگار و معاون ہیں۔ اسلام کے جھنڈے دارکان ہیں۔ حق کی نکواریں اور نیزے ہیں۔ پھر ہوشیاری سے ان سے علوم شریعہ کے لینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ان سے دینی فنون لینے میں دوام اختیار کیا۔ یہاں تک کہ اپنے اہل زمان سے بڑھ گئے اور اپنے ہم جنسوں میں خاص امتیاز حاصل کیا۔ پھر اللہ ﷻ نے ان کو لوگوں کے لیے ظاہر کیا خاص و عام میں ان کو بڑی قبولیت دی۔ علماء کے نزدیک ان کی بڑی محبت تھی۔ اللہ ﷻ نے ان کے دل سے زبان پر حکم ظاہر کر دیا اور اس کی قدرت کی علامات اللہ ﷻ سے ظاہر ہو گئیں ان کی ولایت کے نشانات ان کی تخصیص کے گواہ۔ ان کا مجاہدہ میں قدم راسخ خواہشات نفسانیہ سے تنہائی۔ تمام مخلوق سے قطع تعلق۔ مولیٰ کی طلب میں مہربانی و غیبتوں و بلا میں صبر جمیل۔ ہر اشتعال کا پر چھوڑ دینا تھا۔ ⑥

آپ نے مدرسہ بنایا ﴿﴾

پھر آپ استاذ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کی طرف منسوب ہوئے۔ اس کے گردا گرد مکانات اس کے محل بڑھادیے۔ دولت مندوں نے اس کی عمارت بنانے میں اپنے مال خرچ کئے۔ فقراء نے اس میں اپنے لیے کام کیا تب وہ مدرسہ جو آپ کی طرف اب منسوب ہے مکمل ہو گیا۔ اس سے 528ھ میں فراغت ہو گئی۔ وہاں پر درس و فتویٰ کے لیے بیٹھتے گئے۔ وقف کے لیے وہاں بیٹھنے زیارت و نذرانوں کے لیے ان کا قصد کیا جاتا۔ وہاں پر آپ کے پاس علماء و فقہاء و صلحاء کی ایک بڑی جماعت جمع ہو گئی جو کما آپ کے کلام و صحبت سے نفع حاصل کرتی تھی۔ تمام اطراف سے آپ کی طرف طلباء قصد کرتے اور آپ سے سیکھتے اور سنتے عراق کے مریدوں کی تربیت آپ تک ختم ہوئی۔ حقائق کی سچیاں آپ کو دی گئیں عارفین اور معارف کی باکیں آپ کے سپرد کی گئیں۔

پھر آپ حکم و علم کے لحاظ سے قطب ہو گئے۔ غور کرنے اور فتویٰ دینے کے لیے آپ نقص و قطع کے طور پر کھڑے ہو گئے۔ علم پر فرع اور اصل کے لحاظ سے برہان قائم کئے حکم کو نقل و عقل کے طور پر بیان کیا۔ قول و فعل میں حق کی تائید کی۔ مفید کتابیں تصنیف کیں اور یکتا فوائد لکھے۔ ان کے ذکر سے رفیقوں نے باتیں کیں۔ زمانہ میں آپ کی خبریں پھیل گئیں۔ آپ کی طرف لوگوں کی گردنیں جھکیں۔ آپ کی خوبصورتیوں کے باغوں میں آنکھیں پاک ہو گئیں۔ آپ کے عجیب اوصاف میں زبانیں بولنے لگیں۔ ⑦

① بہجۃ الاسرار صفحہ 203 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 203 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 203، 204 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کو کن لقبوں سے پکارا جاتا ہے

بعض لوگ آپ کی تعریف کرتے تھے کہ آپ دو بیان اور دو زبانوں والے ہیں اور بعض یہ تعریف کرتے تھے۔

(بِكْرِيمِ الْجَدِّينَ وَالطَّرَفَيْنِ)

”آپ کے دونوں جد اور دونوں طرف کریم ہیں۔“

بعض آپ کو یہ لقب دیتے تھے۔

(صَاحِبُ الْبُرْهَانَيْنِ وَالسُّلْطَانَيْنِ)

”آپ دو برہانوں اور دو سلطانوں کے صاحب ہیں“

اور بعض آپ کو یوں پکارتے تھے کہ آپ ”امام الفریقین و امام الطریقین“ ہیں۔ بعض نے آپ کا یہ نام رکھا ہے کہ آپ ”الْكَسْرَاجَيْنِ وَالْمُنْهَاجَيْنِ“ دو چراغ اور دو منہاج والے ہیں۔ پس زمانہ کے راستہ آپ سے روشن ہو گئے اور دین کے طریقے آپ سے بزرگ ہوئے، علم کے مراتب آپ ہی سے بلند ہوئے اور شرع کے لشکر آپ سے ہی منصور ہوئے۔ اسی لیے علماء کی ایک بڑی جماعت آپ کی طرف منسوب ہوئی۔ بڑے بڑے فقہا آپ کے شاگرد ہو گئے۔^①

آپ کے تلامذہ

پس جو علماء کہ آپ کی طرف منسوب ہوئے۔ آپ سے شرعی علوم حاصل کئے اور سنت نبویہ آپ سے سنی۔

آپ کے شاگرد کا بیان

شاگردوں میں سے ایک ابوعلی حسن بن عبد اللہ بن رافع انصاری دمیاطی ^② ہیں جو کہ مشہور قصار ^③ ہیں مفتی مکر سید المدرسین

① بہجۃ الاسرار صفحہ 203، 204 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② آپ کے تلامذہ کی ایک بہت بڑی تعداد ہے اس میں بڑے عظیم و شان اور بلند اقبال مرتبے والے حضرات شامل ہیں صاحب بہجۃ الاسرار نے اس باب میں ان کا ذکر کیا ہے ہم یہاں ان کے القابات ذکر کر رہے ہیں تاکہ قارئین جان لیں کہ تلامذہ کچھ کا اپنا مقام و مرتبہ کیا تھا چنانچہ آپ کے فیض یافتگان میں کہ جنہوں نے آپ سے قرأت، تفسیر، حدیث اور نقد وغیرہ کا علم پڑھا وہ اپنے اپنے زمانے میں ان لقبوں سے مشہور ہوئے زینت القراء والصلحاء والعقلاء والعلماء والاولیاء والمخطباء والنقباء اور زینت المتکلمین، سید المدرسین، والمحدثین والصرفین والاصولین واللفوین اور سید العلماء والاولیاء والفقہاء والخاۃ جمال القراء، جمال الاسلام والفقہاء والزہاد والعلماء والمدتین۔ شیخ الفقہاء والزہاد اور شیخ العربیدین والمسندین۔ اسی طرح فخر العلماء والفقہاء اور عمدۃ القراء والفقہاء والحفاظ تیز سراج العلماء، جلال العلماء والصلحاء، جبکہ لسان المتکلمین والمتقین، سلطان العارفین فخر المدرسین والمحدثین، تاج القراء اور شرف الاسلام وغیرہ القابات سے اپنے زمانہ میں جانے اور پہچانے گئے ہیں۔

③ قصار دھوبی کو کہتے ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد بن جمل عطاری)

والا دلیا ہیں۔

آپ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب تھے اور لوگوں کو ان کی طرف منسوب ہونے کے لیے بلا تے تھے فرماتے تھے کہ:

(الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِنَّهُ كُنَّا مِنَ الشَّيْخِ مُحْيِي الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ).
”اللہ کی تعریف ایمان و اسلام پر ہے اور کتاب و سنت پر ہے اور اس پر کہ ہم شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے دوستوں میں سے ہیں۔“^①

شیخ ابوالبقاء عبداللہ بن حسین

① شیخ امام یکتا ابوالبقاء عبداللہ بن حسین بن عبداللہ عکبری بصری فریر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ فقہاء، نحوویں، فرائضیوں، لغویوں، اصولیوں کے سردار ہیں۔ وہ مختلف علوم کے امام تھے۔ مفید تصانیف کے مصنف ہیں۔

شیخ ابوالبقاء عکبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں ایک دن شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا پہلے میں کبھی حاضر نہ ہوا تھا اور نہ آپ کا کلام کبھی سنا تھا میں نے دل میں کہا کہ میں اس مجلس میں حاضر ہو کر اس عجیبی کے کلام کو سنوں۔ میں مدرسہ میں داخل ہوا اور دیکھا کہ آپ کلام کر رہے ہیں تب آپ نے اپنا کلام قطع کیا اور کہا کہ

(أَعْمَى الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ مَا تَصْنَعُ بِكَلَامِ هَذَا الْعَجَبِيِّ)

”اے آنکھوں اور دل کے اندھے! تو اس عجیبی کے کلام کو کیا سننے کا؟“

پھر میں نہ رہ سکا۔ یہاں تک کہ آپ کی کرسی تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنا سر کھولا اور ان سے عرض کیا کہ مجھے آپ خرقہ پہنائیں تب آپ نے مجھے خرقہ پہنایا اور فرمایا: کہ

(يَا عَبْدَ اللَّهِ لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَطَّلَعَنِي عَلَى عَاقِبَةِ أَمْرِكَ لَهَلَكَ)

”اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے انجام کی خبر نہ دی ہوتی تو تم ہلاک ہی ہو گئے ہوتے۔“^②

شرف الاسلام

ایک شیخ شرف الدین ابو محمد ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہے ”شرف الاسلام جمال العلماء سرج العراق والمصر“ ہیں۔ دوزبانوں اور دو بیانون والے متکلمین کی زبان ہیں۔ اپنے والد کی خدمت میں فقہ پڑھی اور انہی سے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 206 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 211 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

حدیث سنی اور ابوالحسن محمد بن صری، ابوالوقت عبدالاول فخری وغیرہم سے بھی سنی۔ درس دیا۔ حدیث بیان کی۔ وعظ کیا فتویٰ دیا۔ ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ”جواهر الاسرار و لطائف الانوار“ ہے جو کہ علوم صوفیہ میں ہے اس کے مضمون نہایت فصاحت و ضاحت سے بیان کئے ہیں اور اس میں حقائق کے پردے خوب کھول دیئے ہیں۔^①

مصر میں وہ آئے۔ اس میں حدیث سنائی اور وعظ کیا۔ وہاں کے رہنے والوں نے ان سے خرچ کی۔

وہ لوگوں میں نہایت عمدہ اخلاق اور زیادہ سالم اور وسیع بازو، کثرت العلم وافر العقل دائم فکر بڑے خاموش، صحیح زہد و علم پر متوجہ ہونے والے تھے۔ اہل علم کی عزت کرتے تھے۔ اپنی روایات میں جانچ پڑتال کرتے تھے۔ اپنے افعال و اقوال میں عادل تھے۔ ان سے بیان کیا گیا ہے کہ تیس سال تک انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اپنے رب ﷻ سے حیا کی وجہ سے نہیں اٹھایا۔

وہ بغداد میں 6 شوال 603 ھ میں فوت ہوئے اور اگلے دن ”باب حرب“ میں دفن ہوئے ان کی ولادت ماہ ذیقعد 528 ھ میں ہوئی تھی۔

وہ فاضل ادیب متقی پاک دامن تھے، عقیدہ میں فقہ حاصل کی بقیۃ السلف تھے دمشق کو وطن بنایا اور اسی میں یکم جمادی الآخرہ کی شب 618 ھ میں فوت ہوئے وہ ثقہ صالح فقیہ فاضل بڑے عقل مند و علم دوست ضروریات پر متوجہ ہونے والے خوش خلقی اور زور نویسی میں مشہور تھے۔

خود پڑھتے تھے اور اپنے محط سے لکھتے تھے اور دادا کے مدرسہ وغیرہ میں درس دیا کرتے تھے۔ حدیث بیان کرتے تھے، فتوے دیتے تھے چند ریاستوں کے مالک بنے ان سے اہل بغداد کی ایک جماعت نے خرچ کی ہے عمدہ روش، کثیر العلم، کثیر الحکم، پسندیدہ اخلاق اہل علم و خیر کی تعظیم کرنے والے تھے اپنے قول و فعل میں ثقہ تھے۔

درس دیا اور حدیث بیان کی املا کیا اور وعظ کیا، فتویٰ دیا، مدینۃ الاسلام میں قاضی القضاۃ کے عہدے پر مقرر ہوئے۔ اہل بغداد کے بہت لوگ علم شریعت و حقیقت میں آپ سے خرچ کرنے لگے۔ وہ فقیہ عالم، فاضل، عارف، زاہد، کثیر الفضل، کامل عقل، وسیع سینہ والے، حسن الاخلاق والے، ضروریات پر متوجہ ہونے والے، علم دوست، اہل علم کی عزت کرنے والے، متواضع، سچے ثقہ اپنی روایت میں متلاشی تھے۔ آپ کی بزرگی کی شہرت اس سے مستغنی ہے کہ لمبی چوڑی تعریف کی جائے۔^②

شیخ رحمہ اللہ نے ایک آیت کے چالیس معنی بیان کئے

حضرت محی الدین ابو محمد یوسف بن امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن الجوزی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ کو حافظ ابوالعباس احمد بن بغدادی بند لکھی رحمہ اللہ نے کہا کہ میں اور تیرا والد ایک دن شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ قاری نے ایک آیت پڑھی اور شیخ نے اس کی تفسیر میں ایک معنی بیان کیا۔ میں نے تمہارے والد رحمہ اللہ سے کہا کہ تم اس معنی کو جانتے ہو؟ اس نے کہا

① اگر کسی کے پاس مذکورہ کتاب ہو تو ادارہ کو ضرور مطلع کریں۔ (ابو حظلہ محمد جمل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 215، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان،

پھر آپ نے ایک اور معنی بیان فرمایا: پھر میں نے ان سے کہا کہ تم یہ معنی جانتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں! پھر شیخ نے گیارہ معنی بیان کئے اور میں تمہارے والد سے کہتا تھا کہ کیا یہ معنی جانتے ہو؟ تو وہ بھی فرماتے تھے کہ ہاں! پھر شیخ نے ایک اور معنی بیان کئے پھر میں نے تمہارے والد سے پوچھا کہ کیا یہ معنی جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے پورے چالیس معنی بیان کئے اور تمہارے والد فرماتے تھے کہ میں یہ معنی نہیں جانتا۔ شیخ کی وسعت علم سے اس کا تعجب بڑھ گیا۔

پھر آپ نے فرمایا: کہ ہم قال کو چھوڑتے ہیں اور حال^① کی طرف رجوع کرتے ہیں اور کہا:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“

تب لوگ سخت بیقرار ہوئے اور تمہارے والد نے تو اپنے کپڑے پھاڑ لیے۔^②

آپ تیرہ علوم میں کلام کیا کرتے تھے

حضرت سید ابو عبد اللہ محمد بن خضر حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ تیرہ علوم میں کلام کیا کرتے تھے اور اپنے مدرسہ میں تفسیر، حدیث، مذہب و احکام کا درس دیا کرتے تھے۔ صبح اور شام کے وقت آپ سے لوگ تفسیر، حدیث مذہب، اخلاقیات، اصول، نحو پڑھا کرتے تھے اور ظہر کے بعد آپ ساتوں قراءت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے۔^③

آپ فوراً فتویٰ دیتے تھے

حضرت ابوالقاسم عمر بزار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بلاد عراق وغیرہ سے فتاویٰ آیا کرتے تھے۔ ہم نے کبھی یہ نہ دیکھا تھا کہ آپ کے پاس رات کو فتویٰ رہتا کہ آپ مطالعہ کریں یا کچھ سوچیں بلکہ پڑھنے کے بعد اس کا جواب لکھ دیتے تھے اور آپ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ و امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے موافق فتویٰ دیا کرتے تھے آپ کے فتاویٰ علماء عراق کے سامنے پیش کئے جاتے تھے تو ان کو آپ کے ٹھیک جواب دینے سے اتنا تعجب نہ ہوتا تھا جس قدر کہ اس سے تعجب ہوتا کہ بہت جلد جواب لکھ دیتے ہیں۔

اور جو شخص آپ کی خدمت میں کوئی فن حاصل کرتا تھا تو اس کی طرف اس کے بڑے بڑے ہم زمانہ محتاج ہوتے تھے۔^④

① قال اور حال بھی صورت نام کی اصطلاحیں ہیں تفصیل دیکھئے رسالہ تفسیری صفحہ 224، 225 مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت۔ (ابو حلالہ محمد ابن جمل عطاری)

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 224، 225 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 225 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بیہجۃ الاسرار صفحہ 225 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

علم فتاویٰ آپ کو دیا گیا

ابو الحسن بن قتیبہ جلیل ابو عمران موسیٰ بن احمد خالیدی رحمہ اللہ نے کہا کہ میرے شیخ امام ابو الفرج عبدالرحمن بن امام ابو یعلیٰ نجم الدین بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ

(الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَادِرٍ مِمَّنْ سَلَّمَ إِلَيْهِ عِلْمُ الْفَتَاوَى بِالْعِرَاقِ فِي وَقْتِهِ)

”شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کی طرف عراق میں علم فتاویٰ ان کے وقت میں سپرد کر دیا گیا تھا۔“^①

تمام طالب علم ادھر ہی آتے ہیں

امام موفق الدین بن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہم بغداد میں 561ھ میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ امام محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ ان میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم، عمل، حال اور فتویٰ نویسی کی ریاست دی گئی ہے اور طالب علم اور جگہ کا قصد اس لیے نہیں کرتا تھا کہ آپ میں تمام علوم جمع ہیں اور آپ ان تمام طلباء کے پڑھانے میں جو آپ سے علم حاصل کرتے تھے مبر فرماتے تھے۔ آپ فراخ سینہ، سیر چشم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں اوصاف جلیلہ اور احوال عزیزہ جمع کر دیئے تھے اور میں نے آپ کے بعد کسی اور کو ایسا نہیں دیکھا اور تمام شکار گورخر کے پیٹ میں ہوتے ہیں۔^②

مشکل فتویٰ کا جواب دے دیا

شیخ عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے مجھ سے ایک فتویٰ بغداد میں آیا اور وہ پہلے علما عراقین یعنی عراق عجم و عراق عرب پر پیش کیا گیا تھا لیکن جواب شافی نہ ملا تھا۔ مسئلہ کی صورت یہ تھی کہ علماء سادات اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے تین طلاق پر ایسی قسم کھائی کہ وہ بالضرور ایسی عبادت کرے گا کہ اس وقت تمام دنیا کے لوگوں سے وہ تنہا عبادت کرے۔ اب وہ ایسی کون سی عبادت کرے وہ کہتے ہیں کہ یہ فتویٰ میرے والد کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فوراً یہ لکھ دیا کہ یہ شخص مکہ معظمہ جائے اور مطاف اس کے لیے خالی کیا جائے اور وہ اکیلا سات طواف ادا کرے اور قسم کو پوری کرے۔ تب وہ شخص بغداد میں ایک رات بھی نہ ٹھہرا۔^③

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ارشاد

حضرت ابو الحسن علی بن ابیہتی رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ اور شیخ بقا بن بطلو رحمہ اللہ کے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 225 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 226 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 228 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ساتھ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے روضہ کی زیارت کی میں نے دیکھا کہ امام موصوف قبر سے اٹھے اور شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کو اپنے سینہ سے لگا دیا اور ان کو خلع پہنائی اور فرمایا کہ: (يَا شَيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ قَدْ افْتَقَرَ إِلَيْكَ فِي عِلْمِ الشَّرِيعَةِ وَعِلْمِ الْحَقِيقَةِ وَحِلْيَةِ الْمَحَالِ) "اے شیخ عبدالقادر ہیک میں تمہارے علم شریعت و علم حقیقت و علم حال اور فعل حال میں محتاج ہوں۔"

حضرت سید ابو عبد اللہ محمد بن شیخ ابو العباس خضر بن محمد حسنی موصلی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں بغداد میں سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کے مدرسہ میں 591ھ میں دیکھا کہ ایک بڑا وسیع مکان ہے اور اس میں خشکی اور تری کے مشائخ موجود ہیں اور شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ ان کے صدر ہیں۔ بعض مشائخ تو وہ ہیں کہ جن کے سر پر صرف ایک عمامہ ہے۔ بعض وہ ہیں کہ جن کے عمامہ پر ایک طرہ ہے۔ بعض کے دو طرہ ہیں لیکن شیخ محی الدین رحمہ اللہ کے عمامہ پر تین طرہ ہیں۔ میں ان تین طروں کے بارے میں شکرتھا۔ جب میں اس حال میں جاگا تو آپ میرے سر پر کھڑے تھے۔ مجھے فرمانے لگے کہ خضر ایک طرہ علم شریعت کی شرافت کا دوسرا علم حقیقت کی شرافت کا تیسرا شرف کا طرہ ہے۔^①



علم حقائق میں آپ کے کلام کے بیان میں ①

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ:

(مَارَلْتُ عَيْنَايَ أَفْقَةً فِي عُلُومِ الْحَقَائِقِ مِنْ سَيِّدِي الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ)
”میری آنکھوں نے سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ سے بڑھ کر علوم حقائق میں کسی کو زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔“ ②

آپ نے مشکل امر حل کر دیا ۝

حضرت بقیۃ السلف ابو عبداللہ محمد بن احمد بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھ سے شان اور عظمت والے احباب نے جو ہمارے اصحاب میں سے ہیں بیان کیا کہ وہ عجم سے بغداد کو آیا اور اس پر حال وارد ہوا جو اس پر غلبہ کر گیا اور اس کو مقہور کر دیا۔ جنگل کی طرف اس کو لے گیا۔ اس کا امر اس پر مشکل ہو گیا اور ایسے شخص کی طلب کا ارادہ کیا جو اس مشکل کو دور کر دے۔ تب ان سے بزبان غیب یہ بات کہی گئی کہ اس امر میں اس وقت ”شیخ عبدالقادر“ سے زیادہ فقیہ اور زیادہ عالم مشکلات و مشکفات کوئی نہیں ہے پھر وہ اپنے دل سے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر طلب کرنے لگا تو شیخ اسی وقت حاضر ہوئے اور اس کے حال کو درست کر دیا ان سے جو دور کرنا تھا وہ دور کر دیا۔ ③

میں نے اللہ ﷻ کو دیکھا ۝

اولیاء کی ایک جماعت سے ابوالقاسم بن مسعود بزار رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ فلاں شخص اور ان کا ایک مرید یہ کہتا ہے کہ وہ اللہ ﷻ کو سر کی آنکھوں سے دیکھتا ہے پھر اس کو بلایا اور اس سے اس کی بابت پوچھا تو اس نے کہا کہ ہاں! آپ نے اس کو جھڑکا اور اس بات کے کہنے سے منع کیا اور اس سے اس امر کا عہد لیا کہ پھر کبھی یہ نہ کہتا آپ سے

① اس باب میں ہر بات عام قارئین کا ہر لمحہ سچ لیں ضروری نہیں البتہ اہل علم و عرفان اس میں کسی حد تک غور و خوض کر سکتے ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 227 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 227 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

پوچھا گیا کہ کیا وہ اس امر میں حق پر ہے یا باطل ہے؟

آپ نے فرمایا: کہ وہ سچا ہے مگر اس کو شبہ ہو گیا ہے اور یہ اس لیے کہ اس نے اپنی چشم دل سے نور جمال کو دیکھا ہے پھر اس کی باطنی آنکھ سے اس کی ظاہری آنکھ کی طرف ایک روزن ظاہر ہوا۔ تب اس کی آنکھ نے اس کی بصیرت سے دیکھا کہ اس کی شعاع اس کے نور شہود سے متصل ہے اور گمان کر لیا کہ اس کی آنکھ نے وہ دیکھا جس کو اس کی بصیرت نے دیکھا تھا حالانکہ اس کی آنکھ نے خدا اس کی بصیرت سے دیکھا تھا لیکن اس کو معلوم نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيْنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيْنِ﴾

”دو سمندروں کو چھوڑ دیا کہ وہ ملتے ہیں۔ ان کے درمیان ایک پردہ ہے۔ وہ ایک دوسرے پر غلبہ نہیں کرتے۔“^①

اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ سے اپنی مہربانوں کے ہاتھوں پر جلال و جمال کے انوار کو اپنے بندوں کے دلوں کی طرف بھیجتا ہے۔ پس ان سے وہ بات لیتا ہے جو کہ مصور صورتوں سے لیتا ہے اور کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اس کے پر سے اس کی بزرگی کی ایک چادر ہے جس کو پھاڑنے کی کوئی سبیل نہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت مشائخ و علماء کی اس موقع پر حاضر تھی۔ سوان کو اس کلام نے خوش کر دیا اور اس مرد کے حال کی عمدہ وضاحت سے حیران رہ گئے۔ بعض نے تو کھڑے ہو کر کپڑے پھاڑ دیے اور بعض جنگل کو برہنہ بھاگ گئے۔^②

شیطان سے مکالمہ

حضرت شیخ جلیل فیاء الدین ابو نصر موسیٰ بن شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ 616ھ میں وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں اپنے ایک سفر میں جنگل کی طرف نکلا اور چند روز وہاں ٹھہرا اور مجھے پانی نہیں ملا تھا۔ مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی پھر ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا اور مجھ پر اس میں سے ایک شے گری جو کہ بارش کے مشابہ تھی سو اس سے میں سیراب ہو گیا پھر میں نے ایک نور دیکھا۔ جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی اس سے مجھ کو آواز معلوم ہوئی کہ:

(يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اَنَارُكَ فَقَدْ حَلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ اَوْ قَالَ مَا حَرَّمْتُ عَلَى غَيْرِكَ)

”اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں یا یوں کہا کہ جو چیزیں اوروں پر حرام ہیں حلال کر دیں۔“

تب میں نے کہا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اے ملعون دور ہو پھر وہ اندھیرا ہو گیا اور وہ شکل دھواں کی بن گئی پھر اس نے مجھ سے کہا کہ:

① الرُّحْمَن: 18

② بھجۃ الاسرار صفحہ 227، 228 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(بَاعَبَدَ الْقَادِرِ نَجَوْتُ مِنْهُ بِعِلْمِكَ بِحُكْمِ رَبِّكَ وَفَقْهِكَ فِي أَحْوَالِ مُنَازَاتِكَ وَلَقَدْ أَخْلَلْتُ بِمِثْلِ هَذِهِ الْوَاقِعَةِ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ)

”اے عبدالقادر تم مجھ سے اپنے علم اپنے رب کے حکم اور اپنی فقہ کی وجہ سے جو تم کو اپنے مراحب کے حالات میں ہے نجات پا گئے اور میں نے ایسی باتوں سے ستر 70 الہی طریقت مشائخ کو گمراہ کر دیا۔“

میں نے کہا کہ۔

(الرَّبِّي الْفَضْلُ وَالْمِنَّةُ) ”میرے رب کا فضل و احسان ہے۔“

آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کیونکر جانا کہ وہ شیطان ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ اس کی اس بات سے کہ:

(قَدْ خَلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتُ)

”بیشک میں نے تیرے لیے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔“^①

ہمت کے بارے میں سوال

آپ سے ہمت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ جب دنیا سے اپنے نفس اور اپنے ارواح کو تعلق آخرت سے اور اپنے قلب کو موتی کے ہوتے ہوئے اپنے ارادے سے برہنہ کر دے اپنے سر کو موجودات کی طرف اشارہ کرنے کے اگرچہ ایک لمحہ بھریا ایک آنکھ جھپکنے کے برابر ہو۔ علیحدہ کر لے۔^②

حقیقت کے بارے میں سوال

آپ کو حقیقت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی ضد اس کے منافی نہ ہو اور اس کا منافی پایا نہ جائے بلکہ اس کی طرف اشارہ کرنے کے وقت اس کے اضداد باقی رہیں اور اس کے مقابلہ کے وقت اس کا منافی باطل ہو جائے۔^③

معنی ذکر کے بارے میں سوال

آپ سے ذکر کے اعلیٰ درجات کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ وہ یہ ہے کہ دلوں میں حق کے اشارہ سے اس کے اختیار کرنے کے وقت میں اس کی سابقہ عنایت سے ایک اثر پیدا ہو۔ پس یہ ذکر دائم ثابت ”جمنے والا“ ہے کہ جس میں نسیان جرح قدح نہیں کرتا۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 228 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان آج کل کے جاہل اور بے عمل بے خودیہ مقام حاصل کر بیٹھے ہیں اور کچھ کہتے پھرتے ہیں ہمیں نمازیں معاف ہیں ہم نے پڑھ لی ہیں یا یہ عام لوگوں کے لیے ہیں ہم جیسوں کے لیے نہیں وغیرہ وغیرہ کلمات زبان سے نکالتے ہیں اس قسم کے تمام اقوال، جو کہ شریعت سے متصادم ہوں غلط ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 232 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 232 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اس کو غفلت مکر نہیں کرتی اور باوجود اس وصف کے چپ رہتا۔ سانس لینا، قدم چلنا، پھرنا ذکر ہی ہوگا اور یہی بڑا ذکر ہے۔ جس کی طرف اللہ ﷻ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے اور بہت عمدہ ذکر وہ ہے کہ جس کو خطرات داروہ جو ملک جبار سے آتے ہوں جوش دلائیں پھر وہ اسرار کے محل میں چپ جائیں۔^①

شوق کے بارے میں سوال

آپ سے شوق کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ عمدہ شوق یہ ہے کہ مشاہدہ سے ہو۔ ملاقات سے سست نہ پڑ جائے۔ دیکھنے سے ساکن نہ ہو۔ قرب سے چلا نہ جائے۔ محبت سے زائل نہ ہو بلکہ جوں جوں ملاقات بڑھتی جائے شوق بھی بڑھتا جائے اور شوق صحیح نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی عقلوں سے علیحدہ نہ ہو جائے۔ وہ روح کی موافقت یا امت کی متابعت یا حظ نفس ہے۔ پس شوق اسباب سے مجرد ہوگا ”پھر وہ سبب کہ اس کے لیے یہ شوق واجب کر دیا ہے۔ اس کو معلوم نہ ہوگا وہ مشاہدہ نہیں کیا جاتا اور مشاہدہ کی طرف شوق مشاہدہ سے ہوتا ہے۔“^②

معنی توکل کے بارے میں سوال

آپ سے توکل کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ وہ دل کا خدا کی طرف مشغول ہونا اور غیر خدا سے الگ ہونا ہے پھر جس پر مجرد کرے اس کی وجہ سے اس کو بھول جائے اور اس کے سبب غیر سے مستغنی ہو جائے۔ اس سے توکل میں غنا کی حشمت اٹھ جائے پھر کل سرکا جھانکنا معرفت کی آنکھ کے ملاحظہ سے مقدورات کے فیض کے خیر امر کی طرف ہے اور دل کا حقیقت یقین پر مذاہب معرفت کے معانی پر اعتقاد کا نام ہے کیونکہ وہ لازمی ہیں ان میں کوئی نقصان کرنے والا تدرج نہیں کرتا۔^③

معنی انابت کے بارے میں سوال

آپ سے انابت کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: انابت اس کو کہتے ہیں کہ مقامات کے گزر جانے کو طلب کیا جائے درجات پر ٹھہرنے سے ڈرنا اعلیٰ پوشیدہ باتوں پر چڑھ جانا۔ ہمتوں کے ساتھ مجالس درگاہ کے صدروں پر اعتماد کرنا پھر حضوری اور اس مجلس کے مشاہدہ کے بعد ان سب سے حق کی طرف رجوع کرنا اور انابت یہ ہے کہ اس سے اس کی طرف ڈرتے ہوئے اس کے غیر سے اس کی طرف ڈرتے ہوئے ہر ایک علاقہ سے اس کی طرف ڈرتے ہوئے رجوع کرنا۔

آپ سے پوچھا گیا کہ ابلیس نے ”انا“ کہا تو وہ راندہ ہوا اور علاج نے ”انا“ کہا تو اس کو قرب ہوا؟ تب آپ نے فرمایا: کہ علاج نے اپنے قول انا سے فنا کا قصد کیا تھا تا کہ وہ بلا ہو کے باقی رہے پھر وہ مجلس وصال تک پہنچ گیا اور ان کو خلعت بقادی گئی۔ اور

① بھجۃ الاسرار صفحہ 232 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 232 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 232-233 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ابلیس نے اپنے انا کہنے سے ہٹا کا قصد کیا تھا پس اس کی ولایت فنا اور نعمت سلب ہو گئی۔ اس کا درجہ پست ہوا اور نعمت بلند ہوئی۔^①

توبہ کے بارے سوال

آپ سے توبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کہ توبہ یہ ہے کہ خدا ﷻ اپنے بندہ کی طرف اپنی قدیم عنایت سے دیکھے اور اس عنایت سے اپنے بندے کے دل کی طرف اشارہ کرے۔ اس کو خاص اپنی شفقت سے اپنی طرف قبضہ کرتے ہوئے کھینچ لے پھر جب وہ ایسا ہو جائے تو اس کی طرف دل ہرمت فاسدہ سے (الگ ہو کر) کھینچ آتا ہے۔ روح اس کے تابع اور عقل اس کے موافق ہوتی ہے پھر یہ صحیح ہوتی ہے اور تمام امر اللہ ﷻ کے لیے ہو جاتا ہے۔^②

توکل کے بارے سوال

آپ سے توکل کی بابت بھی پوچھا گیا تو فرمایا: کہ اس کی حقیقت اخلاص کی حقیقت کی طرح ہے اور اخلاص کی حقیقت یہ ہے کہ اعمال پر غوضوں کے طلب کرنے سے ہمت بلند ہو جائے اور ایسا ہی توکل ہے کہ حول اور قوت سے سکون کے ساتھ رب الارباب کی طرف نکل جائے پھر فرمایا: اے غلام! کتنی دفعہ کہا جائے گا کیا تو سستا نہیں؟ اور کس قدر سنے گا اور کیا سمجھے گا نہیں؟ کس قدر سمجھے گا، کیا عمل نہ کرے گا؟ کس قدر عمل کرے گا؟ کیا اخلاص نہ کرے گا؟ کس قدر اخلاص کرتا ہے؟ کیا اپنے اخلاص میں اپنے وجود سے غائب نہ ہوگا؟^③

گریہ کے بارے سوال

آپ سے رونے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ
(إِنِّكَ لَهُ وَإِنَّكَ مِنْهُ وَإِنَّكَ عَلَيْهِ)
”اس کے لیے رو اس سے رو اس پر رو۔“^④

دنیا کے بارے سوال

آپ ﷺ دنیا کی بابت پوچھے گئے تو فرمایا:
(أَخْرَجَهَا مِنْ قَلْبِكَ إِلَى يَدِكَ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّكَ)

① بہجۃ الاسرار صفحہ 233 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان
② بہجۃ الاسرار صفحہ 233 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان
③ بہجۃ الاسرار صفحہ 233 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان
④ بہجۃ الاسرار صفحہ 233 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”اس کو اپنے دل سے ہاتھ تک لال دے پھر تجھ کو وہ ضرر نہ دے گی۔“^①

تصوف کے بارے میں سوال

آپ علیہ السلام سے تصوف کی بابت پوچھا گیا پھر فرمایا: کہ صوفی وہ ہے کہ اپنی کم گشتہ چیز کو خدا سے مراد بنایا ہو اور دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا ہو۔ تب وہ اس کی خدمت کرے گی اور اس کو اس کے حصے دے گی۔ دنیا میں آخرت سے پہلے اس کا مقصود حاصل ہو گا۔ پس اس پر اس کے رب کی طرف سے سلام ہو۔^②

تعزز و تکبر کے بارے میں سوال

آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تعزز اور تکبر میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: کہ تعزز تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور اللہ تعالیٰ میں ہو وہ نفس کی ذلت اور اللہ تعالیٰ کی طرف امت کے بلند ہونے کو مفید ہوتا ہے۔ اور ”تکبر“ یہ ہے کہ نفس کے لیے ہو اور خواہش میں ہو۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ارادہ کرنے سے طبیعت کا جوش اور غلبہ ہو۔ کبر طبعی بہ نسبت کبر کسبی کے آسان تر ہوتا ہے۔^③

شکر کے بارے میں سوال

آپ سے شکر کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: شکر کی حقیقت یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس طرح اقرار ہو کہ اس میں عاجزی ہو اور احسان کا مشاہدہ حرمت کی حفاظت اس طرح ہو کہ یہ سمجھ لے کہ وہ شکر ہر شکر کرنے سے عاجز ہے۔ اس کی بہت اقسام ہیں۔ ایک تو زبان کا شکر ہے وہ یہ کہ سکون کی نعمت کے ساتھ نعمت کا اقرار ہو۔ ایک شکر بالارکان ہے وہ یہ کہ خدمت اور وقار سے متصف ہو جائے۔ ایک شکر دل کا ہے۔ وہ یہ کہ بساط شہود پر حفظ و حرمت کے دوام کے ساتھ اعتکاف ہو پھر اس مشاہدہ کے حضور کے بعد فیضیت تک منعم کے دیکھنے میں نعمت کے نہ دیکھنے سے ترقی ہو۔

”شاکر“ وہ ہے کہ موجود پر شکر کرے

”شکور“ وہ ہے کہ مفقود پر شکر کرے

”حاح“ وہ ہے کہ منع کو عطا اور ضرر کو نفع دیکھے پھر اس کے نزدیک دونوں وصف برابر ہو جائیں

① بیحۃ الاسرار صفحہ 233 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیحۃ الاسرار صفحہ 233 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیحۃ الاسرار صفحہ 233-234 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

مردہ ہے کہ جو کرنے والا معرفت کی آنکھ کے ساتھ بساط قرب پر مستفید ہو۔^①

فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ کے بارے میں سوال ﴿﴾

آپ سے سوال کیا گیا کہ اللہ ﷻ کے اس قول میں ﴿فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ﴾^② کیوں ہمارا ذکر کہ پہلے ہوا اور اس کا ذکر بعد ہوا اور اس قول ﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾^③ میں کیوں اپنی محبت کو ہماری محبت پر مقدم کیا؟
فرمایا: کہ ذکر مقام طلب و قصد ہے اور طلب عطا کا مقدمہ ہے۔ اس لئے ہمارے ذکر کو مقدم کیا لیکن محبت تو صرف تقدیر کی طرف سے خدا کی تحفہ ہے۔ اس میں بندہ کا فعل نہیں اور اس کا وجود بندہ میں بغیر اس کے صحیح نہیں کہ غیب کی جانب سے مشیت کے ہاتھ پر اس کا ظہور ہوا اور بندہ وہاں پر کسب کا دور کرنے والا اور سبب کا مثلاً دینے والا ہے۔ اسی لئے اس نے اپنی محبت کو جو ہم سے ہے ہماری محبت پر جو ہم کو اس سے ہے مقدم کیا۔^④

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ فَلْيَتُوبُوا کے بارے میں سوال ﴿﴾

پھر آپ سے پوچھا گیا کہ اللہ ﷻ کے اس قول ﴿ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا﴾ میں اپنی توبہ درجوع کو جو ہم پر ہے ہماری توبہ درجوع سے جو اس کی طرف ہے کیوں مقدم کیا؟ حالانکہ وہ بھی کسب ہے جیسا کہ ذکر ہوا تو فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ توبہ اول مقامات طلب ہے اور منازل اکسیر کا مبداء ہے سوائے فعل کو اس میں ہمارے فعل پر مقدم کیا کیونکہ اس کو اس کے سوا اور کوئی نہیں کھولا اور کوئی اس پر چلنے کی قدرت اس کی آسانی دینے کے سوا نہیں رکھتا کیونکہ وہی اللہ ﷻ غافلوں کے جگانے اور سونے والوں کے بیدار کرنے اور متفرق پھرنے والوں کو قصد کرنے والوں کے راستوں کی طرف لانے اور ذکر محبوب کی طرف دلوں کے پھیرنے میں متفرد اور تنہا ہے۔^⑤

صبر کے بارے میں سوال ﴿﴾

آپ سے صبر کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ بلا ہوتے ہوئے اللہ ﷻ کے ساتھ حسن ادب و ثبات سے وقوف ہو اور اس کے کڑوے فیصلوں کو فراخ دلی کے ساتھ احکام کتاب و سنت پر مانے اس کی بہت سی اقسام ہیں۔ اللہ ﷻ کے لئے صبر کرنا وہ یہ ہے کہ اس کے امر کو ادا کرے اور اس کی نہی سے باز رہے۔
اور ایک صبر اللہ ﷻ کے ساتھ ہے وہ یہ کہ اس کی قضا کے جاری ہونے کے نتیجے اور جو تیرے ساتھ کرے نتیجے اس میں سکون

① بہجۃ الاسرار صفحہ 234 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② پارہ 1 البقرہ 162

③ پ المائدہ: 64

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 234 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

⑤ بہجۃ الاسرار صفحہ 234 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہو اور فکر کی حالت میں بغیر چی و پکار جو تیرے ساتھ کرے تجھے اس میں ہونے کے غمی کا اظہار ہو۔

ایک مہر اللہ ﷺ پر ہے وہ یہ کہ ہر شے میں اس کے وعدہ کی طرف میلان ہو اور دنیا سے آخرت کی طرف مومن پر چلنا سہل ہو۔ مخلوق کو چھوڑنا خدا کے مقابلہ میں سخت ہوتا ہے اور نفس کا اللہ ﷺ کی طرف چلنا زیادہ سخت ہوتا ہے مہر اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ سخت ہوتا ہے اور فقیر صابر غنی شاکر سے افضل ہوتا ہے۔ فقیر شاکر ان دونوں سے افضل ہوتا ہے۔ فقیر صابر شاکر ان سب سے افضل ہوتا ہے اور بلا کو وہی بلاتا ہے جو کہ عارف ہوتا ہے۔^①

حسن علق کے بارے سوال

آپ سے حسن علق کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ حق کے مطالعہ اور حیرے نفس کے مشکل سمجھنے پر لوگوں کا علم تجھ پر کوئی اثر نہ کرے اور جو اس میں معرفت ہو معتبر ہو اور جو لوگوں کو ایمان و حکمت دی گئی ہو اس لحاظ سے ان کو بڑا سمجھا دے یہ بندہ کے افضل مناقب میں سے ہے اسی کے سبب مردوں کے جو ہر ظاہر ہوتے ہیں۔^②

صدق کے بارے سوال

آپ سے صدق کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: صدق اقوال میں تو یہ ہے کہ دل قول کے موافق اپنے وقت میں ہو۔ صدق اعمال میں یہ ہے کہ حق سبحانہ کی روایت پر ان کا قیام ہو اور اس کی روایت فراموش ہو جائے۔ صدق احوال میں یہ ہے کہ حالات اس طرح گزریں کہ طبیعت حق پر قائم رہے۔ ان کو رقیب کا مطالعہ اور فقیہ کا جھگڑا اکلہ نہ کر سکے۔^③

فتا کے بارے سوال

آپ سے فتا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ حق ﷺ اپنے ولی کے بھید کا مطالعہ کرے پھر موجودات لاشے ہو جائیں۔ ولی اس اشارہ میں فتا ہو جائے۔ اس وقت میں اس کا فتا بتا ہے لیکن وہ باقی کے اشارہ کے نیچے فتا ہو جاتا ہے پھر اگر حق ﷺ کا اشارہ ہو تو وہ اس کو فتا کر دیتا ہے کیونکہ اس کی تجلی اس کو باقی رکھتی ہے گویا اس کو اس سے نفی کرتی ہے پھر اس کو اس کے ساتھ باقی رکھتی ہے۔^④

بتا کے بارے سوال

آپ سے بتا کی نسبت پوچھا گیا پھر فرمایا: کہ بتا، فتا کے سوا نہیں ہوتی کیونکہ وہ بتا جس کے ساتھ فتا نہ ہو وہ اسی بتا کے ساتھ ہوتا

① بہجۃ الاسرار صفحہ 234-235 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 235 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 235 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 235 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہے۔ جس کے ساتھ انقطاع نہ ہو اور یہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے آنکھ کی جھپک یا اس سے بھی قریب اور اہل بقا کی علامت یہ ہے کہ ان کے بقا کے وصف میں ان کے ساتھ فنا شے نہ ہو کیونکہ یہ دونوں ضدیں ہیں۔^①

وفا کے بارے سوال

آپ سے وفا کی نسبت پوچھا گیا پھر فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ حرمات میں خدا ﷻ کے حقوق کی رعایت کی جائے۔ اس طرح کہ ان کا مقابلہ نہ دل سے ہو نہ نظر سے اور اللہ ﷻ کی حدود پر قولاً فعلاً مخالفت ہو اس کی رضا کی طرف ظاہر و پوشیدہ پورے طور پر جلدی کی جائے۔^②

رضا کے بارے سوال

آپ سے رضا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: وہ یہ ہے کہ تردد کو اٹھا دیا جائے اور جو کچھ اللہ ﷻ کے علم ازل میں پہلے ہو چکا ہو اسی پر کفایت کرنا اور رضایہ ہے کہ قضا یا الہی میں سے کسی خاص قضا کے نزول کی طرف دل نہ پھر جائے اور جب کوئی قضا نازل ہو تو دل اس کے ذوال کی طرف نہ جھاکے۔^③

ارادہ کے بارے سوال

آپ سے ارادہ کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ حرم کے مادہ کے ساتھ جس میں ذکر جاری ہوا ہے۔ دل میں فکر کی تکرار ہو۔^④

عنایت کے بارے سوال

آپ سے عنایت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ عنایت ازلی یہ ہے کہ وہ اللہ ﷻ کی صفات میں سے ہے۔ اس نے اس کو کسی پر ظاہر نہیں کیا اور اس کی طرف کسی وسیلہ سے نہیں پہنچا جاتا۔ اس میں کوئی سبب ضرر نہیں دیتا اور نہ اس کو کوئی علت بگاڑتی ہے نہ اس کو کوئی شے مکرر کرتی ہے وہ اللہ ﷻ کا بھید ہے اللہ ﷻ کے ساتھ جس پر کوئی مطلع نہیں ہے اور موجودات کو اس کی طرف راستہ نہیں عنایت سابقہ ہے مقید بالوقت نہیں اللہ ﷻ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا اہل بنا دیتا ہے اور اہل معرفت کو عنایت کی رائے پر چھوڑتا ہے پھر اختیار کو مخلوق کی طرف چھوڑتا ہے پھر بخشش کو اختیار کی رائے پر پھر توفیق کو بخشش کی رائے پر پھر قبول کو توفیق کی رائے پر پھر ثواب کو اقبال کی رائے پر بنا دیا اور اس شخص کی علامت جس پر کہ اس کی عنایت ہو یہ ہے کہ گرفتاری پھر کھینچتا پھر

① بہجۃ الاسرار صفحہ 235 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 235 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 235 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 235 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

قید پر اس سے بالکل قید ہو جائے پھر اس کو مخلوق سے کھینچ لینا پھر اس کو حضور قدس میں قید کر دے پھر حرمت کی قید سے اس کو مقید کر دے پھر اس کے پاس وہ باقی پڑا ہے۔^①

وجد کے بارے سوال

آپ سے وجد کی نسبت پوچھا گیا کہ روح ذکر کی حلاوت کے ساتھ مشغول ہو جائے اور نفس خوشی کی لذت میں مشغول رہے۔ دل سوا (حق) سے فارغ ہو جائے اور محبت رقیب سے حق کے لئے حق کے ساتھ خالی ہو جائے۔ وجد ایک شراب ہے کہ صاحب وجد کو موٹی منبر کرامت پر پلاتا ہے اور جب وہ پی لیتا ہے تو ہلکا ہوتا ہے اور جب ہلکا ہوتا ہے تو اس کا دل محبت کے پردوں سے قدس کے باغوں میں اڑتا ہے پھر وہ بیست کے سمندروں میں گر پڑتا ہے پھر کچڑ جاتا ہے۔ اس لئے وجد دالے پر فشی طاری ہو جاتی ہے۔^②

خوف کے بارے سوال

آپ سے خوف کی بابت پوچھا گیا پھر فرمایا کہ خوف کی بہت سی اقسام ہیں۔ خوف تو گناہ گاروں کو ہوتا ہے۔ رہبہ عابدین کو، خشیت عالموں کو۔ وجد دوستوں کو بیست عارفین کو ہوتی ہے۔ گناہ گاروں کا خوف عذابوں سے، عابد کا خوف ثواب عبادت کے فوت ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ عالموں کا خوف طاعات میں شرک خفی سے ہوتا ہے۔ عاشقوں کا خوف ملاقات کے فوت ہونے سے ہے۔ عارفین کا خوف بیست و تعظیم ہے اور یہ خوف سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ کبھی دور نہیں ہوتا اور یہ تمام اقسام جب رحمت و لطف کے مقابل ہو جائیں تو تسکین پا جاتے ہیں۔^③

رجا کے بارے سوال

آپ سے رجا کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ اولیاء کے حق میں حق رجا یہ ہے کہ خدا ﷻ سے فقط حسن ظن ہو کیونکہ رجا طمع کو کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا ﷻ پر اس بارے میں کہ اس نے بندہ کے لئے لکھا اور مقدر کیا ہے تقاضا کرے اہل مفا کی طرف سے اس پر تقاضا خواہ نفع میں یا برائی کے دفع کرنے میں ہو کیونکہ اہل ولایت یہ بات یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ ﷻ ان کی تمام ضروریات سے الگ ہو چکا ہے سودہ اس پر تقاضا کرنے کی محبت کے تقاضے سے مستغنی ہیں اور اس وقت حسن ظن تقاضے کی امید سے افضل ہے اور رجا خوف کی وجہ ہی سے ہوتی ہے کیونکہ جو شخص اس بات کی امید رکھتا ہے کہ وہ کسی شے تک پہنچ جائے پھر اس بات سے ڈرتا ہے کہ وہ شے اس سے فوت ہو جائے۔ اللہ ﷻ سے حسن ظن یہ ہے کہ اس کی جمیع صفات کے ساتھ معرفت ہو اور اس کی طرف سے اس کو

① بہجۃ الاسرار صفحہ 236 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 238 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 236 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

پہنچے۔ عہد کی حیثیت سے نہ پہنچے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی صفات یہ ہیں کہ وہ محسن کریم۔ لطیف مہربان ہے۔
 اللہ ﷻ کے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ پہلی نظر عنایت کے ساتھ ہمتوں کا تعلق ہو اور دل کی رہب کی طرف نظر ہو اور دل کی طمع اور
 ارجح و نفوس کی آرزو نہ ہو عام کی امید پر جب اکثر اسباب کی تیاری ہو جائے تو اس پر رجا کا نام صادق آتا ہے اور جب اس کے
 اکثر اسباب منقطع ہو جائیں تو طمع کا نام رجا کے ضمن میں بہتر ہے۔ خوف کے بغیر امید امن ہے اور خوف بغیر امید کے ناامیدی
 ہے۔^①

علم الیقین کے بارے سوال

آپ علم الیقین کی نسبت پوچھے گئے تو فرمایا: کہ وہ نظر کے طور پر خبر و معرفت میں جمع کرنے کا نام ہے پھر جب علم ہو جائے اور
 اس کو دل کے فیصلہ و یقین معرفت کے ساتھ قبول کرے اور نظر سے معلوم کرے تو علم الیقین ہو جاتا ہے۔^②

موافقت کے بارے سوال

آپ سے موافقت کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ اللہ ﷻ کی رضا پر بغیر احتیاج بشریت کے دل کی موافقت کا نام ہے پھر
 ارادہ ایک ہو جاتا ہے۔^③

دعا کے بارے سوال

آپ سے دعا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ اس کے تین درجہ ہیں ① تصریح، ② تعریض، ③ اشارہ،
 ① تصریح یہ ہے کہ اس کا تلفظ ہو اور تعریض وہ دعا ہے جو کہ دعا میں چھپی ہوئی ہو اور قول وہ ہے جو قول میں چھپا ہوا ہو اور اشارہ
 قول غلی میں ہے۔

② تعریض میں سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ لَا تَكْلُنَا إِلَى أَنْفُسِنَا طَرَفَةً عَيْنٍ خَدَاوَعًا اِهْمُ كَوْنَهُ نَفْسٍ كِي طَرَفٍ
 ایک لحظہ کے لئے سپرد مت کر۔^④

③ اور اشارہ میں سے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ:

﴿رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُخَيِّ الْمَوْتَى﴾

① بہجۃ الاسرار صفحہ 237-238 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 237 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 237 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 237 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔“^①

یہ اشارہ رویت کی طرف ہے۔

اور تصریح موسیٰ علیہ السلام کے اس ارشاد میں ہے کہ

﴿رَبِّ ارْنِنِي أَنْظُرَ إِلَيْكَ﴾

”اے میرے رب مجھے اپنا آپ دکھا دے کہ میں تجھ کو دیکھ لوں۔“^②

حیا کے بارے سوال

آپ سے حیا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ بندہ اس قول سے حیا کرے کہ اللہ ﷻ کہے اور اس کے حق پر قائم نہ ہو اور یہ کہ اس کی طرف ایسے حال میں متوجہ ہو کہ اس کو یہ علم نہ ہو کہ وہ اس کے لائق ہے۔ اور خدا سے ایسی بات آرزو کرے کہ یہ جانتا ہو کہ اس پر اس کا یہ حق نہیں ہے اور یہ کہ گناہوں کو حیا کی وجہ سے چھوڑ دے نہ یہ کہ خوف کی وجہ سے اور یہ کہ تقصیر کے خیال سے عبادات بجالائے اور یہ کہ اللہ ﷻ کو اپنے دل کا خبردار جانے پھر اس سے حیا کرے اور کبھی حیا اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ دل اور ہیبت کا درمیان سے پردہ اٹھ جایا کرتا ہے۔^③

مشاہدہ کے بارے سوال

آپ سے مشاہدہ کی بابت پوچھا گیا پھر فرمایا: کہ وہ یہ ہے کہ دونوں جہاں سے دل کی آنکھ اندھی ہو جائے اور چشم معرفت کے ساتھ مطالعہ ہو مگر یہ کہ استدراک کا وہم نہ ہو اور نہ تصور میں طمع ہو نہ کیفیت میں اور دلوں کی اطلاع یقین کی صفائی کے ساتھ اس امر کی طرف ہو جو حق ﷻ نے غیبوں کی خبر دی ہے۔^④

قرب کے بارے سوال

آپ سے قرب کے معنی پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا: کہ مسافتوں کو لطف قرب کے ساتھ طے کرنے کو کہتے ہیں۔^⑤

سکر کے بارے سوال

آپ سے سکر کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: کہ محبوب کے ذکر کے معارضہ کے وقت دلوں میں جوش ہو جائے اور ”خوف“ محبوب

③ پ ۴ الاعراف 143

① پ ۲ البقرہ 260

② بہجة الاسرار صفحہ 237 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجة الاسرار صفحہ 237 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

⑤ بہجة الاسرار صفحہ 237 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کے غلبہ کے علم کی وجہ سے دلوں کے اضطراب کا نام ہے۔

اور ”یقین“ یہ ہے کہ مغیبات کے احکام کے اسرار کی تحقیق ہو۔

”وصل“ یہ ہے کہ محبوب کا اتصال ہو اور اس کے ماسوا سے انقطاع ہو۔

اور ”فراخ دلی“ یہ ہے کہ سوال اور اصلاح حال کے وقت دبدبہ جاتا رہے اور وحشت سے انس ہو۔

ذکر میں عیبت یہ ہے کہ اپنے نفس کو ذکر کے وقت دیکھے پھر ناگاہ تو اس سے غائب ہو جائے اور عیبت حرام ہے۔

”مشاہدہ“ میں ترک حرمت شہود کے حال میں ”تواجد“ ہے کیونکہ ”تواجد“ بساط بقا پر ہے اور مشاہدہ بساط قرب پر اور ترک اس

مقام میں حرام ہے۔ اور جو سکر مشاہدہ کے وقت حاصل ہوتا ہے۔ اس سے فہم اور وہم عاجز ہیں۔ محبت کے ہوتے ہوئے غیوبت

متصور نہیں اور جب ارادہ قوی ہو اور اس کے ساتھ ذکر مل جائے۔ مقصود مراد کے ساتھ بڑھ جائے تو اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور

جب مراد تمام دل پر حاوی ہو جاتی ہے تو اس کی مالک بن جاتی ہے اور جب اس کی مالک بن جاتی ہے تو اس کے غیر کی طرف اس کی

گرد جاتی رہتی ہے اور اس شہنشاہ کا کرنا حقیقہ ہوگا اور یہ حالت محبت خالص ہے جب تو نے اس کا ذکر کیا تو محبت ہے اور جب تو

نے کہ وہ تیرا ذکر کرتا ہے پھر تو محبوب ہے اور مخلوق تیرے نفس سے تیرا حجاب ہے اور تیرا نفس تیرے رب سے حجاب ہے۔ جب تک

تو مخلوق کو دیکھتا ہے تو اپنے نفس کو نہیں دیکھے گا اور جب تک اپنے نفس کو دیکھے گا اپنے رب کو نہ دیکھے گا۔ پس فقر موت ہے اور لوگ یہ

تلاش کرتے ہیں اس میں زعمہ رہیں۔

”قال“ کی عام لوگ پیروی کرتے ہیں اور ”حال“ کی خواص لوگ اور جب تجھے فراخی دے تو فراخ ہو جاتا ہے اور تیری

رخصت عزیمت سے بدل جاتی ہے۔ تیری عزیمت میں دلالت ہے۔ پس رخصت تو ناقص الایمان کے لئے ہے اور عزیمت کامل

الایمان کے لئے اور ملک فنا ہونے والوں کے لئے ہے،

پھر قاری نے آپ کے سامنے یہ آیت پڑھی: ﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ ”یعنی آج ملک کس کا ہے۔“^①

تب آپ کھڑے ہو گئے اور جب آپ کھڑے ہوئے تو آپ کی جلالت کی وجہ سے اور لوگ بھی کھڑے ہو گئے پھر آپ نے ان

کو اشارہ کیا کہ تم اپنے حال پر رہو پھر آپ یہ کہتے رہے: (مَنْ يَقُولُ الْمُلْكُ لِي) کون کہتا ہے کہ میرا ملک ہے کون کہتا ہے کہ

میرا ملک ہے اس کو کئی دفعہ تکرار کیا۔^②

تب آپ کی خدمت میں ایک شخص بڑے صالحین میں سے کھڑے ہوئے جو شیخ احمد داران تھے۔ وہ بڑے عابد اور بڑے مجاہد

تھے وہ کہنے لگے: (أَنَا أَقُولُ الْمُلْكُ لِي لِأَنَّهُ لِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِثْلٌ) ”میں کہتا ہوں کہ میرا ملک ہے کیونکہ وہ میرے لئے

ہے اور اس کے لئے مجھ جیسا کوئی نہیں۔“

پھر شیخ اس پر بڑے چلائے اور فرمایا: کدے احمق تو کب اس کا تھا کہ وہ تیرا ہو جائے؟ تو نے کب بلا کو دیکھا کہ وہ تیرے گرد چکر

لگاتی ہو پھر تو نے اس کو اپنی طرف مٹھکھٹایا ہو پھر فقیر چلایا اور اپنا کپڑا پھینکا جو اس پر سیاہ صوف کا تھا اور جھل کی طرف چلا گیا اور اسی دن آپ کے سامنے سید مسعود بن عمر فاروقی مرقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ﴾ ”یعنی ہم حیرت آفرین اور مقدس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔“^①

حب آپ نے فرمایا: کہ اے غلام چپ رہو پھر آپ بڑے چلائے اور کہا کب تک تم یہ کہو گے کہ ہم تسبیح پڑھتے ہیں اور کب تک یہ کہو گے کہ ہم تسبیح کرنے والے ہیں تم نے اپنے اسرار ظاہر کر دیئے اور ہم نے چھپائے ہیں قرب ہم کو فنا کرتا ہے اور دیدار ہم کو ماردیتا ہے پھر ہماری طرف سے کون تعبیر کرے اور اپنے سر کو آپ نے بلند کیا اور فرمایا: کہ اے میرے رب کے فرشتو! تم حاضر ہو کہ اکثر ہماری جماعت تمہاری جماعت سے کامل تر ہوتی ہے۔^②



① پارہ 1 البقرہ 30

② بہجۃ الاسرار صفحہ 237-238 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ سے مروی احادیث مبارکہ

ابن زیاد نے ان سب نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبد الجبار رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم سے ابن ادریس نے ابن جریج سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ عبد اللہ بن تارسہ سے وہ یحییٰ بن امیہ رحمہ اللہ سے اس نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ (اس آیت میں) کہ:

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ﴾

”تم پر کوئی حرج نہیں اگر تم ڈرو اور نماز قصر کرو۔“^①

اب تو لوگ بے خوف ہو گئے ہیں کہا کہ میں نے بھی اس امر سے جس سے تم نے تعجب کیا ہے تعجب کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: تھا کہ

[صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته]

”یہ ایک صدقہ ہے کہ خدا نے تم کو دیا ہے سو اس کے صدقہ کو قبول کر لو۔“^②

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُسْلِمِ طَيْرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ]

”مسلم کی روح ایک پرندہ ہوگی جو کہ جنت کے درخت میں لٹکا ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم میں اس

دن لوٹائے گا جس دن کہ اس کو اٹھائے گا“

ابن زیاد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

[لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالْقَوْمُ لِي وَإِنَّا أَجْزَى بِهِ وَلَخَوْفٌ فَمِ الصَّائِحِ أَطِيبُ مِنْ رِيحِ اللَّهِ]

”ہر عمل کے لئے کفارہ ہے اور روزہ میرے لئے ہے میں اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کی بوالہ تعالیٰ کے نزدیک

① سورة النساء، 101

② اس باب میں شیخ الاسلام حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کو بیان کیا گیا ہے یہ سارا باب علامہ سے صفحہ 238 تا 249 تک کا، نیز اس باب میں اسناد کو ختم نہیں کیا گیا کیونکہ یہاں ضرورت سمجھی بھی باقی ہے۔

سُفک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

[لَا اَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ]

البتہ میرا یہ کہنا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

تو یہ (کلمہ) میرے لئے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے محبوب تر ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

[لَا تَسْبُوا اصْعَابِيْ قَوْلَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِيْ لَوْ اَلَدَمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مِّثْلَ اُحِدِ ذَهَبًا مَا اَذْرْتُ مَذًا اَحَدٍ مَّعَهُمْ وَلَا لَطِيفَهُ]

”میرے صحابہ کو گالی مت دیا کرو کیونکہ مجھ کو اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی (جو صحابہ نہیں) احد (پہاڑ) کے برابر سونا (راہ خدا میں) خرچ کر دے تو ان کے ایک مد (پیمانہ بقدر سیر یا کم) کی برابر نہ پہنچے گا اور نہ اس کے نصف کے برابر“

ابوصالح رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

[لَا اَنَّ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقُ نِيَابَهُ حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى جِلْدَةِ خَيْرَلَهٗ مِنْ اِنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرِ]

”تم میں سے کسی کا انکار پر بیٹھنا جس سے کہ اس کے کپڑے جل جائیں اور پھر اس کی جلد تک (اس کا اثر) پہنچے البتہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کی قبر پر بیٹھ جائے“

حضرت عائشہ زوجہ نبی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ

[كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَصُومُ حَتّٰى يَقُولَ لَا يَقْطَرُ وَيَقْطَرُ حَتّٰى يَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ اِسْتَمْلَلَ صَوْمَ شَعْقَطٍ اِلَّا شَعْرَ رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِيْ سَفَرٍ اَكْرَمَ مِنْ فِئَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ]

”بیشک انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے ہیں کہ آپ افطار نہ کریں گے اور افطار کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ہم فرماتے تھے کہ روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ پورا مہینہ روزہ رکھا ہو سوائے ماہ رمضان کے اور میں نے آپ کو شعبان سے بڑھ کر زیادہ روزے رکھتے ہوئے۔ کسی اور مہینہ میں نہیں دیکھا“

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

[كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَفْطُرُ وَيَفْطُرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ إِسْتَلَمَ صَوْمَ شَعْقَطٍ إِلَّا شَعَرَ رَمْضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي سَفَرٍ أَكْرَمَ مِنْ قِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ]

حدیث بیان کی ہم سے ابوالدرداء مولیٰ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کہ اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور ہم اہل آخرت سے ہوتے ہیں اور جب ہم آپ سے علیحدہ ہوتے ہیں اور عورتیں اور اولاد ہم سے ملتے ہیں تو ہم کو دنیا اچھی معلوم ہوتی ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اسی حال پر رہو جس حال پر جو کہ میرے پاس ہوتے ہو تو تم سے فرشتے آ کر تمہارے ہاتھوں پر مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں آ کر تمہاری ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ ﷻ ایسی قوم کو لائے جو کہ گناہ کرے اور استغفار مانگے پھر اس کو خدا تعالیٰ بخشے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو جنت کی بابت بیان فرمائیں کہ اس کی ساخت کیسی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اس کے کنکر موتی اور یا قوت کے ہیں اس کا گارامٹک اور مٹی زعفران کی ہے جو شخص اس میں داخل ہو گا وہ تروتازہ رہے گا پرانا نہ ہوگا۔ ہمیشہ رہے گا نہ مرے گا نہ اس کے کپڑے پرانے ہونگے نہ اس کی جوانی فنا ہوگی۔ تین شخص ہیں کہ جن کی دعا مردود نہیں (ایک تو) روزہ دار کی جبکہ وہ افطار کرے (دوسرا) امام عادل کی (تیسرا) مظلوم کی دعا۔ اس کی دعا بادل پر اٹھائی جاتی ہے اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے مجھ کو اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں تجھ کو فتح دوں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

یہ حدیث حسن ہے حدیث ابو حنیفہ زہیر بن ابو معاویہ کوئی سے اور بخاری و مسلم نے اس کی حدیث سے حجت لانے پر جو کہ ابو معاویہ سعد طائی سے ہوا اتفاق کیا ہے۔ وہ ثقہ تھے جو کہ ابوالدرداء ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں ثقہ تھے نکالا اس کو ترمذی نے اپنے جامع میں اور ابن ماجہ نے اپنے سنن میں۔ ترمذی نے اس کو مختصراً محمد بن عبد اللہ بن اسماعیل بن عبد اللہ بن نمیر سے روایت کی ہے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے بھی مختصراً علی بن محمد سے وہ وکیع بن الجراح سے اور یہ دونوں سعدان بن بشر سے وہ سعد طائی سے روایت کرتے ہیں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور ابودرداء مولیٰ ام المومنین ہیں اور ہم اس کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں اور اس سے یہ حدیث بہ نسبت اس کے لمبی بھی روایت کی گئی ہے پھر ترمذی اس حدیث کو جسے ہم نے یہاں روایت زہیر بن معاویہ سے پوری روایت کیا ہے بڑھاتا ہے اور پیشک نکالا مسلم نے اپنی صحیح میں کچھ اس کا حصہ حنظلہ بن ربیع اسدی سے روایت کیا ہے اور ہم کو یہ حدیث عالی سند سے دوسرے طریقے سے مرفوع پہنچی ہے۔ الحمد للہ۔

اور عبد اللہ بن حمید رحمہ اللہ نے خبر دی ہم کو جعفر بن عون نے خبر دی ہم کو ابو عیسیٰ بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ اے امیر المومنین! ایک آیت تمہاری کتاب میں ہے جس کو

تم پڑھتے ہو۔ یہودی کہتے ہیں کہ اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بناتے آپ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے۔
کہا:

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ.....﴾ الخ

”یعنی آج کے دن ہم نے تمہارے دین کو تمہارے لئے پورا کر دیا..... الخ۔“

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں اس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اس مکان کو جس میں آیت رسول اللہ ﷺ پر اتری تھی خوب جانتا ہوں عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی۔ (یعنی وہ حج کا دن اور جمعہ کا دن تھا۔ مقصود یہ کہ دو عیدیں اس دن جمع تھیں)

اور اسی روایت سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہم کو عبد الرزاق نے معمر سے وہ قتادہ سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے نبی ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ پس مکہ میں دو دفعہ شق قمر ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اَشْرَقَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ سِحْرُ مُشَرِّشٍ تک ثابت کہتے ہیں کہ کالا اس کو تین اماموں نے مسلم نے اپنے صحیح میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں نسائی نے اپنے سنن میں اسحاق بن ابراہیم سے روایت کیا ہے

شیخ امام عارف ابو محمد عبدالقادر بن ابوصالح جلی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم کو خبر دی ابو بکر احمد بن مظفر بن حسین بن سون کجور فروش رحمہ اللہ نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو علی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن الحسن بن محمد بن شاذان بزاز رحمہ اللہ نے کہا خبر دی ہم کو ابو بکر محمد بن العباس بن نجیح رحمہ اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد شاکر رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطاء بن سائب رحمہ اللہ نے وہ اپنے والد سے وہ عمار بن یاسر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز پڑھی اور اس کو ہلکا کیا جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو کہا کہ میں نے وہ دعائیں مانگی ہیں۔ جن کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہا کہ پھر عمار چلے اور ان کی طرف ایک مرد کھڑا ہوا اور اس کے پیچھے ہوا وہ کہتے ہیں کہ وہ میرا والد تھا اس نے دعا کی نسبت ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہے:

(اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَبِقُدْرِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْ مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتْ الْوَقَاةُ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحِكْمَةِ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا يَدُ اسْتِثْنَاءِ قُرَّةِ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بِرَدِّ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ النَّظْرَ إِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ فِدَاءٍ مُضِرٍّ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِذِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذَاهُ مُهْتَدِينَ .)

پس ہمارے لئے اس کا بدلہ ہوا اور خدا کی تعریف ہے۔

شیخ امام عارف جمال الدین پیشوائے سالکین تاج العارفین محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابوصالح جنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اور نفع دے ہم کو اللہ تعالیٰ ان کی محبت سے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور عبدالرحمن بن محمد بن عبدالواحد فراز رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ ابوالعلاء حسن بن احمد بن حسن بن عطاء ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت کے ساتھ جو ان کے سامنے پڑھی گئی اور میں سنتا تھا جمادی الاخریٰ 531ھ میں بغداد کے باب ازج میں کہ خبر دی ہم کو امام حافظ ابوبکر احمد بن علی ثابت بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر پڑھا اور میں سنتا تھا۔ 483ھ میں خبر دی ہم کو احمد بن محمد بن غالب نے خبر دی ہم کو ابوبکر اسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ حدیث بیان کی ہم کو ابو جعفر محمد بن ابراہیم بن عبداللہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن زہیر رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن مسلم نے حدیث بیان کی ہم سے حماد بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے عبدالرحمن بن ابولیلہ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ صہیب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَبِزَيَادَةٍ﴾ ”یعنی جنہوں نے نیکی کی ہے ان کے لئے نیکی ہوگی اور زیادہ ملے گا۔“ فرمایا: کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں تو پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ اے جنتیو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک زیادتی ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کو پورا کر دے۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے اور ہمارے میزائیں کو بھادی نہ کیا اور ہمیں جنت میں داخل نہ کیا اور آپ سے بچایا اور پرے اٹھا دیئے پس اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھتے ہیں پس خدا کی قسم! اپنے دیدار سے بڑھ کر محبوب اور خوش کرنے والی چیز ان کو نہ دے گا۔

(إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهَلُ النَّارِ النَّارِ نَادَىٰ مُنَادِي يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَزِيدًا يُرِيدُ أَنْ يَنْجِزْكُمْ بِهِ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يَبْقَيْنَ وَجُوهَنَا وَنَقْلُ مَوَازِينَا وَدَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَزَحْنَا عَنِ النَّارِ فَيَرْفَعُ الْحِجَابَ فَيَنْطُرُونَ إِلَى اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا أَعَدَّهُمْ وَاللَّهُ وَآحِبُّ إِلَيْهِمْ وَلَا أَقْرَبُ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ)

خبر دی ہم کو اس روایت سے اعلیٰ تین درجہ تک شیخ مسند ابوالفضل عبدالرحیم بن یوسف بن یحییٰ دمشقی نے ان پر پڑھا جاتا تھا اور میں سنتا تھا کہا خبر دی ہم کو ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزدار قزوی نے ان پر پڑھا جاتا تھا اور میں حاضر تھا اور سنتا تھا کہ خبر دی ہم کو ابوالقاسم ہتھ اللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن حسین شیبانی نے ان پر پڑھا جاتا تھا اور ہم سنتے تھے کہا خبر دی ہم کو ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان بزاز نے کہا خبر دی ہم کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن مسلم واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے وہ عبدالرحمن بن ابولیلہ سے وہ صہیب سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا:

[إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهَلُ النَّارِ النَّارِ نَادَىٰ مُنَادِي يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَزِيدًا يُرِيدُ أَنْ يَنْجِزْكُمْ بِهِ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يَبْقَيْنَ وَجُوهَنَا وَنَقْلُ مَوَازِينَا وَدَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَزَحْنَا عَنِ النَّارِ فَيَرْفَعُ الْحِجَابَ فَيَنْطُرُونَ إِلَى اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا أَعَدَّهُمْ وَاللَّهُ وَآحِبُّ إِلَيْهِمْ وَلَا أَقْرَبُ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ]

”جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے پھر ان کو پکارنے والا پکارے گا کہ اے اللہ جنت! تمہارے لئے اللہ کے پاس وعدہ ہے جس کو تم نے نہیں دیکھا وہ کہیں گے وہ کیا ہے کیا اس نے ہماری میزانیں ہماری نہیں کیں ہمارے چہرے سفید نہیں کئے۔ ہم کو جنت میں نہیں داخل کیا۔ دوزخ سے نجات نہیں دی؟ فرمایا: کہ پھر اللہ پر وہ کھول دے گا پھر وہ اللہ کی طرف دیکھیں گے پس خدا کی قسم کہ ان کو اپنے دیدار سے بڑھ کر پیاری کوئی چیز عطا نہ کرے گا“

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾^①

مالک نے ابن شہاب رحمہ اللہ سے وہ انس بن مالک سے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی پھر آپ ابن نطل سے جو کہ کعبہ شریف کے پردوں میں لٹکا ہوا تھا۔ ملے اور فرمایا: کہ اس کو قتل کر ڈالو۔ خبر دی ہم کو اس سے دو درجہ پر اعلیٰ شیخ مسند ابو بکر محمد بن امام حافظ ابو طاہر اسماعیل بن عبد اللہ انماطی نے میں نے ان کے سامنے پڑھا تھا کہا خبر دی ہم کو قاضی القصاۃ ابو القاسم عبد الصمد بن محمد بن ابو الفضل انصاری نے ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سنتا تھا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد عبد الکریم بن حمزہ بن خضر سلمی نے بطور اجازت کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو القاسم حسین بن محمد بن ابراہیم حیاتی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الحسن عبد الوہاب بن حسن بن ولید کلابی نے کہا خبر دی ہم کو ابو بکر محمد بن حریم بن محمد عقیلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عمار بن نصر بن میرہ سلمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس انکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب زہری نے انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی۔

کہا خبر دی ہم کو قاضی ابو بکر محمد بن الحسن بن احمد حری حسری نے غیشا پور میں کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو العباس احمد بن یعقوب اسم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یحییٰ زکریا بن یحییٰ بن اسد مروزی نے بغداد میں کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہر سے وہ انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ متی السای یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا: کہ تم نے اس کے لئے کیا تیار کیا اس نے کہا کہ کچھ نہیں۔ مگر اتنا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ تب آپ نے فرمایا: کہ تو ان کے ساتھ جن کو تو دوست رکھتا ہے۔ پس اس عدد کے لحاظ سے یہ شمار انس رحمہ اللہ تک پہنچتا ہے۔ ہمارے لئے سند عالی طریق ثانی میں ہے میرے شیخ نے اس کو فقیر زاہد ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان غیشا پوری صاحب مسلم سے روایت کرتے ہیں اور وہ ہجر کے دن ماہ رجب 300 ھ میں فوت ہوئے۔ واللہ الحمد والفضل والممتہ،

اور پہلی اسناد سے جو کہ ابو منصور قزازی نے کہا خبر دی ہم کو ابو بکر خطیب نے کہا خبر دی ہم کو ابو بکر محمد بن محمد بن طاہری نے کہا کہ میں

نے ابوالخیر بہت سمجھن سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ وہ مدینہ الرسول ﷺ سے بیت المقدس کا قصد کر کے نکلے اور کجور کو مع دیگر طعام کے اس جگہ چھوڑا جہاں ان کا ٹھکانہ تھا پھر ان کے گھس نے تر کجور کو مع دیگر طعام کے جگہ چھوڑا جہاں ان کا ٹھکانہ تھا پھر ان کے گھس نے تر کجور کی تلاش کی اور لائنہ میں ان کی طرف آئے اور کہنے لگے کہ اس جگہ مجھ کو کہاں تر کجوریں ملیں گے؟ اور جب افطار کا وقت آیا تو کجور کا قصد کیا کہ اس میں سے کھائے۔ جب اس کو تر کجور صحافی کی پایا پھر اس میں سے کچھ نہ کھایا پھر اگلے دن اس کی طرف شام کے وقت آئے اس کو اپنی پہلی حالت پر پایا اور اس کو کھایا۔

پا ایسے کہا اور پہلی اسناد کے ساتھ ابو منصور قزاز تک کہا کہ خبر دی ہم کو خطیب ابو بکر نے کہا خبر دی ہم کو ابو نعیم حافظ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد بن مقسم رحمہ اللہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر خیاط صوفی نے کہا کہ میں نے ابو حمزہ رحمہ اللہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے ایک سفر توکل پر کیا پھر اس اثناء میں کہ ایک رات چلتا تھا اور نیند میری آنکھوں میں تھی۔ ناگہاں میں ایک کنوئیں میں جا پڑا پھر میں نے اپنے آپ کو نہیں میں دیکھا اور اس کی بلندی کی وجہ سے نکلنے پر قادر نہ ہوا پھر میں اس میں بیٹھ گیا اتنے میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں کنوئیں کے سر پر دو مرد کھڑے ہیں ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہم چلے جاتے ہیں اور اس سے کنوئیں کو اس راستہ میں چھوڑ دیتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو بند کر دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے گھس نے یہ کہا کہ میں کہوں میں اندر ہوں تب مجھے پکارا گیا کہ

(تَوَكَّلْ عَلَيْنَا وَتَشْكُوْا بَلَاءَ نَارِاِلٰی سَوَانَا)

”تو نے ہم پر توکل کیا تھا اور اب ہماری بلا کا شکوہ اوروں کے پاس کرتا ہے“

پھر میں چپ ہو رہا اور وہ دونوں چل دیئے پھر دونوں لوٹے اور ان کے ساتھ کوئی شے تھی پھر انہوں نے کنوئیں کے سر پر ڈال دی اور اس کو اس کے ساتھ بند کر دیا پھر مجھ کو میرے گھس نے کہا کہ اس کے بند ہونے سے تو میں بے خوف ہوا۔ لیکن اب میں قید میں پڑ گیا پھر میں ایک رات دن ٹھہرا اور جب اگلا دن ہوا تو مجھے کسی ہاتف نے پکارا جس کو میں دیکھتا نہ تھا کہ مجھ سے مضبوطی کے ساتھ چمٹ جائیں نے ہاتھ بڑھایا تو میرا ہاتھ کسی سخت چیز پر پڑا جس سے میں چمٹ گیا۔ اس نے مجھے اوپر کھینچ لیا اور مجھے ڈال دیا میں نے اسے زمین پر غور سے دیکھا تو وہ درندہ تھا جب میں نے اس کو دیکھا تو دل میں اس سے عادتاً خوف کھانے لگا پھر مجھ کو کسی نے پکارا کہ

(يَا اَبَا حَمْزَةَ اِسْتَقْذِنَاكَ مِنَ الْبَلَاءِ بِالْبَلَاءِ وَكَفَيْنَاكَ مَا تَخَافُ بِمَا تَخَافُ)

”اے ابو حمزہ ہم نے تجھ کو بلا سے بلا کے ساتھ چھوڑا اور جس سے تو ڈرتا ہے۔ اس سے ہم کافی ہو گئے ہیں۔“

روایت ہے کہ آپ وہ جب کنوئیں سے نکلے تو یہ اشعار پڑھتے تھے:

نَهَانِيْ حَيَاتِيْ مِنْكَ اَنْ اَكْشِفَ الْهَوٰی

وَاعْنَيْتَنِيْ بِالْقُرْبِ مِنْكَ عَنِ الْكُشْفِ

”مجھ کو حیا نے اس بات سے منع کیا کہ حیرت ظاہر کرو اور تو نے اپنے قرب کی وجہ سے اظہار محبت سے مجھے بے

كَرَأَيْتُ لِي بِالْغَيْبِ حَتَّى كَأَنَّمَا

تَبَشَّرْتُنِي بِالْغَيْبِ إِنَّكَ فِي الْكَفِّ

”میں نے اپنے آپ کو دیکھا۔ یہاں تک کہ گویا تو مجھے غیب میں خوشخبری دیتا ہے کہ تو تمہیلی میں ہے۔“

أَرَاكَ وَ بِي مَنْ هَيَّيْتُ مِنْكَ وَحْشَةً

فَتَوَسَّسَنِي بِالْعَطْفِ مِنْكَ وَبِاللُّطْفِ

”میں تمہ کو ایسے حال میں دیکھتا کہ تیری ہیبت کی وجہ سے مجھے وحشت ہے پھر تو اپنی طرف سے مجھ پر مہربانی و شفقت کرتا ہے۔“

وَيُخَيِّئُ مُوَجِّبًا أَنْتَ فِي الْحُبِّ حَتْفَهُ

وَذَا عَجَبٌ كَوْنُ الْحَيَاةِ مَعَ الْحَتْفِ

”وہ عاشق زندہ ہے کہ محبت میں جس کی تو موت ہے اور یہ تعجب ہے کہ زندگی موت کے ساتھ رہے۔“

اور اسی اسناد سے خطیب تک کہا کہ خبر دی مجھ کو ابو علی عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن فضالہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ”رے“ میں کہا کہ میں نے ابو جعفر محمد بن احمد بن الحسن بن ازدی خطیب رحمۃ اللہ علیہ سے سمنان میں سنا وہ فرماتے تھے کہ جعفر بن محمد خلدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مشائخ کا ایک گروہ اس لئے گھر سے نکالا کہ ابو حزمہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کریں جب وہ مکہ معظمہ سے آرہے تھے دیکھا تو ان کا رنگ متغیر ہوا ہے۔ جب حریری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اے میرے سردار جب صفات بدلتی ہیں تو کیا اسرار بھی بدل جاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ معاذ اللہ اگر اسرار بدلے تو صفات بدل جائیں اور اگر صفات بدل جائیں تو جہاں ہلاک ہو جائے لیکن اسرار سکون پاتے ہیں پس ان کی حفاظت کرتا ہے اور صفات سے اعراض کرتا ہے پھر ان کو لاشے کر دیتا ہے پھر ہم کو چھوڑ دیا اور پیٹھ پھیر کر چلائے اور یہ فرماتے تھے:

كَمَا تَرَى مِيرَنِي قَطَعَ قَفَارُ الزَّمَنِ

شُرْدَنِي عَنْ وَطَنِي كَأَنِّي لَمْ أَكُنْ

”جیسے تم دیکھتے ہو۔ اس نے مجھے بتا دیا۔ زمانہ کے میدان قطع کر دیئے۔ مجھ کو میرے وطن سے جدا کر دیا۔ گویا کہ میں تھا ہی نہیں۔“

إِذْ تَغْيِيَتْ يَدَا وَانْ بَهْ غَيْبِنِي

يَقُولُ لَا تَشْهَدُ مَا تَشْهَدُ أَوْ تَشْهَدُنِي

”جب میں غائب ہوا تو وہ ظاہر ہوا اور اگر ظاہر ہوتا ہے تو مجھے غائب غائب کر دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ تو نہ مشاہدہ کر جو کرتا

ہے یا میرا مشاہدہ کر۔“^①

آپ کی تعظیم و توقیر کرنے والے علماء و مشائخ کے بیان میں

شیخ ابوبکر بن عوار بطائغی رحمہ اللہ

آپ رحمہ اللہ عراق کے بڑے مشائخ بڑے عارفین اور مقربین کے صدر میں سے ہیں۔

میری قبر پر آؤ آگ نہ جلانے گی

اور یہ وہ ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ:

(مَنْ ذَارَ قَبْرِي أَرْبَعِينَ أَرْبَعَاءُ أَتَى فِي قَبْرِهِ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ أَخَذْتُ مِنْ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا أَنَّ النَّارَ لَا تَحْرِقُ جَسَدًا دَخَلَ حَرَمِي هَذَا)

”جو شخص چالیس 40 بدھ تک میری قبر کی زیارت کرے گا پھر اس کو اس کی قبر میں دوزخ سے برأت حاصل ہوگی“ اور میں نے اپنے رب ﷻ سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ جو میری اس چار دیواری میں داخل ہوگا تو اس کا جسم نہ جلے گا۔ اور کہتے ہیں جو چربی اور گوشت وہاں پر داخل ہو تو اس کو آگ نہیں پکاتی اور نہ کوئی اور چیز۔^①

آپ کے تلامذہ

آپ کے اس قدر شاگرد ہوئے کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ جن کے مقامات بلند ہیں۔ مشائخ و علماء کا ان کی بزرگی و احترام، ان کے قوس کی طرف رجوع کرنے ان کے حکم کی طرف لوٹنے پر اجماع ہے۔ ان کی زیارت کا ہر ایک طرف سے قصد کیا گیا ہے اور ہر ایک طرف سے امیدوں کے تیران کی طرف پھینکے گئے ہیں۔ بڑے بڑے راستہ سے اہل سلوک ان کی طرف دوڑ کر آئے ہیں۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 251 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 251 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کی صفات

جلیل الصفات، شریف الاخلاق، کامل الآداب، کثیر التواضع، دائم خندہ پیشانی، دافر عقل، احکام شرع کے سخت پابند اہل علم کی تعظیم کرنے والے اہل دین و سنت کی عزت کرنے والے حق کے ارادہ رکھنے والے کے دوست تھے۔ اس کے ساتھ ہمیشہ مجاہد اور لزوم مراتب کے ساتھ موت تک رہے۔ علوم معارف میں ان کا کلام بلند تھا۔ اس کلام میں سے یہ ہے۔^①

محبت کے بارے آپ کا کلام

اللہ کے ساتھ محبت یہ ہے کہ:

(يُحْسِنُ الْأَدَبَ وَدَوَامَ الْهَيْبَةِ وَلِزُومَ مُرَاقِبَةِ)

"ادب ہو ہمیشہ ہیبت ہو مراقبہ کا لزوم ہو۔"

اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت یہ ہے کہ

(بِاتِّبَاعِ سُنَّةٍ وَمُعَانَقَةِ الْعِلْمِ)

"آپ کی سنت کا اتباع ہو۔ علم سے معانقت ہو۔"

اولیاء اللہ کی محبت یہ ہے کہ

(بِالْاخْتِرَامِ وَالْخِدْمَةِ كَمَا أَنَّ الْأَحْرَامَ كَرَامًا وَغَدَمَتَا)

گھر والوں سے محبت یہ ہے کہ بِحُسْنِ الْخُلُقِ حَسَنَ اخْلَاقٍ سے ہم آہ۔

بھائیوں سے محبت یہ ہے کہ

(بِدَوَامِ الْبُشْرِ مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا)

جاہلوں کے ساتھ محبت یہ ہے کہ

(بِالدُّعَاءِ لَهُمْ وَالرَّحْمَةِ لَهُمْ)

ان کے لئے دعا اور ان پر رحم کرنا۔^②

آپ کی توبہ کا واقعہ

شیخ علی بن ابیسیؒ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ تاج العارفین ابو الوفا مکیؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابو عمر

① بھجۃ الاسرار صفحہ 251 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 252 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہنکی بیٹھ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ ابو بکر بن حواریؒ شروع میں شاطر تھے جنگوں میں ڈاکہ مارا کرتے تھے ان کے ساتھ ان کے اور ساتھی بھی تھے وہ ان کے سردار تھے وہ راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کا مال تقسیم کیا کرتے تھے ایک رات ایک عورت سے سنا کہ وہ اپنے خاوند سے کہہ رہی ہے کہ تم یہاں علی اتر پڑو ایسا نہ ہو کہ ہم کو "ابن حواری" اور اس کے ساتھی پکڑ لیں یہ سن کر آپ کو نصیحت ہو گئی اور روئے یہ کہا کہ

(النَّاسُ يَخَافُونَنِي وَأَنَا لَا أَخَافُ اللَّهَ)

”لوگ مجھ سے ڈرتے ہیں اور میں اللہ ﷻ سے نہیں ڈرتا“

ان کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ کسی پیر سے ملیں جو ان کو ان کے رب تک پہنچا دے اور عراق میں ان دنوں کوئی ایسا شیخ مشہور نہ تھا کہ جو اہل طریقت سے ہو۔ تب انہوں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا پھر آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو خرقة پہنائیے۔ آپ نے فرمایا کہ

(يَا ابْنَ هَوَارِ اَنَا نَبِيُّكَ وَهَذَا شَيْخُكَ)

”اے ابن ہمار میں تیرا نبی ہوں اور یہ تمہارے شیخ ہیں“

آپ نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی طرف اشارہ کیا۔

پھر فرمایا: اے ابو بکر! اپنے ہم نام ابن ہزار کو خرقہ پہناؤ جیسا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں جب صدیق ؓ نے کپڑا اور طاقیہ (چادر) ان کو پہنائی اور اپنا ہاتھ ان کے سر پر بچھرا اور ان کی پیشانی کو چھوا اور کہا کہ خدا تم کو برکت دے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اے ابوبکر! تم سے عراق میں اہلِ طریق کے طریقے جو کہ عراق میں مردہ ہو چکے تھے زندہ ہوں گے اور اہلِ حقائق کے مینارِ خدا کے دوستوں کے ساتھ ان کے پرانے ہونے کے بعد کھڑے ہوں گے عراق میں قیامت تک تم میں بزرگی رہے گی تمہارے ظہور سے اللہ ﷻ کی ہوائیں چلیں گے۔ اللہ ﷻ کی خوشبوئیں تمہارے قیام سے بھیجی جائیں گی۔^①

توبہ کے بعد لوگوں کا آپ کی طرف رجوع

پھر جب جاگے تو وہی کپڑا اور طاقیہ بعینہ اپنے اوپر پایا اور ان کے سر پر (دانے) تھے پھر ان کو نہ دیکھا (کیونکہ حضرت صدیق ؓ نے سر پر ہاتھ پھیرا تھا وہ جاتے رہے) گویا کہ زمانہ میں پکار دیا گیا کہ امین ہو اور اللہ ﷻ کی طرف پہنچا دیا گیا ہے پھر تو تمام اطراف سے لوگ دوڑ دوڑ کر آنے لگے۔ ان کے قرب خدائی کی علامات ظاہر ہونے لگیں اور اللہ ﷻ سے ان کی خبریں ہم معنی ہونے لگیں۔^①

① بھقہ الامرار صفحہ 253 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیچہ الاسرار صفحہ 253 مطبوعہ موسسۃ الشرف پاکستان

آپ نے شیر سے کیا کہا؟

راوی شیخ شہنشاہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان کی خدمت میں آتا تھا اور وہ جنگل میں اکیلے ہوتے تھے۔ شیر آپ کے گردا گرد ہوتے تھے اور بعض ان کے قدموں پر لوٹا کرتے تھے ایک دن میں نے ایک بڑے شیر کو دیکھا کہ ان کے سامنے اپنے رخساروں کو مٹی میں آلودہ کر رہا ہے جس طرح کوئی خطاب کر رہا ہے اور شیخ گویا کہ اس کو جواب دے رہے ہیں پھر شیر چلا گیا۔ تب میں نے کہا کہ آپ کو اس خدا کی قسم ہے کہ جس نے یہ آپ پر عنایت کی ہے آپ نے شیر سے کیا کہا اور اس نے آپ سے کیا کہا؟

آپ نے فرمایا: کہ اے شہنشاہی! اس نے مجھ سے کہا کہ مجھ کو آج تین دن گذر گئے ہیں کہ کھانا نہیں کھایا۔ مجھ کو بھوک نے تک کیا ہے اور میں نے آج کی رات صبح کے وقت اللہ تعالیٰ سے فریاد کی تو مجھ سے کہا گیا کہ تیرا رزق ایک گائے ہے جو کہ ہمارے مقام میں ہے تو اس کو پھاڑے گا مگر تجھے تکلیف بھی پہنچے گی۔ میں اس تکلیف سے ڈرتا ہوں کہ وہ کیا ہے مجھے اس کا علم نہیں؟

میں نے اس کو بتایا کہ تم کو ایک زخم پہنچے گا جو تمہارے دائیں بازو پر لگے گا جس سے تم کو درد معلوم ہوگا ایک ہفتے تک پھر وہ درد جاتا رہے گا اور میں نے لوح محفوظ میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ گائے اس کا رزق ہے جس کو وہ ضرور پائے گا اور الہامیہ میں سے گیارہ آدمی نکلیں گے ان میں سے تین مر جائیں گے ایک دوسرے سے پہلے دو گھنٹہ مر جائے گا اور تیسرا دوسرے کے بعد مرے گا اور شیر کو ان میں سے ایک کی طرف سے اس کے دائیں بازو میں زخم پہنچے گا اور ہفتہ کے بعد اچھا ہو جائے گا۔

میں جلد ہامیہ کی طرف گیا دیکھا تو شیر مجھ سے پہلے وہاں پہنچ گیا ہے اور ہامیہ میں سے گیارہ آدمی نکلے ہیں ان میں سے ایک نے ایک اچھا زخم شیر کو اس کے دائیں بازو میں پہنچایا اور میں نے شیر کو دیکھا کہ گائے کو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے لے جا رہا ہے اور اس کے زخم سے لہو نکلتا تھا۔ میں ان کے پاس اس رات ٹھہرا پھر ان میں سے (یعنی تینوں زخمیوں میں سے جن کو شیر نے بھی زخمی کر دیا تھا) ایک زخمی تو مغرب کے وقت دوسرا عشا کے بعد تیسرا صبح کے وقت فوت ہو گیا۔

پھر میں ایک ہفتہ کے بعد شیخ کی خدمت میں آیا تو شیر کو دیکھا کہ ان کے سامنے موجود ہے اور اس کا زخم اچھا ہو گیا ہے۔^①

جنوں، سانپوں اور شیروں کا آپ سے وعدہ

حضرت شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ پہلے جس نے شیروں اور سانپوں کو جنگل والوں کے لئے ذلیل کیا وہ شیخ ابو بکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ ہیں اس کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ جنگلوں سے نکل کر شہروں میں سکونت اختیار کریں پس ان کو سانپوں شیروں پرندوں جنوں نے گھیر لیا اور خدا کی قسم دلا کر یہ التجا کی کہ آپ ہم کو چھوڑ کر نہ جائیں۔ تب آپ نے ان سے عہد و پیمان کیا کہ وہ آپ کے مرید اور دوست کو قیامت تک تکلیف نہ دیں اور یہ کہ جہاں کہیں ہوں ان کی اطاعت کریں جب تک دنیا قائم رہے۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 253، 254 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 254 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

نہر میں ڈوبنا بچہ واپس کر دیا

شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کے پاس جنگل سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میرا لڑکا نہر میں ڈوب گیا ہے اور اس کے سوا میرا اور کوئی بیٹا نہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اس نے آپ کو طاقت دی ہے کہ میرے بیٹے کو آپ پھر میرے پاس لوٹا دیں اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شکایت کروں گی میں کہوں گی کہ میرے رب میں ان کے پاس افسوس ہے آئی تھی اور یہ میرے افسوس کو دور کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔^①

تب آپ نے سر نیچا کیا اور فرمایا: کہ مجھے دکھلا تیرا بیٹا کہاں غرق ہوا؟ وہ آپ کو لے کر کنارہ نہر پر آئی تو دیکھا کہ اس کا بیٹا پانی پر مردہ تیر رہا ہے پھر شیخ پانی میں تیر کر وہاں تک پہنچے اور اس کو اپنے کندھے پر اٹھالائے اس کی ماں کو دے کر فرمایا: کہ لے میں نے اس کو زندہ پایا ہے وہ گئی ایسے حال میں کہ بچہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا گویا کہ کبھی اس کو کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔^②

قحط میں بارش ہونے لگی

شیخ عزاز بن مستودع نفسانی باز اہلب مکہ فرماتے تھے کہ شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ اسلاف کے گزرنے کے بعد عراق میں پہلے شیخ ہیں اور چونکہ رجال الغیب کثرت سے آپ کی زیارت کو آتے تھے اس لئے جنگل میں رات کے وقت انوار دکھائی دیتے تھے جو کہ جنگلوں کو چیرتے تھے آپ مقبول الدعاء تھے جنگلوں کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور کہا تھا خداوند ہمارے جانوروں اور سبزیوں اور رزقوں میں برکت دے پھر جنگل آپ کی دعا کی برکت سے اور جگہ کی زمین سے زیادہ سرسبز زیادہ بہتر زیادہ وسیع رزق جانوروں کے اعتبار سے تھے آپ کا تصرف ظاہر تھا جب کبھی کسی گاؤں میں قحط پڑتا تو وہاں کے لوگ آپ کے پاس قحط کی شکایت کرتے اور آپ سے بارش کی التجا کرتے تو آپ ان سے فرماتے کہ جلد گھروں کو جاؤ پھر وہ گھروں پر بغیر اس کے کہ پانی میں چلتے ہوئے جانیں گھروں میں نہ پہنچ سکتے تھے اور یہ بارش اس گاؤں سے آگے سے نہ بڑھتی تھی اور بسا اوقات بارش بے موسم میں ہوتی تھی۔^③

آپ نے زلزلہ رکوا دیا

واسط میں ایک دفعہ سخت زلزلہ آیا کہ جس سے پہاڑ مل گئے اور مکانات گر گئے لوگ چلا اٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ ان کے درمیان ہیں آپ میں اور واسط میں چند روز کا راستہ تھا پھر زلزلہ ٹھہر گیا اور شیخ کو تلاش کیا تو نہ دیکھا اس دن واسط میں ایک نیک

① سہان اللہ کیا ہی خوش عقیدہ خاتون کہ ولی اللہ سے بیزار نہ کرنے کو کہہ رہی ہے اور ساتھ کہتی ہے اگر ایسا نہ کیا تو روز قیامت اللہ تعالیٰ سے شکایت کروں گی۔ مذکورہ واقعہ سے پتہ چلا کہ لوگوں کا نظریہ ابتداء سے اولیاء اللہ کے بارے میں یہی ہے کہ یہ بحکم خدا زندہ کر سکتے ہیں اور ایسا کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خوش عقیدہ بنائے (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

② بیحۃ الاسرار صفحہ نمبر 254 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیحۃ الاسرار صفحہ 254، 255 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بخت مرد تھا اس نے خواب میں اس رات دیکھا کہ آسمان سے دو فرشتے اترے ہیں ایک ان میں سے دوسرے کو کہتا ہے قریب تھا کہ یہ زمین آج کے دن مٹ جاتی تو دوسرے نے کہا پھر کس نے اس کو روک لیا؟ کہا کہ اللہ ﷻ نے ابن ہوار کی طرف نظر کی تو مخلوق پر رحم کیا اور ان سے راضی ہوا انہوں نے اجازت مانگی کہ زلزلہ ٹھہر جائے تب اس نے اجازت دی پھر انہوں نے ساتوں زمینوں اور مٹی کو پھاڑا یہاں تک کہ وہ بھوت تک پہنچے اور اس کو کھائے خدا کے بندے ٹھہر جا اس نے کہا کہ

مَنْ أَنْتَ؟ تَمَّ كُونُ هُوَ؟

آپ نے کہا کہ اَنَا أَبُو بَكْرٍ هَوَّار

میں ابو بکر بن ہوار ہوں

اس نے کہا کہ

أَمَرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ وَلَا أُطِيعَ غَيْرَكَ مِنْ أَهْلِ زَمَانِكَ وَسَكَنِي

”مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہاری اطاعت کروں اور تیرے الی زمانہ میں سے کسی اور کی اطاعت نہ کروں اور پھر وہ ٹھہر

گیا“ ①

آپ کا وصال مبارک

راوی کہتا ہے کہ شیخ نے ایک دن جنگل میں ایک ایسے کنوئیں میں وضو کیا جو کہ معطل پڑا ہوا تھا پھر اس کا پانی بڑھ گیا اور شیریں ہو گیا۔

وہ ”ہواریوں“ میں سے تھے ہوار، کردوں کا ایک قبیلہ ہے جو کہ جنگلوں میں آ رہا تھا۔ وہیں آپ فوت ہوئے آپ کی عمر بڑی ہو چکی تھی وہیں آپ کی قبر ظاہر ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو ان کو بلند انوار نے ڈھانک لیا جس کو اس شان کے لوگوں نے دور و نزدیک سے دیکھ لیا اور حاضرین نے اس طرح کی خوشبو سونگھی کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر خوشبو کسی نے نہ سونگھی ہوگی اور جب آپ کا انتقال ہوا تو اطراف جنگل سے رونے اور چلانے کی آواز آتی تھی مگر لوگ معلوم نہ ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جنوں کی آواز تھی۔ ②

آپ کی شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے پیش گوئی

شیخ ابو محمد شہنشاہی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابو بکر بن ہوار رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ عراق کے اوتاد سات

① بہجۃ الاسرار صفحہ 255 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

نوٹ: مذکورہ بالا واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اولیاء کے تصرفات حکم الہی عزوجل ہوتے ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 255 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہیں۔ ① معروف کرنی، ② احمد بن حنبل، ③ بشر حافی، ④ منصور بن عمار، ⑤ جنید، سری، ⑥ سہل بن عبد اللہ تسری ⑦ عبد القادر جیلی رحمہ اللہ ہم نے کہا کہ کون عبد القادر رحمہ اللہ فرمایا: کہ ایک عجمی سید ہوگا جو کہ بغداد میں رہے گا اور اس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا وہ مجملہ صدیقین ہوگا۔

اوتاد وہ افراد ہیں کہ دنیا کے سردار اور زمین کے قطب ہیں۔ ⑧

شیخ ابو محمد شنبکی رحمہ اللہ

یہ شیخ مشائخ عراق کے بزرگوں میں سے ہیں اکابر عارفین اور آئمہ محققین میں سے ہیں صاحب کرامات ہیں۔ ان کو غیب کی باتوں سے گویا کیا۔ ان کی زبان پر اسرار اور طرح طرح کی حکمتوں کو جاری کیا اور ان کے لئے سینوں میں پورا قبول ڈال دیا خاص و عام ان کی صحبت سے بڑے بڑے لوگوں نے خراج کی ہے۔ جیسے شیخ تاج العارفین ابو الوفا شیخ منصور شیخ مزار شیخ ابو سعید بن ماجہ شیخ مہوب شیخ مواہب شیخ عثمان بن مردہ بطنائین وغیرہم رحمہم۔ یہی وہ شیخ ہیں کہ اپنے شیخ ابو بکر بن ہوار رحمہ اللہ کے بعد عراق میں بزرگی اور راہ حق میں موجودات کے ان اسرار کے جو ان کو دیئے تھے پھیلانے کے لئے کھڑے ہو گئے اللہ جل جلالہ کی طرف زبان صدق سے بلایا پس دلوں کی محبتوں نے اس کو قبول کیا۔ اسرار کے معانی نے لبیک کہا ان کی زندگی پر اجماع ہو گیا۔ مشائخ و علماء نے ان کی عزت کا اشارہ کیا ان کے قول کی طرف رجوع کیا۔ ان کے مرتبہ کا اقرار کیا۔ ان کی عدالت کو ظاہر کیا اور ہر طرف سے طالبان طریق نے ان کا تصدیق کیا۔ ⑨

آپ کی صفات

وہ شریف الاخلاق، لطیف الصفات، کامل آلا داب، وافر عقل، ہمیشہ خوش، چمکنے والے، کثیر التواضع، بڑے باحیا، احکام شرع و آداب سنت پر ہمیشہ چلنے والے اہل فضل کے دوست اہل علم کی تعظیم کرنے والے تھے ان کا قدم نہ پھسلتا تھا اور خواہش نفسانی جس کی لوگ اتباع کرتے ہیں ان کو تھکاتی نہ تھی یہاں تک کہ ان کی موت آگئی۔ ⑩

آپ کا عارفانہ کلام

زبان اہل حقائق پر ان کا کلام نفیس تھا۔ من جملہ ان کے یہ ہے اصل طاقت پر ہیز گاری نفس سے حساب لینا ہے نفس کا اصل

① بہجۃ الاسرار صفحہ 255 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② آپ "شہابک" جو کہ قبائل کرد سے ایک قبیلہ کا نام ہے سے تعلق کی بنا پر شنبکی کہلاتے ہیں۔ (ابو حنظلہ عمرا جمل عطاری)

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 256، 257 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 257 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

حساب خوف و امید ہے۔ خوف و امید کی اصل معرفت وعدہ و وعید ہے اس کی اصل غور و فکر ہے اس کی سردار عبرت ہے حسن خلق تکلیف کا برداشت کرنا، غصہ کم ہونا، رحم زیادہ ہونا ہے اور جو شخص خدا کی آواز نہیں سنتا وہ اس کے داعی کی آواز کیسے سنے گا اور جو شخص اللہ کے سوا کسی اور چیز سے غنی ہوتا ہے تو وہ خدا کی قدر سے حاصل ہے جو شخص اپنے باطن کو مراقبہ و اخلاص سے زینت دیتا ہے اللہ کے ظاہر کو مجاہدہ و اتباع سنت و مخلوق سے وحشت زدہ ہو کر خدا سے محبت کرنے سے زینت دیتا ہے

مخلوق سے وحشت کی علامت یہ ہے کہ خلوت کے مقامات اور شیریں ذکر سے علیحدگی کی طرف بھاگ جائے جو شخص خدا تعالیٰ کو قدرت کے ساتھ نہیں پہچانتا تو اس نے اس کو پہچانا ہی نہیں کیونکہ جب اس نے اس کو پہچان لیا کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ مجھ سے جو میرے پاس ہے لے لے اور وہ غیر کو دے دے اور یہ کہ اپنے فضل سے اس چیز کو کہ میرے پاس نہیں ہے دیتا ہے تب اس نے اس کو پہچانا۔

اور جو شخص ارادہ کرے کہ اپنے یقین کا امتحان کرے تو وہ سوچے کہ اللہ کے ساتھ کیا وعدہ کیا ہے؟ اب دیکھے کہ اس کا دل کس پر زیادہ بھروسہ کرتا ہے؟

جو شخص اللہ کے ساتھ اس کے حکم پر مدد چاہتا ہے اور خدا کے آداب پر اللہ کے لئے صبر کرتا ہے تو وہ مقامات والوں میں سے ہے۔ جو شخص اپنے نفس پر ادب کے ساتھ غالب ہو تو اس نے اللہ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کی۔

مخلوق کا خدا سے حجاب یہ ہے کہ اپنے نفسوں کے لئے تدبیریں کریں اور جس نے سوچا کہ اللہ تو اس کے قریب ہے تو اس کے دل سے اس کے سوا تمام چیزیں دور ہو جاتی ہیں۔ قوم (صوفیاء) نے اپنے نفسوں کو مجاہدوں میں اپنی خواہشوں کو تکلیفوں میں اپنے ارادوں کو مراقبہ میں گم کر دیا ہے پھر ان کی شہوتیں مشاہدہ میں ہو گئی ہیں۔^①

خوش فہمی میں مبتلا لوگوں کے بارے کلام

انہیں کے کلام سے یہ بھی ہے۔ جس شخص کو تم دیکھو کہ اللہ کے ساتھ وہ ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اس کو علم شریعت سے نکال دیتی ہے تو تم اس کے قریب مت جاؤ۔ اور جس کو تم دیکھو کہ وہ ریاست و تعظیم سے تسکین پاتا ہے تو اس سے بچو اور جس کو تم دیکھو کہ وہ اپنے نفس میں مستغنی ہے تو جان لو کہ وہ جاہل ہے۔

اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میرا دل خدا کی طرف ہے اور اس کا ظاہر اس کی گواہی نہیں دیتا تو اس کے دین میں تہمت لگاؤ۔

اور جس کو دیکھو کہ وہ اپنے نفس سے خوش ہے اور اپنے وقت سے تسکین پاتا ہے تو وہ دھوکہ میں ہے۔

جس کو تم دیکھو کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ اطمینان میں ہے اور اس کے ساتھ کمال حال کا مدعی ہے تو اس کی بے وقوفی کی گواہی

دو اور جب کسی مرید کو دیکھو کہ وہ قصائد و اشعار سنتا ہے اور تن آسانی کی طرف اس کا میلان ہے تو اس کی بہتری کی امید نہ کرو۔^②

آپ کی نصیحتیں

اگر تو بھوکا مر جائے تو ایسے فقیر کی ہرگز رفاقت نہ کر جو کہ دنیا کی طرف رجوع کرتا ہے کیوں کہ اس کی رفاقت چالیس (40) دن تک دل کو سخت کر دیتی ہے۔

جو شخص کہ فرض کو سنت کے ساتھ ادا کرے اور حلال کو پرہیزگاری کے ساتھ کھائے ظاہر و باطن میں منہیات سے بچے اور اس بات پر موت تک صبر کرے تو بیشک حقیقت ایمان تک پہنچ گیا۔

دل کی دوستی تین چیزوں سے ہوتی ہے۔ ① دنیا کے ترک کرنے ② خدا کی تقسیم پر راضی رہنے ③ آخرت کے لئے طلب علم کے شغل سے اور جو بندہ بغیر علم کے دنیا کی شہوت حاصل کرتا ہے تو وہ عذاب ہی لیتا ہے۔

بلندیوں کی طرف پہنچنے کے لئے ترقی کی اعلیٰ میٹھی یہ ہے کہ مراد حق کے لئے باطن کی اصلاح ہو۔ قرب کی رویت کے لئے مخلوق کو دور کرنا۔ حجابوں کے رفع کے لئے اللہ ﷻ پر اعتماد ہو۔

اور ولی ہمیشہ اپنے حال کے چھپانے میں رہتا ہے جبکہ تمام مخلوق اس کی ولایت کی باتیں کرتی ہے۔ اللہ ﷻ کی طرف دلوں میں زیادہ قریب وہ دل ہے کہ فقراء کے حصہ پر راضی ہے اور باقی کو فانی پر ترجیح دیتا ہے گزشتہ قضا کی گواہی دیتا ہے اپنے افعال سے ناامید ہوتا ہے اور جب تو کسی چیز سے عاجز ہو تو اپنے ضعف کے دیکھنے سے عاجز نہ ہو۔ ①

آپ نے توبہ کیسے کی؟

شیخ تاج العارفین ابوالوفا رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ ابو محمد شہبکی رحمہ اللہ کا شروع میں یہ حال تھا کہ جنگلوں میں قافلوں کو لوٹتے۔ ان کے ساتھ ان کے ساتھی بھی تھے ایک رات ایک قافلہ کو لوٹا۔ ایک رات ایک قافلہ کو شیخ ابوبکر بن ہوار رحمہ اللہ کے گاؤں میں روک لیا۔ لوگوں کو قتل کیا اور ان کے مال کو تقسیم کیا۔ لیکن جب شیخ ابن ہوار رحمہ اللہ کے حجرہ سے صبح کے وقت آگے بڑھ چلے تو ابو محمد شہبکی رحمہ اللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ۔

شیخ نے تو میرے دل کو پکڑ لیا اور میں ان سے آگے کہیں دائیں بائیں نہیں بڑھ سکتا۔ ان سب نے کہا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں اور جو کچھ ان کے پاس مال وغیرہ تھا سب وہیں ڈال دیا۔

تب شیخ ابوبکر رحمہ اللہ نے اپنے مریدوں سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ اٹھو کہ مقبولوں سے جا ملیں۔ شیخ ان کے ساتھ لکے جب ان لوگوں نے شیخ کو دیکھا تو کہنے لگے۔

اے میرے سردار! حرام ہمارے پیڑوں اور خون ہماری تلواروں میں ہے۔ شیخ نے ان سے کہا اس کو چھوڑ دو کیونکہ جو کچھ تم میں

ہے سب کچھ معاف ہو گیا پھر ان سب نے شیخ کے ہاتھ پر بیعت کی اور شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاح کے لیے تین دن تک متوجہ رہے پھر چوتھے دن انہوں نے کہا کہ اے ابو محمد تم حدادیہ کی طرف جاؤ وہیں پر بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کی طرف (لوگوں کو) بلاؤ کیونکہ تم بے شک شیخ کامل ہو گئے ہو۔

پھر وہ حدادیہ کی طرف چلے آئے جیسا کہ شیخ نے ان کو حکم دیا تھا۔^①

آپ نے تین دنوں میں قرب پایا

شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابو محمد تین دن میں اللہ تعالیٰ تک پہنچ گئے۔ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ تین دن میں اللہ تعالیٰ تک کیسے پہنچ گئے؟ انہوں نے فرمایا:

(تَرَكْتُ الدُّنْيَا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرَةِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَطَلَبْتُ اللَّهَ الثَّلَاثَ طَلَبًا مُجَرَّدًا عَمَّا سِوَاهُ فَوَجَدُوهَا)

”ایک دن میں، میں نے دنیا کو ترک کر دیا۔ دوسرے دن آخرت کو چھوڑ دیا اور تیسرے دن میں نے صرف اللہ تعالیٰ کو طلب کیا جو غیر سے مجرد ہو۔ سو میں نے اس کو ایسا ہی پایا۔“^②

آپ کا فیض عام ہو گیا

(پھر آپ کا) آپ کا ذکر تمام زمانہ میں پھیل گیا تمام دور دور کے راستوں سے لوگ زیارت کے لیے آنے لگے۔ ان کے قرب کی جو خدا کے ساتھ تھی علامت ظاہر ہونے لگی۔ ان کی کرامات پے در پے ظاہر ہونے لگیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعا سے مادر زار اندھوں، برص، جنون والوں کو اچھا کرتا تھا اور تھوڑی چیز میں ان کے سبب برکت ہوتی تھی۔^③

میں نے کب کہا کہ یہ مرجائیں

شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کی رحمۃ اللہ علیہ تھا بیٹھے تھے پھر ان کے اوپر سے سو 100 پرندے گزرے اور ان کے گرد اتر پڑے ان کی آوازیں مل کر بلند ہوئیں تو آپ نے فرمایا: کہ اے رب! انہوں نے مجھے پریشان کر دیا۔ ان کی طرف دیکھا تو سب مر گئے پھر آپ نے کہا کہ

① بہجة الاسرار صفحہ 258 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 9 258 259 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 259 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(يَا رَبِّ وَمَا آرَدْتُ مُوتَهُمْ فَقَامُوا يَتَنَصُّونَ وَطَارُوا)

”خداوند میں نے ان کے مرنے کا قصد نہیں کیا تھا پھر وہ کھڑے ہو گئے اور پر جھاڑ کر اڑ گئے“ ①

﴿﴾ شراب پانی ہو گئی ﴿﴾

شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ایک جماعت پر گزرے جن کے سامنے شراب کے مٹکے اور آلات خوشی تھے۔ آپ نے کہا خداوند ان کی زندگی آخرت میں اچھی کر دے۔ تب وہ شراب پانی ہو گئی اور ان پر اللہ ﷻ نے خوف ڈال دیا پھر تو وہ چلائے اور اپنے کپڑے پھاڑ لئے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ انہوں نے اپنے برتنوں اور آلات کو توڑ دیا۔ ان کی توبہ اچھی ہو گئی۔ ②

﴿﴾ مردہ بکری نے خبر دی ﴿﴾

شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس چڑے آئے جس میں دودھ تھا۔ تب آپ نے ایک چڑے کا قصد کیا اور اس کو پھاڑ دیا اور فرمایا: کہ اللہ ﷻ نے میرے لیے اس بکری کو جس کی یہ جلد ہے زندہ کیا اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ مردہ ہے اور اس چڑہ کو میرے لیے بکایا ہے کہ میں رکنا نہیں گیا۔ ③

﴿﴾ تمہارا شیخ کون ہے؟ ﴿﴾

شیخ علی بن ہتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیخ عزاز بن مستود رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی ہم سے کہے کہ تمہارا شیخ کون ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ عزاز رحمۃ اللہ علیہ اگر کوئی کہے تمہارے شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ کا کون شیخ ہے؟ پھر ہم کہیں گے ﴿أَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾ ④ ”پس وحی کی اپنے بندے کی طرف جو کچھ وحی کی“ یہ بات ان کے شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی تو اپنے مریدوں سے کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں کی طرف چلو اور جب نہر کے دروازہ کے قریب پہنچے تو شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ نکلے اور ان سے ملے اور شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس چند روز رہے۔ ایک دن شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دونوں آنکھیں بند کیں اور آہ کہا تب ان سے شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ اے میرے سردار آپ کا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ میری آنکھ۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بھی آپ دکھائیے۔ جب شیخ نے آنکھ کھولی تو شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ غش کھا کر زمین پر گر پڑے اور ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ حداد یہ کی طرف چل دیئے اور جب شیخ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 259 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 259 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 259 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 259 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

عزاز رحمۃ اللہ علیہ کو ہوش آیا پھر اپنے تمام اصحاب کو جمع کیا اور ان سے کہا جب تم سے کہا جائے کہ تمہارا شیخ کون ہے؟ تو کہہ دیا کہ وہ شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور عزاز رحمۃ اللہ علیہ ہمارے بھائی ہیں۔^①

آپ کے شہر سے مصیبت نہ گزرتی

شیخ علی بن الہسبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سید ابوسعید بن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں شروع میں جب کبھی حدادیہ میں جاتا تو غلاموں میں فرشتے شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کی نوبت بجایا کرتے تھے اور شادیں آسمان میں ان کے دبدبہ و غلبہ کے لیے چلاتے تھے اور میں فرشتوں کو دیکھتا تھا کہ فوج و رفوج ان پر عزت و احترام کے ساتھ سلام فرماتے تھے میں اب یہ بات عراق کے تمام اطراف میں سنتا ہوں۔

میں نے جب کبھی آسمان سے بلا نازل ہوتے دیکھی ہے تو حدادیہ پر سے گزرتے ہوئے پھٹ جاتی اور دور ہو جاتی ہے۔^②

یہ گھر نہیں بنے گا

شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اہل حدادیہ میں ایک گھر بنایا اور اس کو مضبوط بنانے کے وقت کاریگروں میں غضب کرنے لگا۔ اس نے شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک مرید کو قابو کر لیا اور کثرت سے اس کی شکایتیں ہوئیں شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اوپر سے گزرے اور کہا کہ

﴿إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا﴾

”یعنی ہم زمین اور زمین کے رہنے والوں کے مالک ہیں۔“^③

تب وہ گھر اوپر سے گر پڑا اس کی بنیادیں ٹوٹ گئیں شیخ نے فرمایا: کہ یہ کبھی اونچا نہ ہوگا مگر یہ کہ خدا چاہے ان کا یہ حال تھا کہ جب اس کی بنیاد مضبوط بناتے تھے تو وہ گر جاتی تھی ان گھر والوں کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ کبھی اس کی دیوار کو اونچا کریں۔^④

میں نے اللہ ﷻ سے کہا

شیخ کی خدمت میں ان کا ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ بادشاہ کے پاس کسی کو بھیجے وہ مجھ کو اس قدر مال دے کہ میں اس سے اپنی ذریت کی مدد کر سکوں۔ اگلے دن مرید آیا اور کہنے لگا کہ اے میرے سردار! کیا آپ نے کسی کو سلطان کی خدمت میں بھیجا؟ شیخ نے اس سے کہا بلکہ میں نے اس سے (یعنی اللہ ﷻ سے) کہا تھا تو اس نے مجھ سے کہا ہے کہ اس کو جب تک وہ زندہ

① بہجة الاسرار صفحہ 259، 260 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 260 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بار 14 مریم 40

④ بہجة الاسرار صفحہ 260 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

رہے گا میں کسی مخلوق کا محتاج نہ کروں گا۔

پھر اس کا یہ حال تھا کہ جب بھوکا ہوتا تو اللہ ﷻ ایسے شخص کو اس کی طرف بھیج دیتا کہ وہ اس کی مرضی کے موافق اس کو کھانا کھلا دیتا اور جب برہنہ ہوتا تو اللہ ﷻ اس کے لیے وہ کپڑا بھیجتا جو پہن لیتا اور جب چاندی یعنی روپیہ کا محتاج ہوتا تو اللہ ﷻ اس کی طرف بغیر سوال کے بھیج دیتا اس کی ہمیشہ یہی حالت رہی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔^①

رسول اللہ ﷺ خواب میں آئیں گے

شیخ کو ایک شخص نے کہا کہ اے میرے سردار جب تو بادشاہ اللہ ﷻ کی خدمت میں حاضر ہو تو اس سے میری نسبت دریافت کرنا۔ شیخ نے تھوڑی دیر سر نیچے کیا اور پھر کہا میں نے اس سے تیری نسبت پوچھا تو فرمایا:

﴿نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾

”یعنی اچھا بندہ ہے۔“ بیشک وہ رجوع کرنے والا ہے (خدا کی طرف)۔^②

اور عنقریب تو آج کی رات رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھے گا۔ وہ تمہیں اس بات کی خبر دیں گے۔ پھر اس شخص نے خبر دی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو اس رات خواب میں دیکھا آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: کہ شیخ ابو محمد ہشکی نے سچ کہا ہے میرے حق میں بیشک کہا گیا ہے۔ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ^③

آپ کا وصال

شیخ شاکہ میں جو کہ کرد کے ایک قبیلہ کا نام ہے حداد یہ میں سکونت رکھتے تھے جو کہ جنگل کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اور اس میں وہ فوت ہوئے ان کی عمر بڑی ہو گئی تھی آپ کی قبر بھی وہیں ظاہر ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔^④

آپ کا شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے ارشاد

حضرت شیخ ابوالفتح مواہب بن عبدالوہاب ہاشمی جیلانی فرماتے تھے کہ میں نے سنا کہ شیخ ابو محمد ہشکی جیلانی فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی عنقریب عراق میں وسط قرن پنجم میں پیدا ہوں گے اور ان کی فضیلت کی تصریح کرتے تھے۔ جو میرا علم ان کی نسبت ہے وہ میرے کانوں سے تجاوز کر گیا ہے پھر مجھے مقامات اولیا کا کشف ہوا پھر معلوم ہوا کہ وہ ان کے صدر ہیں اور مقربین کے مراتب کا کشف ہوا تو دیکھا کہ وہ ان سے بلند تر ہیں، مکاشفین کے اطوار کا مکاشفہ ہوا تو دیکھا کہ وہ ان کے بزرگ ہیں عنقریب اللہ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 260 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② پارہ سورہ ص 30

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 260 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 260 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ان کو ایسا مقرب بنائے گا کہ اس میں ان کے سچے مرید اور ہاتھی علماء کے سوا اور کوئی ظاہر نہ ہوگا وہ ایسے ہوں گے کہ ان کے افعال کی امتداد کی جائے اور مقرب اللہ ان کی برکت سے اپنے بندوں میں سے ایسے لوگوں کو بھیجے گا کہ جن کے بڑے درجات ہوں گے وہ ایسے ہوں گے کہ اللہ ان کے سبب اور امتوں پر قیامت کے دن فخر کرے گا۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُ اور ان کا جنت ٹھکانا کرے گا۔^①

(3) شیخ عزاز بن مستودع بٹائی

یہ شیخ مشائخ عراق میں سے سرداران عارفین اور اعلیٰ مقربین میں سے ہیں صاحب کرامات وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے موجودات میں ان کو تصرف دیا احوال نہایت پران کو قدرت دی۔ اسرار ولایت پران کو مالک کیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے بدل دیا۔ عادات کو ان کے لیے خرق کر دیا۔ ان کے ہاتھوں پر خرق عادات کو ظاہر کیا۔ غیب کی باتوں پران کو گویا کیا۔ ان کی زبان پر حکمت کی باتیں جاری کیں

ان کے لیے قبول عام مخلوق کے نزدیک دیا۔ ان کے سینے ان کی ہیبت سے بھر دیے۔ ان کے دلوں کو ان کی محبت کے ساتھ آباد کر دیا راد حق کے چلنے والوں کا ان کو پیشوا بنا دیا۔ اس شان کے وہ ایک رکن ہیں اور ان کے بڑے اماموں کے سردار ہیں ان کے محققین علماء کے صدر ہیں، ان کے سردار ہیں جو اس طرف لے جاتے ہیں علم و عمل زہد حکیم ہیبت جلالت کے لحاظ سے احکام میں طاقت ور اور عقلمند ہیں۔

ان کے پاس صلحا اور اہل مراتب کی ایک جماعت جمع ہوئی تھی اور ان سے علم طریقت، آداب حقیقت کو سیکھا تھا اس سے فائدہ حاصل کیا تھا ان کی صحبت میں انہوں نے تخریج کی تھی اصحاب احوال کی ایک بڑی جماعت ان کی ارادت کی قائل تھی۔

جنگل کے مشائخ نے ان کا لقب ”باز اشہب“ رکھا ہوا تھا ان کی تعظیم کرتے تھے اور ان کے قدر کو بڑھاتے تھے وہ بزرگ صفات لطیف کامل آداب دائم توجہ ظاہر روشن بڑے حیا دار وافر عقل، احکام شرع کے بڑے پابند آثار سنت کے اتباع میں ہمیشہ رہنے والے احکام الہی کے پابند اللہ کی تقدیروں کے محب الہی دین کے دوست الہی فضل کی عزت کرنے والے، اس کے ساتھ ہمیشہ مجاہدہ کرنے والے، مقام مراقبہ کے پابند باطن و ظاہر میں طریقہ سلف کے ہم بغل تھے۔^②

کھجوروں کے کچھے قریب ہو گئے

شیخ عزاز بٹائی نے پاکستان میں جا رہے تھے کہ ان کی طبیعت نے کھجور کھانے کی خواہش کی پھر ان کے لیے کھجوروں کے کچھے قریب ہو گئے۔ یہاں تک کہ زمین سے لگ گئے۔ آپ نے اس میں سے کھجوریں کھالیں پھر وہ اپنے حال پر ہو گئے جیسے کہ پہلے

① بھجۃ الاسرار صفحہ 261 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② صفحہ نمبر 260-261 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جن اور شیر آپ سے باتیں کرتے ﴿﴾

آپ سے جن اور شیر باتیں اور محبت کرتے تھے۔ وحشی جانور بھی الفت کرتے تھے اور پرندے آپ کے پاس ٹھکانا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو اللہ ﷻ سے محبت کرتا ہے ہر شے اس سے محبت کرتی ہے اور جو خدا سے باتیں کرتا ہے اس سے ہر شے باتیں کرتی ہے جو شخص خدا سے ڈرتا ہے ہر شے اس سے ڈرتی ہے جو خدا تک پہنچ جاتا ہے اس سے ہر شے اس کے جلال کی وجہ سے پیچھے ہو جاتی ہے جو شخص خدا کو پہچانتا ہے تو ہر شے اس سے بیگانہ ہوتی ہے اس وجہ سے کہ اس کو ایک بڑی چیز (خدا نے) دی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ سے ہر شے مخاطب ہوتی تھی یہاں تک کہ جمادات پتھر وغیرہ اور ہر چیز ان سے ڈرتی تھی یہاں تک کہ ان کی حیثیت سے قریب تھا کہ ان کو لرزہ چڑھ جائے۔
آپ کا ہم مجلس آپ سے ایسی محبت کرتا تھا کہ آپ کے سوا اوروں کو بھول جاتا۔ یہاں تک کہ جن مقامات میں بیٹھتے تھے تو ان کے جدا ہونے کے بعد محبت اور راحت پائی جاتی۔^②

نو جوان زندہ ہو گیا اور شیر مر گیا ﴿﴾

آپ ایک شیر پر گزرے کہ جس نے جنگل میں ایک نو جوان کو پھاڑا تھا اس کی پنڈلی کو دو ٹکڑے کر دیا تھا اس شیر نے راستہ بند کر رکھا تھا۔ لوگوں کو تھکا دیا تھا تمام جنگل کے لوگ اس سے تنگ آ گئے تھے تب شیخ اس پر چلائے تو وہ عاجزانہ صورت میں بھاگنے لگا۔ آپ کے سامنے دونوں رخسار زمین پر ملنے لگا پھر شیخ نے زمین پر سے ایک کنکر چنے کے برابر لیا اور اس کو پھینکا تو وہ وہیں مردہ ہو کر گر پڑا۔

پھر شیخ اس نو جوان کی طرف آئے اور جو پنڈلی اس کی ٹوٹ گئی تھی اس کو اس کے مقام پر رکھ دیا اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور اپنے گھر کی طرف چلا گیا ان کو اس امر کی اطلاع دی لوگ آئے اور شیر کا چمڑا اتار لیا شیخ اس کے تھوڑے دنوں بعد فوت ہو گئے۔^③

خلیفہ کو پیشین گوئی ﴿﴾

خلیفہ بامر اللہ نے شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ کو جنگل سے بغداد کی طرف اس لیے طلب کیا کہ ان سے برکت حاصل کرے۔ جب وہ محل

① بہجۃ الاسرار صفحہ 263 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 263، 264 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 264 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں داخل ہوئے اور دہلیزوں سے گزرے تو جس پردے پر ان کی نظر پڑتی تھی وہ کلوے کلوے ہو جاتا پھر جب مقتدی سے آپ کی ملاقات ہوئی تو شیخ نے اس سے کہا کہ منقریب ایک منجی بادشاہ ایسے لشکر کے ساتھ قصد کرے گا کہ تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن میں نے بلاشبہ حیرے لشکر کو اس کے لشکر کی گردنوں کا اور چھ کو اس کی گردن کا مالک بنا دیا ہے۔

سوا یک مدت کے بعد منجم کا بادشاہ بغداد کی طرف ایک بڑے لشکر کو لے کر آیا مگر وہی حال ہوا جیسا کہ شیخ نے فرمایا تھا۔ بادشاہ قید ہو گیا اور چند روز بغداد میں مقید رہا پھر بہت سارا مال فدیہ کے طور پر دیا۔

اور شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ نے جب کہ پردوں کی طرف دیکھا تو وہ پھٹ گئے۔ تب انہوں نے کہا کہ جب حجاب ان کی سانسوں سے پھٹ گئے اور ان کی ہمت نے لپٹ گئے تو پردے ان کی نظر سے کیسے نہ پھٹیں؟^①

پھر ریت سے بدل گیا ﴿﴾

شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا ایسے حال میں کہ وہ پہاڑ کے نیچے تھے کہ حال میں کیا قوت ہوتی ہے تو فرمایا: کہ جس کے لیے ہر ٹھوس چیز نرم ہو جائے اور سخت عاجز ہو جائے پھر پہاڑ سے ایک سخت پتھر لیا سو ان کے ہاتھ میں ریت کی طرح ہو گیا۔^②

پانی کی مچھلیاں کھانا لے کر آئیں ﴿﴾

آپ کے خادم نے کہا میں نے اپنے شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ پر شروع میں ایک حال وارد ہوا کہ جس میں میں چالیس دن تک استغراق میں رہا نہ میں کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اس میں مجھے دو امر میں تیز نہیں ہوتی تھی پھر میں اپنے ہوش میں آیا۔ اپنے نفس سے سترہ (17) دن تک مجھ کو ذہول ہو گیا پھر میں اپنی عادت کی طرف لوٹ آیا اور میرے نفس نے گیہوں کی گرم روٹی اور بھنی ہوئی مچھلی اور میٹھے پانی کا جو کہ نئے برتن میں ہو اس کی خواہش کی۔ اس وقت میں نہر کے کنارہ پر تھا پھر میں نے بھنور میں ایک سیاہ شکل دیکھی اور جب وہ میرے نزدیک ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین مچھلیاں ہیں جو کہ پانی میں تیرتی ہیں ان میں سے ایک کی پیٹھ پر روٹی ہے اور دوسری کی پیٹھ پر ایک برتن ہے جس میں مچھلی بھنی ہوئی ہے اور تیسری کی پیٹھ پر نیا سرخ برتن ہے اور موم میں ان سب کو دائیں بائیں تھپڑ مارتی ہیں اسی طرح وہ چلتی رہیں حتیٰ کہ میرے پاس آ پہنچیں پس ان میں سے ہر ایک مچھلی نے جو کہ اس پر تھا میرے سامنے لا کر ڈال دیا گو یا وہ انسان ہے جو کہ دوسرے انسان کے سامنے وہ چیز رکھتا ہے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے پھر وہ پانی میں چھپ گئیں اور میں نے روٹی کو لے لیا تو دیکھا کہ وہ سفید گیہوں کی روٹی ہے جیسے کہ کھجور کا گودہ گرم ہوتا ہے جس کی ہوا اونچی ہوتی ہے پھر میں نے بھنی ہوئی مچھلی کھائی اور نئے برتن سے پانی پیا کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر شیریں نہ پیا تھا۔ کھانے اور پانی سے میرا پیٹ بھر گیا اور اس میں سے دسواں حصہ بھی کم نہ ہوا میں نے باقی کو چھوڑ دیا اور چل دیا۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 264، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 264، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 264، 265، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان



آپ کا وصال اور قبر مبارک

آپ ”بطاح“ کی زمین میں سے ”نقیسات“ کے کنارہ پر رہنے لگے اور وہیں فوت ہوئے آپ کی عمر بڑی تھی اور ان کی وفات شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے پہلے ہوئی تھی ایسا ہی مجھ کو معلوم ہوا ان کی قبر وہاں پر ہے جس کی ظاہر از یارت کی جاتی ہے۔^①

آپ کا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے ارشاد

شیخ عزاز بن مستودع بطاحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بیشک بغداد میں ایک جوان عجیب سید داخل ہے جس کا نام ”عبدالقادر“ ہے۔ عتقرب وہ بیست کے مقامات میں چلے گا اور بزرگ کرامات میں ظاہر ہوگا۔ غلبہ سے غالب ہوگا۔ محبت کی بلندی میں بلند ہوگا ایک مدت تک موجودات اور جو اس میں فاضل مفضول ہوں گے سب اس کے سپرد ہوں گے جمکین میں اس کا قدم راسخ ہے حقائق میں اس کا ہاتھ سفید ہے کہ ازل میں اس کے سبب ممتاز ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حضرت قدس میں اس کی زبان ہے وہ ان صاحبان مراتب میں سے ہے کہ جو بہت سے اولیاء اللہ سے بڑھ چکے ہیں۔^②

(4) شیخ منصور بطاحی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ عراق کے اکابر مشائخ اور بڑے عارفوں ہوشیار محققین، سرداران مقررین میں سے ہیں صاحب کرامات وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا ہے وجود میں ان کو تصرف دیا ہے احوال کی قدرت دی ہے، اسرار کا ان کو مالک کر دیا ہے، موجودات کو ان کے لیے بدل دیا۔ اسباب کو ان کے لیے خرق کر دیا۔ ان کو مغیبات سے ناظر کیا۔ ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کر دیا۔ ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا خاص و عام کے نزدیک ان کو پورا مقبول کر دیا۔ ان کی ہیبت سے لوگوں کے سینے بھر گئے اور دل محبت سے بھرے۔ ان کو سالکین کا پیشوا بنایا صادقین پر ان کو حجت بنا دیا۔ جو لوگ اس راستہ کی طرف لوگوں کو بلا کر کھینچ رہے ہیں ان کے صدر ہیں علماء احکام معرفت اور دانائی کے راستوں کے بڑے سرداروں کے جھنڈے اور نشان ہیں آپ کی طرف آپ کے وقت اس کی ریاست سپرد کی گئی ان کے امور کی باگیں آپ کے زمانہ میں آپ کو دی گئیں وہ شیخ بزرگ پیشوا ابو الحسن احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں ہیں ان کی صحبت سے تخریج کی۔ ان کی طرف احوال جلیلہ کی بڑی جماعت منسوب ہے مقامات عالیہ والوں کی ایک جم غفیر جماعت ان کی شاگرد ہے اور صلحاء کی ایک جماعت ان کے ارادہ کی قائل ہے۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 265 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 265 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 265-266 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کی والدہ کے لئے قیام کرنا

شیخ منصور علیہ السلام کی والدہ حاملہ ہونے کی حالت میں ان کے شیخ، شیخ ابو محمد علیہ السلام کی خدمت میں جاتیں اور دونوں میں باہمی ادب کا رشتہ تھا شیخ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ آپ سے یہ امر یہ نگرار ثابت ہوا۔ آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کہ میں اس بچہ کی تعظیم کے لیے جو اس کے حکم میں ہے کھڑا ہوا کرتا ہوں کیونکہ وہ خدا کے مقربوں اور اصحاب مقامات میں سے ایک ہے اس کی بڑی شان ہوگی علماء مشائخ ان کی تعظیم و عزت پر اتفاق رکھتے ہیں۔ ان کے مرتبہ کے اقرار ان کے منزلت کے اعتراف ان کے قول کی طرف رجوع کرنے ان کے حکم کی طرف بھرنے ان کے آداب پر چلنے ان کے ظہور عدالت پر اجماع ہو چکا ہے۔ ان کی زیارت کا قصد کیا گیا اور ہر طرف سے عذریں آتی تھیں۔

وہ خوبصورت ہارونق تھے۔ کامل الا آداب، جمیل الصفات، کریم الاخلاق، دائم خندہ پیشانی تھے اور اس کے ساتھ مجاہدات کا لزوم سلف کے طریقہ کا التزام راحت و رنج میں رکھتے تھے ظاہر و باطن میں آداب شرع کا لحاظ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام میں سختی اور نرمی میں محبت سے چلتے تھے ان کا طریقہ کبھی اوج نہ مانتا تھا۔^①

علوم و حقائق میں آپ کا کلام

علوم حقائق میں ان کا کلام بزرگ تھا منجملہ ان کے یہ ہے۔ جس نے دنیا کو پہچانا اس میں زاہد بنا اور جس نے آخرت کو پہچانا اس میں رفعت کی۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا تو اسی کی رضا مندی کا احترام کیا۔ جس نے اپنے نفس کو نہ پہچانا وہ غرور میں ہے۔ غفلت اور سختی سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو نہیں آزماتا۔

جس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس کو بیداری و خواب میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ جوں جوں بندہ کا (دنیاوی) مرتبہ اونچا ہوتا ہے اسی قدر عذاب اس کی طرف جلدی کرتا ہے۔

مضطربین کا زور راہ صبر ہے عارفین کا درجہ رضا ہے پس جو صبر پر صبر کرے وہ صابر ہے جو شخص دین کو لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگتا ہے تو وہ اس کو اپنے رزق میں متہم کرتا ہے اور وہ اس کے لیے بھاگتا ہے نہ اس کی طرف دنیا کی موجودات اگر دنیا کے ترک پر تیری مدد نہ کریں تو وہ تیرے مخالف ہیں نہ تیرے قاتلوں کے

اولیاء اللہ کی تین خصلتیں ہیں۔ ① ہر شے میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔ ② اس سے ہر شے سے بے پرواہی۔ ③ ہر حال میں ان کی طرف رجوع کرنا۔^④

① بیحۃ الاسرار صفحہ 266 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیحۃ الاسرار صفحہ نمبر 267 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جسے چاہتے فتح دلاتے

حضرت ابوالحسن عبداللطیف بن شیخ الشیوخ ابوالبرکات اسماعیل نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے سنا اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے تھے مجھ کے لشکر نے ایک دفعہ شیخ منصور بطاحی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں بغداد کا قصد کیا اور جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ ایک اونچے ٹیلے پر جو دونوں لشکروں کے سامنے تھا اپنے مریدوں میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بڑھایا اور فرمایا: کہ یہ عراق کا لشکر ہے اور پھر بائیں ہاتھ کو پھیلایا اور کہا کہ یہ مجھ کا لشکر ہے پھر دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تب دونوں لشکر لڑے پھر آپ نے بایاں ہاتھ روک لیا اور اس کی انگلیوں کو تختی سے بند کر لیا تب عراق کے لشکر پر مجھ کا لشکر غالب آیا اور عراقی ہماگ نکلے پھر دائیں ہاتھ کو پھیلایا اور اس کی انگلیوں کو تختی سے جمع کیا تو عراق کا لشکر مجھی لشکر پر غالب آیا اور مجھی بری طرح بھاگے اور عراقی اپنے گھروں کو فتح مند اور خوشحال واپس آئے۔^①

شیر کو ڈانٹا تو مر گیا

حضرت شیخ پیشوا ابوالحسن علی بن ہتی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ منصور بطاحی رحمۃ اللہ علیہ کا بر مشائخ سے تھے۔ پورے تصرف والے مقبول الدعا ظاہر اکرامات کثیر البرکات بڑے رعب والے حکم پروردگار ان کی ایک نگاہ سے وہی ہوتا تھا جس کا وہ ارادہ کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک دن جنگل میں شیر پر گزرے جس نے ایک مرد کو پھاڑا تھا اور اس کے بازو کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے آپ شیر کی طرف آئے اور اس کی پیشانی کو پکڑ کر فرمایا:

(اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَا تَتَعَرَّضُوا الْجَبَرِيتَا)

”کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ہمارے پڑوسیوں کے درپے نہ ہوا کرو“

وہ شیر عاجزی کرنے لگا اور مرد کو چھوڑ دیا شیخ نے اس سے کہا کہ

(مَنْ يَأْذُنُ اللّٰهَ) ”خدا کے حکم سے مر جا“

(فَوَقَعَ الْأَمْدُ مَيْتًا) ”تو وہ شیر مردہ ہو کر گر پڑا“

شیخ نے جو مرد کا بازو الگ ہو گیا تھا اس کو لے کر اس کی جگہ پر رکھ دیا اور کہا:

(يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)

اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باندھ دیا پھر اس کا بازو تندرست ہو گیا گویا کہ اس کو کوئی تکلیف ہی نہ پہنچی تھی اس نے اسی ہاتھ سے شیر کی

کھال اتاری۔^②

تم نے چھوڑا ہم نے دیا

ایک شخص آپ کی خدمت میں مصر سے آیا اور آپ سے کہا کہ اے میرے سردار! میں آپ کی طرف مصر سے ہجرت کر کے آیا ہوں اور میں نے اپنا مال اپنی اولاد اپنا وطن اپنی وجاہت سب کچھ آپ کی خدمت میں رہنے کی خواہش سے چھوڑ دیا۔ تب شیخ نے مرد کے سینہ میں پھونک ماری تو اس کے دل میں ایک چمک بچنی جس سے اس کو ملکوت اعلیٰ کا کشف ہو گیا اور فرمایا: کہ یہ (انعام) تیرے مال اولاد وطن چھوڑنے پر ہے پھر ایک مہینہ کے بعد اس کے سینہ میں پھونکا تو بقایا اس سے محو ہو گئی اور تمام مزے اس سے جاتے رہے اور فرمایا: کہ یہ (انعام) تجھ کو تیری جاہ و ریاست کے ترک کی وجہ سے ہے پھر ایک مہینہ کے بعد اس کے سینہ میں پھونکا اور اس کا مقام اللہ ﷻ کے سامنے دکھادیا اور اس کے سامنے کھڑا کر دیا گیا اور فرمایا: کہ یہ (انعام) اس لیے کہ تو نے میری طرف ہجرت کی ہے۔

اور فرمایا: اے شخص! میں نے تجھ کو اللہ ﷻ سے مانگ لیا ہے اس نے تجھ کو مجھے دے دیا ہے۔ مجھ کو تیرے ہارے میں تعریف دیا ہے اور تیرے انعام کو میرے ہاتھ پر رکھ دیا ہے۔ یہ تیری غایت ہے کہ جس کے پاس تو قائم ہے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ شخص اسی حال پر ثابت رہا یہاں تک کہ وہ جنگل ہی میں فوت ہو گیا۔^①

معصیت کو رحمت بنا دیا

حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمن طفسوخی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ منصور رحمہ اللہ کے زمانہ میں آسمان کی طرف سے عراق پر بلا نازل ہوتے ہوئے دیکھی تھی جس طرح کہ بادل کا ٹکڑا ہوتا ہے کہ تمام دینوں اور بدنوں کو شامل تھی تب شیخ منصور رحمہ اللہ نے اس کے دفع کرنے میں اذن مانگا تو ان کو اذن دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ: (قَدْ رَحِمْتَ اَرْضُ اَنْتَ بِهَا وَوَهَبْتَ سَاءَ يَهُم بِكَ) ”جس زمین پر تم ہو اس پر رحم کیا گیا اور تمہاری خاطر ان کی برائیاں تم کو دی گئیں۔“

پھر شیخ نے ایک شاخ لی اور اس کے ساتھ آسمان اور بلا کی طرف اشارہ کیا اور یہ کہا کہ خداوند اس کو ہم پر رحمت بنا دے وہ بادل بن گیا اور برس گیا اور لوگوں نے اس سے بہت فائدہ حاصل کیا۔^②

برف کی طرح پگھل جانا

شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ منصور رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ محبت کیا ہے؟ تو فرمایا: میں سنتا تھا کہ عاشق اپنے خمار میں مست ہے اپنی شراب میں حیران ہے سکر سے حیرت ہی کی طرف نکلتا ہے اور حیرت سے سکر ہی طرف جاتا ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 268 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 268 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

پھر آپ ایک درخت کی طرف کھڑے ہوئے جو کہ بڑا دروازہ تھا اس کے پاس سانس لیا وہ خشک ہو گیا اور اس کے پتے جھڑ پڑے پھر آپ نے فرمایا: کہ محبت کی مثال اس ہولناک آواز کی ہے کہ جس میں آگ ہو یا ہوا جس میں کہ ہلاکت ہو اگر درختوں پر پڑے تو وہ مٹ جائیں اگر سمندروں پر چلے تو بے قرار ہو جائیں اگر پہاڑوں پر تیزی سے چلے تو گر پڑیں اور جب دلوں کے جنگل میں اتر آئے تو موجودات کا کچھ اثر باقی نہ رہے پھر تو وہ موجودات سے کوئی خبر نہ سنے اور پھر مزید اشعار پڑھے:

پھر ہم سے کہا کہ فلاں شخص کی طرف چلو اور جنگل کے ایک بڑے جلیل القدر شخص کا نام لیا اس سے جا کر محبت کی نسبت پوچھو۔ وہ تم کو اس کی خبر دے گا۔

راوی کہتا ہے کہ ہم اس کے پاس آئے اور اس سے پوچھا پھر وہ چپ کر گیا اس کے بعد وہ ایسا گھلا جس طرح آگ پر رات گ قطرہ قطرہ ہو کر گھلتی ہے ہم اس کو دیکھتے تھے یہاں تک کہ وہ جاری پانی کی طرح ہو گیا پھر اس کے پاس مشائخ آئے اور اس کو روٹی میں لپیٹ کر مقبرہ دارودان میں جو کہ واسط میں ہے دفن کر دیا۔^①

بیٹا نہیں بھانجہ

آپ جنگل کی زمین میں نہر ”د فلی“ پر رہتے تھے اسی کو وطن بتالیا تھا یہاں تک کہ اس میں فوت ہوئے ان کی عمر بڑی تھی وہیں ان کی قبر ہے جس کی لوگ زیارت کرتے ہیں۔

اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان کی بیوی نے ان سے کہا کہ اپنے فرزند کے لیے وصیت کرو۔ آپ نے کہا نہیں بلکہ میرے بھانجے ”احمد“ کے لیے پھر جب بیوی نے دوبارہ کہا تو آپ نے اپنے بیٹے اور بھانجے دونوں سے کہا کہ میرے پاس کھجور کے بیڑ لاؤ تب بیٹا تو بہت سے لے گیا لیکن بھانجہ کچھ نہ لایا آپ نے اس سے کہا کہ

(يَا أَحْمَدُ وَلِمَ لَمْ تَأْتِنِي بِشَيْءٍ) ”اے احمد تم کیوں نہ کچھ لائے؟“

اس نے جواب دیا کہ

(إِنِّي وَجَدْتُهُ كُلَّهُ يَسْبَحُ فَلَمْ أُسْتَطِعْ أَنْ أَقْطَعَ مِنْهُ شَيْئًا)

”میں نے سب کو پایا کہ وہ خدا کی تسبیح کرتے ہیں اس لیے مجھ سے نہ ہوسکا کہ میں ان کو کاٹوں“

پھر شیخ نے بیوی سے کہا کہ میں نے کئی دفعہ سوال کیا میرا بیٹا ہو تو مجھ سے کہا گیا نہیں بلکہ تمہارا بھانجہ احمد ہوگا۔^②

آپ کا ارشاد شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں

حضرت شیخ منصور بطاحی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کی ایک جماعت کہتی تھی کہ ہمارے شیخ منصور رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا اور ان دنوں وہ ابھی جوان تھے تو شیخ نے فرمایا: کہ عنقریب ایک زمانہ آتا ہے کہ جس میں لوگ ان کے محتاج ہوں گے اور عارفین

① ملخص بھجۃ الاسرار صفحہ 269 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 270 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں ان کا مرتبہ بلند ہوگا اور وہ ایسے حال میں فوت ہوگا کہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف زمین والوں سے اس وقت زیادہ محبوب ہوگا جس جو شخص تم میں سے وہ وقت پائے تو ان کی عزت کرے اور ان کے امر کی تعظیم کرے۔^①

(5) تاج العارفین ابوالوفا

یہ شیخ اپنے وقت میں عراق کے مشہور مشائخ میں سے ہیں اور اپنے زمانہ میں بڑے صاحب کرامات تھے۔
 مشائخ عراق کی بڑی جماعت نے ان سے تخریج کی ہے جیسے ① شیخ علی بن الہیثمی ② شیخ بقا بن بطو، ③ شیخ عبدالرحمن طفسوخی، ④ شیخ مطربادرائی۔ ⑤ شیخ ماجد کردی ⑥ شیخ احمد بقلی یمانی وغیرہم رحمہم اللہ
 ان کے شاگرد اتنے ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ان کے چالیس 40 ایسے خادم تھے جو کہ صاحب حال تھے۔ عراق کے مشائخ ذکر کرتے تھے کہ ان کے مریدوں میں سے ان کے علم کے ماتحت سترہ (17) سلطان تھے جنک کے مشائخ فرماتے تھے کہ ہم اس شخص پر تعجب کرتے ہیں کہ جو شیخ ابوالوفا رحمہ اللہ کا ذکر کرے پھر وہ اپنے چہرہ پر ہاتھ نہ پھیرے اور نہ خدا کا نام لے اور نہ نبی ﷺ پر درود پڑھے تو کیسے اس کا چہرہ ان کی ہیبت کی وجہ سے نہ گرے۔^②

کاف سے قاف تک

وہ اول شخص ہیں کہ جن کا نام عراق میں جہاں تک مجھے معلوم ہے ”تاج العارفین“ رکھا گیا ہے اور یہ وہی ہیں کہ جنہوں نے کہا ہے کہ شیخ کبھی شیخ نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ کاف سے قاف تک پہچان لے۔
 آپ سے پوچھا گیا ”کاف“ اور ”قاف“ کیا ہے آپ نے فرمایا: کہ اس کو اللہ ﷻ تمام موجودات پر ابتدائے خلقت سے جو کلمہ کن سے ہوئی ہے اس مقام تک مطلع کر دے۔ (کہ یہ کہا جائے گا)
 ﴿وَقَفُّهُمْ إِنَّهُمْ تَسْأَلُونَ﴾

”یعنی ان کو ٹھہراؤ بے شک ان سے پوچھا جائے گا۔“^③

آپ کا عارفانہ کلام

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کی قطبیت کا ذکر کیا گیا ہے ان کی کرامات و مناقب میں ایک کتاب جمع کی گئی ہے اہل حقائق کی زبان پر ان کا بلند کلام تمام تعامن جملہ اس کے یہ ہے۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 270 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان
 ② بہجۃ الاسرار صفحہ 270 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان
 ③ بارہ الصافات 24 بہجۃ الاسرار صفحہ 271 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جس شخص کو نظر کا اثر پریشان کر دے اور خبر کا سنا بے قرار کر دے وہ شقوں کے جنگلوں میں چلتا ہے وہ زمانہ کی طرف توجہ نہیں کرتا اور اپنی پریشانی میں یہ کہتا ہے کہ ایسے وصل کی طرف جس سے میں زندہ رہوں کیوں کر راستہ ملے۔
یہ بھی ان کا کلام ہے۔

ذکر وہ ہے کہ اپنے وجود سے تجھ کو تجھ سے غائب کر دے اور تجھ سے اپنے شہود کی وجہ سے (ہوش) لے لے۔ ذکر شہود حقیقت اور عادات کے کم ہونے کا نام ہے۔

اجسامِ قلمیں ہیں اوراقِ تختیاں ہیں نفوسِ پیالے ہیں و جدا یک انگار ہے جو بھڑکتا ہے پھر نظر سے جو چھینی جاتی ہے اور عہد کے فنا ہونے کے وقت حضوری میں دل کی باتوں کی قوت ہو غلبہ شہود کی وجہ سے مشاہدہ کے سمندر میں دل مستغرق ہو۔

جو شخص اپنے معاملہ میں اللہ ﷻ کے لیے اخلاص کرتا ہے تو وہ جھوٹے دعوے سے چھوٹ جاتا ہے۔
جو شخص کہ اپنے وقت کے حکم کو ضائع کرتا ہے وہ جاہل ہے اور جو اس سے قاصر رہے وہ غافل ہے اور جو اس کا اہتمام کرے وہ عاجز ہے۔

تسلیم یہ ہے کہ نفس کو میدانِ احکام میں چھوڑ دے اور اس پر شفقت جو آئندہ خیالات سے ہوتی ہے ترک کر دے۔^①

تم اس انگوٹھی کے مکان میں ہوتے

حضرت ابو محمد عبدالرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ سے "طفسونج" میں سنا گیا فرماتے تھے کہ میں نے غلبہ وقت میں یہ کہا کہ میں جب تک زندہ ہوں "قلعینیا" کی طرف نہ جاؤں گا اور وہاں کے لوگوں کی مجھے ضرورت نہیں۔ میری مراد اس سے شیخ تاج الدین ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ تھے پھر میں نے اس کے بعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے استغفار کی اور ان کی خدمت میں آیا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: کہ اے عبدالرحمن! تم نے ایسا ایسا کیا تھا؟

میں نے کہا جی ہاں فرمایا: کہ اب دن میں سے کون سا وقت ہے
میں نے کہا ظہر کا وقت ہے پھر آپ نے بیچ کی انگلی کو انگشتِ شہادت پر رکھا اور فرمایا: کہ دیکھ اب کیا وقت ہے؟ تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کالی رات ہے۔ میں نے کہا اے میرے سردار! اس وقت میری نگاہ میں رات ہے پھر اپنی انگشتِ شہادت سے نکالا اور اپنے مہصے کے کنارہ کو اٹھایا اور ہاتھ سے چھوڑ دیا اور فرمایا: کہ میرے قریب ہو اور دیکھ کہ انگوٹھی کہاں گئی؟

میں نے دیکھا کہ وہ ایک ہادیہ ہے آگ میں جو کہ زمین کے گڑھے میں ہے جسے میں دیکھ کر ڈر گیا پھر کہا کہ اے عبدالرحمن! مجھ کو عزتِ عزیز کی قسم ہے کہ اگر والد کی شفقت بیٹے پر نہ ہوتی تو تم اس انگوٹھی کے مکان میں ہوتے۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 271 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 271 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بدن کے اعضاء بولنے لگے

شیخ علی بن ہتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ تاج العارفین ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دس (10) اولیاء پر غیب کے منازل وارد ہوئے ان کے اسرار اس میں شریک تھے اور ایک بات ان سب پر مشکل ہو گئی۔ تب وہ جمع ہو کر تاج العارفین ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے تاکہ ان سے اس کی بابت پوچھیں۔ انہوں نے آپ کو سوتے پایا اور سنا کہ ان کا ہر ایک عضو تسبیح و تہلیل و تقدیس کر رہا ہے۔^① وہ اس لیے بیٹھ کر ان کے جاگنے کا انتظار کرنے لگے پھر ان کے اعضاء بولنے لگے ان کی منازل سے ان کو خطاب کیا۔ جو امر ان پر مشکل ہو گیا تھا وہ ان پر کشف ہو گیا اور ان کے جاگنے سے پہلے سب چلے گئے۔^②

جس درخت سے کلام کیا وہ علی آپ کا تابوت بنا

آپ "ہر جسی الاصل" تھے جو کہ کردوں کا ایک قبیلہ ہے آپ یہ کہا کرتے تھے کہ میں شام کو بمبئی ہوتا ہوں اور صبح کو عربی آپ کی قلمینیا میں سکونت تھی جو کہ عراق کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اور وہیں رہے حتیٰ کہ بعد 500 ھ کے فوت ہو گئے آپ کی عمر 80 سال سے متجاوز تھی۔

وفات سے پہلے آپ ایک درخت پر سے گزرے جو کہ آپ کے حجرہ کے قریب تھا اس پر آپ نے اپنا ہاتھ رکھا اور کہا بُوَسُّ وَدُوَسُّ (بلاؤ تخی و خرمن) ہم نے اس کا مطلب نہ سمجھا اور جب آپ کا انتقال ہوا وہ درخت کاٹ دیا گیا اور اس سے آپ کا تابوت بنا اور ان کی قبر کے دروازے کی چوکھٹ بنی تب ان کا مقصود سمجھا گیا۔

آپ کا نام جہاں تک معلوم ہے "کیس" ہے اور آپ کی کنیت "ابو الوفا" آپ کے دادا ابو شیخ ابو محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی تھی کیونکہ انہوں نے ان کے وعدہ کی وفا کی تھی اور قصداً اس میں مشہور ہے۔^③

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کلام تمہارا مرغ بولتا رہے گا

تاج العارفین ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ ایک دن کرسی پر بیٹھ کر دعا کر رہے تھے اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ان کی مجلس کی طرف آئے اور وہ ان دونوں جوان تھے اور بغداد میں ابھی ہی داخل ہوئے تھے تب تاج العارفین نے اپنے کلام کو قطع کیا اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے نکال دینے کا حکم دیا پھر وہ نکالے گئے اور تاج العارفین نے کلام قطع کیا اور حکم دیا کہ ان کو نکال دو پھر نکالے گئے اور جب دوبارہ داخل ہوئے تو پھر وہ داخل ہوئے تو

① یہ امر بعید نہیں ہے کہ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ روزہ دار کے لیے تمام چیزیں دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ بستر، برتن، وغیرہ تو اگر بدن تسبیح کرے تو کیا بعید ہے کہ فرق صرف یہ ہے کہ ہمیں اس کا شعور نہیں ہوتا جبکہ مذکورہ اولیاء اس سے واقف ہو گئے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اہل نظر کے صدقے صاحب نظر کرے۔ (ابو حنظلہ عمراجل عطاری)

② بہجت الاسرار صفحہ 272 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجت الاسرار صفحہ 272 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہوئے تو تاج العارفین نے کلام شروع کیا پھر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ تیسری بار داخل ہوئے تب تاج العارفین کرسی سے اتر پڑے ان سے معاف کیا ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا کہ اے اہل بغداد!

(قَوْمُ الْوَلِيِّ اللَّهِ)

”ولی اللہ کے لیے کھڑے ہو جاؤ“

میں نے ان کے نکالنے کا حکم کچھ ان کی اہانت کی وجہ سے نہیں دیا تھا بلکہ اس لیے کہ تم ان کو پہچان لو اور معبود کی عزت کی قسم ہے ان کے سر پر صنایع ہے۔ جن کی زلفیں مشرق و مغرب سے بھی گزر جائیں گی۔

پھر ان سے کہا اے عبدالقادر! اب ہمارا وقت ہے اور غریب تمہارا وقت آئے گا اور عراق تم کو دے دیں گے۔

(يَا عَبْدَ الْقَادِرِ كُلُّ رَبِّكَ يَضِيعُ وَيَسْكُتُ إِلَّا دِيكَ فَانَّهُ يَضِيعُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ)

”اے عبدالقادر! ہر مرغ بولتا ہے اور چپ کر جاتا ہے مگر تیرا مرغ قیامت تک چلائے گا۔“^①

عبدالقادر! اس بوڑھے کو یاد رکھنا

پھر ان کو اپنا مصلیٰ اور قیاس تسبیح پیالہ عسار دے دیا پھر ان سے کہا گیا کہ اس سے ہمد لے لو تو کہا کہ اس کی پیشانی پر ایک پکارنے والا معظم ہے جب مجلس ختم ہو چکی اور تاج العارفین کرسی پر سے اترے تو آخر میز می پر بیٹھ گئے۔

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور ان سے کہا کہ اے عبدالقادر! تمہارے لیے ایک وقت آنے والا ہے جب وہ آئے تو اس بوڑھے کو بھی یاد کرنا اور اپنی آنکھوں کو پکڑا۔^②

آپ کی تسبیح اور پیالے کا حال

شیخ عمر بن زار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ تاج العارفین کی وہ تسبیح جو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو دے دی تھی جب اس کو شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے زمین پر رکھتے تھے تو اس کا ہر ایک دانہ زمین پر چکر لگاتا اور جب شیخ فوت ہوئے تو وہ تسبیح ان کے پاجامہ کے کمر بند میں پائی گئی ان کے بعد شیخ علی بن الہتھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو لیا۔ ان کے بعد شیخ علی بن شیخ محمد قائد رحمۃ اللہ علیہ نے لی۔

اور جو پیالہ شیخ کو دیا تھا اس کو جو شخص ہاتھ میں پکڑتا تھا اس کا ہاتھ کندھے تک کاٹنے لگتا تھا۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 272، 273 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان لوٹ: اس واقعہ کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن نے منقبت غوثیہ میں فرمایا ہے۔

مرغ سب بولتے ہیں بول کر چپ رہتے ہیں ہاں امیل ایک لوانج رہے گا تیرا (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 273 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 273 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

پہلے منع کیا پھر آنے دیا

شیخ ابو محمد مظفر بادانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ فرماتے کہ میں ایک دن اپنے شیخ تاج العارفین ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے حجرہ میں جو "قلمینیا" میں تھا بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا: کہ اے مظفر! دروازہ بند کر دے اور جب ایک جوان عجیب میرے پاس آنے کو چاہے تو اس کو منع کر دے پھر میں کھڑا ہوا۔ اتنے میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ آئے وہ اس وقت جوان تھے کہ کہا مجھے اندر جانے کی اجازت دو پھر شیخ سے میں نے اجازت مانگی تو انہوں نے مجھے اجازت نہ دی۔ میں نے ان کو گوشہ میں چلتے ہوئے دیکھا کہ وہ گھبراتے ہیں پھر ان کو اجازت دی اور جب ان کو دیکھا تو چند قدم آگے بڑھے اور ان سے دیر تک معافہ کیا اور کہا اے عبدالقادر! مجھے اس کی عزت کی قسم ہے کہ جس کو عزت ہے مجھ کو پہلی دفعہ تیرے حق کے انکار نے تیرے آنے سے نہیں روکا تھا بلکہ خوف کی وجہ سے لیکن جب میں نے جان لیا کہ تم مجھ سے لوگے اور مجھے دوگے تو بے خوف ہو گیا۔^①

(6) شیخ حماد بن مسلم و باس رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ بغداد کے بڑے مشائخ میں سے ہیں وہ زاہدوں کے رئیس عارفوں کے نشان صاحب کشف خارقہ، احوال نفیسہ، کرامات ظاہرہ، وجاہت روشن تھے۔ ان کے وقت میں بغداد کے بڑے مشائخ و صوفی ان کی طرف منسوب تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ جن کی صحبت میں شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ پڑھے ہیں۔ انہوں نے شیخ کی تعریف کی ہے اور ان کی کرامات روایت کی ہیں۔ تاج العارفین ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد میں آتے تو ان کے پاس اترتے۔ ان کی شان بڑھاتے مشائخ بغداد ان کے حکم کی تعظیم کرتے۔ ان کے حضور میں ادب کرتے ان کے کلام کو سنتے آپس میں اختلاف کے وقت ان کو "حکم" بناتے۔ شیخ نجیب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ شیخ حماد و باس رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے تو ان کو اپنے رسالہ میں بہت سے مشائخ پر مقدم لکھتے۔^②

امام پیشوا ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیخ حماد و باس رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق میں وہ موشگافیاں ہیں کہ جن کے باعث وہ بہت سے حقد میں پر بڑھ گئے ہیں اپنے نفس پر بڑی گرفت کیا کرتے تھے۔^③

آج مجھ سے کون سا گناہ ہوا؟

ان سے روایت ہے کہ وہ ایک شیخ معروف (کرخی رحمۃ اللہ علیہ) کی زیارت کو نکلے راستہ میں ایک لونڈی کو دیکھا کہ وہ اپنے آقا کے گھر

① دباس شیر فروش کو کہتے ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 273 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف پر جامع کتاب "رسالہ قشیریہ" تحریر فرمائی ہے۔ یہاں اس کا تذکرہ ہے۔ امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ کے بارے میں فرمایا

جس گھر میں یہ رسالہ ہوگا وہاں آفت نہ آئے گی۔ الحمد للہ ہمارے ادارے نے اس رسالہ کو انتہائی عمدہ انداز میں شائع کیا ہے۔ (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 273, 274 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کاری ہے۔ تب وہ اپنے مکان کی طرف لوٹے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا: کہ آج مجھ سے کون سا گناہ ہوا ہے کہ اس عذاب میں مبتلا ہوا ہوں؟ ان کو کوئی گناہ یاد نہ آیا سو اس کے کہہا ہم نے کل ایک برتن خریدا تھا جس میں تصویر تھی آپ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے مجھ پر یہ عذاب ہوا ہے اس برتن کی طرف بڑھے اور اس صورت کو مٹا دیا۔^①

برص کو حکم دیتا ہوں تجھے ڈھانپ لے

حضرت شیخ عالم شہاب الدین الوھب عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ حماد بن مسلم وہاں رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے ان مشائخ میں سے جن کو میں ملا ہوں وہ بڑے تھے۔ وہ پہلے شخص ہیں کہ جن کی برکت کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کشائش (معرفت) کی ہے۔ ان کے شیرے پر نہ تو بھڑیں آتی تھیں نہ کھیاں (خلیفہ) مسرشد کا ایک غلام آپ کی زیارت کو آیا کرتا تھا۔ آپ نے اس سے کہا کہ میں حیرتی تقدیر میں قرب الٰہی کا بڑے درجات میں حصہ دیکھتا ہوں تم دنیا کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جاؤ۔ اس نے آپ کا حکم نہ مانا وہ خلیفہ کا معتبر تھا پھر وہ ایک روز آپ کی خدمت میں آیا۔ اس وقت میں بھی آپ کے پاس موجود تھا آپ نے اس کو وہی بات کہی لیکن وہ شیخ کی موافقت سے انکاری ہوا تب آپ نے فرمایا: کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حیرے بارے میں حکم دیا ہے کہ تجھ کو اس کی طرف جس طرح چاہوں کھینچ لوں۔ میں برص کو حکم دیتا ہوں کہ تجھے کو ڈھانپ لے۔

راوی کہتے ہیں کہ واللہ آپ نے اپنا کلام ابھی پورا نہ کیا تھا کہ غلام کے تمام بدن میں برص پھیل گیا پھر تو حاضرین حیران رہ گئے۔ میں وہاں سے اٹھا اور خلیفہ کے پاس گیا۔ خلیفہ نے اس کے لیے تمام عیسویوں کو بلایا لیکن سب نے مل کر اتفاق کیا کہ اس کی کوئی دوا نہیں پھر معتدین دولت نے خلیفہ کو اشارہ کیا کہ اس کو کل سے نکال دیا جائے تب وہ نکال دیا گیا وہ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے دونوں پاؤں چوڑے^② اور اپنی بد حالی کی شکایت کی اور التزام کیا کہ جو کچھ آپ فرمائیں گے وہی کروں گا۔ تب شیخ کھڑے ہوئے اس کا تمیض آپ نے اتار دیا جو کہ اس کے جسم پر تھا اور فرمایا:

(اِذْهَبْ اَيُّهَا الْبَرَّصُ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ)

”اے برص ادھر ہی چل جا جہاں سے آئی تھی“

ہم نے دیکھا تو اس کا جسم ایسا ہو گیا جس طرح سفید چاندی پھرا گلے دن اس کو خطرہ (شیطانی) ہوا کہ خلیفہ کی طرف چلا جائے۔ شیخ نے اپنی انگلی اس کی پیشانی پر ماری تو اس کی پیشانی پر ایک خط برص کا پڑ گیا اور کہا کہ یہ نشان تجھ کو خلیفہ کے پاس جانے سے روک دے گا۔ اس نے شیخ کی خدمت لازم کر لی یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔^③

① بہجة الاسرار صفحہ 274، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② توجہ فرمائیے علامہ فطوفی رحمۃ اللہ علیہ آج سے تقریباً ایک ہزار سال پرانا معمول بتا رہے ہیں۔ تفصیل دیکھئے مقدمہ میں۔ (ابو حنظلہ محمد، جمل عطاری)

③ بہجة الاسرار صفحہ 275، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

طعام فضل سے کھاتا ہوں

شیخ ابو الجیب عبدالقادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں ابتدائے عمر میں شیخ حماد وہاس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے میں نے کثرت مجاہدہ اور کثرت کار نہ ہونے کی شکایت کی۔

انہوں نے کہا کہ میرے پاس کل دودھ کا برتن درس سے اٹھنے کے بعد لانا اور اپنا لباس نہ بدلنا اور جب صبح ہوئی تو میں مدرسہ سے نکلا اور لباس بھی نہ بدلا۔ بازار کی طرف گیا۔ وہاں سے دودھ کا برتن خریدا اور اس کو سر پر اٹھالیا اور بغداد کے بازار میں چلا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میری جان پہچان والے مجھ کو ملنے آئے اور لوگ کھڑے ہو کر میری طرف دیکھتے تھے اور جوں جوں میں چلتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرا نفس اس طرح گستاخ ہے جیسے قلعی آگ پر اور جب شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی شیرہ والی دکان کے قریب گیا تو ان کو دیکھا کہ وہ اس کے دروازہ پر میرے انتظار میں کھڑے ہیں۔

جب انہوں نے مجھ کو ایک نظر سے دیکھا تو مجھ کو اس سے بھر دیا میری عقل جاتی رہی اور میں منہ کے بل گرا اور دودھ بھی زمین پر گر پڑا اور میں اب تک اس نظر کی برکت میں ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نہیں کھاتا مگر طعام فضل سے۔

وہ خواب میں کسی شخص کو دیکھتے تھے وہ یہ کہتا ہے کہ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کچھ لے جا اور دیکھنے والے کو یہ معین کر دینا کہ یہ اس کی طرف لے جاؤ۔ وہ فرماتے تھے کہ جو جسم فضل کے طعام سے پرورش پایا ہو اس پر بلا کبھی غالب نہیں ہوتی۔ طعام فضل سے ان کی یہ مراد تھی کہ جو ان پر فتوح حق سبحانہ سے محبت کا حال مشاہدہ ہوا تھا۔^①

گھوڑا لے کر غائب ہو گیا

شیخ حماد وہاس رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے ایک گاؤں پر گزرے اور ”مستظهر یہ“ حکومت کے امیر کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار نشہ میں جا رہا ہے۔ شیخ نے اس پر انکار کیا اور امیر نے اس پر غلبہ کیا پھر شیخ نے فرمایا: اے گھوڑے! اس کو پکڑ تب گھوڑا اس کو اس طرح دوڑا کر لے گیا جس طرح بکلی ہو کہ نگاہ سے بھی آگے بڑھ جائے اور گم ہو گیا۔ معلوم نہ ہوا کہ کدھر گیا۔ خلیفہ نے اس کے پیچھے لشکر دوڑایا لیکن اس کا پتہ نہ چلا۔

اور شیخ حماد وہاس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ مجھ کو عزت معبود کی قسم ہے کہ گھوڑے نے اس کو جنگل میں نہ سمندر میں نہ نرم زمین میں نہ پہاڑ پر ٹھہرایا ہے بلکہ اس کو کوہ قاف کے پرے لے گیا ہے اور وہیں سے اٹھایا جائے گا۔^②

① بہجة الاسرار صفحہ 275، 276 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 276 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کا وصال

آپ کی اصل شام کے علاقہ کی تھی اور بغداد میں مظفریہ میں سکونت اختیار کی تھی یہاں تک کہ وہیں 525ھ میں انتقال کیا۔ آپ کی عمر بڑی تھی۔ شونیزی مقبرہ میں دفن ہوئے ان کا مزار وہاں ہی ہے۔ جس کی زیارت کی جاتی ہے۔^①

آپ کے سامنے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر

شیخ حماد وہاس رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ذکر ہوا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا اور وہ اس وقت جوان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اس کے سر پر ولایت کے دو نشان دیکھے ہیں اور وہ دونوں اس کے لیے بھوت اسفل (طبقہ زمین) سے لے کر ملکوت اعلیٰ تک ہیں اور میں نے شادیش (طاء اعلیٰ) کو سنا کہ اس کے لیے افق اعلیٰ میں صدیقین کے القاب سے چلاتے ہیں۔^②

تم سید العارفین ہو

شیخ صالح ابو عبداللہ محمد بن شیخ امام ابوالثنا محمود بن عثمان جو تافروش بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دن شیخ حماد وہاس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا پھر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ وہ اس دن جوان تھے۔ جب شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ ان کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ان سے ملے اور فرمایا: کہ مرحبا پہاڑ راسخ اور پہاڑ بلند کو جو کہ حرکت نہ کرتا ہو۔ ان کو اپنے ایک طرف بٹھالیا اور ان سے پوچھا کہ حدیث و کلام میں کیا فرق ہے؟

انہوں نے جواب دیا کہ حدیث تو یہ ہے کہ جس کے جواب کے تم مدعی ہو اور کلام یہ ہے کہ جو تم کو خطاب پہنچے خبرداری کی دعوت کے لیے دل کا گھبراناجن و انسان کے عمل سے زیادہ وزنی ہے۔ تب شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(أَنْتَ سَيِّدُ الْعَارِفِينَ فِي عَصْرِكَ)

”تم اپنے زمانہ میں سید العارفین ہو“^③

(7) شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ خراسان کے بڑے مشائخ اور وہاں کے علماء کے سرداروں اور سربراہوں میں سے ہیں۔ وہاں کے زاہدوں عارفوں میں سے بڑے ہیں۔ امام پرہیزگار عالم باعمل مسلمانوں پر حجت صاحب احوال جلیلہ و کرامات واضح مقامات روشن تھے خاص و عام کے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 278 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 278 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 277 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

دلوں میں ان کی ہیبت تھی۔ علوم معارف میں ان کا قدم راسخ تھا قادی میں ان کا ید بیضا تھا۔ احکام شریعہ میں ان کا ہاتھ لمبا تھا دلوں کی غلی چیزوں کو کھول کر بتلاتے تھے۔^①

آپ کا مقام و مرتبہ

ان کے پاس علماء فقہاء و صلحا کی ایک بڑی جماعت جمع ہو گئی اور ان کے کلام سے انہوں نے نفع حاصل کیا اور ان کی صحبت سے تخریج کی۔ لڑکپن سے لے کر وفات تک عبادت و خلوت و ریاضت نفس میں صراط مستقیم پر تھے بڑے زاہدوں کی جماعت کی صحبت میں رہے تھے۔

علماء زمان میں سے ایک جماعت ان کی شاگرد تھی۔ جیسے ابو اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں ابو المعالی جوینی رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور میں خراسان کے بڑے صدور و صلحاء کی ایک جماعت ان کی شاگرد تھی۔ وہاں کے مشائخ آپ کی بڑی قدر کرتے تھے آپ کی تعظیم میں مبالغہ کرتے تھے۔^②

دو فقہوں کا گستاخی کرنے سے مر جانا

شیخ یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن لوگوں کو وعظ سنا تھے۔ آپ سے دو فقہوں نے کہا کہ تم چپ رہو کیونکہ تم بدعتی ہو۔ تب آپ نے ان سے کہا تم چپ رہو اور زندہ نہ رہو وہ اسی جگہ مردہ ہو کر گر پڑے۔^③

قسطنطنیہ سے لڑکے کا ایک ساعت میں آ جانا

ہمدان کی ایک عورت کے لڑکے کو فرنگیوں نے قید کر لیا۔ وہ عورت شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روتی ہوئی آئی آپ نے اس کو مبرد دلایا۔ اس نے مبرنہ کیا پھر آپ نے کہا خداوند اس کے قیدی کو چھوڑ دے اور اس کو جلد خوش کر دے۔ پھر آپ نے اس سے کہا کہ اپنے گھر کی طرف جا اس کو اپنے گھر میں پائے گی۔ عورت گھر کی طرف گئی تو دیکھا اس کا لڑکا گھر میں موجود ہے۔ عورت نے تعجب کیا اور اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا کہ میں اس وقت بڑے قسطنطنیہ میں تھا میرے پاؤں میں زنجیر تھی پہرہ دار مجھ پر مقرر تھے۔ میرے پاس ایک شخص آیا جس کو میں نے کبھی دیکھا نہ تھا مجھ کو اٹھا کر یہاں پر ایک آنکھ کی جھپک میں لے آیا ہے پھر وہ بڑھیا شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف آئی۔ آپ نے فرمایا: کیا خدا کے امر سے تعجب کرتی ہے۔^④

① بہجۃ الاسرار صفحہ 277 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 277 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 278 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 278 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان اللہ تعالیٰ جن کو اختیار عطا فرمائے ان کے لئے یہ کوئی بڑا کام نہیں قرآن پاک میں اس کی اصل حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا کے حوالے سے موجود ہے۔ (ابوحفظہ عمرا جل عطاری)

آپ کا وصال

شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن حسین بن شعیب ہمدانی نو نجر دی ہیں اور نور نجر و ہمدان کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا نام ہے آپ وہیں 440 ھ میں پیدا ہوئے اور بنیامین میں ہرات سے مرو کی طرف جاتے ہوئے حج کے دن 12 ربیع الاول 535 ھ میں فوت ہوئے ایک مدت تک وہاں دفن رہے پھر آپ کی میت مرو کی طرف لائی گئی اور مسجد ان کے آخری حصہ میں حضیرہ میں جو آپ کی طرف منسوب ہے دفن کئے گئے۔^①

”اے عبدالقادر“ تم وعظ کرو

حافظ ابن عمار بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کی طرف خط لکھا جس میں تحریر ہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمدان سے بغداد کی طرف ایک شخص آئے جن کو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے اور یہ کہا جاتا تھا کہ وہ قطب ہیں وہ سرائے میں اترے۔ جب میں نے سنا تو میں سرائے کی طرف گیا۔ میں نے ان کو نہ دیکھا۔ ان کی بابت پوچھا تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ خانہ میں ہیں۔ میں اتر کر ان کے پاس گیا انہوں نے جب مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھ کو اپنے قریب بٹھایا۔ میرے تمام احوال کا مجھ سے ذکر کیا اور میری تمام مشکلات کو حل کر دیا پھر مجھ سے کہا اے عبدالقادر لوگوں کو وعظ سناؤ۔ میں نے کہا کہ اے میرے سردار میں ایک عجیب شخص ہوں بغداد کے فضحاء کے سامنے کیسے وعظ کروں؟

انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اب تو فقہ اصول فقہ و صرف و نحو لغت اور تفسیر حفظ کر لی ہے اب تم کو مناسب ہے کہ لوگوں کو وعظ سناؤ کرسی پر چڑھو اور لوگوں کے سامنے بولو کیونکہ میں تم میں جڑ دیکھتا ہوں اور وہ عنقریب سمجھور ہو جائے گی۔^②

(8) شیخ عقیل مجنی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ اپنے وقت میں شام کے اکابر مشائخ میں سے ہیں اور اپنے وقت میں بڑے عارفوں میں سے ہیں صاحب کرامات عاہر و افعال خارقہ و احوال عزیزہ۔ مقامات عالیہ دلوں میں بیت عظیمہ والے ہیں علم حال و زہد میں اس طریقہ کے ایک رکن ہیں حکیمین و ریاست و جلالت میں ان کے بڑوں میں سے ایک ہیں۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 278، 279 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 279 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 279 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کا مقام و مرتبہ

وہ بڑے کامل آدمہ اور محققین کے سردار و حق میں سے ایک ہیں۔ مشکلات آئندہ کے حل کرنے میں ان پر اجماع ہو چکا ہے۔ اس طریق میں ان تک ریاست کا انتہا ہوا ہے وہ اپنے وقت میں شام میں ”شیخ الشیوخ“ تھے۔ ان کی صحبت میں ایک سے زیادہ بڑے بڑے مشائخ نے تخریج کی ہے۔ ان میں سے شیخ عدی بن مسافر اموی۔ شیخ موسیٰ بن مایہ زولی۔ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی، شیخ رسلان دمشقی ^①۔

ہوا میں اڑ کر گئے

وہ اول ان لوگوں کے ہیں کہ جو ”خرقہ عمریہ“ کے ساتھ داخل ہوئے اور شام کو اس سے اللہ تعالیٰ نے مشرف کیا ہے اور ان سے لیا گیا انہیں کا نام ”طیار“ تھا کیونکہ جب انہوں نے اس گاؤں سے چلے جانے کا ارادہ کیا جس میں کہ وہ رہتے تھے تو آپ اس منارہ پر چڑھے اور وہاں کے لوگوں کو پکارا۔ جب وہ جمع ہوئے آپ ہوا میں اڑے۔ لوگ آپ کو دیکھتے تھے۔ وہ آپ کے پاس آئے تو ان کو بلاد مشرق کے میدان میں دیکھا۔ ^②

پانی سے گزرتے اور گیلے نہ ہوتے

ان کا نام ”غواص“ (غوطہ زن) بھی ہے یہ نام ان کے شیخ مسلمہ ^③ نے رکھا۔ کیونکہ وہ شیخ مسلمہ ^④ کے مریدوں کے ساتھ ایک دفعہ چلے تھے کہ ان کی زیارت کریں جب سب دریاے فرات پر پہنچے تو ان میں سے ہر ایک نے اپنا مصلیٰ پانی پر رکھ دیا اور اس پر سے پار ہو گئے لیکن شیخ عقیل ^⑤ نے اپنا مصلیٰ پانی پر بچایا اور اس پر بیٹھ کر پانی میں غوطہ لگایا لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ دوسری طرف نکل گئے اور بالکل تر نہ ہوئے۔ جب شیخ مسلمہ ^⑥ کی طرف سب آئے تو شیخ عقیل ^⑦ کا حال جو انہوں نے دیکھا تھا بیان کیا انہوں نے کہا کہ شیخ عقیل غوطہ زنوں میں سے ہیں۔ ^⑧

قبروں سے تصرف کرنے والے چار بزرگ

اور یہ ان چاروں میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں شیخ علی قرشی ^⑨ نے فرمایا ہے کہ میں نے چار مشائخ کو دیکھا کہ وہ اپنی اپنی قبروں میں ایسا تصرف کرتے ہیں جس طرح زندہ کرتے ہیں۔ ^⑩ شیخ عبدالقادر ^⑪ شیخ معروف کرخی ^⑫ شیخ عقیل ^⑬ منجی ^⑭ شیخ حیات بن قیس حرانی ^⑮۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 279 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 279 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 280 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 279 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ عقیل رحمہ اللہ کا اعصاب نہ اٹھا سکے

حضرت شیخ عقیل مجنی رحمہ اللہ ابتداءً مسترد (17) اشخاص کے ساتھ اصحاب احوال میں سے اور ایک شیخ مسلمہ رحمہ اللہ کے مرید تھے ایک غار میں بیٹھے اور ان میں سے ہر ایک نے غار میں ایک جگہ اپنا عصا رکھ دیا پھر ہوا پر سے چند مردان خدا آئے اور ہر ایک عصا کو اٹھاتے تھے لیکن شیخ عقیل رحمہ اللہ کے عصا کی طرف آئے اور سب نے قصد کیا کہ اس کو اٹھائیں علیحدہ علیحدہ اور مل کر بڑی سعی کرتے رہے لیکن نہ اٹھا سکے اور جب یہ سب شیخ مسلمہ رحمہ اللہ کی خدمت میں گئے تو ان کو خبر دی انہوں نے فرمایا: کہ یہ لوگ اولیاءِ زماں میں سے تھے جس عصا کو وہ اٹھاتے تھے اس کا مالک ان کے مقام پر تھا یا اس سے کم مقام پر اس لیے اس عصا کو اٹھا سکتے تھے جبکہ ان میں کوئی شخص عقیل رحمہ اللہ کے مقام تک نہیں تھا اور اس کا شریک تھا اس لیے وہ ان کے عصا کو اٹھا نہ سکے۔^①

اگر کہوں سونا ہو جا تو سونا ہو جائے

شیخ عقیل ایک دن بیٹھے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں ایک لکڑی جس کو آپ پھیلے تھے اور آپ کے سامنے ایک ڈھیر اس کے چھلکوں کا پڑا تھا۔ اتنے میں شیخ کا ایک تاجر آیا اور اس نے آپ کے سامنے کچھ سونا رکھ دیا تب شیخ نے فرمایا:

(لِلّٰهِ تَعَالٰی رِجَالٌ لَّوْ شَاءَ أَحَدُهُمْ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ النِّجَارَةُ كُونِي زَهَبًا لَّصَارَتْ ذَهَبًا)

”اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے مرد ہیں اگر وہ چاہیں اور یہ کہیں کہ یہ ریزے سونا بن جائیں تو سونا ہو جائے“

راوی کہتا ہے کہ وہ ریزے جو آپ کے سامنے پڑے تھے۔ سب چمکا سونا ہو گئے۔^②

پہاڑ حرکت کرنے لگا

حضرت ابوالجود رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں ایک دن شیخ عقیل مجنی رحمہ اللہ کی خدمت میں ”شیخ“ کے پہاڑ کے نیچے حاضر ہوا اور ان کے پاس صلحاء کی ایک جماعت تھی۔ تب ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے میرے سردار!

(مَا عَلَامَةُ الصَّادِقِ؟) ”صادق کی کیا علامت ہے؟“

فرمایا:

(لَوْ قَالَ لِهَذَا الْجَبَلُ تَحَرُّكَ لَتَحَرَّكَ قَالَ فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ)

”اگر وہ اس پہاڑ سے کہے کہ حرکت کرے تو وہ حرکت کرنے لگے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا۔“^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 280 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 280 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 281 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

خشکی وتری کے جانور جمع ہو گئے

پھر ان میں سے ایک نے پوچھا کہ اے میرے سردار! وجود میں تصرف کرنے والے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: کہ اگر جنگل اور سمندر کے جانوروں سے کہے تو اس کے پاس آئیں تو آجائیں۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے ابھی اپنا کلام پورا نہ کیا تھا کہ پہاڑ پر سے ہمارے پاس وحشی جانور اور شیر جمع ہو گئے۔ جنہوں نے تمام میدان کو بھر دیا۔ راوی کہتا ہے کہ ہم کو ایک بچے نے خبر دی کہ دریائے فرات کا کنارہ اس وقت پھیلیوں سے بھر گیا ہے جو مختلف قسم کی تھیں۔^①

پاؤں مارنے سے چشمہ جاری ہو گیا

پھر کہا کہ اے میرے سردار! اس شخص کی کیا علامت ہے کہ جو زمانہ میں مبارک ہو؟ فرمایا: کہ اگر وہ اپنے پاؤں سے اس پتھر کو ایڑی مارے پھر اس میں سے چشمے جاری ہو جائیں۔ کہا کہ پھر اس پتھر سے جو آپ کے سامنے تھا چشمے جاری ہو گئے پھر وہ ویسے ہی ٹھوس پتھر ہو گیا جیسے کہ پہلے تھا۔
شیخ رحمہ اللہ منہج میں رہے اور وہیں وطن بنایا چالیس 40 سال کے قریب وہاں رہے اور وہیں انتقال فرمایا:۔ ایسے وقت میں کہ آپ کی عمر بڑی ہو گئی تھی۔^②

شیخ عقیل رحمہ اللہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی تعریف فرماتے

ایک دن شیخ عقیل رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ بغداد میں ایک عجیبی سید کہ جس کا نام عبدالقادر ہے بڑا مشہور ہوا ہے۔ شیخ نے کہا کہ اس کا معاملہ آسمان میں زمین کی نسبت زیادہ مشہور ہے۔ یہ جوان بڑے مرتبہ والا ہے جس کا نام ملکوت میں "باز اشہب" مشہور ہے اور عنقریب اپنے وقت میں فرد ثابت ہوگا۔ عنقریب اس کی طرف امر لوٹایا جائے گا اور اسی سے صادر ہوگا۔ اس کے زمانہ میں اس کی زیارت کی جایا کرے گی اور راوی کہتا ہے کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ شیخ عقیل رحمہ اللہ پہلے وہ ہیں جنہوں نے شام میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی نسبت یہ خبر دی ہے کہ وہ "باز اشہب" ہیں۔^③

(9) حضرت شیخ ابویحییٰ مغربی رحمہ اللہ

یہ شیخ بڑے مشائخ میں سے اور "صلو اولیاء" ہیں۔ ان کی کرامات خارقہ اور تصرف جاریہ ہے۔ ان کے مقامات روشن

① بہجة الاسرار صفحہ 281 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 281 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 281 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اوصاف بلند اور احوال بزرگ ہیں۔ وہ مغرب کے ایک اوتاد تھے۔ وہاں کے بڑے عارف اور بڑے زاہد محقق تھے۔ نامور عالم تھے مرتبوں میں ان کا قدم راسخ تھا ان کی نظر خارق تھی۔ مغنیات کا ان کو کشف صادق اور جلی تھا دلوں میں ان کی بڑی ہیبت تھی۔ آنکھوں میں ان کا ظاہری حسن ان کی خوب صورتی تھی۔ بلاد مشرق و مغرب سے ان کی زیارت کا قصد کیا جاتا تھا۔^①

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بلند مقام

وہ ہمیشہ مراقبہ میں رہتے اور اپنے نفس سے بڑی سختی کرتے تھے۔ مجاہدہ پر قوی تھے۔ باطنی بیماریوں کے واقف تھے جو کہ سالکین کے فتوحات کی مشکلات کو حل کرتے تھے۔ مغرب میں انہیں کی طرف صادقین کی تربیت کی انتہا ہوئی ہے۔ ان کی محبت میں اکابر مشائخ کی ایک جماعت نے تخریج کی ہے۔ ان میں سے شیخ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کے ارادہ کی اس قدر مخلوق صاحب احوال قائل ہوئی جس کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اہل مغرب ان سے ہارش طلب کرتے تو پانی ان کی وجہ سے ملا کرتا تھا مشکلات میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے تو وہ مکمل جاتی تھیں۔^②

شیر آپ کے تابع ہوتے تھے

شیخ فقیہ عابد ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن علی افریقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور انہوں نے شیخ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو پایا تھا۔ فرمایا: کہ شیخ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ شروع حال میں جنگل میں چدرہ (15) سال تک رہے۔ اس عرصہ میں سوائے خباری کے دانہ کے اور کچھ نہ کھاتے تھے اور شیر آپ کے پاس ٹھکانا کرتے تھے۔ پرندے آپ پر جھکے رہتے جب کبھی شیر جاتے اور قافلہ کو پھاڑتے راستہ لوٹتے تو ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ آتے ہی ان کے کانوں کو پکڑتے اور کہتے پھر وہ ذلیل بن کر ان کے تابع ہو جاتے۔ ان سے آپ کہتے اے خدا کے کٹوا یہاں سے چلے جاؤ اور پھر نہ آنا۔ تب وہ وہاں سے چلے جاتے۔ حتیٰ کہ اس مکان میں پھر کوئی ان میں سے نہ دیکھا جاتا۔^③

شیروں کو حکم دیتا ہوں یہاں سے جاؤ

لکڑہارے ایک دفعہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور جس بن میں سے وہ لکڑیاں کاٹا کرتے تھے اور ان سے روزی کھاتے تھے اس میں شیروں کی کثرت کی شکایت کی۔ آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: کہ جنگل کے راستہ کی طرف جا اور بلند آواز سے پکار دے کہ اے شیروں کے گروہ! تم کو ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حکم دیتا ہے کہ اس بن سے چلے جاؤ۔ راوی کہتا ہے کہ وہ خادم گیا اور اس نے ایسا ہی کیا شیروں کا یہ حال ہوا کہ بن سے باہر دیکھے جاتے تھے کہ اپنے بچوں کو اٹھایا ہوا

① بہجۃ الاسرار صفحہ 281 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 282 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 282 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

تھا حتیٰ کہ بن میں ان میں سے کوئی نہ رہا اس کے بعد وہاں کوئی شیر نہ دیکھا گیا۔^①

کس کا رزق کیا ہے، کب اور کہاں ملے گا؟

شیخ مدین رحمہ اللہ کہتے تھے کہ میں قحط کے دنوں میں جبکہ مغرب میں تھا شیخ ابو یزید رحمہ اللہ کی خدمت میں آیا اور وہ جنگل میں بیٹھے تھے ان کے گرد اگر دہشت سے وحشی جانور، شیر وغیرہ ملے جلتے تھے۔ جبکہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچاتا اور آپ کے سر پر بہت سے پرندے تھے۔ ایک وحشی آپ کے پاس آتا اور آواز نکالتا گویا کہ آپ سے بات کرتا ہے اور شیخ اس سے فرماتے

(رَزَقَكَ اللَّهُ كَذَافِي مَكَانٍ كَذَا)

”تم کو خدا ﷻ فلاں مکان میں فلاں رزق دے گا“

پھر وہ آپ کے سامنے سے چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس طرح آخری وحشی اور پرندہ آیا۔ جب کوئی آپ کے پاس باقی نہ رہا تو میں نے کہا یا سیدی ماہذا؟ اے میرے سردار! یہ کیا ہے؟

آپ نے مجھ سے کہا کہ اے شعیب؟ یہ وحشی اور پرندے جمع ہو کر میرے پاس قحط سے سخت بھوک کی شکایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم بلاد مغرب کے سوا اور زمین میں رہنا پسند نہیں کرتے اس لیے کہ ان کو میرے پڑوس میں رہنے کی محبت ہے۔

(إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى اِطَّلَعَنِي عَلَى اَرْزَاقِهَا فِیْ اَوْقَانِهَا وَمَوَاضِعِهَا)

”اللہ ﷻ نے مجھے اطلاع دی ہے ان کے رزقوں کی جس وقت اور جہاں ان کو ملے گا۔“

سو میں نے ان کو اس کی خبر دی ہے۔ اب وہ اپنے رزقوں کی طرف چلے گئے ہیں۔^②

زمین کے ایک حصے پر بارش ہوئی

ایک شخص ابو یزید رحمہ اللہ کی طرف ان دنوں میں آیا کہ مغرب میں قحط پڑا ہوا تھا۔ ان سے کہا کہ میری ایک زمین ہے۔ جس کے رزق سے میں اور میرا عیال کھاتا ہے لیکن وہاں قحط پڑ گیا ہے۔ تب شیخ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ اس کی زمین کی طرف آئے۔ اس میں چلے اور اس سے اس کی حد دریافت کرنے لگے وہ کہتا تھا کہ یہاں تک ہے۔ حتیٰ کہ اس کے آخر تک پہنچا پھر اسی کی زمین میں خاص کر بارش ہو گئی یہاں تک کہ سیراب ہو گئی اور بارش اس سے آگے نہ بڑھی۔ اس کے سوا اس کی قریب کی اور کبھی آباد نہ ہوئی۔^③

① بہجة الاسرار صفحہ 282، 283 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 283، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 283، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سجدہ کیا تو بارش ہوگی ﴿۱﴾

راوی کہتا ہے کہ جب مغرب میں قحط پڑتا تو آپ عید گاہ کی طرف آتے بارش مانگتے اور سجدہ کرتے آپ سجدہ سے سر کو جب تک بارش سے تر نہ ہوتے نہ اٹھاتے۔ لوگ شہر کی طرف پانی میں چلتے ہوئے آتے۔ ﴿۲﴾

وصال اور لقب بدو کا مطلب ﴿۳﴾

شیخ رحمہ اللہ ”پر گنہ فاس“ کے ایک گاؤں ”اعتب“ میں رہتے تھے اور اسی کو وطن بنایا یہاں تک کہ اس میں فوت ہوئے ان کی عمر بڑی ہو گئی وہیں ان کی قبر ہے جو کہ زیارت گاہ عام ہے اہل مغرب نے آپ کا لقب ”بدو“ رکھا ہوا تھا اور اس کے معنی ان کے نزدیک ”بڑے والد“ کے ہیں یہ لقب اس لیے دیا کہ ان کی شان ان کے نزدیک بڑی ہوئی تھی۔ ﴿۴﴾

آپ کا پیغام شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے نام ﴿۵﴾

بعض احباب شیخ ابو یزید رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ ان سے بغداد کی طرف جانے کی اجازت چاہتے تھے۔ آپ نے ان سے کہا کہ جب تم بغداد میں جاؤ تو تم سے وہاں ایک ایسے مرد کی زیارت فوت نہ ہو جو کہ سید عجمی ہے اس کا نام ”عبدالقادر رحمہ اللہ“ ہے۔ جب ان کو دیکھو تو میرا سلام کہنا اور میرے لیے ان سے دعا چاہنا۔ ان سے یہ کہنا کہ ابو یزید کو اپنے دل سے نہ بھلانا کیونکہ میں نے واللہ تمام عجم میں اس جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا اور عراق میں اس جیسا ہرگز کوئی نہ دیکھے گا۔ بیشک اس کی وجہ سے مشرق مغرب پر فضیلت رکھتا ہے۔ اس کے علم و نسب نے اور اولیاء پر اس کو واضح طور پر بہت سی تیز دی ہے۔ ﴿۶﴾

(10) حضرت شیخ عدی بن مسافر اموی رحمہ اللہ ﴿۷﴾

یہ شیخ مشہور مشائخ اور بڑے عارفین، بڑے مقربین و محبوبین میں سے تھے۔ صاحب کرامات و اضحیٰ، افعال خارقہ، بلند مقامات، احوال نفسیہ، روشن حقائق، معارف جلیلہ، اشارات لطیفہ، بلند ہمت، معانی نورانیہ تھے۔ ﴿۸﴾

آپ کا مقام و مرتبہ ﴿۹﴾

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کے لیے اللہ ﷻ نے اسباب آئندہ کو خرق کیا اور موجودات کو ان کے لیے بدل دیا۔ ان کے ہاتھوں نے عجائبات ظاہر کئے۔ دلوں کو ان کے لیے جھکا دیا۔ ان کو وجود تصرف دیا۔ سینوں میں ان کی پوری ہیبت اور آنکھوں میں

﴿۱﴾ بیہجۃ الاسرار صفحہ 283 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

﴿۲﴾ بیہجۃ الاسرار صفحہ 283 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

﴿۳﴾ بیہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 283-284 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

﴿۴﴾ بیہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 284 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

انہی وجہات ڈال دی۔ ان کو بھٹو کا نام کیا۔ وہ اس طریق کے ایک رکن اور اس طریقہ کے بڑے عالم زاہدین محققین کے صدر ہیں انہوں نے بلاشبہ مجاہدہ اور شروع احوال میں وہ طور پایا جس کی چٹائی مشکل ”جس پر تیر پھینکنا بعید“ جس کا پانا مشکل ہے بہت سے مشائخ پر ان کا سا سلوک مشکل ہوا ہے۔

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر عظیمیؒ ان کا ذکر فرماتے اور بہت تعریف کرتے تھے۔ ان کی سلطنت کی گواہی دیتے اور یہ فرماتے کہ:

(لَوْ كَانَتْ النُّبُوَّةُ تَنَالُ بِالمُجَاهَدَةِ لَنَاهَا)

”اگر نبوت مجاہدہ سے مل سکتی تو بیشک اس کو عدی بن مسافر عظیمیؒ پالیتے“^①

آپ کے دماغ سے آواز آتی تھی

شیخ ابو محمد عبداللہ بطلمی عظیمیؒ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر عظیمیؒ کے ساتھ مقام ”لالش“ میں پانچ سال تک نماز پڑھی ہے۔ ان کے پاس پانچ (5) سال تک رہا ہوں۔ ان کا یہ حال تھا کہ جب سجدہ میں ہوتے تھے تو ان کے سر کے مغز میں سے سخت مجاہدہ کی وجہ سے ایک ایسی آواز آتی تھی۔ جیسے خشک کدو میں کنکروں کی آواز آتی ہے۔^②

آپ کی ریاضت کا حال

شروع میں یہ حال تھا کہ عاروں، پہاڑوں، جنگلوں میں چہارے اور سفر کرتے تھے۔ اپنے نفس پر طرح طرح کے مجاہدے مدت تک جاری رکھے۔ سانپ کیڑے پرندے وہاں آپ سے الفت کرتے تھے۔ وہ ان میں سے ایک میں جو بلاد مشرق میں مریدین صادقین کی تربیت کے لیے صدر نشین بن کر بیٹھے تھے ان تک ان کی تربیت منتہی ہوئی۔ ان کے لیے ان کے احوال کے مشکلات کھلے بعض اولیاء اللہ ان کے شاگرد ہوئے۔ ان کی صحبت میں بہت سے فخریہ احوال والوں نے تخریج کی بہت سے مسلمان ان کی طرف منسوب ہوئے۔ چاروں طرف سے ان کی زیارت کا لوگ قصد کر کے آتے تھے۔

ان کے زمانہ میں ان کی بزرگی اور ان کے مرجے کے اقرار پر مشائخ وغیرہ نے اجماع کیا ہے یہ وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے تاج العارفین ابوالوفا عظیمیؒ کو غسل دیا ہے۔^③

① بھجۃ الاسرار صفحہ 284 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان،

یاد رہے کہ ولایت تو کسی ہے کہ کوئی اپنی عبادت و ریاضت وغیرہ سے اس کو پالے مگر مرتبہ نبوت کسی نہیں بلکہ وحی ہے۔ جسے مولائے کریم چاہے اسے عطا کرے۔ اسی جانب شیخ علیہ الرحمۃ نے اشارہ فرمایا (ابو حنظلہ محمد اجماعی عطاری)

② بھجۃ الاسرار صفحہ 284 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 284-285 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کا عارفانہ کلام

اہل طریق کی زبان پر ان کا کلام بلند تھا اس کتاب میں ان کا کچھ ذکر پہلے گزر چکا اور اس میں سے یہ ہے کہ تیرے لینے اور چھوڑنے کی ابتداء اللہ ﷻ سے خالی نہ ہو پھر اگر اس کے ساتھ ہے تو وہ دینے میں تجھ سے شروع کرے گا اور اگر اس کے لیے ہے تو اس سے اس کے امر سے رزق مانگ اور جس میں مخلوق ہو تو اس سے ڈر پھر جب تو ان کے ساتھ ہوگا تو وہ تجھے بندہ بنا کر رہیں گے۔ اور جب تو اللہ ﷻ کے ساتھ ہوگا تو وہ تیری حفاظت کرے گا اور جب تو اسباب کے ساتھ ہے تو پھر اپنا رزق زمین سے طلب کر کیونکہ تجھ کو آسمان سے ہرگز نہ دیا جائے گا اور جب تو ایمان کے ساتھ ہے تو اس کو آسمان سے طلب کر کیونکہ پھر تجھے زمین سے نہیں دیا جائے گا۔

اور جب تو توکل کے ساتھ ہے پھر تو نے اپنی ہمت سے طلب کیا پھر وہ تجھے ہرگز نہ دے گا اور اگر تو نے اپنی ہمت کو دور کر دیا تو وہ تجھے دے گا جب تو اللہ ﷻ کے ساتھ ہے تو تمام موجودات کے مکان تیرے لیے خالی ہوں گے پھر قبضہ میں فانی ہوگا اور تمام موجودات تجھ میں ہوں گے۔^①

شیخ و مرید کے بارے کلام

اور تیرے لیے شیخ وہ ہے کہ جو تجھ کو اپنی موجودگی میں جمع کرے اور اپنے غائب ہونے کی حالت میں تیری حفاظت کرے۔ اپنے اخلاق سے تجھے مہذب بنائے اپنی روشوں سے تجھے ادب سکھائے۔ تیرے باطن کو اپنی نورانیت سے منور کر دے۔ مرید وہ ہے کہ جس کا دل فقراء کے ساتھ محبت و خوشی سے، صوفیوں کے ساتھ ادب و ارتباط سے، مشائخ کے ساتھ خدمت کرنے اور رشک سے اور عارفین کے ساتھ تواضع و انکساری سے منور ہو۔^②

حسن خلق کے بارے کلام

حسن خلق ہر شخص کا وہ معاملہ ہے جو اس کو مانوس بنائے نہ کہ وحشی پھر علماء کے ساتھ تو اس طرح کہ ان کی باتیں کان لگا کر اور محتاج بن کر سننے۔ عارفین کے ساتھ تواضع اہل معرفت کے ساتھ سکون و انتظار سے، اہل مقامات کے ساتھ توحید و انکسار سے پیش آئے۔

جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ اس کی کرامات اور خرق عادات ظاہر ہوتی ہیں تو دیکھو کہ وہ امر و نہی کے وقت کیسا ہے؟^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 285 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 285 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 285 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بدعتی کے بارے کلام ۳۱۷

جو شخص سو دین سے ادب سے نہیں لیتا تو وہ اپنے قبضے میں کو بگاڑتا ہے اور جس میں ادنیٰ بدعت ہو۔ اس کی مجلسوں سے ڈرتا رہتا کہ اس کی شامت میری طرف نہ لوٹے۔ اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔^①

جس شخص نے علم میں بغیر اس کی حقیقت کے بیان کرنے کے کلام ہی پر کفایت کی تو وہ منقطع ہوا۔

جس شخص نے عبادت پر بغیر فقہ کے کفایت کی تو وہ کل گیا اور جس نے فقہ پر بغیر پرہیزگاری کے کفایت کی وہ دھوکہ میں پڑا۔ جو شخص اپنے واجبی احکام کو بجالاتا رہے تو وہ نجات پائے گا۔^②

توحید کے بارے کلام ۳۱۶

ان کا کلام باری تعالیٰ کی توحید میں یہ ہے۔

اس کی ماریت کہنے میں نہیں آتی اس کی کیفیت دل میں نہیں گزرتی وہ امثال و اشکال سے بلند ہے اس کی صفات اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں وہ اپنی صفات میں جسم نہیں۔ وہ اس سے برتر ہے کہ اس کو اس کی مخلوقات سے تشبیہ دی جائے یا اس کو اس کی نو پیدا چیزوں کی طرف نسبت کیا جائے۔ اس کی مثل کوئی نہیں۔ وہ سچ ہے بصیر ہے۔ اس کی زمین اور اس کے آسمانوں میں اس کا نہ کوئی ہم نام ہے۔ نہ اس کے حکم و ارادہ میں کوئی اس کا ہمسر ہے۔ عقلوں پر یہ بات حرام ہے کہ اللہ ﷻ کو کسی کا مثل بنائے۔

اور اوہام پر اس کو محدود کر دینا عقلوں پر اس کا قطع کر دینا دلوں پر اس کی دوراندیشی نفوس پر اس کی فکر فکر، پر اس کا احاطہ عقلوں پر اس کا تصور بغیر اس کے کہ اس نے اپنی کتاب عزیز یا اپنے نبی ﷺ کی زبان پر تعریف کی ہے حرام ہے۔

ہمارے اس طریقہ پر چلنے والے کے لیے یہ بات واجب ہے کہ وہ جموٹے دعوؤں کو ترک کر دے۔^③

پتھروں سے پانی اور انار کا درخت نکل آیا ۳۱۵

شیخ ابواسرائیل یعقوب بن عبدالمقدر بن احمد حیدر ملی سیاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ تین سال تک تنہا کوہ ہکارو لبنان و عراق و عجم کے پہاڑوں پر پھرتا رہا جب حالات مجھ پر آتے تھے تب تو اپنے منہ کے بل گر پڑتا تھا پھر مجھ پر ہوائیں چلتی تھیں۔ یہاں تک کہ مجھ پر میل کی ایک جلد معلوم ہوتی تھی۔ میرے پاس بھیڑ یا آیا اور میری طرف ہسی سے دیکھنے لگا۔ میری تمام جلد کو چاٹنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کو کھجور کے گودے کی طرح کر دیا اور چل دیا مجھ کو تعجب معلوم ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ میرے پاس آیا اور میری

① یہاں بدعت یا بدعتی سے مراد مقالات و گرائی کی طرف لے جانے والے اسباب یا افراد ہیں پس ایسوں سے بچو (ابو حنظلہ محمد اجل معاری)

② بھجۃ الاسرار صفحہ 285 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 285-286 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

طرف غصہ سے ترچھی نگاہ سے دیکھنے لگا۔ مجھ پر یوں (پیشاب) کر گیا۔ تب میں پانی کے چشمہ پر آیا اور اس میں غسل کیا۔ جنگل کے درمیان پہاڑوں میں ایک قبر میں داخل ہوا۔ مجھ میں اور لوگوں میں دس (10) روز کی راہ تھی کہ نہ کوئی شے نظر آتی تھی اور نہ کسی کو دیکھتا تھا۔

میں نے کہا کہ کاش اللہ ﷻ میرے لیے بعض عارفین کو قبول کرے تاکہاں کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ میرے پاس ہیں۔ مجھے انہوں نے سلام نہ کہا۔ تب میں ان کی ہیبت سے کانپنے لگا پھر میں نے جی میں کہا کہ انہوں نے مجھ کو سلام کیوں نہ کہا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم ایسے شخص پر سلام اور مرجبا نہیں کہتے جس پر کہ بھیڑیے بول کرتے ہوں۔ پھر مجھ سے تمام وہ حالات بیان کیے جو مجھ کو سفر میں پیش آئے تھے اور جو میرے دل میں باتیں آتی رہیں تھیں۔ ہر بات جو میرے دل میں کھلتی تھی اور میرے دل میں چھپتی تھی۔ ان کا ایک ایک واقعہ بیان کیا۔ حتیٰ کہ بعض وہ باتیں بیان کیں کہ جن کو میں بھول گیا تھا۔

پھر میں نے کہا اے میرے سردار! میں چاہتا ہوں کہ اس قبر میں قطع تعلق کر کے بیٹھ رہوں اور میرے پاس ایک چشمہ پانی کا ہو جس سے پانی پیا کروں اور کچھ کھانے کو ہو تو کھالیا کروں۔ آپ دو پتھروں کی طرف کھڑے ہوئے جو کہ اس قبر میں تھے ان میں سے ایک کو پاؤں کی ایڑی ماری تو اس سے بیٹھے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جو کہ نیل کے دریا کا تھا۔ دوسرے کو ایک ایڑی ماری تو اسی وقت اس میں ایک انار کا درخت اُگ آیا اس سے آپ نے کہا کہ

”اے درخت میں عدی بن مسافر ہوں۔“ اللہ ﷻ کے حکم سے ایک دن بیٹھا انار اور دوسرے دن کھٹا ہو جا۔ مجھ سے کہا کہ اے ابواسرائیل اتم یہاں رہو۔ اس درخت سے کھایا کرو اس چشمہ سے پیا کرو جب حیرا ارادہ ہو تو میرا نام لینا میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔

میں وہاں پر کئی سال تک رہا۔ اس درخت پر سے ایک دن بیٹھا انار اور ایک دن کھٹا انار کھایا کرتا تھا جو دنیا کے عمدہ سے عمدہ اناروں میں سے تھا اور میں نے جب کبھی ان کو یاد کیا تو فوراً اپنے پاس ان کو حاضر پایا۔ ان کے غائب رہنے کے زمانہ میں جو میرے دل میں باتیں گزرتی تھیں وہ سب بیان کر دیتے تھے۔

پھر کئی سال کے بعد ان کی خدمت میں موضع لالش میں آیا اور ایک رات ان کے پاس رہا۔ مجھ کو ان کے سانسوں نے جلا دیا اور چالیس دن تک میں ہر دن ٹھنڈا پانی اپنے اوپر ڈالتا تھا۔ اپنے اندر ان کے سانسوں کی ہیبت کی وجہ سے سخت آگ محسوس کرتا تھا۔^①

عدی بن مسافر کہتا ہے کہ واپس جاؤ

میں نے آپ کو ایک دفعہ عبادان کے سفر کے لیے وداع کیا تو مجھ سے فرمایا: کہ اگر تو کسی درندے کو دیکھے اور ڈرے پھر اس سے کہہ دینا کہ

(يَقُولُ لَكَ عَدِيُّ بْنُ مَسَافِرٍ يَذْهَبُ عَنِّي وَدَعْنِي)

”تجھ کو عدی بن مسافر کہتے ہیں کہ چلا جا اور مجھ کو چھوڑ جا“

اور جب سمندر کی موج کا خوف ہو تو کہہ دینا کہ

(اَيْتُهَا الْأَمْوَاجُ الْمُتَلَاظِمَةُ يَقُولُ لَكَ عَدِيُّ بْنُ مَسَافِرٍ أُسْكِنِي)

”اے متلاطم موجو! تم کو عدی بن مسافر کہتا ہے ٹھہر جاؤ۔“

وہ کہتے ہیں کہ پھر جب میں کسی وحشی شیر وغیرہ سے ملتا تو اس سے کہتا کہ تجھ کو عدی بن مسافر کہتے ہیں کہ چلا جا اور مجھے چھوڑ جا۔ تب وہ سر نیچا کر لیتا اور جب کبھی سمندر جوش میں آتا اور ہم غرق ہو جانے کو ہوتے تو میں کہتا اے متلاطم موجو! تم سے ”شیخ عدی بن مسافر“ کہتے ہیں کہ ٹھہر جاؤ پھر میرا کلام پورا بھی نہ ہوتا کہ ہوا ٹھہر جاتی اور سمندر ساکن ہو جاتا اور اس طرح ہوتا جیسے مرنے کی آنکھ۔^①

سینہ پر ہاتھ مارا تو قرآن یاد ہو گیا

اور خادم شیخ عدی بن مسافر کہتے ہیں میں نے شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ کی خدمت سال تک کی میں نے ان کے خاوقات اپنے بارے میں مشاہدہ کئے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ کہ ایک دن اپنے ہاتھوں پر گرم پانی ڈالتا تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: کہ کیا کرتا ہے میں نے کہا کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ارادہ کرتا ہوں کیونکہ میں اس میں سے سوا سورۃ فاتحہ اور اخلاص کے اور کوئی سورت یاد نہیں رکھتا اس کا حفظ کرنا مجھ پر بہت مشکل ہے۔

تب انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا پھر میں نے اسی وقت تمام قرآن حفظ کر لیا اور میں ان کے پاس سے نکلا تو اس کو پورا پڑھتا تھا اس میں سے مجھ پر کوئی آیت بھی انگٹی نہ تھی۔ میں اب تک اس کے پڑھنے میں اور لوگوں سے عمدہ پڑھنے اور اس کے درس پر زیادہ قدرت رکھتا ہوں۔^②

سینہ پر ہاتھ مارا تو دریا پار ہو گیا

خادم کہتا ہے مجھ کو انہوں نے ایک دن فرمایا: کہ تم بحر محیط کے چھٹے جزیرے میں جاؤ وہاں ایک مسجد پاؤ گے۔ اس میں داخل ہو جانا۔ وہاں ایک شیخ کو پاؤ گے اس سے کہہ دینا کہ تجھے شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اعتراض کرنے سے ڈرا اور اپنے نفس کے لیے کوئی ایسا امر نہ اختیار کر کہ جس میں تیرا کوئی ارادہ ہو۔

میں نے ان سے کہا کہ اے میرے سردار! بھلا میں کہاں بحر محیط پہنچ سکتا ہوں؟ انہوں نے میرے دونوں کندھوں میں ہاتھ مارا۔

① ہیجۃ الاسرار صفحہ 286، 285 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② ہیجۃ الاسرار صفحہ 287، مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

حالانکہ میں لاش کے حجرہ میں تھا کہ دریا دیکھتا ہوں کہ بحر محیط کے جزیرے میں ہوں مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیسے آیا ہوں؟ میں مسجد میں داخل ہوا پھر میں نے دیکھا کہ ایک شیخ بارعب کسی لکڑی میں بیٹھے ہیں میں نے ان کو سلام کہا اور شیخ کا پیغام پہنچا دیا پھر وہ رو پڑے اور کہا کہ خداوند جزاء خیر دے۔

میں نے کہا اے میرے سردار! یہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا کہ اے میرے فرزند! اس وقت سات خواص (اولیاء) میں سے ایک ولی حالت نزع میں ہیں۔ میرے دل میں یہ ارادہ تھا کہ میں ان کی جگہ ہو جاؤں اور میرا خطرہ ابھی پورا نہ ہوا تھا کہ تم آگئے ایسے وقت میں کہ میں یہی سوچ رہا تھا پھر میں نے کہا کہ اے میرے سردار! میں کوہ کار تک کیسے پہنچوں گا؟ تب انہوں نے میرے کندھوں پر ہاتھ مار کر مجھے دھکیل دیا۔ میں نے دیکھا تو پھر شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ میں ہوں۔ انہوں نے مجھے فرمایا: کہ وہ دس خواص میں سے ہیں۔^①

مجھے غیب کی چیزیں دکھائیں

خادم کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن شیخ سے عرض کیا کہ اے میرے سردار! کچھ مجھے غیب کی چیزیں دکھائیے۔ آپ نے مجھے ایک رومال دیا اور فرمایا: کہ اس کو اپنے چہرہ پر رکھ لے میں نے اس کو رکھ لیا پھر مجھ سے فرمایا: کہ اس کو اٹھا لے میں نے اٹھا لیا تو میں نے فرشتوں کو دیکھا جو کہ کاتب ہیں۔ میں نے ان کی تحریر اور مخلوق کے تمام اعمال کو دیکھا پھر میں اس حالت میں تین دن تک رہا جس سے میری طبیعت مکدر ہو گئی پھر میں نے اس حالت سے فریاد کی تو آپ نے پھر وہی رومال میرے چہرہ پر رکھ دیا پھر اس کو اٹھا لیا۔ وہ تمام مجھ سے چھپ گیا۔^②

عرش کی اذان کو سنوا دیا

خادم نے کہا آپ نے مجھ کو ایک دن وہ مرغابٹایا جو کہ نمازوں کے وقت عرش کے نیچے اذان دیتا ہے۔ میں نے کہا اے میرے سردار! مجھ کو اس کی آواز سنا دیں جب ظہر کا وقت ہوا تو مجھ سے فرمایا: کہ میرے قریب آ جا اور اپنے کان کو میرے کان کے پاس رکھ دے۔ میں نے ایسا کیا تو مرغابٹ کی آواز سنی۔ جس سے مجھے تھوڑی دیر تک غشی آ گئی۔^③

آئینے میں شیخ عقیل رحمۃ اللہ علیہ کو دکھا دیا

ایک دن شیخ عقیل رحمۃ اللہ علیہ کا میرے لیے ذکر کیا اور ان کے ذکر میں طول دیا۔ میں نے کہا اے میرے سردار! کیا آپ ان کو مجھے دکھا سکتے ہیں؟ پھر آپ نے مجھے ایک آئینہ دیا اور حکم دیا کہ اس میں دیکھو میں نے اس میں اپنی شکل دیکھی پھر وہ مجھ سے چھپ گئی اور

① بہجۃ الاسرار صفحہ 287 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 287 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 287، 288 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میرے سامنے ایک شیخ ظاہر ہوئے کہ جن کو میں دیکھتا تھا اور ان کے چہرہ میں سے کوئی چیز بھی مجھ پر مخفی نہ رہی تھی۔

پھر مجھ سے شیخ عدی رحمہ اللہ نے فرمایا: قَاتِبُ فَإِنَّهُ الشَّيْخُ عَقِيلُ کہ ادب کر کیونکہ یہ شیخ عقیل رحمہ اللہ ہیں اور دیر تک میں اسی طرح دیکھتا رہا پھر مجھ سے وہ چھپ گئے اور میرے سامنے ایک اور شخص بھی ظاہر ہوا۔ وہ شیخ شرف الدین ابوالفحائل عدی بن مسافر بن اسماعیل بن موسیٰ بن مردان بن انجم بن مردان اموی رحمہ اللہ تھے جن کی اصل حوران میں سے ہے۔ آپ ہکار پہاڑ پر رہتے تھے اور لالش کو وطن بنایا۔ یہاں تک کہ اس میں 508 ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی عمر بڑی تھی اور لالش کے حجرہ میں دفن کئے گئے جو ان کی طرف منسوب ہے ان کی قبر وہیں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

وہ فقیہ عالم فصیح ظریف متواضع صاحب حسن اخلاق تھے اور باوجود اس کے پاکیزہ رو اور بڑے باہمت تھے۔^①

شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مزار پر حاضری

شیخ صالح ابو عبد اللہ محمد بن کامل حسینی رحمہ اللہ بیان نے کہا کہ میں نے سنا شیخ عارف ابو محمد شاذلی رحمہ اللہ سے وہ فرماتے تھے کہ خلیفہ نے بغداد میں ولیمہ کی دعوت کی اور اس میں عراق کے مشائخ و علماء کو دعوت دی۔ وہ سب حاضر ہوئے مگر شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ۔ شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ۔ شیخ احمد رفاعی رحمہ اللہ حاضر نہ ہوئے اور جب لوگ واپس ہوئے تو وزیر نے کہا کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ! شیخ عدی بن مسافر رحمہ اللہ! شیخ احمد رحمہ اللہ حاضر نہیں ہوئے؟ خلیفہ نے کہا گویا کہ کسی کو طلبی نہیں پہنچی پھر اپنے دربان کو حکم دیا کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی طرف جائے اور ان کو بلائے اور کوہ ہکار اور ام عبیدہ کی طرف جائے کہ شیخ عدی رحمہ اللہ اور شیخ احمد رحمہ اللہ کو لائے۔

راوی کہتا ہے کہ پہلے اس سے کہ دربان خلیفہ کی مجلس سے اٹھے اور پہلے اس سے کہ وہ خط لکھیے فرمایا: کہ اسے شاذلہم اس مسجد کی طرف جاؤ کہ رباط حلبہ میں ہے۔ وہاں پر شیخ عدی رحمہ اللہ کو پاؤ گے۔ ان کے ساتھ دو آدمی اور ہوں گے ان کو میری طرف بلالا پھر مقبرہ شونیزی کی طرف جانا وہاں پر شیخ احمد رفاعی رحمہ اللہ کو پاؤ گے اور ان کے ساتھ دو آدمی اور آؤ گے۔ ان کو بھی میری طرف بلالانا۔

وہ کہتا ہے کہ میں اس مسجد کی طرف کہ ظاہر حلبہ میں تھی گیا تو وہاں پر شیخ عدی رحمہ اللہ کو پایا اور ان کے ساتھ دو شخص تھے میں نے کہا اے میرے سردار! شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے حکم کو مانو۔ انہوں نے کہا بسرو چشم وہ سب کھڑے ہو گئے اور میں ان کے ساتھ ہولیا پھر مجھ کو شیخ عدی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے شاذلہ! کیا شیخ احمد رحمہ اللہ کی طرف نہیں جاتا جب کہ تجھ کو شیخ نے حکم دیا ہے۔

میں نے کہا ہاں جاتا ہوں پھر میں مقبرہ شونیزی کی طرف آیا پھر وہاں پر شیخ احمد رحمہ اللہ کو پایا اور ان کے ساتھ دو اور شخص تھے میں نے کہا اے میرے سردار! شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے حکم کو مانو۔

انہوں نے کہا بسرو چشم وہ کھڑے ہوئے اور مغرب کے وقت دونوں شیخ، شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی رباط میں جمع ہو گئے۔ تب شیخ ان کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان سے ملے تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ خلیفہ کا دربان شیخ کی طرف آیا اور ان دونوں کو آپ کی خدمت میں

پایا۔

درہان خلیفہ کی طرف جلدی دوڑا اور جا کر خلیفہ کو اطلاع دی کہ تینوں حضرات ایک جگہ جمع ہیں پھر خلیفہ نے شیخ کی طرف اپنے ہاتھ سے عریضہ لکھا کہ جس میں تشریف لانے کی درخواست تھی اور ان کی خدمت میں اپنے صاحبزادہ اور درہان کو بھیجا۔ انہوں نے دعوت قبول کی اور تشریف لے گئے۔ شیخ نے مجھ کو بھی اپنے ساتھ جانے کا حکم دیا اور جب ہم نہر کے کنارے پر پہنچے تو اتفاقاً شیخ علی بن الہتھی رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں پر ملے اور یہ مشائخ ان سے ملے وہ بھی ان کے ساتھ ہو لیے پھر وہ ہم کو ایک مکان میں لایا اور دیکھا کہ خلیفہ وہاں پر کھڑا ہے اور کمر بند می ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ دو خادم ہیں اور گھر میں اس کے سوا اور کوئی نہیں پھر خلیفہ ان سے ملا اور ان سے عرض کیا کہ اے سرداران!

پیشک بادشاہ جب رعایا پر گزرتے ہیں تو وہ ان کے لیے ریشمی کپڑا بچھاتے ہیں تاکہ وہ اس پر چل کر آئیں۔ خلیفہ نے ان کے لیے اپنا دامن بچھایا اور ان حضرات سے درخواست کی کہ اس پر چل کر تشریف لائیں تب ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔ خلیفہ ہم کو دسترخوان کی طرف لے گیا جو تیار کیا گیا تھا پھر سب بیٹھے اور سب نے کھانا کھایا ہم نے بھی ان کے ساتھ کھایا۔

پھر وہ نکلے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کو آئے وہ رات بڑی اندھیری تھی۔ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جب پتھریا لکڑی یا دیوار یا قبر پر سے گزرتے تو اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے پھر وہ اس طرح روشن ہوتے جیسے چاند روشن ہے۔ اسی کے نور میں چلتے یہاں تک کہ وہ روشنی ختم ہوتی پھر شیخ اور شے کی طرف اشارہ کرتے پھر وہ روشن ہو جاتی۔ اس طرح نور میں چلتے رہے ان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھے۔ یہاں تک کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر آئے پھر چاروں شیخ زیارت کرتے تھے۔ ہم دروازہ پر کھڑے رہے یہاں تک کہ یہ تمام حضرات باہر نکلے اور جب ان سب نے جدا ہونے کا ارادہ کیا۔ تو شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے آپ وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا: کہ میں تم کو کتاب دست پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں پھر سب جدا ہو گئے۔^①

شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرماتے

حضرت امام ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے پھر مجھے ان کی زیارت کا شوق ہوا اور شیخ سے ان کی زیارت کی اجازت مانگی آپ نے مجھے اجازت دی تب میں نے سفر کیا یہاں تک کہ میں کوہ ہکار کی طرف آیا تو ان کو لاش میں اپنے حجرہ کے دروازہ پر کھڑا پایا۔ انہوں نے فرمایا:

(أَهْلًا يَا عَمْرُ تَرَكْتَ الْبَحْرَ وَجِئْتَ إِنْ السَّاقِيَّةَ)

”اے عمر خوش آمدید تو سمندر کو چھوڑ کر نہالی کی طرف آیا ہے“

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اس زبانہ کے تمام اولیاء کی باگوں کے مالک اور تمام محبین کی سوار یوں کے ہانکنے والے ہیں۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 288-289 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 289 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(11) شیخ علی بن ہتی رحمہ اللہ

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور مشہور عارفین و آئمہ محققین میں سے ہیں۔^①
وہ ان چاروں میں سے ہیں کہ جن کو مشائخ "عراق البراءہ" کہتے ہیں۔ اس معنی سے کہ وہ مادرزاد ائمہ ہوں اور اہل بیت کو اچھا کرتے تھے وہ یہ ہیں۔ ① شیخ عبدالقادر جیلی رحمہ اللہ ② شیخ علی بن الہیتمی رحمہ اللہ ③ شیخ بقا بن بطو رحمہ اللہ ④ شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ ⑤

ان بزرگوں کے واسطے سے دعا قبول ہونا

شیخ علی ثاباتی رحمہ اللہ نے کہا میں نے دو عمروں کلیمانی رحمہ اللہ اور بزار رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نے صدر اول کے مشہور مشائخ کو پایا کہ ① شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ ② شیخ علی بن الہیتمی رحمہ اللہ ③ شیخ بقا بن بطو رحمہ اللہ ④ شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ کو "براءہ" فرماتے تھے۔ یعنی یہ حضرات مادرزاد ائمہ ہوں اور اہل بیت کو اچھے کرتے تھے۔

ابوالفرج صرمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شیخ محمد درزی بغدادی مشہور بواعظ رحمہ اللہ شیخ علی خباز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے۔ جبکہ انہوں نے یہ بات کہی ہے اور وہ بہرے ہو گئے تھے پھر انہوں نے ایک شخص سے جو ان کے قریب تھا۔ پوچھا کہ شیخ نے کیا کہا اس شخص نے ان کو دہرایا۔ تب داعظ رحمہ اللہ نے کہا کہ

(اللَّهُمَّ بِحُرْمَتِهِمْ عَافَ سَمْعِي)

"خداوند! ان مشائخ کی حرمت سے میرے کان درست کر دے"

پھر اسی وقت ان کا بہرہ ہن جاتا رہا۔ حتیٰ کہ دو مردوں کی سرگوشی کی بات بھی سننے لگے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو بہرہ دیکھا تھا اور پھر میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سرگوشی سن لیا کرتے تھے۔^⑤

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو خرقے دیے

شیخ علی بن الہیتمی رحمہ اللہ کے پاس وہ دو خرقے تھے کہ جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابو بکر بن ہوار رحمہ اللہ کو خواب میں دیے تھے۔ وہ بیدار ہوئے تو ان خرقوں کو اپنے اوپر پایادہ ایک کپڑا اور ایک چادر تھی۔ ابن ہوار رحمہ اللہ نے وہ دونوں خرقے اپنے مرید شیخ ابو محمد شہکی رحمہ اللہ کو دیئے اور شہکی رحمہ اللہ نے وہ اپنے مرید تاج العارفین ابو الوفاء رحمہ اللہ کو دیئے۔ تاج العارفین نے وہ اپنے مرید شیخ علی بن الہیتمی رحمہ اللہ کو دیئے اور ابن الہیتمی رحمہ اللہ نے اپنے مرید شیخ علی بن اورئس رحمہ اللہ کو دیئے پھر وہ کم ہو گئے۔^⑥

① بہجة الاسرار صفحہ 288 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 290 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 290 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجة الاسرار صفحہ 290 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کا مقام و مرتبہ

شیخ علی ہجویریؒ ہیں کہ جن کو یہ خطاب ہوا تھا کہ اے میرے مُلک اتم میرے مُلک میں تصرف کرو اور ان سے یہ مشہور ہوا ہے کہ ان پر اسی (80) سال گزرے کہ نہ ان کو خلوت تھی نہ تنہائی بلکہ فقراء کے درمیان سوتے تھے۔ وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا ہے اور مخلوق کے دلوں میں ان کی بڑی مقبولیت پیدا کر دی تھی۔ لوگوں کے سینوں میں ان کی بیست ڈال دی تھی اور دلوں میں ان کی محبت، ان کو عجب چیزوں کے ساتھ گویا کیا۔ ان کے لیے خرق عادات کر دیا۔ ان کو حجت و پیشوا بنایا۔

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادرؒ ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے اور ان کو دوست رکھتے۔ ان کی عزت و احترام کرتے۔ ان کی شان کو بڑھاتے تھے اور فرماتے کہ بغداد میں اولیاء عالم الغیب و الشہادۃ سے آتے ہیں وہ ہماری ضیافت میں ہوتے ہیں اور ہم شیخ علی بن الہیثمیؒ کی ضیافت میں ہیں۔

اور فرمایا: کہ علی بن الہیثمیؒ کے دل کی بے نیگی ایسے وقت کشادہ ہوئی کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اور ہم کو نہیں معلوم کہ شیخ محی الدین عبدالقادرؒ کے زمانہ کے مشائخ میں سے شیخ علی بن ہبیبیؒ سے بڑھ کر کسی کو اتنی محبت یا اکثر آمد رفت اور خدمت گزاری شیخ موصوف کی جناب میں ہو۔^①

شیخ عبدالقادرؒ کی محبت میں آپ کا مقام

ابوالحسن جوہریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب میرے سردار عبدالقادرؒ نے فرمایا: کہ میرے لیے ہر طویلہ میں ایک زر گھوڑا ہے جس سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔ میں حاضر تھا اور سن رہا تھا تب ان کو میرے سردار شیخ علی بن الہیثمیؒ نے کہا کہ اے میرے سردار! میں اور میرے تمام یار آپ کے غلام ہیں اور شیخ علی بن الہیثمیؒ کے زمانہ میں ان سے بڑھ کر کسی اور شیخ عراق کو فتوحات نہ ہوتی تھیں۔ ہر ایک شہر میں سے ان کے لیے نذرانے آتے تھے اور مشائخ عراق کی طرف ہر روز بقدر معلوم نذرانہ آتا تھا اور شیخ محی الدین عبدالقادرؒ کے سوا کسی کو پوری نیاز نہ آتی تھی۔

مریدین صادقین کی تربیت اور مشکلات احوال کے کشف اور منازلات موارد نہر الملک کے اعمال اور اس کے متعلقات میں اس شان کی ریاست ان تک منتہی ہوئی۔ ان کی صحبت میں کئی بڑے بڑے اکابر نے خراج کی ہے۔ جیسے شیخ پیشوا ابو محمد علی بن ادریس یعقوبیؒ اور ایک جماعت کثیرہ جو صاحبان احوال قاخرہ تھی ان کی مرید ہوئی۔ ان کی طرف مخلوق کی ایک امت منسوب ہوتی ہے۔ مشائخ و علماء نے ان کی بزرگی و احترام پر اجماع کیا ہے۔ ان کے شیخ تاج العارفین ابو الوفاؒ ان کی بڑی تعریف کرتے تھے اور ان کو ان کے غیر پر مقدم کرتے تھے ان کی فضیلت پر اطلاع دیتے تھے۔ ان کو ایک طاہر (چار) دے کر شیخ جاکیرؒ کی طرف

بھیا اور ان کو حکم دیا کہ ان کے سر پر رکھ دینا ان کو اپنے قائم مقام بنایا۔^①

آپ کا ایک عظیم ارشاد

مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ علی بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی سیاہ چوٹی اندھری رات میں سیاہ پتھر پر کوہ قاف کے پرے چلے اور مجھے میرا رب اس کی بلا واسطہ خبر نہ دے اور مجھے اطلاع نہ دے اعلانیہ طور پر تو ضرور میرا پتہ پھٹ جائے۔

اور فرماتے ہیں کہ شیخ موصوف ایک دفعہ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور ایک شہر کی طرف جو کہ ”نہر الملک“ کے علاقہ میں تھا تشریف لائے وہاں کے کسی شخص کے پاس اترے تو اس شخص نے آپ کے واسطے ایک بڑی مجلس قائم کی شیخ نے اس کو فرمایا: کہ ان مرغیوں کو لو اور ذبح کرو جو کہ آپ کے سامنے موجود تھیں۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر ان کے پیٹوں سے سونے کے دانے نکلے۔ وہ شخص حیران ہو گیا اور اس کی بہن کا ایک ہار سونے کا تھا جو ٹوٹ گیا تھا اس کو اس کا پتہ نہ لگا تھا۔ مرغیوں نے اس کے دانے جن لیے تھے اس کو اس نے گم کر دیا تھا اور گھر والوں نے گمان کیا تھا کہ کچھ بات ہوئی ہے۔ انہوں نے اس کے قتل کا ارادہ اس رات کر لیا تھا۔ شیخ نے فرمایا:

(إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِطْلَعَنِي عَلَى أَمْرِ أَخْتِكُمْ وَعَلَى مَا فِي نُفُوسِكُمْ وَعَلَى مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الدَّجَاجِ وَلَيْتِي اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَنْ أَكْشِفُ لَكُمْ هَذِهِ الْقُصِيَّةَ وَالنَّقْدَ مِنْ الْهَلَكَةِ فَأَذِّنْ لِي)

”اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو تمہاری بہن کے معاملہ کی اطلاع دی ہے اور اس کی بھی جو تمہارے دلوں میں ہے اور جو کچھ ان مرغیوں کے پیٹ میں ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت لی ہے کہ میں تم کو تمہارا جھگڑا بتا دوں اور تم کو ہلاکت سے بچاؤں۔ اس نے مجھے اجازت دی ہے۔“^②

مردے سے پوچھا تم کو کس نے مارا؟

ابو محمد سالم بن علی دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حفص عمر الیزیدی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم شیخ کے ساتھ ایک دفعہ ”نہر الملک“ کے دیہات میں گئے تو ہم نے دو بستیوں والوں کو دیکھا کہ تلواریں نکالے ہوئے لڑنے کو تیار ہیں ان میں ایک مقتول پڑا ہے اور ہر ایک فریق اس کے قتل سے متہم ہوا ہے پھر شیخ آئے یہاں تک کہ مقتول کے سر پر کھڑے ہو گئے اس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر کہنے لگے

(مَا قَتَلْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟)

① بہجۃ الاسرار صفحہ 291 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 292 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”اے اللہ کے بندے! تمہ کو کس نے قتل کیا؟“

وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور آنکھیں کھول دیں اور بڑبان فصیح کہنے لگا جس کو تمام حاضرین نے سن لیا کہ مجھ کو ملاں بن ملاں نے قتل کیا ہے پھر ٹھنڈا ہو گیا۔ جیسا کہ تھا اور پہلی حالت کی طرف لوٹ گیا۔^①

آپ کے تصرف سے اہل علم کا علم چلا گیا ﴿

شیخ ابوالحسن جو سنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں ”زدران“ میں سیدی شیخ علی بن الہیسی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس سماع میں حاضر ہوا تھا اس میں مشائخ و صلحاء و فقہاء اور قراء کی ایک جماعت موجود تھی۔ جب مشائخ کو سماع کا حذر آیا (یعنی دھد میں ہوئے) تو فقہاء و قراء نے اپنے اپنے دلوں میں انکار کیا۔ تب شیخ علی بن الہیسی رحمۃ اللہ علیہ نے ان فقہاء و قراء پر چکر لگایا۔ ان میں سے جب کسی پر کھڑے ہو کر دیکھتے تو وہ اپنے سینے سے تمام علم و قرآن کو مفقود پاتا یہاں تک کہ ان کے اخیر تک پہنچے وہ سب بھل دیے اور ایک مہینہ ان کی یہ کیفیت رہی یعنی محض بے علم بن گئے پھر سب کے سب شیخ کی طرف آئے اور آپ کے پاؤں چومے آپ سے استغفار کرنے لگے۔ تب شیخ نے ان کے لیے دسترخوان بچھوایا۔ انہوں نے کھانا کھایا شیخ نے بھی ان کے ساتھ کھایا اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک لقمہ کھلایا تب ان میں سے ہر ایک نے جو کچھ علم گم کیا تھا اس شیخ کے لقمہ سے سب پالیا پھر وہ خوش خوش گھروں کو لوٹ گئے۔^②

بے موسم پھل کھاتے ﴿

شیخ ابوالحسن جو سنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن آپ کو ایسے حال میں کہ میرے گمان میں آپ نے مجھے نہیں دیکھا۔ ایک کھجور کے نیچے جو میدان میں تھی بیٹھے ہوئے دیکھا کہ کھجوروں سے بھر گئی اور جھک گئی ہیں اور یہاں تک کہ شیخ کے قریب آ گئی ہیں اور شیخ اس سے لے کر کھاتے ہیں واللہ عراق میں ایک کھجور تک کسی درخت پر نہ تھی اور نہ وہ ان کے پھل کا وقت تھا پھر آپ چل دیے اور میں ان کے پیچھے اس جگہ گیا میں نے ایک کھجور پائی اور اس کو کھایا واللہ میں نے دنیا کی کھجوروں میں سے اس جیسی کھجور نہ کھائی تھی۔^③

اے اللہ ﷻ میں پانی چاہتا ہوں ﴿

شیخ ابوالحسن جو سنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ موصوف کو ایک دن ایک کنوئیں کے کنارہ پر دیکھا کہ ڈول پانی میں ڈالتے تھے کہ پانی سے وضو کریں ڈول نکالا تو اس میں سونا بھرا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ

① بھجۃ الاسرار صفحہ 292-293 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 293 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان کاش اپنے کسی مقبول بندے کے دسترخوان سے ایسا لقمہ ہمیں بھی عطا فرمائے تو کیا ہی

بات ہوگی۔ (ابو حنبلہ محمد بن اسماعیل عطارکی)

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 293 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”اے میرے رب میں تو پانی چاہتا ہوں جس سے وضو کروں“

پھر کنوئیں میں ڈول ڈالا اور دوبارہ نکالا تو ڈول میں میوے موجود تھے پھر کہا کہ اے رب میں پانی چاہتا ہوں جس سے وضو کروں پھر کنوئیں میں ڈول ڈالا تو اس دفعہ پانی نکالا اس سے وضو کیا پھر اپنا سر کنوئیں میں ڈالیا تو اس کا پانی کنوئیں کے سرے تک آ گیا۔ یہاں تک کہ اس سے پیا حالانکہ بڑی رسی پڑتی تھی۔^①

نصرانی ہو کر مسلمان ہو گیا

شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ کی ایک عورت خدمت کیا کرتی تھی جس کا نام ”ریحانہ“ تھا۔ اس کا لقب ”سنت البہا“ تھا۔ وہ بیمار ہوئی جس میں وہ فوت ہوئی۔ شیخ سے کہنے لگی اے میرے سردار! میرا جی تو کجور کو چاہتا ہے اس وقت زہراں میں تر کجور نہ تھی۔ ”قطفتا“ میں ایک مرد صالح تھا جس کا نام عبدالسلام قطفتی تھا۔ اس کے پاس کجوریں تھیں جن پر تر کجوریں تھیں جو کہ اوروں سے پیچھے بکتی ہیں۔ تب شیخ نے اپنا چہرہ ”قطفتا“ کی طرف کیا اور فرمایا: اے عبدالسلام! ریحانہ کی طرف اپنی تر کجوروں میں سے تر کجوریں لا۔ اللہ تعالیٰ نے عبدالسلام کو شیخ کی آواز سنا دی۔ اس نے تر کجوریں لیں اور زہراں کی طرف سفر کیا اور ریحانہ کے سامنے لا کر ڈال دیں۔ اس نے وہ کھائیں۔ اس حال میں کہ شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ عبدالسلام نے اس نیک بخت سے کہا کہ اے سردار! تمہارے سامنے تو وہ چیز ہے کہ جو ان کجوروں سے بہتر ہے (یعنی جنت)

اس نے کہا اے عبدالسلام! میں شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ کی خادمہ ہوں پھر مجھ سے دنیا و آخرت کی شہوات سے کوئی چیز فوت ہو جائے؟ جا تو ضرور نصرانی ہوگا پھر وہ تو فوت ہوگئی اور عبدالسلام بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے راستہ میں چند نصرانی عورتیں دیکھیں جن میں سے ایک پر عاشق ہو گیا۔ اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے کہا کہ تم عیسائی ہو جاؤ تو نکاح ہو سکتا ہے۔ وہ عیسائی ہو گیا اور اس کے پاس اس کے شہر میں ایک مدت رہا۔ اس کے تین لڑکے ہوئے پھر سخت بیمار ہو گیا جس سے مرنے لگا۔ شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ سے عرض کیا گیا پھر آپ نے فرمایا: کہ میں بھی ریحانہ کے غصہ کی وجہ سے اس پر ناراض تھا۔ لیکن اب میں راضی ہو گیا ہو۔ تم میرے پاس عبدالسلام کو لاؤ کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا حشر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ ہو۔

شیخ نے شیخ عمر بن زرار رحمہ اللہ سے کہ وہ اس وقت ان کی زیارت کو آئے ہوئے تھے فرمایا: کہ تم فلاں گاؤں میں جاؤ اور عبدالسلام سے ملو اس پر ایک ڈال دو پھر اس کو میرے پاس لاؤ۔

تب شیخ عمر رحمہ اللہ اس کی طرف گئے اس کو دیکھا کہ بہت بیمار ہے پھر اس پر پانی کی ڈال دیا تو وہ جھٹ کھڑا ہو گیا اور اسلام لے آیا۔ اس کی بیوی بچے اور تمام اس کے گھر والے بھی مسلمان ہو گئے۔ اسی وقت بیماری سے اس کو شفا ہوگئی یہ لوگ سب مل کر شیخ علی بن الہتھی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ عبدالسلام پر تمام نیکی کی باتیں لوٹ آئیں۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 293 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 293، 294 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کا وصال

آپ رحمۃ اللہ علیہ ذیبران^① میں رہتے تھے جو کہ نہر الملک کے پرگنہ میں سے ایک شہر ہے۔ یہاں تک کہ وہیں 564ھ میں انتقال فرمایا۔ ایک سو بیس (120) سال سے زیادہ ان کی عمر ہو گئی تھی۔ اس میں دن کئے گئے وہیں آپ کا مزار ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

آپ خیر و طریف صاحب جمال تھے۔ دیہاتیوں کا سیاہ لباس پہنتے، مکارم اخلاق و محاسن صفات جلال المناقب کے جامع تھے۔ لوگوں سے زیادہ کریم بڑے نخی اور نہایت ایثار والے تھے۔ آپ کی عادات مشہور تھیں۔ آپ کے اصحاب بھی اسی طریق پر آپ کے نقش قدم پر چلتے تھے۔^②

اے شیخ مجھے بے خوف کر دو

شیخ علی بن الحسنی رحمۃ اللہ علیہ جب شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا ارادہ کرتے تو ذیبران سے نکلتے ان کے ساتھ ان کے بڑے بڑے مرید ہوتے تھے اور جب بغداد شریف تک پہنچتے تو آپ ان کو حکم دیتے کہ تم سب وجہ میں غسل کرو اور اکثر آپ بھی ان کے ساتھ غسل فرماتے پھر ان سے کہتے کہ اپنے دلوں کو پاک و صاف کر لو اپنے خطرات کی حفاظت کرو کیونکہ ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ سلطان کی خدمت میں حاضر ہوں۔^③ جب بغداد میں داخل ہوئے تو لوگ ان سے ملتے اور ان کی طرف دوڑے آتے تو آپ ان سے کہتے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دوڑو۔ جب شیخ کے مدرسہ کے دروازہ تک پہنچتے تو اپنے جوتے اتار لیتے اور کھڑے ہو جاتے۔ تب شیخ خود ان کو پکارتے کہ بھائی آؤ پھر داخل ہوتے اور شیخ کی طرف بیٹھ جاتے وہ دعا مانگتے۔ تب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ان سے فرماتے کہ تم کس بات سے ڈرتے ہو حالانکہ تم عراق کے شیخ ہو؟

شیخ علی کہتے کہ:

(يَا سَيِّدِي أَنْتَ السُّلْطَانُ لَهْنِيْ خَوْفَكَ فَإِذَا لَهْنْتُ خَوْفَكَ لَهْنْتُ)

”اے میرے سردار آپ سلطان ہیں مجھ کو اپنے خوف سے بے خوف کر دو۔“

جب آپ اپنے خوف سے مجھ کو مامون کر دیں گے پھر میں بے خوف ہو جاؤں گا شیخ ان سے فرماتے کہ

(لَا خَوْفَ عَلَيْكَ) ”تم کو کوئی خوف نہیں۔“^④

① من کا صحیح تلفظ یہ ہے ذیبران۔ (ابو حنظلہ محمد جمال عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 294 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ شیخ کے مذکورہ نقل سے پتہ چلتا ہے کہ بزرگوں کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہوئے اہتمام کرنا چاہیے۔ (ابو حنظلہ محمد جمال عطاری)

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 294، 295 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سلطان الاولیاء ہیں

یہ حضرات کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم ان کی خدمت میں ذذیران میں حاضر ہوئے آپ کے سامنے صاحب دیوان وغیرہ لوگ تھے پھر آپ کے پاس ایک شیخ آئے اور ان کے کان میں کچھ چپکے سے کہا پھر چل دیے۔ تب شیخ کھڑے ہو گئے اور کمر باندھ لی۔ اس وقت ان سے صاحب دیوان نے عرض کیا کہ:

(يَا سَيِّدِي مَا هَذَا؟)

”اے میرے سردار! یہ کیا بات ہے؟“

فرمایا: کہ جب تمہارے پاس خلیفہ کا حکم آ جائے تو کیا کرو گے؟

کہا کہ اے میرے سردار! جیسا کہ آپ نے کیا ہے میں کمر کو خوب مضبوط باندھوں پھر میں نہ ٹلوں جب تک کہ حکم خلیفہ بجانہ لاؤں۔ آپ نے فرمایا: کہ بس یہی میرا حال ہے۔ مجھ کو خلیفہ کا حکم آیا مجھ پر ضروری ہے کہ جلد اس کی تعمیل کروں۔

اس نے کہا کہ اے میرے سردار!

مَنْ هُوَ الْخَلِيفَةُ؟ وہ خلیفہ کون ہے؟

(قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ هُوَ خَلِيفَةُ الْأَوْلِيَاءِ وَالْمَشَائِخِ فِي هَذَا وَسُلْطَانُ الْوُجُودِ فِي هَذَا الْعَصْرِ وَقَدْ جَاءَ نِي الْخَضِرُ مِنْ عِنْدِهِ بِرَسَالَةٍ يَطْلُبُ مِنِّي ثَوْبَيْنِ لِحَمَامَةٍ)

”فرمایا وہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ اولیاء و مشائخ کے اس وقت خلیفہ اور اس زمانہ میں سلطان الوجود ہیں اور میرے پاس خضر علیہ السلام کا پیغام لے کر آئے کہ وہ مجھ سے دو نل اپنے حمام کے لیے طلب کرتے ہیں۔“^①

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی نہیں

شیخ ابوالسود احمد بن ابوبکر حری عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ شیخ علی بن الہتی رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے آئے تو ان کو سوتے ہوئے پایا۔ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ کو جگا دیں تو ہم کو شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے منع کیا اور کہا کہ:

(وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ أَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ مَا فِي الْحَوَارِيِّينَ)

”واللہ واللہ واللہ میں گواہی دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہ حواریوں میں کوئی ان جیسا نہیں“

اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا جب آپ جا گئے تو فرمایا: کہ

(أَنَا مُحَمَّدِي وَالْحَوَارِيُّونَ عَسَوِيُونُ)



”میں محمدی ہوں اور حواری میسائی تھے۔“^①

پھر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے معارف میں بڑا کلام کیا پھر شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شیخ کے بعد کوئی ایسا باقی نہیں کہ ایسا کلام کرے۔

واپس چلے جاؤ ﴿

شیخ ابو عمرو عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا گیا وہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ شاہ عجم نے بڑے لشکر کے ساتھ بغداد کا قصد کیا اور اس دن خلیفہ اس کی لڑائی سے عاجز ہوا اور اپنے ملک کے زوال کا گمان کیا پھر وہ ہمارے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے امر کی بابت استعاضہ کرتے ہوئے حاضر ہوا اور اس وقت اتفاقاً شیخ علی بن الہتٰی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ تب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ علی بن الہتٰی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: کہ ان کو حکم دے دو کہ بغداد سے چلے جائیں انہوں نے کہا بہت اچھا۔

پھر شیخ علی بن الہتٰی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم سے کہا کہ عجم کے لشکر کی طرف جاؤ اور اس کے اخیر تک پہنچو۔ وہاں پر ایک کپڑے کو پاؤ گے جو کہ عصا پر اٹھایا ہوا ہوگا جیسے خیر اس کے نیچے تین شخص ہوں گے۔ ان سے کہو کہ تم کو ”علی بن الہتٰی“ کہتا ہے کہ بغداد چلے جاؤ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم حکم کے ساتھ یہاں آئے ہیں پھر ان سے کہہ دو کہ میں بھی تمہارے پاس حکم کے ساتھ آیا ہوں۔ تب خادم آیا اور ان تینوں شخصوں تک پہنچا ان سے کہا کہ تم کو شیخ علی بن الہتٰی فرماتے ہیں کہ بغداد سے چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہاں پر حکم کے بغیر نہیں آئے۔ اس نے ان سے کہا کہ میں بھی تمہارے پاس حکم کے بغیر نہیں آیا۔

راوی کہتا ہے کہ ان میں سے ایک نے اپنا ہاتھ عصا کی طرف بڑھایا اور کپڑے کو لپیٹا اور عجم کی طرف چل دیئے پھر دیکھا کہ تمام لشکر نے اپنے خیمے اتار لیے اور اگلے پاؤں واپس چلا گیا۔ بدھ مرے آیا تھا۔^②

(12) شیخ عبدالرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ ﴿

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور بڑے عارفین اور مقربین کے صدر ہیں

یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے کہا کہ

(أَنَابِينَ الْأَوَّلِيَاءِ كَأَنكَرِلِي بَيْنَ الطُّيُورِ)

”میں اولیاء میں ایسا ہوں جس طرح کونج پرندوں میں ہوتی ہے“

ان سے بڑی گردن والا ہوں اور یہ بھی انہوں نے کہا ہے کہ میرے جس مرید کی گردن پر گھڑی اور بوجھ ہو وہ میرے کندھے پر رکھ دے۔

ایک نیک بخت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ان کی بابت آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کہ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 295 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 295، 296 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(مَوَّيِّنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فِي حَضْرَةِ الْقُدُّسِ)

”وہ حضرت قدس میں متکلمین میں سے ہیں۔“^①

آپ کا مقام و مرتبہ

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی بڑی تعریف کرتے تھے اور ان کی شان بڑھانے ان کی عزت کرنے کی وصیت کرتے ان کے بارے میں یہ کہا ہے

(الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَبَلٌ رَاسِخٌ لَا يَتَحَرَّكُ)

”شیخ عبدالرحمن ایک مضبوط پہاڑ ہے جو حرکت نہیں کرتا۔“^②

آپ کی صفات

آپ فقیہ، فاضل، فصیح طریف شیخ کریم بڑے عارف زاہد محقق تھے۔ آپ طفسونج اور اس کے قریب علاقہ میں علم شریعت و حقیقت کا وعظ بڑی کرسی پر بیٹھ کر فرماتے تھے۔ ان کی خدمت میں مشائخ و فقہا حاضر ہوتے تھے۔ علماء کالباس پہنتے تھے اور ٹھہرے سوار ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ طفسونج اور اس کے قریبی علاقہ میں مریدین و صادقین کی تربیت ان تک پہنچی۔ ان کی خدمت میں بہت سے اکابر نے خراج کی ہے۔ ایک جماعت اہل کرامت کی ان کی مرید ہوئی۔ بہت سی مخلوق ان تک پہنچی ہے۔ ان کی بزرگی و عزت کا مشائخ و علماء وغیرہ نے اشارہ کیا۔ تمام شہروں سے ان کی زیارت کا قصد کیا گیا۔ معارف و تحقیق کی زبان سے کلام کرتے تھے۔^③

آپ مقبول الدعاء تھے

شیخ عبدالرحمن طفسونجی جیلانیؒ عراق کے بڑے مشائخ میں سے تھے۔ ان کا ہاتھ مبارک تھا۔ جس بیمار پر پھیرتے وہ اچھا ہو جاتا اور جس مادرزاد اندھے پر پھیرتے وہ بینا ہو جاتا جس گٹھی والے پر پھیرتے وہ چلنے لگتا۔ وہ مقبول الدعاء تھے جس کسی کے کام کے لیے دعائے گنتے وہ ہو جاتا۔^④

ایک مرید کی فریاد

ان کی خدمت میں ان کا ایک مرید حاضر ہوا اور ان سے کہنے لگا۔ اے میرے سردار! میری کھجوریں ہیں وہ گیارہ سال سے پھل

① بہجۃ الاسرار صفحہ 296 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 297، 298 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 297 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

نہیں دیتیں اور گائیں ہیں جو تین سال سے بچے نہیں جنتی۔ آپ ان کے لیے برکت کی دعا مانگیں۔ آپ نے اس کے لیے دعا مانگی پھر اسی سال اس کی کجوریں پھل لائیں اور وہ عراق کی عمدہ کجوروں اور زیادہ پھل لانے والوں میں سے ہو گئیں۔ اس کی گائیں۔ اسی ماہ میں حاملہ ہوئیں۔ حتیٰ کہ وہ اور لوگوں کی گائوں سے بڑھ کر چوپائوں والا اور دودھ والا ہو گیا۔^①

جیسا مجھے دیا گیا ویسا اسے نہیں دیا گیا ﴿﴾

آپ سے کہا گیا کہ فلاں شخص اور ان کے ایک مرید کا نام لیا جو دوسرے شہر میں تھا یہ کہتا ہے کہ
(أُعْطِيتُ مَا أُعْطِيتُ)

جو آپ کو چیز دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی گئی ہے۔
آپ نے فرمایا:

(الَّذِي أُعْطَانِي مَا عَطَاهُ لَكِنْ لَمْ يُعْطَهُ مِثْلَ مَا أُعْطَانِي)

”جس نے مجھے دی ہے اس نے اس کو بھی دی ہے لیکن جیسے مجھ کو دی ہے اس کو نہیں دی“

پھر فرمایا: کہ میں اس کو ایک تیر پھینکتا ہوں۔ ایک گھڑی سر نیچے کیا پھر فرمایا: کہ میں نے اس کو تیر پھینکا ہے جو اس کو لگا ہے ابھی اور پھینکوں گا اور سر نیچے کیا پھر فرمایا: کہ میں نے ایک اور تیر پھینکا ہے۔ وہ بھی اس کو لگا ہے اور ابھی تیسرا تیر پھینکوں گا۔ اگر وہ اس کو لگ گیا تو بیشک وہ دیا گیا جو مجھ کو دیا گیا ہے اور سر نیچے کیا پھر فرمایا: کہ بیشک وہ مر گیا لوگ جلدی دوڑے گئے پھر اس کو اس کے شہر میں گھر میں مردہ پایا پس میں نے اس پر نماز پڑھی۔^②

وضو کر بولنے لگے گا ﴿﴾

آپ نے ایک شخص سے ایک دن سنا کہ وہ شعر پڑھتا ہے اور ادھر موذن اذان دیتا ہے۔ آپ نے اس کو چپ رہنے کا حکم دیا تو وہ چپ نہ ہوا پھر آپ نے فرمایا: کہ چپ رہو پھر کلام نہ کر یہاں تک کہ میں تم کو حکم دوں پھر مرد گونگا ہو گیا۔ اس کو بولنے کی طاقت نہ رہی۔ تین دن تک اس کا یہی حال رہا آخر وہ شیخ کی خدمت میں آیا اور توبہ استغفار کرنے لگا۔ آپ نے اس کو فرمایا:

(إِذْهَبْ وَتَوَضَّأْ) ”جا وضو کر“

اس نے وضو کیا تو کلام کرنے لگا۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 297 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 298 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 298 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سرمہ لگایا تو فرش سے عرش تک دیکھ لیا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں شیخ کے سامنے ایک دن حاضر تھا۔ آپ کے پاس ایک سرمہ دانی اور سلائی تھی۔ جس کے ساتھ سرمہ لگایا کرتے تھے۔ میں نے آپ سے درخواست کی کہ مجھ کو اپنے ہاتھ سے سرمہ لگا کر دیں۔ آپ نے ایک سلائی لگا کر مجھے دی تو مجھ کو بڑے بڑے امور دکھائی دینے لگے اور فرش سے لے کر عرش تک مجھ کو دکھائی دینے لگا۔^①

جو فرمایا ہو گیا

آپ فیہ کی بہت سی باتیں بیان کیا کرتے تھے جس بات کی خبر دیتے ویسے ہی ہوتی جیسی انہوں نے خبر دی ہوتی تھی۔ اگرچہ چالیس سال کے بعد کیوں نہ ہو۔ اپنے مریدوں کو ان کے امور جزوی حالات بالتفصیل بیان کر دیا کرتے جب مرید کو غلطی میں بٹھاتے تو اس کو ہر دن طریقت کے منازل میں سے ایک منزل میں اتارتے اس کے تمام احکام اس کے پانے سے پہلے اس کو بتلا دیتے پھر اس کو درجہ بدرجہ بڑھاتے۔ یہاں تک کہ فرماتے کل تم اپنی مراد پا لو گے جب وہ مقام وصول تک پہنچ جاتا تو اس سے فرماتے کہ وہ تیرا رب ہے اور یہ تو ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ عراق کے ایک جنگل میں پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ شیخ نے فرمایا:

(سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْهُ الْوُحُوشُ فِي الْقَضَارِ)

”وہ خدا پاک ہے کہ وحشی جانور جنگلوں میں اس کی تسبیح کرتے ہیں۔“

اتنا کہنا تھا کہ بہت سے وحشی آگئے جنہوں نے جنگل بھر دیا وہ اپنی بولیاں بولتے تھے اور عاشقانہ آوازیں نکالتے تھے۔ شیر، خرگوش اور ہرنوں سے مل گئے تھے۔ ان میں سے بعض آئے اور آپ کے قدموں پر لوٹنے لگے۔ پھر آپ نے کہا

(سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْهُ الطُّيُورُ فِي أَوْكََارِهَا الرِّبَاحُ الصَّوَاحِشُ)

”پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح پرندے اپنے گھونسلوں میں جمع کرتے ہیں۔ اتنے میں ہر ایک قسم کے پرندے آپ کے سر پر ہوا میں جمع ہو گئے“

جنہوں نے میدان بھر لیا اور وہ طرح طرح کی بولیاں بولتے۔ طرح طرح کی آوازیں نکالتے تھے۔ آپ کے قریب ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے سر پر جھک پڑے۔

پھر کہا

(سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْهُ الرِّيحُ الْعَوَاصِفُ)

”پاک ہے وہ ذات کہ جس کی تسبیح ہوائیں کرتی ہیں“

پھر ہر طرف سے مختلف ہوائیں چلنے لگیں کہ ان میں سے اکثر میں نے کبھی دیکھی نہ تھیں اور نہ اس سے بڑھ کر نرم اور لطیف چلتی دیکھی تھیں۔ اس کلام سے پہلے وہ نہ چلیں تھیں۔

پھر کہا

(سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْهُ الْجِبَالُ الشَّوَامِغُ)

”پاک ہے وہ ذات کہ جس کی تسبیح اونچے پہاڑ کرتے ہیں۔“

جب وہ پہاڑ جس کے نیچے آپ بیٹھے ہوئے تھے ہلنے لگا اور اس سے کئی پتھر نیچے گرے۔^①

آپ کا اصل نام

آپ قبیلہ اسد سے تھے آپ کا نام جہاں تک مجھے معلوم ہے ”حبیب“ تھا۔ لیکن ان کو باطن میں کہا گیا کہ ”مرحبا عبد الرحمن“ جب سے آپ کا نام ”عبد الرحمن“ پڑ گیا۔ آپ طفسونج میں رہتے تھے جو کہ عراق میں ایک شہر ہے وہیں آپ بڑی عمر میں فوت ہوئے اور وہیں ان کا مزار ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔^②

آپ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے سوار نہ ہوئے

آپ کے بیٹے فرماتے تھے کہ میرے والد جمعہ کے دن اپنے گھر سے نکلے تاکہ ٹیچر پر سوار ہوں اور نماز جمعہ کے لیے جائیں پھر رکاب میں پاؤں رکھا اور نکال لیا اور ایک گھڑی زمین پر ٹھہر گئے پھر سوار ہوئے اور چلے۔ جب نماز پڑھ چکے تو میں نے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں اس وقت اپنی ٹیچر پر سوار ہونا چاہتے تھے اور جامع مسجد کو جانے کو تھے۔ تب میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ ادب کی وجہ سے سوار ہونے میں مجھے ان سے پیش قدمی نہیں چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے اہل زمانہ پر مقدم کیا ہے۔ ان کے مراتب پر ان کو فضیلت دی ہے۔ ان کے حالات پر ان کو بزرگی دی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ایک دن وہ سفر کے ارادہ پر نکلے۔ رکاب میں پاؤں رکھ کر نکال لیا اور اپنے گھر میں چلے گئے پھر میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا پھر کہا کہ اے میرے فرزند میں نے زمین میں کوئی جگہ نہ دیکھی کہ جس میں میرا قدم سما سکے پھر طفسونج سے نہ نکلے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 298، 299 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 299 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان ③ بہجۃ الاسرار صفحہ 299، 300 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے داماد کا حال بدل دیا

شیخ عبدالرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ پر جب وقت نزع آیا تو ان کے فرزند نے ان سے کہا کہ مجھ کو وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا: کہ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی عزت کرنا۔ ان کے حکم کو ماننا۔ ان کی خدمت کو لازم کرلو۔

جب وہ انتقال کر گئے تو ان کے فرزند شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغداد آئے تو شیخ نے ان کی عزت کی اور اپنا خرقدہ ان کو پہنایا اور اپنی صاحبزادی کا ان سے نکاح کر دیا۔ وہ علماء کا لباس پہنتے تھے۔ ایک دن شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فقیر عاشق آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ان کی آستین کو پلانے لگا اور کہنے لگا یہ آستین شیخ عبدالرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند کی نہیں یہ تو ابن حبیرہ یعنی وزیر کی آستین ہے۔ تب وہ کھڑے ہوئے اپنے گھر کی طرف گئے اپنے کپڑے اتارے اور ٹاٹ پہن لیا۔ بغداد سے نکل گئے اور کسی کو ان کی خبر نہ ہوئی کہ کدھر گئے پھر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ مدت کے بعد اپنے اصحاب میں سے دو مریدوں کو کہا کہ تم عبادان کی طرف جاؤ۔ تم اس میں شیخ عبدالرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند کو پاؤ گے۔ جب تمہاری نظر اس پر پڑے تو وہ تمہارا معتقد ہو جائے گا اس کو میرے پاس لے آؤ۔

جب وہ دونوں ”عبادان“ میں پہنچے ان کی بابت وہاں کے ایک رہنے والوں سے پوچھا جو کہ دریا کے کنارہ پر رہتے تھے اس نے کہا کہ وہ ہر روز دریا کی طرف آتا ہے اور وضو کرتا ہے۔ ان کی آواز شیر کی آواز ہوتی ہے قریب ہے کہ دریا ان کی بیت سے بیقرار ہو جائے ہم تھوڑی دیر ٹھہرے تھے کہ اسی طرز پر وہ آئے۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ تم نے مجھے اس شخص کا قیدی بنا دیا ہے جس نے تم کو بھیجا ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ ”شیخ عبدالقادر“ کی بات مانو۔ انہوں نے کہا بسرو چشم۔

وہ دونوں چلتے تھے اور وہ ان کے پیچھے چلتے۔ جب یہ چلتے تھے تو وہ بھی چلتے اور جب یہ بیٹھتے تھے وہ بھی بیٹھتے۔ یہاں تک کہ ان کو بغداد میں لے آئے پھر وہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سر جھکا کر ادب سے بیٹھ گئے۔ شیخ نے ان کا ٹاٹ اتار دیا اور ان کے کپڑے ان کو پہنا دیئے اور ان کی بیوی کے پاس پہنچا دیا۔^①

(13) شیخ بقا بن بطون رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور بڑے عارفین و بڑے صدیقین میں سے ہیں۔ صاحب احوال نفیسہ، مقامات جلیلہ، کرامات روشنہ، افعال خارقہ، معارف روشنہ، حقائق عالیہ، اشارات لطیفہ، معارف شریفہ تھے۔ حکمین میں ان کا مکان عالی اور قرب میں مقام بلند، کشف میں لہبا تھا تعریف میں مضبوط قدم ہے۔^②

آپ کا مقام و مرتبہ

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو خدا ﷻ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں تعریف دیا ہے احوال میں قدرت دی

ہے۔ آنے والی چیزوں کو ان کے لیے ظاہر کیا ہے۔ موجودات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ ان کے لیے بڑی پوری مقبولیت اور دلوں میں بڑی ہیبت دی ہے وہ ان چاروں میں سے ایک ہیں جن کا نام ”براء“ رکھا گیا ہے۔ جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

ان کی شان و عظمت

شیخ محی الدین شیخ الاسلام عبدالقادر جیلانیؒ کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کی شان کو بڑھاتے تھے اور فرماتے:

(كُلُّ مَشَائِخٍ أُعْطُوا بِالْكَيْلِ إِلَّا الشَّيْخَ بَقَائِنَ بَعُثُوا فَإِنَّهُ أُعْطِيَ جَزَافًا)

”تمام مشائخ کو ناپ کر دیا گیا ہے مگر شیخ بقائین بطور کو بغیر ناپ دیا گیا ہے۔“

نہر الملک اور اس کے آس پاس زہد علم الاحوال امور صادقین کے مشکلات کا کشف ان تک نہیں ہوا ہے۔ بہت سے علماء ان کے شاگرد تھے۔ مشائخ و علماء وغیرہ ان کی عزت کرتے تھے ہر شہر سے ان کی زیارت و نذرانوں کا قصد کیا جاتا تھا۔ شیخ ابو زکریا یحییٰ بن یوسف مصریؒ نے اپنے قصیدہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔^①

فقیر کے بارے کلام

فقیر صادق کی تعریف وہ ہے کہ جو اللہ سبحانہ نے فرمائی ہے

﴿وَمَنْ يَتَّقِ شَيْخَ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

”جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے وہ فلاح پانے والے ہیں۔“^②

اس کی صفت وہ ہے کہ اللہ ﷻ نے فرمائی

﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

”وہ اپنے نفسوں پر (اوروں کو) ترجیح دیتے ہیں۔ اگر چہ ان کو خود احتیاج ہو۔“^③

اس کی علامت یہ ہے کہ جو کہ اللہ ﷻ نے فرمائی ہے۔

﴿لَا تَكْبَلُوا نَفْسًا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَقْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾

”تا کہ تم اپنی فوج شدہ چیزوں پر افسوس نہ کھاؤ اور جو تم کو ملے اس پر خوش نہ ہو۔“^④

اپنے نفس سے لوگوں سے انصاف کرو اور نصیحت اپنے غیروں سے قبول کرو مرتبہ کی بزرگی پاسے گا۔

① اس قصیدہ کے چند اشعار بمعہ الاسرار صفحہ 301 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان پر ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد بن حنظلہ عطار)

② پارہ الحشر 9

③ پارہ الحشر 9

④ پارہ 27 الحدید 23

جو شخص اپنے دل میں کوئی جھڑکنے والا نہ پائے تو وہ خراب ہے جب دل شہوات سے تسلی پائے تو وہ سندرست ہے۔
جو شخص اپنے نفس پر اللہ ﷻ سے مدد نہیں مانگتا تو نفس اس کو پچھاڑے گا اور جو شخص کہ مبتدیوں کے آداب پر قائم نہیں تو اس کو
منہویوں کے مقامات کا دعویٰ کیسے درست ہے؟^①

آپ نے دیکھا تو رخصت آگیا

ابو ذکریا یحییٰ بن محمد دوری مرقدہ نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ یحییٰ بن محمد سے ان کے رخصت کی نسبت دریافت کیا کہ کیا یہ مرض
ہے یا اس کا کوئی سبب ہے؟
انہوں نے کہا کہ میں ایک دن ہوا پر اڑا جا رہا تھا۔ شیخ بتا بن بلو بن محمد کے گاؤں پر سے گزرا تو ایک شخص کو کوڑے پر بیٹھا ہوا دیکھا
میں نے کہا اے شخص! جو کہ کوڑے پر بیٹھا ہوا ہے یہاں سے اٹھ کیونکہ کوڑوں پر دبی بیٹھتا ہے جس کو صدمہ و مرارت کا مرتبہ حاصل ہو۔
تب اس شخص نے اپنا سراو پر کواٹھایا اور میری طرف دیکھا تو وہ شیخ بتا بن محمد نکلے اور مجھے ان کی بیت دکھا کر رخصت پڑ گیا۔^②

آپ کے سامنے بولا تو سزا ملی

ابو ذکریا بن محمد کہتے ہیں کہ ایک دن شیخ بتا بن محمد کرامات اولیاء کا بیان کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک شخص صاحب احوال و
کشف بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ ہمارے زمانہ میں بعض ایسے شخص ہیں کہ اگر کنوئیں سے پانی نکالے تو ڈول میں اس کے لیے سونا
نکل آئے اور جب کسی طرف متوجہ ہو تو اس کو سونا دیکھے اور جب کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو کعبہ کو اپنے سامنے دیکھے اور اس شخص کا
یہی حال تھا۔ تب اس کی طرف شیخ بتا بن محمد نے دیکھا پھر سر نیچے کر لیا تو اس کا تمام حال جان رہا اور جو اس کو مشاہدہ ہوتا تھا یا وہ پاتا تھا
سب چھپ گیا تب وہ شیخ کی طرف استغفار کرتا ہوا آیا تو شیخ نے فرمایا: کہ جو گزر گیا وہ نہیں لوٹا۔^③

تمہاری زبانیں سدھیں ہمارے دل سدھے

تین فقہاء آپ کے ملنے کو آئے اور آپ کے پیچھے انہوں نے عشاء کی نماز پڑھی آپ نے اس قسم کی قرأت نہ پڑھی جیسے کہ فقہاء
چاہتے تھے۔ انہوں نے شیخ کے بارے میں بدگمانی کی۔ رات کو ایک گوشہ میں پڑ کر سو رہے تینوں رات کو جھنجھی ہو گئے۔ حجرہ کے
دروازہ پر جو نہر تھی۔ اس کی طرف نکلے اور اس میں نہانے کے لیے اترے تب ایک بڑا شیر آیا اور ان کے کپڑوں کو پکڑ لیا۔ وہ رات
بھی سردی کی تھی۔ انہوں نے اپنے مرنے کا یقین کر لیا۔
پھر شیخ اپنے حجرہ سے نکلے تو شیر آ کر آپ کے پاؤں پر لوٹنے لگا؟ شیخ اس کو اپنی آستین سے مارنے لگے اور اس سے کہا کہ تو

① بہجۃ الاسرار صفحہ 302 و 301 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 302 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 302 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہمارے مہمانوں کے کیوں درپے ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ وہ ہم سے بدگمان ہوں پھر شیر تو چلا گیا اور فقہاء پانی سے لکھے اور آپ سے معافی مانگتے لگے۔ آپ نے ان سے کہا

(اَنْتُمْ اَصْلَحْتُمْ اَلْسِنَتَكُمْ وَنَحْنُ اَصْلَحْنَا قُلُوبَنَا)

”تم نے اپنی زبانوں کی اصلاح کی ہے اور ہم نے اپنے دلوں کو درست کیا ہے۔“^①

آگ سے کہا بجھ جا

آپ کے گاؤں میں ہولناک آگ لگ گئی اور وہ اس کے تمام اطراف میں پھیل گئی اور اڑ گئی۔ تب آپ آگ اور ان موانع کے درمیان کھڑے ہو گئے کہ جہاں ابھی نہ لگی تھی اور فرمایا: کہ اے آگ! یہاں تک رہو اور بجھ جا۔ پس آگ وہیں اسی وقت بجھ گئی۔^②

جہاں چاہتے پانی برستا

ایک دن آپ اپنی زمین کو پانی دینے کے لیے لکھے اس وقت آپ کے پاس کوئی آدمی آپ کے مریدین میں سے نہ تھا۔ آپ میں ضعف کی وجہ سے اتنی طاقت نہ تھی کہ نہر سے پانی کو اپنی زمین کی طرف پھیریں۔ آپ نے خلا کی طرف دیکھا اس میں حالانکہ کوئی بادل نہ تھا لیکن ایک بادل مغرب کی جانب سے آیا یہاں تک کہ آ کر ان کے سر پر کھڑا ہو گیا اور خاص ان کی زمین پر برسنے لگا اور یہ حال ہوا کہ جو زمین کا ٹکڑا پانی کا محتاج ہوتا۔ آپ پھرتے بادل اسی کی طرف جا کر اس کو سیراب کر دیتا کہ جب آپ کی تمام زمین سیراب ہو گئی اور آپ بیٹھ گئے پھر بادل بھی چلا گیا اور بارش موقوف ہو گئی۔^③

آپ کے کہنے پر کشتی ڈوبنے لگی

ایک دن آپ نہر الملک کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک کشتی گزری جس میں لشکر تھا اور ان کے ساتھ شراب میوے آراستہ عورتیں بچے اور گانے والے تھے۔ وہ نہایت لہو و سرکشی میں جا رہے تھے۔ شیخ بتا بھٹہ نے ملاح سے کہا کہ خدا سے ڈر اور کشتی کو جنگل کی طرف لا۔ اس نے آپ کی بات پر توجہ نہ کی۔

پھر آپ نے فرمایا: اے نہر سخر، ان بدکاروں کو پکڑ تب تو پانی ان پر چڑھ گیا۔ حتیٰ کہ کشتی تک پہنچ گیا اور لگے ڈوبنے پھر وہ سب شیخ کے سامنے چلانے لگے اور علانیہ توبہ کا اظہار کیا پھر پانی اپنے حال پر آ گیا اور ان کی توبہ اچھی ہو گئی اس کے بعد وہ اکثر آپ کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔^④

① بہجۃ الاسرار صفحہ 302 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 302 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 302، 303 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 303 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کا وصال

آپ باب نوس میں رہتے تھے جو کہ نہر الملک کا ایک گاؤں ہے آپ نے وہیں قریب 553ء کے انتقال فرمایا:۔ آپ کی عمر تقریباً 80 سال کی ہو گئی تھی۔ آپ کی قبر وہیں ہے جس کی اعلانیہ زیارت کی جاتی ہے آپ بڑے کریم بڑے بزرگ خوبصورت تھے۔ اخلاق میں بڑے شریف تھے۔ خوبیوں میں بڑے کریم تھے۔^①

کبھی شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ڈرتے اور کبھی شیخ بطو رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابوبکر احمد بن شیخ ابوالغنائم اسحاق بن بطونہر الملکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ میرے بھائی شیخ بقا رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرتے تھے اور شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ان کی ہیبت سے کانپتے تھے اور خون ڈالتے تھے پھر ایک سال کے بعد میرے بھائی شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو جاتے تھے پھر میرے بھائی شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی ہیبت سے کانپتے تھے اور خون ڈالتے تھے یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔^②

اولیاء شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں جھاڑو لگاتے

شیخ ابو عمرو عثمان صریغی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ علی بن الہیثم رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کی طرف آتے تھے۔ ان کے دروازہ پر جھاڑو دیا کرتے تھے اور چھڑکاؤ کرتے تھے۔ ان کی خدمت میں بغیر اذن کے نہ جاتے اور جب ان کی خدمت میں جاتے پھر آپ ان سے کہتے بیٹھ جاؤ۔ وہ کہتے کہ کیا ہمارے لیے امان ہے؟ تو آپ فرماتے کہ ہاں امن ہے پھر وہ سب ادب کے ساتھ بیٹھ جاتے اور جوان میں سے حاضر ہوتا اور شیخ سوار ہوتے پھر وہ عاشرہ آپ کے سامنے لا دیتا اور چند قدم شیخ کے ساتھ چلتا۔ آپ ان کو اس کام سے منع فرماتے پھر وہ کہتے کہ بِمِثْلِ هَذَا نَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰہِ بَاتُونَ سے ہم خدا کی طرف تقرب چاہتے ہیں۔^③

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ کو چومنا

راوی کہتا ہے کہ میں اکثر عراق کے ان مشائخ کو دیکھا کرتا تھا جو کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر تھے۔

(اِذَا وَصَلُوا إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَوْ رِبَاطَةٍ قَبَّلُوا الْعَبَّةَ)

① بہجۃ الاسرار صفحہ 303 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 303 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 303 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”جب مدرسہ کے دروازہ پر یا سرائے کے دروازہ پر پہنچتے پھر چوکھٹ کو چوتے۔“^①

اور بغداد کے اکابر سے جو میں نے اس مطلب میں سنا ہے یہ شعر ہیں۔

تَرَاجِمَ يَتَجَانُّ الْمَلُوكَ بِبَابِهِ

وَيَكْثُرُ فِي وَقْتِ السَّلَامِ أَذْ دِحَامِهَا

① ”بادشاہوں کے تاج اس کے دروازہ پر جھوم کرتے ہیں۔ سلام کے وقت ان کا جھوم بہت ہوتا ہے۔“

إِذَا عَايَنَتْهُ مِنْ بَعِيدٍ تَرَجَلَتْ

وَأِنْ هِيَ لَمْ تَفْعَلْ تَرَجَلْ هَامِهَا

② ”جب کہ اس کو دور سے دیکھتے ہیں پھر پیادہ پا ہو جاتے ہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کے پیر پیادہ پا ہو

جاتے ہیں۔“

(14) شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ

یہ شیخ عراق کے مشہور مشائخ اور بڑے عارفین اورائمہ محققین میں سے ہیں۔ بزرگ اخلاق اور عمدہ صفات میں ان کا ہاتھ روشن تھا۔ وہ ان چاروں میں سے ایک ہیں۔ جن کا نام براءۃ ہے۔ وہ معتبرین فقہاء اور مفتی علماء میں سے ایک ہیں۔ اپنے شہر اور اس کے آس پاس کے مفتی تھے۔^①

آپ کا مقام و مرتبہ

ان کی صحبت میں بڑے بڑے اکابر نے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ ابوالحسن علی قرشی رحمہ اللہ اور شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد مدنی رحمہ اللہ شیخ خلیفہ بن موسیٰ شیخ مبارک بن علی حمیلی رحمہ اللہ شیخ محمد بن علی فیدی رحمہ اللہ بڑے بڑے بزرگ جن کے احترام پر اجماع منعقد ہوا ہے۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا اور ان کے دلوں میں ان کی مقبولیت تام اور ہیبت عظیمہ ڈال دی تھی۔ ان کو وجود میں اللہ ﷻ نے تصرف دیا تھا۔ ان کو مغنیات کے ساتھ بلایا تھا۔ ان کے ہاتھ پر خرق عادات کیا تھا۔ اہل

① اس فرمان سے وہ لوگ اپنے طرز عمل پر غور کریں کہ کوئی مسلمان کسی ولی اللہ کے حزار کی چوکھٹ کو بوسہ دے لے تو وہ بغیر تحقیق و تاویل کے فوراً شرک کا فتویٰ جاری کر کے مسلمانوں کی تعداد کم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان شاء اللہ تاقیامت ایسے مسلمانوں کی تعداد بڑھے گی کم نہ ہوگی۔

(ابوحفظہ محمد اجل عطاری)

طریقت کے لیے ان کو محبت و امام بنایا تھا کیونکہ یہ میں بڑی بلند کرسی پر بیٹھ کر علوم شرائع و حقائق کو بیان کرتے تھے ان کی مجلس میں مشائخ و علماء حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس امر کی ریاست و مہارت ان تک پہنچی ہوتی۔ ان کی طرف زیارات و نذرانوں کا قصد کیا گیا۔^①

آپ کا عارفانہ کلام

علوم حقائق میں ان کا بلند کلام تھا اس میں سے یہ ہے فقیر کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اور کوئی شے اس کی ملک نہیں ہوتی۔ اس کا دل میل سے پاک ہوتا ہے ہر ایک کے لیے اس کا سینہ صیغ و سالم ہوتا ہے اس کا نفس سخاوت و ایثار کی جو انمردی کرتا ہے اور تصوف ایسے لوگوں کے لیے ہے کہ دیئے گئے حتیٰ کہ فراخی کرنے لگے اور منع کئے گئے واصل میں حتیٰ کہ گم ہو گئے پھر اس کے اسرار قرب کے ساتھ پکارے گئے پھر انہوں نے کہا لبیک (یعنی خداوند ہم حاضر ہیں)

تصوف کا معنی یہ ہے کہ اپنے غیر سے بیزاری ماسوا سے تخلیہ حسن ارادہ ہر ایک روشن و غلق میں داخل ہونا اور ہر نکتے وصف سے نکل جانا مراقبہ احوال ہر سانس میں لزوم ادب خدا کی طرف نظر مٹانا اور تکلف کو دور کرنے کے ساتھ متوجہ ہونا توکل یہ ہے کہ مضمون پر بھروسہ کرنا احکام بجالانا دل کی مراعات دونوں جہاں سے علیحدگی حق و صدق سے چشتا و جد کے اشارات کے ساتھ لوگوں سے چھیننا شاکل قصہ کے ساتھ موجودات سے خفیہ رہنا ہے۔^②

توحید کے بارے کلام

توحید یہ ہے کہ ایسی ذات کے مشاہدہ سے جو کہ ہر نقص سے پاک ہے۔ موجودات سے چشم پوشی کرنا۔ عارف وحدانی الذات ہے جس کو کوئی قبول نہیں کرتا نہ وہ کسی کو قبول کرتا ہے۔ تمام احوال کی بنیاد تین خصلتوں پر ہے۔^① فقر و احتیاج سے تمسک^② سخاوت و ایثار کی عادت۔^③ تعرض و اختیار کو چھوڑ دینا۔^④

صادق و کاذب کی علامت

اپنے طریقہ میں صادق کی علامت یہ ہے کہ غنی ہونے کے بعد محتاج ہو جائے۔ عزت ملنے کے بعد ذلیل ہو، شہرت کے بعد گم نام ہو جائے اور اپنے دعویٰ میں جھوٹے کی علامت یہ ہے کہ فقر کے بعد غنی ہو۔ ذلت کے بعد عزیز ہو۔ خفا کے بعد مشہور ہو اور جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ طمع کی زیادتی کو ادب۔ اخلاص حق سے نکلنے کو شیطاں اور برائیوں سے لذت حاصل کرنے کو اچھا، خواہش کی اتباع کو ابتلاء اور دنیا کی طرف رجوع کرنے کو وصول بدخلقی کو صولت، بخل کو بہادری، سوال کرنے کو عمل کہتا ہے پھر اس نے بیشک ارکان طریقت کو گرا دیا۔ اس کے آثار کو مٹا دیا۔ اس کے راستوں کو بدل دیا۔ اس کے معانی کو متغیر کر دیا۔ اللہ ﷻ کی نظر سے گرم کیا اور

① بہجۃ الاسرار صفحہ 304 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 305 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 305 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ ان اشعار کو پڑھا کرتے تھے:

لِي حَيْبٍ أَزُورُ فِي الْخَلَوَاتِ

حَاضِرٍ غَائِبٍ عَنِ اللَّحْظَاتِ

”میرا ایک حبیب ہے کہ جس کی میں خلوتوں میں زیارت کرتا ہوں۔ وہ حاضر ہے اور اشارات سے غائب ہے۔“

مَا تَرَانِي أَصْغَى إِلَيْهِ بِسِرِّي

كَيْ أَوْعِي مَا يَقُولُ مِنْ كَلِمَاتِ

”مجھے تو نہیں دیکھتا کہ اس کی طرف اپنے باطن سے کان لگاؤں تاکہ میں اس کے کلمات جو کہتا ہے یاد رکھوں۔“

حَاضِرٌ غَائِبٌ قَرِيبٌ بَعِيدٌ

وَهُوَ لَمْ تَحْوَهُ رَسُومُ الصِّفَاتِ

”وہ حاضر ہے غائب ہے قریب ہے بعید ہے اور اس کو رسوم صفات گھیرتی ہے۔“

هُوَ أَذْنِي مِنَ الضَّمِيرِ إِلَى الْوَاهِمِ

وَإَخْفَى مِنْ كَلَامِ الْخَطَرَاتِ

”وہ دل سے وہم کی طرف زیادہ قریب ہے اور خطرات کے اشارہ سے زیادہ مخفی ہے۔“^①

رافضیوں کا امتحان لینا

آپ کے پوتے نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ ایک دن قیلویہ میں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کر رہے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس دو صندوق جن پر مہر لگی ہوئی تھی لائے گئے آپ نے قطع کلام کر کے ان لوگوں کو جو لائے تھے۔ فرمایا: کہ تم رافضی ہو تم اس لیے لائے ہو کہ میرا امتحان کرو کہ ان میں کیا چیز ہے؟ پھر آپ اتر آئے اور ان میں سے ایک کو کھولا تو اس میں ایک لڑکا تھا جس کو گٹھیا تھا پھر آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا کھڑا ہو جا۔ وہ کھڑا ہو کر پھر نے لگا پھر دوسرے کو کھولا وہ تندرست تھا۔ وہ کھڑا ہونے لگا پھر آپ نے اس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر فرمایا: کہ بیٹھ اس کو گٹھیا ہو گیا پھر وہ جماعت سب آپ کے ہاتھ پر رخصت سے تائب ہوئی اور قسم کھانے لگے کہ ان کا حال سوائے اللہ عزوجلہ کے اور کوئی جانتا نہ تھا۔^②

تم کھانا نہ کھاؤ اور خود کھا لیا

راوی کہتا ہے کہ بعض لوگوں نے آپ کو دعوت کے لیے بلایا آپ اس طرف گئے۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ تھے ان میں سے

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 308 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 305 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ایک میں بھی تھا۔ تب ہمارے سامنے بہت سا کھانا ہر ایک قسم کا رکھا گیا۔ میرے والد نے ہم کو منع کیا کہ مت کھاؤ پھر میرے والد نے وہ تمام کھانا کھا لیا۔ جب وہ لوٹے تو ہم ساتھ تھے اور جب قیلو یہ میں پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں نے تم کو اس کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ وہ کھانا حرام تھا پھر آپ نے سانس لیا اور منہ یا ناک سے ایک بڑا دھواں ستون کی طرف نکالا اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ ہماری آنکھوں سے عائب ہو گیا۔ آپ نے کہا کہ یہ جو تم دیکھتے ہو وہی کھانا تھا جو کہ میں نے کھایا تھا۔^①

بیمار کی عیادت کرتے تو اسی دن تندرست ہو جاتا ہے

حضرت ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشائخ اور صاحب خرق عادت تھے۔ جس امر کی دعا کرتے وہ ہو جاتا اور جس مریض کی عیادت کرتے اگر اس کی عمر ہوتی تو اسی دن اچھا ہو جاتا جس دل خراب کی طرف دیکھتے وہ آباد ہو جاتا اور جس آباد دل کی طرف غضب کی نگاہ سے دیکھتے تو وہ خراب ہو جاتا میں ان کے ساتھ ایک دن زوال کے وقت قیلو یہ کے میدان میں تھا پھر آپ ایک پتھر پر چڑھ گئے اور اذان دی جب اللہ اکبر کہا تو اس پتھر کے پانچ ٹکڑے ہو گئے اور یوں خیال آتا تھا کہ ان کی تکبیر کی ہیبت سے زمین کانپ اٹھے گی۔^②

انار تو بیٹھا ہے

راوی کا بیان ہے ایک دن میں آپ کی خدمت میں قیلو یہ میں تھا۔ ان کی طرف انار کچھ بیٹھے اور کچھ کھٹے تحفہ میں آئے۔ آپ نے حاضرین پر ان کو تقسیم کر دیا مجھے بھی ایک دیا جب میں نے توڑا تو وہ بہت کھٹا تھا۔ میں نے دل میں کہا کاش بیٹھا ہوتا تو اچھا تھا تب شیخ نے مجھے فرمایا: کہ مجھ کو دو میں نے وہ آپ کو دے دیا۔ آپ نے اس کو اپنے ہاتھ میں ادھر ادھر پلٹا یا اور اس میں سے کھایا اور فرمایا:

(هَاهِي حَلَوَةٌ)

”یہ تو بیٹھا ہے“

(فَذَقْتُهَا فَإِذَا هِيَ شَدِيدَةُ الْحَلَاوَةِ)

”جب میں نے چکھا تو وہ نہایت شیریں تھا۔“^③

① بھجۃ الاسرار صفحہ 308 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان اس واقعہ سے ظاہر یہ لگتا ہے کہ حرام کھانا لوگوں کو نہ کھانے دیا اور خود کھا گئے۔
لہذا اس واقعے کی تاویل یہ کی جاسکتی ہے کہ آپ نے اس کھانے کو تقویت بدن بننے سے پہلے خارج کر دیا۔ واللہ اعلم یا پھر ایسی صورت ہوگی جس میں ان کے لیے اجازت ہو اور باقی کے لیے ممانعت۔ (ایضاً ملاحظہ فرمائیں مطاری)

② بھجۃ الاسرار صفحہ 308 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 306 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

دیکھا تو ٹوٹا لوٹا جڑ گیا

شیخ عارف ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میرے سردار شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن قضاے حاجت کے لیے نکلے اور میں ان کے پیچھے لوٹا پانی کا بھرا ہوا لے کر نکلا۔ اتنے میں میرے پاس سے لوٹا گرا اور ٹوٹ گیا اس کے اجزا متفرق ہو گئے اس کے سوا ہمارے پاس اور کوئی لوٹا نہ تھا نہ وہاں پانی تھا پھر شیخ آئے اور آپ نے نہ تو اس کو ہاتھ سے درست کیا اور نہ اس پر ہاتھ پھیرا اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوٹا صحیح سالم ہے اور پانی سے بھرا ہوا ہے جیسا کہ پہلے تھا۔^①

ایک سیب جاتے کھایا دوسرا آتے ہوئے

شیخ محمد بن مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دمشق کی طرف جانے کی اجازت مانگی پھر آپ نے اجازت دی مجھ کو دو سیب دیئے اور فرمایا: ایک کو اپنے جاتے ہوئے میں کھاتے جانا اور ایک کو واپسی کے وقت ان دونوں کے سوا اور کچھ نہ کھانا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک سیب عراق سے دمشق تک جانے میں تمام راہ میں میرا زادراہ تھا جب مجھے بھوک معلوم ہوتی اس میں سے پیٹ بھر کر کھا لیتا اور اس کے تمام کھانے کی مجھے قدرت نہ ہوتی اور جب میں دوبارہ کھانے لگتا تو وہ بالکل ثابت ہوتا گویا کہ کسی نے اس کو چھوا تک نہیں۔ جب میں دمشق میں پہنچ گیا تو پھر میں نے سب کھا لیا اور دوسرا سیب دمشق سے عراق تک میرا زادراہ اسی طرح ہوا جیسا کہ اس کے بھائی (سیب) کا حال میں نے بیان کیا ہے۔^②

آپ کا وصال و حال

شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ابوالعباس خضر رحمۃ اللہ علیہ اکثر آیا کرتے تھے۔ آپ ”قیلویہ“ میں رہتے تھے جو کہ نہر الملک کے دیہات میں سے ایک قریہ ہے بغداد کے قریب آپ نے وہیں 557ھ کے قریب اندازاً انتقال کیا۔ آپ کی عمر بڑی ہو گئی تھی وہیں قبر ظاہر ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے آپ شریف النسب امام حسین علیہ السلام شہید نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے تھے۔ علماء کا لباس پہنتے تھے اور چادر پہنتے تھے اور خنجر پر سوار ہوتے تھے۔ عمدہ عادات والے بارونق خوبیوں والے شریف الاخلاق تھے۔^③

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کوہ صیت فرمائی

ابو حفص عمر بن شیخ ابوالخیر سعید بن شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے

① بہجة الاسرار صفحہ 307، 308 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 307 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 307 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ یہ لفظ اصل میں قیلویہ ہے جس کی طرف آپ منسوب ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

والد رحمہ اللہ کی وفات کا وقت آیا تو میں نے کہا آپ مجھ کو وصیت کریں تو آپ نے فرمایا:

(يَا بُنَيَّ بِحِفْظِ حُرْمَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ)

”اے فرزند عزیز! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی عزت کیا کرنا“

تب ان سے شیخ محمد بن عبد بنی رحمہ اللہ نے کہا

(يَا الشَّيْخُ أَخْبِرْنَا عَنْ حَالِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ)

”اے میرے سردار! ہم کو شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کا حال بتاؤ“

پھر فرمایا:

(الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّينِ رِيحَانَةُ أَسْرَارِ الْاُولِيَاءِ فِي هَذَا الزَّمَانِ وَأَقْرَبُ أَفْضَلِ الْأَرْضِ إِلَى اللَّهِ وَأَصْبَحَ إِلَيْهِ فِي هَذَا الْعَصْرِ)

”شیخ محی الدین اس زمانہ میں اسرار الاولیاء کے پھول ہیں اور اس زمانہ میں لوگوں میں سے خدا کے زیادہ قریب اور خدا کے زیادہ دوست ہیں“

وہ کہتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری عزت کی اور مجھ کو قمیض و عمامہ اور طرح پہنایا۔ پس وہ اس کو پہنتے تھے بھائی کہ وہ اپنے والد کے مرید اور شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے مرید ہیں۔^①

شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے سامنے اولیاء اللہ کلام نہ کرتے

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن شیخ ابو العباس بن خضر حنفی موصلی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے والد نے فرمایا میں نے عراق کے بڑے بڑے مشائخ سے جو کہ عراق کے تاج تھے یعنی شیخ ابو مسعود مدلل، شیخ عمر بزار، شیخ ناصر الدین بن قائد الاوانی رحمہم اللہ سے سنا وہ سب فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ۔ شیخ بقا بن بطو رحمہ اللہ شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ شیخ علی بن الہیثمی رحمہ اللہ باب ازج کے دروازہ پر جمع ہوئے پھر شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے شیخ علی بن الہیثمی رحمہ اللہ سے کہا کہ تم بولو۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کے سامنے کیسے بولوں؟

پھر شیخ بقا رحمہ اللہ سے کہا کہ تم کلام کرو۔ انہوں نے بھی کہا کہ آپ کے سامنے کیسے بولوں؟

پھر شیخ ابوسعید رحمہ اللہ سے کہا کہ تم بولوں۔ انہوں نے تھوڑا سا کلام کیا اور چپ ہو گئے اور کہا کہ میں نے کلام اس لیے کیا کہ آپ کے حکم کی تعمیل ہو اور آپ کی بزرگی کے لیے چپ ہو گیا پھر شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے علوم حقائق میں وہ کلام کیا کہ جس کو حاضرین نے بڑا سمجھا پھر ان حضرات نے آپ سے قوال کے بارے میں اجازت مانگی پھر آپ نے اجازت دی تو پڑھنے والے نے اشعار پڑھے:

پس پھر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ہوا پڑ گئے اور ہوا میں چکر لگاتے رہے یہاں تک کہ گھر کے اوپر سے نکل گئے لوگ مدرسہ کی طرف گئے تو وہاں آپ کو پایا۔^①

(15) شیخ مطرباؤرالیؒ

یہ شیخ عراق کے مشائخ اور عارفین کے سرداروں میں سے ہیں۔ صاحب کرامات وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کر دیا ہے اور موجودات میں ان کو تعریف دیا ہے احوال کی ان کو قدرت دی ہے مضیبات سے ان کو گویا کیا ہے۔ ان کے لیے آئندہ آنے والی چیزوں کو ظاہر کر دیا ہے موجودات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات کو ظاہر کر دیا ہے ان کی زبان پر فوائد جاری کر دیئے۔ طالبین کو پیشوائی کے لیے ان کو مقرر کیا۔^②

آپ کا مقام و مرتبہ

ان کے شیخ تاج العارفین ابوالوفاؒ تھے۔ وہ ان کی بہت تعریف کرتے تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کو متنبہ کرتے تھے۔ ان کے بارے میں فرماتے تھے کہ ”شیخ مطر“ میرے حال و مال کے وارث ہیں۔ وہ ان کے خاص اصحاب اور خدام میں سے تھے۔ ان کو ”کوہ راسخ“ کا لقب دیا ہوا تھا اور ان کو شیخ فرماتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے ”یا شیخ مطرباؤر“ اور اس کے ”علاقہ“ میں مریدین متحققین کی تربیت میں اس طریق کی ریاست تم پر منتہی ہے۔ عراق کے بڑے بڑے لوگوں نے ان سے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ ابوالکرمؒ، نسیم حلاویؒ، شیخ ابوالعزیزؒ، ملکیؒ۔

یہ وہ شیخ ابوالکرمؒ ہیں جنہوں نے تاج العارفین ابوالوفاؒ کو پایا ہے لیکن انہوں نے شیخ مطرؒ کے حوالہ کر دیا تھا۔ اہل طریق کی ایک جماعت نے ان کی شاگردی کی ہے اور صلحاء کی ایک جماعت ان کی طرف منسوب ہے مشائخ و اولیاء ان کی عزت کرتے تھے ان کی فضیلت کا اقرار کرتے تھے۔ ان کے مرتبہ کو برقرار رکھتے تھے ان کی زیارت کا قصد کیا جاتا تھا۔ احوال قوم کے مشکلات ان سے حل ہوتے تھے وہ دانا، خوب صورت، متواضع، کریم، باادب تھے۔ ان کے حال پر سکر غالب تھا۔^③

کھیتوں کو نقصان سے بچالیا

شیخ صالح ابو بکر محمد بن شیخ عوض بن سلامہ بغدادی صوفیؒ کہا میرے والد نے کہا کہ میں بادراہی میں گزرا۔ وہاں بڑے ٹڈی دل کو دیکھا جس نے کہ کنارہ آسمان کو بند کر دیا تھا آگے آگے ایک شخص تھا جو کہ مکڑی پر سوار تھا۔ بلند آواز سے پکارتا تھا:

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)

① بہجۃ الاسرار صفحہ 308 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 308 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 308-309 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں“

(كُلُّ نِعْمَةٍ فَمِنْ اللَّهِ)

”ہر نعمت اللہ کی طرف سے ہے“

اور مکزی جدمردہ جاتا تھا اس کے پیچھے جاتی تھی۔ تب شیخ مطر علیہ السلام نے حجرہ سے باہر نکلے اور پکارا

(يَا مَنِ جُنُودُ اللَّهِ اُرْجِعِيْ مِنْ هُنَا حَيْثُ جِئْتِ)

”اے خدا کے جنود جدمرد سے آئے تھے اور میری چلے جاؤ“

پھر تمام مکزیوں نے پاؤں چلی گئیں اور وہ فخص ہوا سے عقاب کی طرح اتر ایہاں تک کہ شیخ کے سامنے آگرا۔ شیخ نے اس سے کہا جا چلا جا پھر وہ فخص ہوا پر اس طرح اڑا۔ جس طرح تیرکان سے چھوٹتا ہے اور بلاد عراق میں بکری گر پڑی۔ جس کو لوگوں نے پکڑ لیا اور چھ روز تک کھاتے رہے تب شیخ نے کہا کہ اس مکزی کا ارادہ تھا کہ کھجوں اور حیوانوں کو ہلاک کرے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میں اس کو لوٹا دوں تب مجھ کو اس نے اجازت دی۔^①

آپ نصرانی کو دیکھتے تو وہ مسلمان ہو جاتا ﴿﴾

شیخ مطر اور ای علیہ السلام عراق کے بیڑوں میں سے تھے۔ ان کی نگاہ جس نافرمان پر پڑتی وہ مطیع ہو جاتا تھا۔ اگر بھولے بھکے پر پڑتی تو وہ بیدار اور ہوشیار ہو جاتا تھا جو یہودی نصرانی آپ کے پاس آتا وہ مسلمان ہو جاتا اور جو زمین افتادہ ہوتی اس پر گزرتے تو وہ ہزہ زار ہو جاتی اور جس شے پر برکت یا غیر برکت کی دعا مانگتے اس کے آثار ظاہر ہو جاتے۔^②

ایک دیہاتی کی کھیتی بڑھادی ﴿﴾

ایک دفعہ ان کے پاس ان کے مریدوں میں سے ایک دیہاتی فخص تھا جو فزودہ تھا کہنے لگا اے میرے سردار! میری زمین کی زراعت تو اس سال اچھی تھی مگر سوائے ساٹھ (60) بار غلہ کے اور کچھ نہیں نکلا۔ حالانکہ ہر سال تین سو (300) بار نکلا کرتے تھے اور مجھ پر لوگوں کا ستر (70) بار قرض ہے تب شیخ اس زمین کی طرف آئے اس فخص کے حرمین پر بیٹھ گئے اور فرمایا: کہ اس کو ناپو۔ تب وہ تین سو (300) بار ہوئے پھر حرمین سے اترے اور اس کو ٹولا تو دوسو (200) بار تھے۔^③

دودھ کا بڑھ جانا ﴿﴾

راوی کہتا ہے ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں آیا میرے ساتھ پانچ فخص تھے آپ نے مرجا کہا اور ہمارے لیے ایک برتن نکالا

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 311، 310 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 311 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 311 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جس میں قریباً کلو دودھ ہوگا۔ ہم نے پیا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اتفاقاً سات اور شخص آ گئے پھر ان کو شیخ نے برتن دیا۔ انہوں نے پیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور اتفاقاً دس (10) آدمی آ گئے ان کو بھی شیخ نے وہی برتن دیا وہ بھی پی کر سیر ہو گئے واللہ دودھ اس میں پہلے سے بھی زائد معلوم ہوتا تھا۔^①

شک گھاس سبز ہو گئی اندھا بینا اور بیمار تندرست ہو گیا

شیخ ابوطاہر خلیل بن احمد مصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات صبح کے وقت بازار میں ایسی خوشبو سونگھی کہ عنقریب تھا کہ جانیں اس لذت سے نکل جائیں۔ سر کی وجہ سے عقلیں غایت ہو جائیں۔ پھر اس کے بعد ایک نور ظاہر ہوا۔ جس نے تمام آسمان کے کنارہ کو روک دیا مجھ سے کہا گیا کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ کی تجلی اس کے بندے ”شیخ مطر“ پر ہوئی ہے پھر وہ تجلی پردہ میں ہو گئی۔ اس مشاہدہ کی حسرت سے ٹھنڈا سانس لیا میں نے ایسی خوشبو کبھی نہ سونگھی تھی وجود کی طرف اس کی حسرت کی آنکھ سے اس تجلی کی طلب میں دیکھا تو میں نے وہ نور نہ دیکھا۔ تب میں صبح کو ان کی زیارت کو گیا تو میں نے ان کے حجرہ کے دروازہ پر گھاس پائی۔ جس کو میں نے کل شک دیکھا تھا اب دیکھا کہ وہ سبز ہے ان کے حجرہ میں دو مردوں کو دیکھا جن کو میں کل پہچانتا تھا ایک تو اندھا تھا دوسرا بیمار وہ قریب المرگ تھا اب کیا دیکھا کہ اندھا تو بینا ہو گیا اور بیمار اچھا ہو گیا ہے۔

میں نے ان کے مریدوں سے اس کی بابت پوچھا تو کہنے لگے کہ آج کی رات شیخ گھاس پر سوئے تھے اور مریض کے لیے گھاس کے آخر حصہ میں ہم نے بھونکا کر دیا اور اندھا شیخ کے پاس سویا تھا لیکن آج صبح کو گھاس سبز ہو گئی اندھا بینا ہو گیا۔ مریض تندرست ہو گیا۔^②

آپ کا حال و وصال

آپ کردوں میں سے تھے۔ ”بازرا“ میں رہتے تھے جو کہ عراق کی زمین ”لحف“ کے پرگنوں میں سے ایک گاؤں ہے۔ آپ خواب میں اپنے شیخ تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک بڑا درخت دیکھتے تھے جس کی بہت سی شاخیں تھیں اور ہر شاخ پر ایک شخص تھا جو کہ تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں تھا اور اپنے آپ کو ایک شاخ پر دیکھا جو کہ ”بازرا“ کے متصل ہے۔ جب صبح ہوئی اور تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے کہا اے شیخ مطر! میں وہ درخت ہوں جو تم نے خواب میں دیکھا تھا۔ تم بازرا کی

① بہجۃ الاسرار صفحہ 311 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری) علماء فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ تعالیٰ کی کرامات معجزات نبوت کا پرتو ہوتی ہیں خود آقائے نامدار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پیالہ دودھ ستر 170 اصحاب صفہ کو پلایا سب نے پیٹ بھر کر پیا اس کے باوجود دودھ بچ رہا۔ اس واقعہ کی جانب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن نے اپنے کلام میں یوں اشارہ کیا ہے:

کیوں جناب بوہرہہ کیا تھا وہ جام شیر
کہ جس سے ستر 70 صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

② بہجۃ الاسرار صفحہ 311, 312 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

طرف جاؤ پھر آپ نے اسی کو وطن بنایا اور وہیں انتقال کیا وہیں آپ کا حرار ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے آپ کی وفات شیخ بقا بن بطو رحمہ اللہ کی وفات سے پہلے ہوئی ہے۔^①

شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے بارے کلام

شیخ ابوالخیر کرم بن شیخ مطربا ذرا لى رحمہ اللہ نے کہا۔ جب میں اپنے والد کی وفات کے وقت حاضر ہوا پھر میں نے کہا
(اَوْصِيْ بِمَنْ اَقْتَدِيْ بَعْدَكَ)

”مجھ کو آپ وصیت کریں کہ آپ کے بعد میں کس کی پیروی کروں؟“
آپ نے فرمایا کہ

(بِالشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ؟)

”شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی“

میں نے گمان کیا کہ یہ غلبہ مرض میں کہہ رہے ہیں پھر میں نے ایک گھڑی تک سکوت کیا اور پھر کہا
(اَوْصِيْ بِمَنْ اَقْتَدِيْ بَعْدَكَ)

”مجھے آپ وصیت کریں کہ آپ کے بعد کس کی اتباع کروں؟“
پھر فرمایا:

(بِالشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ)

”شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی“

پھر میں نے ایک گھڑی تک ان سے کچھ نہ کہا پھر دعویٰ بات میں نے پوچھی پھر فرمایا:

(بَابُنِيْ زَمَانٌ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ لَا يُقْتَدَى اِلَّا بِهٖ)

”اے فرزند ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں سوائے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے اور کسی کی اقتداء نہ کی جائے گی۔“^②

ہم ان کے قدم کے سایہ میں ہیں

امام ابو بکر عبداللہ بن نصر تہمی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ مطربا ذرا لى رحمہ اللہ کی زیارت ”بازرا“ میں کی انہوں مجھ کو مرجبا کہا اور میری بڑی خاطر تواضع کی مجھ سے کہا کہ مجھ کو شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے احوال بتا۔ میں نے کچھ حالات بیان کئے۔ سن کر وہ دائیں

① بہجۃ الاسرار صفحہ 312 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 312 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بائیں وجد کرتے تھے اور کہا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پھول ہیں کہ جن سے اولیاء کے اسرار روح القدس کی خوشبو سونگھتے ہیں وہ حضوری میں حکلم ہیں اور انتقام کی تلوار ہیں کسی ولی کو اس وقت حال و مقام ان کے ہاتھ کے سوا نہیں دیا جاتا۔ وہ واسطہ عقد ہیں۔ مجلس کے سردار ہیں موجودات کی آنکھ ہیں، اولیاء کے درمیان وہ خالص عرب اور عربوں کے صاحب ہیں جس کو ایک نگاہ دیکھتے ہیں تو ہم سب اس نظر کی ضیافت ہوتے ہیں یا وہ سانس لیتے ہیں تو ہم سب اس سانس کی حفاظت میں ہوتے ہیں یا قدم اٹھاتے ہیں تو ہم سب اس قدم کے سایہ میں ہوتے ہیں۔^①

(16) شیخ ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ عراق کے مشہور مشائخ میں سے اور بڑے عارفین میں سے ہیں۔ اس گروہ کے اپنے وقت میں علم، عمل، حال قابل تحقیق رفعت ریاست میں اوتاد ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا موجودات میں تصرف دیا ہے ان کے ہاتھ پر عجائبات ظاہر کئے اسرار پر ان کو مطلع کیا ہے موجودات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ عادات کو ان کے لیے خرق کر دیا، ان کو حکمتوں کے ساتھ گویا کیا ہے، شواہد الغیب اور معانی تقدیر و آیات ملکوت کو انہیں دکھایا ہے۔

ان کی صحبت میں عراق کی ایک مشہور جماعت نے خرتیج کی ہے اور صلحاء کی ایک جماعت ان کی شاگرد ہے۔ ان کی عزت و احترام پر مشائخ و غیر ہم کا اجماع ہوا ہے۔ ہر طرف سے ان کی زیارت کا قصد ہوا ہے۔ اونٹنیوں کی بظلیں ان کی طرف ہر طرف سے مار کر چلاتے تھے۔ ان سب باتوں کے ساتھ ان میں اللہ تعالیٰ نے منات شریفہ اخلاق پسندیدہ آداب کاملہ اور تواضع عظیم جمع کر دیئے تھے۔^②

ابن خزال رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ مکارم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ وہ عراق کے بڑے مشائخ اور آئمہ طریق سے تھے۔ ان کی کرامات ظاہرہ و احوال فاخرہ مقامات تھے۔ اس شان میں ان کا قدم مضبوط تھا۔ احکام شریعت و ولایت میں ان کی تعریف جاری تھی۔ شاگردوں اور قہقین میں ان کا ہاتھ لبا تھا۔ وہ تاج العارفین ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدوں اور قدیمی خادموں میں سے تھے۔ وہ موضع قوشان کے رہنے والے تھے جو کہ عراق کے پرگنوں میں سے ایک قصبہ ہے۔ وہیں آپ فوت ہوئے۔ وہاں پر ان کی زندگی و موت میں بڑی شہرت تھی۔^③

کشتی سے ضرورت کی ہر چیز ملے گی

شیخ مکارم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص ہمارے اصحاب میں سے شیخ ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف آیا ان سے رخصت لینا تھا اور حج کا غیر حج کے مہینوں میں ارادہ رکھتا تھا۔ شیخ سے کہنے لگا کہ میں نے حج کا ارادہ قدم تجرید اور وحدت پر ارادہ کیا ہے میں نے نہ تو شہ لیا

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 312 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 313 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ ملخص بیہجۃ الاسرار صفحہ 314 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہے اور نہ کسی شخص کو ہمراہ لیا ہے۔ تب شیخ ماجد رحمہ اللہ نے اس کے لیے ایک چھوٹی کشتی دی اور فرمایا: اگر تو وضو کا ارادہ کرے گا تو یہ پانی ہوگا اگر تجھے پیاس لگے گی تو یہ دودھ ہوگا اور اگر تجھے بھوک معلوم ہوئی تو یہ ستو ہوں گے۔ اس کا حال یہ تھا کہ حمدین پہاڑ سے لے کر مکہ معظمہ تک کے سفر میں اور جس عرصہ میں کہ عرب میں رہا اور حجاز سے عراق تک لوٹنے کے وقت تک جب وضو کا ارادہ کرتا پھر اسی میں سے عمدہ پانی کے ساتھ وضو کر لیتا اور جب پیاس لگتی کبھی تو اس میں سے ایسا عمدہ میٹھا پانی جو کہ فرأت کے پانی سے عمدہ ہوتا پیتا دودھ اور شہد ہوتا جو کہ دنیا کے دودھ و شہد سے عمدہ اور جب کھانے کا ارادہ کرتا پھر اس میں ایسے ستو نکلتے جو کہ شکر کے مشابہ ہوتے۔^①

آپ سے بدگمانی کا انجام

شیخ ابو محمد عباس بن شیخ ابوالحجۃ سلیمان بن شیخ ابو ماجد کردی رحمہ اللہ نے کہا میرے والد نے فرمایا: کہ میں ایک دن اپنے والد کے پاس خلوت میں تھا اس میں کوئی ایسی شے کھانے پینے کی نہ تھی پھر وہ اس کے دروازہ پر بیٹھ گئے میں آپ کے ساتھ تھا پھر آپ کی خدمت میں بیٹھ (20) آدمی آ گئے آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ اے سلیمان! تم اندر داخل ہو اور خلوت کی طرف اشارہ کیا ہم کو کھانا لا کر دے میں آپ کی مخالفت نہ کر سکا اور اندر داخل ہوا۔ میرے ساتھ دو خادم بھی داخل ہوئے کیا دیکھتا ہوں کہ اندر کھانے کے برتن بھرے ہوئے ہیں۔ تب ہم نے ان کو نکالا وہ سب ان کو کھلا دیا یہاں تک کہ اس میں کچھ باقی نہ رہا پھر پندرہ (15) آدمی داخل ہو گئے۔

تو مجھ سے والد نے کہا۔ اے سلیمان! یہاں داخل ہو اور ہمارے پاس کھانا لا۔ میں آپ کی مخالفت نہ کر سکا اور اندر داخل ہوا۔ میرے ساتھ دو خادم تھے دیکھا تو اس میں پہلے کھانے کے علاوہ اور کھانا موجود ہے ہم نے اس کو نکالا۔ انہوں نے سب کھانا کھالیا حتیٰ کہ اس میں جب کچھ باقی نہ رہا پھر تیس (30) آدمی آ گئے۔ پھر میرے والد نے مجھ سے کہا کہ وہاں داخل ہو اور ہمارے لیے کھانا لاؤ میں آپ کی مخالفت نہ کر سکا میں داخل ہوا اور دو خادم میرے ساتھ تھے دیکھا اس میں بہت سے برتن کھانے کے بھرے ہوئے ہیں جو پہلے اور دوسرے کھانے کے علاوہ ہیں ہم نے ان کو نکالا تب انہوں نے کھالیا

پھر میرے والد نے دونوں خادموں کی طرف دیکھا تو زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اپنے مکالوں کی طرف بھیج دیئے گئے وہ دو تختوں کی طرح تھے نہ بات کرتے تھے نہ حرکت کرتے تھے صرف آنکھیں پلٹی تھیں۔ اس طرح وہ چھ (6) ماہ تک رہے پھر والد کی خدمت میں ان دونوں کے والدین روتے ہوئے اپنے بیٹوں کی شکایت کرتے ہوئے آئے۔ تب مجھ سے میرے والد نے فرمایا۔ کہ اے سلیمان! تم جاؤ ان دونوں کو لاؤ۔ میں ان میں سے ایک کے پاس گیا میں نے اس سے کہا میرا والد تم کو بلاتا ہے وہ فوراً کھڑا ہو گیا اور اس کو کوئی تکلیف نہ تھی دوسرے سے بھی یہی ہوا۔ میں ان دونوں کو لے کر آپ کے پاس لایا پھر وہ استغفار کرتے ہوئے کچھ دیر کھڑے رہے اور میں ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان دونوں سے ان کا حال دریافت کیا۔

تب ان میں سے ایک نے کہا کہ جب ہم نے تیسری دفعہ کھانا کالافو میں یہ دیکھ کر ڈر گیا اور میرے دل میں یہ خطرہ ہوا کہ یہ جادو ہے دوسرے نے کہا کہ میرے دل میں یہ آیا کہ ان کے پاس کوئی جن آتا ہے ان دونوں نے خدا کی قسم کھائی کہ جو ہمارے دل میں بات تھی اس کی خبر سوائے اللہ ﷻ کے اور کسی کو نہ تھی اور ہر ایک نے اپنے دل کو ملامت کی اور دوبارہ اس پر استغفار کیا اور جان لیا کہ یہ برا دوسرے ہے پھر اس کا وقوع ہوا جس کو تم نے دیکھا۔^①

خشک درخت پر تین طرح کے پھل لگ گئے

آپ کے بیٹے نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے ایک دن کہا کہ اے سلیمان پہاڑ کے آخری حصہ کی طرف جاؤ۔ وہاں پر تین شخص ہیں ان سے کہو کہ

(وَالِدِي يُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ وَيَقُولُ لَكُمْ مَا نَشْتَهُونَ)

”میرے والد تم کو سلام کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو تم چاہتے ہو وہ تم کو ملے گا“

میں ان کے پاس آیا اور ان کو میں نے والد کا پیغام پہنچا دیا پھر ان میں سے ایک نے کہا کہ میں ”رَمَانَةٌ“ انار چاہتا ہوں دوسرے نے کہا ”تَفَاحَةٌ“ سیب تیسرے نے کہا ”عِنَبًا“ انگور چاہتا ہوں۔

پھر میں والد کی خدمت میں آیا اور ان کو خبر دی پھر مجھ سے کہا کہ تم فلاں درخت کی طرف جاؤ جس کو میں پہچانتا تھا کہ وہ خشک تھا اور ہمارے قریب تھا فرمایا اس میں سے جو وہ مانگتے ہیں توڑ لے۔ میں نے ان کے کلام کو رد نہ کیا اور اس درخت کے پاس آیا تو وہ سبز خوشنما تھا۔ اس میں میں نے انار، سیب اور انگور تینوں پائے کہ ایسے عمدہ اور خوشبودار کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے وہ توڑ لیے اور والد کے پاس لے آیا۔

انہوں نے مجھے فرمایا: کہ تینوں کی طرف لے جا میں ان تینوں کی طرف آیا تو ”انار“ والے نے انار کھایا اور ”انگور“ والے نے انگور کھایا۔ ”سیب“ والے نے کہا کہ یہ سیب میں تم کو دیتا ہوں اور خود نہ لیا۔ میں نے اپنے دل میں اس کا خدشہ پایا پھر وہ تھوڑی دور چلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ ہوا پڑنے لگے لیکن سیب والا اوپر کو ایک بالشت بھی نہ چڑھ سکا جو اس کے ہاتھ میں تھا گر پڑا اس کے ساتھی اس کی طرف اتر آئے اور اس سے کہنے لگے اے شخص!

(هَذَا بِأَمْتِنَا عَلَيْكَ عَنْ أَخِي النَّفَاحَةِ)

”یہ بات اس لیے ہوئی کہ تم نے سیب کے لینے سے انکار کیا۔“

پھر وہ تینوں ننگے سر ہو کر میرے والد کی خدمت میں آئے۔ تب میرے والد ان سے ملے اور اس شخص سے کہا۔ اے میرے فرزند! تم کو میرے عطیہ کے لینے اور اپنے ساتھیوں کی موافقت سے کس نے روکا تھا؟ وہ میرے والد کے قدموں پر گر پڑا اور چومتا

تھا آپ نے فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ پھر فرمایا: اے سلیمان وہ سیب کہاں ہے؟

میں نے ان کو دے دیا آپ نے اس کے کلوے کئے۔ ایک کلا آپ نے کھایا اور ایک کلا مجھے کھلایا اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کلا دیا۔ میں نے دیکھا تو اس میں بیج نہ تھا اور ایسا ہی انگوڑا تھا پھر اس شخص کے دونوں کندھوں میں اپنے ہاتھ سے دھکا دیا تو وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر کی طرح ہوا میں اڑ گیا میں نے والد سے ان کی بابت پوچھا تو فرمایا: کہ یہ رجال الغیب ہیں جو کہ چلتے رہتے ہیں اور مجھ سے عہد لیا کہ میری زندگی میں تم کسی سے بیڑ نہ کرنا۔

آپ کردوں میں سے تھے۔ عراق کی زمین میں "محمد بن" پہاڑ پر رہتے تھے اور اسی کو وطن بنالیا تھا یہاں تک کہ وہیں بعد 561ھ کے بعد فوت ہوئے۔ آپ کی عمر بڑی تھی اور وہیں آپ کا حزار ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔^①

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے زمانے کے بارے کلام

شیخ ماجد کردیؒ سے سنا گیا وہ فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ مین والوں کے امام اور اس طریق کے امام ہیں۔ اس زمانہ شیوخ کے شیخ ہیں انہیں کے نور سے اہل دل اپنے احوال میں روشنی حاصل کرتے ہیں انہیں کی باطنی خوبی سے اہل حقائق کے اسرار ان کی معرفتوں میں اوپر کو چڑھتے ہیں۔

پھر میں نے ان سے اس کی بابت پوچھا تو فرمایا: اس لیے کہ ہر دل والے کا دل ان کے تصرف میں ہے اور ان کا ایسا نور ہے کہ اس دل انور پر اس کا نور چمکتا ہے پھر جب بلند یوں کے راستوں میں دل سیر کرنے میں دور تک جاتا ہے تو اس کے سامنے اس نور کے سوا اور کوئی چیز ثابت نہیں رہتی اور نیز اس کے لیے ہر صاحب باطن کے باطن میں مطالعہ ہے کہ جن پر خدا کی نظر سے جمائے جاتے ہیں اور جب اس باطن پر سوا جہ قدس اشرف کے منازل وارد ہوتے ہیں تو اس سرے محل حقائق فراخ ہو جاتا ہے۔ معارف کے اسرار ان اسرار نازلہ کے پردوں سے اس مطالعہ کے جمائے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کا نور، نور نبوی (ﷺ) سے روشن ہے۔ اس کی قوت اور رونق اصل نبوی سے مدد لیتی ہے اسی سے اس کا قوام ہے اور اسی پر اس کا اعتماد ہے۔^②

(17) شیخ جاگیر جیلانیؒ

یہ شیخ اکابر مشائخ اور مقرب عارفین، اعلیٰ محققین کے آئمہ میں سے ہیں۔ یہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں تصرف دیا ہے احکام احوال میں قدرت دی ہے موجودات کو ان کے لیے بدل دیا ہے عادات کو ان کے لیے بدل دیا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کیا۔ منجبات کے ساتھ ان کو بلایا۔ ان کی زبان پر حکمتیں جاری کیں۔ مخلوق کے نزدیک ان کو مقبول کر دیا۔ ان کی ہیبت سے سینے بھر دیئے وہ اس شان کے ایک رکن اور اس طریق کے امام ہیں۔ معرفت و علم و شہود و حال میں اس طریق کے بڑے عالم ہیں۔^③

① بھجۃ الاسرار صفحہ 315 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 316 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 316-317 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کا مقام و مرتبہ

شیخ تاج العارفین ابو الوفا رحمہ اللہ کی تعریف کرتے تھے ان کے ذکر کو بلند کرتے تھے۔ شیخ علی بن ابی حمزہ کے ہاتھ ان کو اپنی چادر بھیجی تھی کہ ان کے سر پر میری طرف سے نائب بن کر تم رکھ دینا۔ ان کو حاضر ہونے کی تکلیف نہ دی تھی اور کہا تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی کہ جاگیر میرا مرید ہو جائے سو خدا نے ان کو مجھے دے دیا ہے۔

مشائخ عراق فرماتے تھے کہ شیخ جاگیر رحمہ اللہ اپنے نفس سے اس طرح کل گئے ہیں جیسے سانپ اپنی جلد سے نکل جاتا ہے وہ وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ میں نے کسی سے عبد نہیں لیا یہاں تک کہ لوح محفوظ میں اس کا نام دیکھ لیا کہ وہ میرے مریدوں میں سے ہے اور یہ بھی وہ فرماتے تھے کہ میں وہ نکواریا گیا ہوں جو تیز ہے جس کی ایک طرف مشرق میں ہے اور دوسری مغرب میں اگر میں اس کے ساتھ سخت پہاڑیوں کی طرف اشارہ کروں تو وہ بھی جھک جائیں۔

ان کے شہر اور اس کے اطراف میں اس طریق کی ریاست ان تک ختمی ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے نفع حاصل کیا۔ ان کی طرف صلحاء کی ایک بڑی جماعت منسوب ہے۔ مشائخ ان کی تعظیم اور ان کی فضیلت کا اقرار کرتے تھے۔ آپ عمدہ اخلاق والے اور خوب خصال، کامل آداب اور شریف الصفات لطیف المعانی تھے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کو ادب شریعت کے لزوم اور حفظ قانون عبودیت کی تائید کی تھی۔^①

آپ کا خرچ غیب سے آتا

ابو الحسن علی بن شیخ ابو محمد حسن بن شیخ عارف ابو مبرق یعقوب بن احمد بن علی حمیدی سامری رحمہ اللہ نے کہا میرے والد نے فرمایا: کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ جاگیر رحمہ اللہ کا خرچ غیب سے آتا تھا۔ وہ جاری تعریف والے اور خارق الفعل متواتر الکشف تھے ان کو نذرانہ بکثرت آتا تھا۔ ایک دن میں ان کے پاس تھا پھر مجھ پر گائیں ان کے چرواہوں سمیت گزریں پھر ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ گائے ایک پھڑے سرخ رنگ سفید پیشانی سے جس کی یہ صفات ہیں حاملہ ہے اور فلاں وقت فلاں دن جسے گی۔ وہ میری نذر ہے اور فقراء فلاں دن اس کو ذبح کریں گے اور فلاں فلاں آدمی اس کو کھائیں گے۔ پھر دوسری گائے کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ پھڑی کے ساتھ حاملہ ہے جس کی صفت یہ ہے فلاں وقت پیدا ہوگی وہ بھی میری نذر ہے۔ فقراء میں سے فلاں شخص اس کو فلاں دن ذبح کرے گا اور فلاں فلاں اس کو کھائے گا۔ سرخ کتے کا بھی اس میں نصیب ہے۔

راوی کہتا ہے کہ واللہ وہی حال واقعہ ہوا جس کا آپ نے بیان کیا تھا۔ اس میں ذرا خلاف نہ ہوا اور سرخ کتا حجرہ کی طرف آیا اور پھڑی کے گوشت میں سے ایک ٹکڑا اڑا کر لے گیا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور شیخ سے کہنے لگا کہ اے شیخ جاگیر! میرا ارادہ یہ ہے کہ آپ آج مجھ کو ہرن کا گوشت کھلائیں۔ تب آپ نے سر نچا کیا اور اتنے میں ایک ہرن آیا اور آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ آپ

نے اس آنے والے کے لئے اسے ذبح کر کے کا حکم دیا تب وہ ذبح کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سات سال تک آپ کی خدمت کی تھی۔ میں نے اس ہرن کے سوا ان کے حجرہ کے قریب کوئی ہرن نہ دیکھا۔^①

اے شیخ ہمیں بجاؤ ﴿﴾

شیخ ابوالیمن برکات بن مسعود بن کامل عباسی مگر بنی مکرہ نے کہا میں نے سنا شیخ غریز بن شیخ جاگیرؒ سے کہتے ہیں کہ ایک سوداگر ”ابلی واسطہ“ سے میرے والد کی خدمت میں آیا وہ والد کو دوست رکھتا تھا۔ اس کا ان سے اعتقاد تھا۔ ان سے بحر ہند میں تجارت کرنے کی اجازت مانگی جب آپ نے اس کو رخصت کیا تو کہا کہ جب تم کسی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ جس کے دفع کرنے پر قادر نہ ہو تو میرے نام کو پکارنا۔ وہ شخص سفر کو چلا گیا پھر چھ ماہ کے بعد میرے والد اچانک کھڑے ہوئے ہم آس پاس تھے۔ انہوں نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی اور کہا:

﴿سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾

”یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم اس کو مطیع کرنے والے نہ تھے۔“^②

اور چند قدم دائیں بائیں چلے ہم یہ سب معاملہ دیکھتے تھے پھر آپ بیٹھ گئے اور ہم نے اس کا سبب آپ سے دریافت کیا تو فرمایا: کہ قریب تھا کہ سوداگر واسطی اس کو اللہ ﷻ نجات نہ دیتا تو غرق ہو جانا تھا۔ ہم نے وہ تاریخ لکھ لی۔ سات ماہ کے بعد وہ سوداگر آیا تو میرے والد کے پاؤں پر گر کر بوسہ دینے لگا^③ اور کہنے لگا اے میرے سردار! اگر آپ نہ ہوتے تو ہم اس دن ہلاک ہی ہو گئے تھے۔ میرے والد مسکراتے تھے جب ہم سوداگر سے علیحدہ ہو کر ملے تو ہم نے اس سے یہ معاملہ پوچھا۔

اس نے کہا کہ ہم شہر چین کی طلب میں بحر محیط کی بھنور میں پڑ گئے اور راستہ بھول گئے۔ طاح اور تمام کشتی والوں نے ہلاکت کا یقین کر لیا پھر جب فلاں وقت فلاں دن تھا اور اسی وقت کا ذکر کیا کہ جس کو ہم نے لکھ لیا تھا تو شمال کی جانب سے ہم پر تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ سمندر کو جوش آیا اس کی موجیں طلاطم میں آئیں وہ بڑھنے لگی اور ہمارا معاملہ سخت ہونے لگا۔ ہم اس پر تیار ہو گئے تھے کہ سمندر میں گر جائیں تب میں نے شیخ کے فرمان کو یاد کیا اور کھڑا ہو کر عراق کی طرف متوجہ ہوا اور پکارا۔

(يَا شَيْخُ جَاكِيْرُ اَذْرِ كُنَّا) ”اے شیخ جاگیر! ہم کو پکارتا۔“

ابھی میں نے اپنا کلام پورا نہ کیا تھا کہ ان کو کشتی کے اندر اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا۔ شیخ نے اپنی آستین سے شمال کی طرف اشارہ کیا تو ہوا ٹھہر گئی پھر وہ کشتی سے کود کر سمندر کی سطح پر جا کھڑے ہوئے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں سے تالی بجائی اور کہا:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾^④

① بہجۃ الاسرار صفحہ 318 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② پارہ 2 الزعر ف: 13

③ شیخ کا قدم بوی سے منع نہ کرتا یہ بتاتا ہے کہ یہ عمل ناجائز نہیں۔ (ابو حنبلہ محمد بن حنبلہ مطاری)

④ پارہ 2 الزعر ف: 13

اور پانی پر چند قدم دائیں بائیں چلے تو سمندر ٹھہر گیا۔ اس کی موجیں ٹھہر گئیں وہ ایسا ہو گیا گویا کہ مرغ کی آنکھ ہے پھر اپنی آستین سے جنوب کی طرف اشارہ کیا تو ہم پر عمدہ ہوا چلنے لگی۔ تب اس مقام سے ہم نکل کر راہ سلامت پر پہنچ گئے۔ شیخ سمندر پر چلے یہاں تک کہ ہم سے غائب ہو گئے اور اللہ ﷻ نے ہم کو ان کی برکت سے ہلاکت سے نجات دی۔

راوی کہتا ہے کہ ہم نے ان سے خدا کی قسم اٹھائی کہ اس وقت شیخ ہماری آنکھوں سے غائب نہیں ہوئے تھے بلکہ ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے اللہ عظیم کی قسم اٹھائی کہ اگر شیخ ہمارے پاس حاضر نہ ہوتے تو ہم سے کوئی نجات نہ پاتا مگر وہی جس کو اللہ ﷻ چاہتا ہے۔^①

آپ کردوں میں سے ہیں عراق کے جنگلوں میں سے ایک جنگل میں جو کہ قلعی کے پل کے پاس جو کہ سامرہ سے ایک دن کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سکونت رکھتے تھے اسی کو وطن بنا لیا تھا یہاں تک کہ وہیں بڑی عمر میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے ان کی قبر وہیں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ لوگوں نے آس پاس ایک گاؤں آباد کیا۔ اس سے وہ برکت چاہتے تھے۔^②

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے کلام

شیخ عارف مسعود جیلانیؒ فرماتے تھے کہ میں شیخ جاگیر جیلانیؒ اور شیخ علی بن ادریس جیلانیؒ کی خدمت میں جب کہ وہ دونوں جمع تھے گیا پھر مشائخ کا ذکر چھیڑا اور جو کچھ ان دونوں کو ان کی صحبت میں پیش آیا تھا پس شیخ جاگیر جیلانیؒ نے فرمایا: کہ میرے سردار تاج العارفین ابوالوفا جیلانیؒ کے بعد مشائخ میں سے کوئی ایسا شخص جس کا حال ایسا فخر والا اور تصریف میں زیادہ تیز و حکیمین میں زیادہ قوی جس کے اوصاف پورے اور اس کا مقام اعلیٰ ہو سیدی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بڑھ کر نہیں ہوا اور انہیں سے شیخ علی بن ابیہتی جیلانیؒ کی طرف قطبیت منتقل ہوئی میرے سردار شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے احوال قطبیت میں قدرت پائی اور اس کے مقامات میں ترقی کی۔ اس کے مدارج میں استغراق کیا اس کے تمام اطراف پر غلبہ پایا اس کے اسباب کو جمع کیا۔ جس کو کسی اور شیخ نے جہاں تک ہم کو معلوم ہے نہیں پایا۔

راوی کہتا ہے کہ جب ہم شیخ علی بن ادریس جیلانیؒ سے علیحدہ ملے اور ان سے دریافت کیا کہ شیخ جاگیر جیلانیؒ کا قول کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو انہوں نے مشاہدہ کیا وہی کہا اور جو کچھ خدا کے علم سے انہوں نے معلوم کیا تھا وہی کہا ہے۔ پس اپنے افعال و اقوال میں کھلے پسندیدہ ہیں۔^③

(18) شیخ ابو محمد قاسم بن عبدالمہصری جیلانیؒ

یہ شیخ عراق کے مشہور مشائخ اور بڑے مشہور عارفین مقررین مذکورین میں سے ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کی قطبیت کا

① بہجۃ الاسرار صفحہ 319 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنا اس تصور کے ساتھ کہ اللہ ﷻ ہماری آواز ان تک پہنچا دے گالط نہیں ہے۔

② بہجۃ الاسرار صفحہ 318، 319 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان ③ بہجۃ الاسرار صفحہ 319، 20 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اہل بصرہ کی مشکل کشائی کرنا

ان سے مشکلات کو حل کیا گیا ہے۔ اہل بصرہ اپنی مشکلات میں ان کی طرف التجا کیا کرتے تھے پھر وہ مشکلات آسان ہو جاتی تھیں۔ ان سختیوں میں ان کی طرف عاجزی کیا کرتے تھے پھر وہ دور ہو جاتی تھیں۔ آپ کے اخلاق شریفانہ اور آداب بدرجہ کمال تھے۔ آپ کے اوصاف جمیل تھے آپ کریم تھے۔ دانا اور متواضع تھے۔ بصرہ میں علم شریعت و حقیقت میں بڑی کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرتے تھے۔^②

دل کی بات جان لی

شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں بصرہ کی طرف اس لئے گیا کہ شیخ ابو محمد بن عبدالمصری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کروں میں نے راستہ میں مویشی اور کھیت اور بہت سی کھجوریں دیکھیں جب میں ان میں سے کسی محافظ کو پوچھتا تو وہ کہتے کہ یہ حب مال شیخ ابو محمد عبدالمصری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے تب میرے دل میں خطرہ گزرا کہ یہ تو بادشاہوں کا حال ہوا کرتا ہے میں بصرہ میں داخل ہوا اس حال میں کہ سورۃ انعام پڑھتا تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ جس آیت پر شیخ کے دروازہ پر پہنچوں گا وہی میری قال ان کے ساتھ ہوگی۔

جب میں ان کے دروازہ تک پہنچا اور اپنے پاؤں کو ان کی چوکھٹ پر رکھا تو میں یہ آیت پڑھتا تھا:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ﴾

”یعنی یہ (بينا) وہ لوگ ہیں کہ جن کو خدائے تعالیٰ نے ہدایت دی ہے۔“^③

پس ان کی ہدایت کی آپ اقتدا اور پیروی کریں تب ان کا خادم میری طرف جلدی سے نکلا پہلے اس سے کہ میں اذن طلب کروں مجھ سے کہنے لگا کہ شیخ تم کو بلا رہے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پہلے ہی مجھ سے کہا اے عمر تم نے وہ سب جو زمین پر دیکھا ہے وہ زمین پر ہی ہے۔ اس کے بندہ کے فرزند کے دل میں اس کی کوئی وقعت نہیں وہ کہتے ہیں اس سے میرا تعجب بڑھ گیا کہ میرے حال پر ان کو علم ہو گیا جس کو اللہ تعالیٰ اور میرے سوا اور کوئی جانتا نہ تھا۔^④

نگاہ ولی سے دور قریب ہو گیا

شیخ ابوالحسن علی نان باکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں بصرہ میں اپنے بعض احباب کے پاس تھا تو ہمارے پاس ایک فقیر پرانہ حال

① بہجۃ الاسرار صفحہ 320 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 321 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 322 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بارہ الممر 18

غبار آلودہ آیا۔ باغ کے مالک سے کہنے لگا کہ میرا پیٹ بھر دو اس نے اس کے سامنے انجیر ایک اچھے وزن کی پیش کیں۔ اس نے وہ کھالیں پھر اس نے کہا کہ اور دو پھر اس نے اور دیں پھر کہا مجھے اور دو اس نے اور دیں۔ اسی طرح وہ دیتا رہا یہاں تک کہ ہزار رطل کھا گیا پھر نہر پر آیا جو وہاں پر تھی اور دونوں ہاتھ سے بہت سا پانی پی گیا اور چل دیا پھر ایک مدت کے بعد مجھے باغ کے مالک نے کہا کہ اس کی انجیر اس سال اپنی مقدار سے جو ہر سال پیدا ہوتی تھی کئی گنا زائد پیدا ہوئی۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے دوسرے سال حج کیا میں ایک دن قافلہ کے پیچھے چلا جا رہا تھا تو میرے دل میں اس شخص کا خیال آیا اور میری تمنا یہ ہوئی کہ میں اس کو دیکھوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ میرے دائیں جانب ہیں تب تو میں گھبرایا اور خوش بھی ہوا وہ چلتے تھے میں ان کے ساتھ تھا اگر وہ بیٹھ جاتے تو سارا قافلہ وہیں رُک جاتا اور جب چلتے تو سارا قافلہ چل دیتا پھر وہ ایک بڑے تالاب پر آئے جس میں پانی تھا اور اس میں بڑی مٹی جی ہوئی تھی پھر وہ دونوں ہاتھوں سے مٹی نکالتے تھے اور اس طرح کھاتے تھے جیسے کوئی ہم میں سے حلوا کھائے یہاں تک کہ بہت سی مٹی کھا گئے۔ مجھے بھی ایک ٹکڑا مٹی کا دیا تو میں نے اس کو اپنے منہ میں مزہ دار پایا جیسا حلوا خشکا تک ہوتا ہے اور اس میں خالص مشک کی خوشبو تھی پھر دونوں ہاتھوں سے اس پانی کو بہت سا پیا اور مجھے کھانے کی اے ملی! یہ کھانا اس میں سے ہے جس کو تو نے دیکھا اور ان دونوں کے درمیان کھانا پانی نہیں ہے۔

میں نے ان سے کہا اے میرے سردار یہ بات آپ کو کہاں سے حاصل ہوئی؟

فرمایا کہ میری طرف شیخ ابو محمد بن عبد البصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نگاہ دیکھا پھر میرا دل بھر گیا اور میرا باطن رب سے مل گیا تمام موجودات میرے لئے لپیٹے گئے۔ موجودات بدل دیئے گئے دور مجھ سے قریب ہو گیا ان کی نظر سے میں مقصود کو پہنچ گیا اور مجھ کو ایسا مطلب پہنا دیا کہ جس سے میں کھانے پینے سے مستغنی ہو گیا مگر اس وقت کہ احکام بشریہ کا وقت آ جائے پھر وہ مجھ سے غائب ہو گئے اور اب تک میں نے ان کو نہیں دیکھا۔^①

اولیاء اللہ کا شہر

شیخ ابو عبد اللہ محمد بنی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا گیا۔ وہ جنگل میں رہتے تھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں سے کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں ایک سال حرم مکہ شرفہا اللہ تعالیٰ میں مجاور تھا۔ ایسے حال میں کہ وہاں پر میں ایک دن صبح کے وقت مقام ابراہیم علیہ السلام میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں میرے پاس شیخ ابو محمد عبد البصری رحمۃ اللہ علیہ آئے اور آپ کے ساتھ چار شخص اور تھے پھر ان کے ساتھ چند نوافل پڑھے پھر طواف کعبہ سات دفعہ کیا جب طواف کر چکے تو وہ بنی شیبہ کے دروازے سے نکل گئے۔

میں ان کے پیچھے ہولیا تو ان میں سے ایک نے مجھے لوٹا دیا لیکن شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ چھوڑ دو پھر شیخ جماعت کے سامنے کھڑے ہوئے ان کی پانچ صفیں کیں کہ ہر مرد جو آگے تھا۔ اس کے پیچھے دوسرا اور میں ان سب سے آخر تھا ہم سب کو حکم دیا کہ ہر شخص اپنا قدم وہاں رکھے جہاں اس کے اگلے نے رکھا ہے پھر شیخ چلے ہم ان کے پیچھے ان کے حکم کے موافق تھے زمین ہمارے

قدموں کے پیچھے لپی جاتی تھی ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہم مدینہ شریف میں پہنچ گئے پھر ہم نے زیارت کی اور ظہر کی نماز وہاں پڑھی پھر وہ لکے اور ہم ان کے پیچھے اسی ترتیب سے لکے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بیت المقدس میں جا پہنچے وہاں پر نماز عصر پڑھی پھر وہ لکے اور ہم ان کے پیچھے ان کے ساتھ تھے تھوڑی دیر نہ گزری کہ ہم دیوار یا جوج و ماحوج پر پہنچے وہاں مغرب کی نماز پڑھی پھر وہ لکے ہم ان کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر میں کوہ قاف پہنچے اور وہاں پر ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔

شیخ پہاڑ کی ایک چوٹی پر بیٹھ گئے اور ہم ان کے گرد اگردتے تھے کہ ان کے پاس مردان غیب آئے ان کی ہیبت شیروں کی طرح تھی۔ ان کے انوار تھے جو کہ سورج و چاند سے زیادہ روشن تھے۔ ان کے سامنے وہ انوار تھے وہ شیخ کو سلام فرماتے تھے اور ان کے سامنے بیٹھتے ان کا ادب کرتے تھے۔ ان کے پاس اور مرد آسمان کی طرف سے آئے جو کہ ہوا میں اس طرح اترتے تھے جیسے بجلی چمکتی ہوئی۔ ان سب نے آپ کی طرف دیکھا اور عرض کیا کہ کچھ آپ وعظ فرمائیں

پھر شیخ نے وعظ فرمایا: ان کا یہ حال تھا کہ کوئی تو بے ہوش ہو گیا تھا کوئی تڑپتا تھا کسی کے آنسو جاری تھے کوئی چلاتے تھے کوئی ہوا میں اڑتے تھے یہاں تک کہ نظر سے غائب ہو گئے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ ہمارے نیچے حرکت کر رہا ہے ساری رات یہی حال رہا یہاں تک کہ فجر ہو گئی تب شیخ نے ان کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی۔

پھر آپ پہاڑ کی دوسری طرف اترے تو کیا دیکھتا ہوں کہ زمین نہایت سفید بہت سے انوار والی اور لطیف جسم ہے جو دنیا کی زمینوں سے مشابہ نہیں اس کی کوئی انتہا معلوم نہیں ہوتی۔ اس میں مشک خالص کی سی خوشبو تھی جو کہ ہمارے قدموں کے نیچے سے مہکتی تھی اور ہم ایک جماعت پر گزرتے تھے۔ جن کے چہرے آدمیوں کے چہروں کی طرح تھے اللہ تعالیٰ کی تسبیح ایسی آوازوں سے کرتے تھے کہ سننے والوں نے ان سے خوبصورت آواز نہ سنی ہوگی ان کو انوار نے ڈھانک لیا تھا کہ عنقریب ناظرین کی آنکھیں اچک لے جائیں۔ انہوں نے منازل قدس کے وجدوں کو ثابت کر دیا تھا اگر ان کی طرف کسی دیکھنے والے یا ان کی آوازوں کے سننے والی کی موت آچکی ہو تو ان کی ہیبت و لذت کی خوبی سے اس کی جان پکھل جاوے۔

شیخ ابو محمد رحمہ اللہ کا یہ حال تھا کہ اس زمین کی اطراف میں تسبیح پڑھتے تھے کبھی وجدان کو دائیں طرف کبھی بائیں طرف لے جاتا تھا کبھی ہوا اور اس کے خلا میں تیر کی طرح اڑتے تھے کبھی یہ فرماتے تھے کہ تیرا شوق مجھے بے قرار کرتا ہے تیرا ہمد مجھ کو قتل کرتا ہے تیرا خوف مجھے تلف کرتا ہے تیری امید مجھے زندہ رکھتی ہے تیرا اعراض مجھے مار ڈالتا ہے تیری محبت مجھے حیران کر دیتی ہے تیرا قرب مجھے جمع کرتا ہے۔ تیری محبت مجھے خوش کرتی ہے تیرے ساتھ میری خلوت جلوت ہے۔ تیرا مشاہدہ مجھے لپیٹتا ہے اور پھیلاتا ہے پس رحم۔

یہ حال ان کا اسی طرح چاشت کے وقت تک رہا پھر اسی مقام کی طرف لوٹ آئے جہاں سے ہم آئے تھے وہ چلے اور ہم ان کے پیچھے تھے پھر ہمیں تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک شہر تک پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ اس میں گھنے درخت تھے۔ نہریں چلتی تھیں، پھل تہہ بہ تہہ تھے۔ میوے بہت تھے۔ ہم اس میں داخل ہوئے پھل کھائے اور نہر سے پانی پیا۔ شیخ نے ہم سب کو حکم دیا کہ ایک سیب یہاں سے ہر شخص لے لے پھر ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک سیب لے لیا مگر وہ شخص جس نے مجھے لوٹایا تھا

اس کا ہاتھ نہ بڑھا اور نہ لے سکا۔ شیخ نے اس سے کہا کہ یہ سزا تمہاری ہے ادب کی ہے جو تم نے اس شخص کی خاطر شکستہ کی اور اشارہ میری طرف کیا تب اس نے استغفار پڑھی۔ شیخ نے فرمایا: کہ اس امر کی بنا ادب کی محافظت اور احکام کی رعایت پر ہے پھر اس کو کہا کہ تم بھی ایک سیب لے لو جیسے تمہارے ساتھیوں نے لے لیا ہے پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور ایک سیب اس نے بھی لے لیا پھر شیخ نے ہم سے فرمایا:

(هَذِهِ الْمَدِينَةُ مَدِينَةُ الْأَوْلِيَاءِ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا وَلِيٌّ)

”یہ شہر ہے جس کو اولیاء کا شہر کہتے ہیں۔ اس میں سوا ولی کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔“^①

پھر وہاں سے نکلے اور چلے اور ہم آپ کے پیچھے تھے پھر جس خشک درخت پر گزرتے وہ سبز ہو جاتا اور جس بیمار پر گزرتے وہ تندرست ہو جاتا یہاں تک کہ ہم مکہ معظمہ میں آئے وہاں آ کر ظہر پڑھی اور مجھ سے شیخ نے عہد لیا کہ یہ سب امور ان کی موت سے پہلے کسی سے ذکر نہ کرنا پھر مجھ سے وہ اور ان کے ساتھی غائب ہو گئے اور میں نے ان کو نہ دیکھا۔^②

قبر والے نے بلا لیا

پھر ایک مدت کے بعد مجھے ان کے ملنے کا شوق ہوا۔ میں نے بھرہ کا سفر کیا اور چند روز ان کے پاس رہا پھر وہ ایک دن شہر سے باہر نکلے میں ان کے ساتھ تھا تب وہ حضرت طلحہ بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے آئے جب دور سے قبر کو دیکھا تو اٹھے پاؤں واپس ہو گئے پھر لوٹے اور قبر کی طرف آئے اور زیارت کی بحالیکہ سر پیچھے تھا ادب کے ساتھ جب وہاں سے نکلے تو میں نے آپ سے اس کی بابت پوچھا تو کہا جب میں ان کی قبر کی طرف آیا تو میں نے دیکھا کہ ان پر سبز حلقہ ہے اور تاج ہے جو کہ موتیوں و جواہر سے جڑا ہوا ہے ان کے پاس دو حویریں ہیں تب مجھے حیا آئی اور پیچھے کو واپس آ گیا پھر انہوں نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دلائی کہ میں ان کی طرف لوٹ آؤں پھر میں ان کی طرف گیا ^③ راوی کہتا ہے کہ واللہ میں نے سب باتوں کی کسی کو خبر نہ دی تھی حتیٰ کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو گئے۔^④

جنازہ دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گئے

آپ بھرہ میں رہتے تھے اور وہیں 580 ھ سے پہلے فوت ہوئے ان کی عمر بڑی ہو گئی تھی اور شہر سے باہر دفن کئے گئے۔ ان کی قبر

① آپ کے ارشاد سے اولیاء کی کثرت کی وجہ سے شہر کو ”مدینۃ الاولیاء“ کہا جاتا ہے۔ غالباً اس وجہ سے پاکستان میں ملتان شہر کو اولیاء اللہ کے بکثرت موجود ہونے کی وجہ سے میرے پیر و مرشد امیر المصطفیٰ مولانا محمد الیاس عطاری قادری رضوی ”مدینۃ الاولیاء“ کہتے ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

② بیحۃ الاسرار صفحہ 323، 324، 325 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ اس واقعہ سے نیک لوگوں کا قبر میں زندہ ہونا بلکہ نعمتوں سے لطف اندوز ہونا قبر پر آنے والے کو پہچانا اور تعریف فرما کر اس کو حکم کرنا جیسے امور ثابت ہوتے ہیں۔ نیز ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو کر ادب کے ساتھ ان کے حکم کی اطاعت کرنے کی جانب بھی اشارہ ملتا ہے۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

④ بیحۃ الاسرار صفحہ 325 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کی زیارت کی جاتی ہے جب ان کے جنازہ کی نماز پڑھی گئی تو آسمان کی طرف خلا سے ڈھولوں کی آواز سنائی دیتی تھی جو بجتے تھے اور جب تکبیر میں لوگ نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھاتے تھے تو وہ آواز سنتے تھے۔ اس دن یہود و نصاریٰ کا ایک گروہ مسلمان ہوا اور وہ دن تھا جس میں کہ لوگ (بکثرت) جمع ہوئے تھے۔^①

سب اولیاء آپ کا ادب کرتے

شیخ جمال الدین ابو محمد بن عبدالمعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حال میں کہ ان سے حضرت علیؑ کی نسبت پوچھا گیا کہ وہ زندہ ہیں یا مردہ؟ انہوں نے کہا کہ میں ابوالعباس حضرت علیؑ سے ملا ہوں۔ ان کو میں نے یہ کہا کہ مجھ سے کوئی عجیب واقعہ بیان کریں جو کہ آپ پر اولیاء کے ساتھ پیش آیا ہو۔

انہوں نے کہا کہ میں ایک دن بحر محیط کے کنارہ پر گزر رہا تھا جہاں کوئی آدمی وغیرہ نہ تھا پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ عباہ پہن کر لیٹا ہوا تھا میرے دل میں خیال آیا کہ وہ ولی ہے پھر میں نے اس کو پاؤں سے ہلایا تو اس نے سر اٹھایا اور مجھ سے کہا مَا تُرِيدُ؟ تم کیا چاہتے ہو؟

میں نے کہا کہ (قُمْ لِلْخِدْمَةِ)
”خدمت کے لئے کھڑا ہو جا“

اس نے مجھ سے کہا

(إِذْهَبْ وَاشْتَغِلْ بِنَفْسِكَ) ”تم چلے جاؤ اپنا کام کرو“

میں نے کہا اگر تم کھڑے نہ ہو گے تو میں لوگوں میں پکار کر کہہ دوں گا کہ یا اللہ کا ولی ہے۔
اس نے مجھ سے کہا اگر تم نہ جاؤ گے تو میں ان سے کہہ دوں گا کہ یہ حضرت علیؑ ہیں۔

میں نے اس سے کہا کہ تم نے مجھے کیونکر پہچانا اس نے کہا کہ تم ابوالعباس حضرت ابو طلحہؓ کہ میں کون ہوں؟ میں نے اپنی صحت اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھائی اور میں نے دل میں کہا کہ اے میرے رب! میں ”غیب الاولیاء“ ہوں پھر مجھے آواز آئی کہ اے ابوالعباس تو ان کا نقیب ہے جو کہ مجھ کو دوست رکھتے ہیں اور یہ شخص ان میں سے ہے کہ جس کو ہم دوست رکھتے ہیں پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا کہ اے ابوالعباس! کیا تم نے میری باتیں اس کے ساتھ سن لیں۔

میں نے کہا ہاں مجھ کو دعا کا توشہ دو

اس نے کہا کہ اے ابوالعباس! دعا تمہارا کام ہے۔

میں نے کہا ضرور کر دکھا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا نصیب اپنی طرف سے زیادہ دے۔ میں نے کہا اور زیادہ کر دو تب وہ مجھ سے

الاولیاء اس وقت ہیں اور اللہ ﷻ نے اگر کسی ولی کو کسی مقام پر پہنچایا ہے پھر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اس سے اعلیٰ درجہ پر ہیں اور اللہ ﷻ نے جس حبیب کو اپنی محبت کا پیالہ پلایا ہے تو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو بہت خوشگوار پلایا ہے کسی مقرب کو اللہ ﷻ نے حال بخشنا ہے تو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو بہت بڑا حال دیا ہے۔ اللہ ﷻ نے ان کو اپنے اسرار میں سے وہ سر دیا ہے کہ جس سے وہ جمہور اولیاء سے بڑھ گئے ہیں اور اللہ ﷻ نے جس کسی کو اپنا ولی بنایا ہے جو گزر چکا یا آئندہ ہوگا۔ وہ قیامت تک ان کا ادب کرے گا۔^①

(19) شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ مصر کے بڑے مشہور مشائخ اور عارفین مذکور کے صدر اور علماء محققین کے بڑے لوگوں میں سے ہیں۔ وہ علماء مصنفین اور فضلاء متقین آئمہ اکابرین سرداران قائمین بالسنۃ و احکام دین میں سے ہیں مصر میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے۔ درس دیتے مناظرہ اور تخریج و املا کرتے تھے۔ طالب علم ان کا قصد کیا کرتے تھے۔ مصر میں اکثر علماء نے ان سے روایت کی ہے۔^②

آپ کا مقام و مرتبہ

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ ﷻ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا ہے اور ان کے نزدیک پورا قبول اور بڑی ہیبت تھی وجود میں ان کو تصرف دیا تھا، احوال میں ان کو قدرت دی تھی۔ اللہ ﷻ نے موجودات کو ان کے لئے بدل دیا تھا۔ آنے والی باتوں کو ظاہر کیا۔ ان کو مغیبات کے ساتھ بلایا۔ ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کر دیا۔ ان کی زبان پر وہ باتیں جاری کر دی جن سے دل آباد ہوتے ہیں۔ اسرار روشن ہوتے ہیں شریعت مطہرہ کو ان کے سبب زندہ کیا مسلمانوں پر ان کو حجت اور سالکین کا پیشوا بنا دیا۔ مریدوں صادقین کی مصر اور اس کے علاقہ میں تربیت ان تک ختمی ہوئی ان واردات کی مخفی چیزوں کو روشن کر دیا۔

ان کی محبت سے بہت بڑے بڑے صادقین نے جن کا اس شان میں قدم راسخ ہے نفع حاصل کیا اور اصحاب بحال کا ایک جم غفیر ان کے ارادہ کے قائل ہوئے ان کی طرف بہت سے صلحاء منسوب ہوئے ہیں۔ مشائخ و علماء کا ان کی بزرگی و احترام پر اجماع ہوا ہے اور وہ اپنے اختلافات میں ان کو حاکم بناتے تھے۔ ان کی بات کی طرف سب رجوع کیا کرتے تھے ان کی عدالت کو ظاہر اور ان کی

① بہجۃ الاسرار صفحہ 325، 326 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اس فرمان عظمت نشان سے پتہ چلتا ہے کہ سابقہ موجودہ اور آئندہ آنے والے اولیاء شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا بہت ادب کرتے ہیں۔ امام السنۃ مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں کہ:

جو ولی قتل ہوئے بعد ہوئے یا ہوں گئے
کبھی رکھتے ہیں دل میں ادب میرے آقا میرا

(ابو حنظلہ محمد اجماع عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 326-327 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

فضیلت کا اقرار کرتے تھے۔ آپ رانا خرمسورت عمدہ اخلاق والے کامل آداب اور اشرف الصفات تھے۔^①

نیل کا پانی کم ہوا پھر چڑھ گیا

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن مرہ بنل مخزومی نابینا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمۃ اللہ علیہ مصر کے اوتاد میں سے تھے وہ پے در پے کشف اور ظاہر کرامات والے تھے۔ ایک سال نیل کا پانی بہت زیادہ ہو گیا قریب تھا کہ مصر غرق ہو جائے زمین پر پانی ہی پانی ہو گیا۔ حتیٰ کہ کھیتی کا وقت عنقریب فوت ہونے کو تھا تب لوگ شیخ ابو عمرو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس کی وجہ سے شور مچاتے ہوئے آئے پھر آپ نیل کے کنارہ پر آئے اور اس سے وضو کیا تو وہ اسی وقت دو گز کے قریب کم ہو گیا اور زمین سے اتر گیا یہاں تک کہ زمین کھل گئی اور دوسرے دن لوگوں نے کھیتوں میں بیج ڈال دیا اور ایک سال کا ذکر ہے کہ نیل بالکل نہ چڑھا اکثر کھیتی کا وقت فوت ہو گیا اناج گراں ہو گیا۔ لوگوں نے ہلاکت کا گمان کیا تب بھی شیخ ابو عمرو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لوگ چلاتے ہوئے آئے پھر آپ نیل کے کنارہ پر آئے اور اس سے اس لوٹے میں پانی لے کر وضو کیا جو آپ کے خادم کے پاس تھا۔ تب اس دن نیل بڑھ گیا اور برابر بڑھتا گیا یہاں تک کہ اپنی حد تک پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فائدہ دیا اور آپ کی برکت سے اس سال کھیتی میں برکت دی۔^②

ایک رات میں مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کی حاضری

آپ کے خادم شیخ نیک بخت ابو العباس احمد بن برکات سعدی مقری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ شیخ نے مصر میں اپنے مکان پر اندھیری رات میں عشا کی نماز پڑھی اور نکلے میں بھی ان کے پیچھے تھا اور زمین ہمارے نیچے اس طرح لیٹتی جاتی تھی جیسے کہ انوار سامنے دائیں بائیں دوڑتے تھے وہ کسی پہاڑ پر پہنچتے اور کسی زمین سے چلتے تو ان کے سامنے ٹوٹ جاتی گویا کہ وہ موجود نہ تھی یہاں تک کہ ہم بہت جلد مکہ معظمہ میں پہنچ گئے۔ تب آپ نے طواف کیا وہاں پر رات کے اکثر حصہ تک نماز پڑھتے رہے پھر وہاں سے نکلے اور میں آپ کے پیچھے تھا ایسا ہی ہم چلتے رہے یہاں تک کہ مدینہ شریف میں پہنچے وہاں زیارات کی اور نماز پڑھی جتنی کہ اللہ تعالیٰ نے چاہی پھر وہاں سے نکلے اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچے وہاں زیارت کی اور نماز پڑھی جتنی کہ اللہ تعالیٰ نے چاہی پھر وہاں سے نکلے اور میں آپ کے پیچھے تھا چلتے رہے یہاں تک کہ ہم مصر میں داخل ہوئے اور مؤذن فجر کی اذان دے رہا تھا واللہ! میں شروع رات سے بڑھ کر قوی تھا اور مجھے نہ تھکان معلوم ہوئی نہ کوئی تکلیف ہوئی اور شیخ نے مجھ سے عہد لیا کہ ان کی زندگی میں یہ کسی سے ذکر نہ کرنا۔ سو میں نے ان کی وفات کے بعد اس کا ذکر کیا۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 327 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 329 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 329 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

چار ماہ تک بے ہوش رہے

شیخ عارف ابوالعباس احمد بن برکات بن اسماعیل سعدی مقری رحمۃ اللہ علیہ خادم ابو عمرو عثمان بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سیدی شیخ ابو عمرو رحمۃ اللہ علیہ کی نو (9) سال تک خدمت کی تھی۔ رات دن میں ان پر کوئی ایسا وقت نہ گزرتا تھا کہ جس میں طرح طرح کے نیک اعمال مقرر نہ کرتے تھے یا تو قرآن شریف پڑھتے یا پڑھواتے یا حدیث سنتے یا سناتے یا علم میں مشغول ہوتے یا اپنے مریدوں کو ادب سکھاتے یا اللہ تعالیٰ کی طرف احوال قرب کے احکام اور منازلات باطنی کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے میں ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہوا اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا جس کے بال پراگندہ اور غبار آلودہ تھے۔

میں نے نہ اس کو پہلے دیکھا تھا نہ اب تک دیکھا تھا۔ تب وہ شیخ کے سامنے باادب اور عاجزی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ شیخ نے تھوڑی دیر سر نیچا کیا پھر اس کی طرف دیکھا تو وہ غش کھا کر گر پڑا۔ شیخ نے فرمایا: کہ اس کو اٹھالے جاؤ۔ ہم نے اس کو ایک گھر میں رکھ دیا وہ اس میں چار ماہ تک ایسے حال میں رہا کہ نہ حرکت کرتا تھا نہ اس کو کچھ ہوش تھا۔ اس کا حال مردہ کا سا تھا لیکن اتنی بات تھی کہ وہ سانس لیتا تھا پھر شیخ اس کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ اس کے سینے پر پھیرا تو اس کو ہوش آ گیا۔

میں نے اس سے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ اے ابوالعباس! میری عمر بڑی ہو گئی تھی۔ میں نے مجاہدے بہت کئے تھے سیر و سفر بہت کئے تھے لیکن اس راستے کا میں نے کوئی نشان نہ دیکھا تب میں نے دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغاثہ کیا تو مجھے آواز آئی کہ تم اس جنگل کے سلطان کے پاس جاؤ کیونکہ جو تو چاہتا ہے۔ اس کے پاس موجود ہے۔

میں نے کہا وہ کون ہے؟ مجھ سے کہا گیا کہ وہ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جب میں ان کے سامنے بیٹھا اور انہوں نے میری طرف دیکھا تو ان کی نظر نے میرے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا وصل کے خیموں کو پھاڑ دیا۔ مسافت بعد میرے لئے لیٹے گئے اور مجھ کو میری حس اور عالم سے اچک لیا، مجھ کو میرے وجود سے اور جو اس میں ہے غائب کر دیا میں فنا کے قدم پر اور موجودات سے غائب ہو کر مقام قرب پر قائم ہو گیا۔ اپنے مطلوب کو پالیا اپنے محبوب تک ان کی نظر کی برکت سے پہنچ گیا پھر مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں گزر ہوا میری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا: کہ اس شخص کو حکم دو کہ جو اس میں اور اس کی عقل میں خلل ہو گیا کہ اس میں قوت رکھ دے کہ اس قوت سے اس حال کے غلبہ پر غالب آئے پھر اپنی تمیز کی طرف لوٹے اور احکام شرع کی پابندی کرے تب میری طرف شیخ ابو عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے جلدی کی پھر میں نے اپنے آپ میں قوت دیکھی جس کے سبب میں اپنے حال کا مالک بن گیا۔ اپنے وجود کی طرف لوٹ آیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو پھر وہ چلا گیا اور اب تک پھر اس کو نہیں دیکھا۔^①

ریت سے ستوا اور پانی کا نکالنا

آپ کے خادم کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے ساتھ شام تک قدم تجرید پر سفر کیا اور سوائے اللہ سبحانہ کے اور کوئی تیسرا ہمارے

ساتھ نہ تھا۔ مجھے تین دن گزر گئے کہ کوئی کھانے پینے کی چیز نہ پائی قریب تھا کہ زمین پر گر پڑوں۔ جب آپ نے مجھے اس حال پر دیکھا تو ریت کے ٹیلے پر چڑھ گئے دونوں ہاتھوں سے ریت بھر لی اور مجھ کو ستو بھنے ہوئے جس میں شکر پڑی ہوئی تھی دیئے میں نے وہ کھائے یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا پھر ٹیلے میں جو ایک ہاتھ مارا تو اس میں سے ایک بیٹھا چشمہ نکل آیا جو کہ دنیا کے بیٹھے چشموں سے بہتر تھا۔ میں نے اس سے پانی پیا حتیٰ کہ میں سیر ہو گیا۔^①

عجمی کا عربی اور عربی کا عجمی زبان ایک رات میں سیکھنا

ان کے پاس مصر میں دو شخص آئے ایک تو عربی تھا جو عجمی زبان کا ایک لفظ نہیں جانتا تھا۔ دوسرا عجمی آیا جو کہ عربی کا ایک لفظ نہ جانتا تھا دونوں باتیں کرنے لگے اور ایک دوسرے کی بات نہ سمجھتا تھا عربی نے کہا میں چاہتا ہوں کہاش عجمی جانتا۔ عجمی نے کہا میں چاہتا ہوں کہاش میں عربی جانتا۔ وہ دونوں کھڑے ہوئے پھر اگلے دن آپ کی خدمت میں آئے تو یہ حال تھا کہ عربی تو عجمی کلام کرتا تھا جیسے فصیح عجمی کرتے ہیں اور عجمی عربی ایسی بولتا تھا کہ کوئی بڑا فصیح عربی بول رہا ہے۔

عربی کہنے لگا کہ آج کی رات میں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت کی۔ ان کے پاس شیخ ابو عمروؒ تھے تب خلیل علیہ السلام نے ابو عمروؒ سے فرمایا: کہ تم ہماری نیابت میں اس کو عجمی سکھا دو شیخ نے میرے منہ میں لعاب ڈال دیا اور جب میں جاگا تو میں عجمی بولی بولنے لگا۔

عجمی نے کہا کہ میں نے آج رات کو خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے پاس شیخ ابو عمروؒ تھے پھر آپ ﷺ نے شیخ ابو عمروؒ سے فرمایا: کہ میری طرف سے اس کو عربی سکھا دو تب شیخ ابو عمروؒ نے میرے منہ میں لعاب ڈال دیا اور جب میں جاگا تو عربی بولتا تھا۔^②

اولیاء کی شان بوجی خدا

شیخ ابو الخیر سعد بن ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشیؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ سیر کے طور پر ”کوہ مقطم“ میں جو کہ قبرستان مصر میں ہے پھر رہا تھا میں اس میں چند دن تک رہا کہ کسی کو نہ دیکھتا تھا۔ ایک رات سحر کے وقت میں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ اپنی مناجات میں ایسی آواز سے کہ جو دلوں کو ہلا دے اور ایسے گریہ سے کہ عقلوں کو پریشان کر دے وہ کہتا تھا

میں نے اپنی بلا کو تیرے غیر سے چھپایا ہے۔ اپنے راز کو تجھ پر ظاہر کیا ہے تیرے ساتھ تیرے ماسوا کو چھوڑ کر مشغول ہوا ہوں پھر چلا کے رونے لگا اور کہنے لگا کہ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جس نے تجھ کو پہچان لیا پھر وہ کیسے تجھ سے غافل رہتا ہے اور اس پر

① بہجۃ الاسرار صفحہ 330 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 330-331 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

تجربہ ہے کہ جس نے حیرتی محبت کا مزہ چکھا ہے وہ تجھ سے کیسے مبر کرتا ہے۔ اے عارفوں کے مولیٰ اور مقربین کے حبیب، محبوبوں کے انیس، طالبین کی امید کی غایت، منقطعین کے مددگار پھر وہ چلایا اور کہنے لگا ”واشوقا“ تیری طرف اور ”واکرباہ“ پھر میں آواز کے پیچھے ہوا۔ میرے دل میں اس کی محبت ہو گئی یہاں تک کہ میں اس تک پہنچ گیا دیکھا تو ایک شیخ لاغر بدن زرد رنگ ہے جس پر ہیبت غالب ہے اور وقار نے اس کو ڈھانکا ہوا ہے۔ اہل معرفت کی اس میں علامت ہے پھر میں اس کے قریب ہو گیا اس کو سلام کیا اس نے کہا مرحبا تم کو اے ابو عمرو! میں نے کہا کہ آپ نے میرے نام کو کیسے پہچان لیا؟ حالانکہ مجھ کو اس سے پہلے کبھی آپ نے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تمہارے وجود کو زمین پر دیکھا اور تمہارے مقام کو آسمان پر تمہارا نام لوح محفوظ میں پڑھا ہے پھر میں نے کہا اے میرے سردار! مجھ کو کچھ فائدہ کی بات فرماؤ

فرمایا: اے ابو عمرو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی داؤد علیہ السلام پر وحی کی کہ

اے داؤد! میرے ولیوں اور دوستوں کو کہہ دے کہ تم کو ایک دوسرے سے الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ میں تمہارا دست ہوں اپنے ذکر کرنے سے اور ان سے باتیں کرتا ہوں اپنی محبت سے، اپنے اور ان کے درمیان جو پردہ ہے اس کو کھول دیتا ہوں تاکہ وہ میری عظمت و جلال اور میرے چہرہ کی رونق^① کو دیکھیں۔ میں ہر دن ان کے نزدیک رہتا ہوں۔ میں ہر گھڑی اپنے چہرہ کے نور سے ان کے قریب ہوتا ہوں ان کو اپنی کرامت کا مزہ چکھاتا ہوں اور جب یہ معاملہ ان کے ساتھ کرتا ہوں تو وہ دنیا اور اہل دنیا سے اندھے ہو جاتے ہیں پھر کوئی شے مجھ سے بڑھ کر ان کو پیاری نہیں ہوتی اور میری طرف دیکھنے سے بڑھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتیں۔ وہ میری طرف جلدی قدم بڑھاتے ہیں اور میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ ان کو موت دوں کیونکہ مخلوق میں وہ میرے محل نظر ہیں۔ میں ان کی طرف دیکھتا ہوں اور وہ میری طرف دیکھتے ہیں۔

اے داؤد! اگر تم ان کو دیکھتے اس حال میں کہ ان کے نفوس گل گئے ہیں۔ ان کے جسم لاغر بن گئے ہیں ان کی آنکھیں غریباںہ ہیں۔ ان کے اعضا شکستہ ہیں جب وہ میرا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کھل جاتے ہیں (تو تم تجربہ کرتے) پھر میں اپنے فرشتوں اور آسمان والوں کے سامنے ان سے فخر کرتا ہوں۔ وہ میری طرف دیکھتے ہیں پھر وہ خوف و عبادت میں بڑھ جاتے ہیں اگر وہ مجھ سے سرگوشی کرتے ہیں تو میں ان کی باتیں سنتا ہوں۔ اگر وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کی طرف آگے بڑھتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف متوجہ ہوتے ہیں تو میں ان کے قریب ہو جاتا ہوں اگر وہ میرے قریب ہوتے ہیں تو میں بھی ان کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے صاف ہیں تو میں بھی صاف ہوتا ہوں۔ اگر وہ میرے لئے کام کرتے ہیں تو میں ان کو جزا دیتا ہوں۔ میں ان کے کاموں کی تدبیر کرنے والا ہوں۔ ان کے دلوں کا محافظ ہوں۔ ان کے احوال کا متولی ہوں۔ میں نے ان کے دلوں کے لئے کسی شے میں سوا اپنے ذکر کے کوئی راحت نہیں پیدا کی۔ وہ میرے سوا اور کسی سے محبت نہیں کرتے ان کے دلوں کے کجاوے میرے سوا اور کہیں نہیں اترتے پس مجھ کو اپنے عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں ان کو اپنی زیارت کی قدرت دوں گا ان کی نگاہ کو اپنی طرف دیکھنے سے سیر کردوں گا یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائیں گے اور رضا سے بڑھ کر دوں گا۔

① یہاں چہرہ کے حقیقی معنی مراد نہیں تفصیل کے لیے اہل علم سے رابطہ کریں۔ (ابو حنظلہ عمرا جمل عطاری)

پس اے داؤد علیہ السلام! زمین والوں کو یہ بات پہنچا دے کہ میں اس شخص کا حبیب ہوں جو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اس کا ہم نشین ہوں جو کہ میرے ساتھ بیٹھتا ہے۔ اس کا انیس ہوں جو کہ میرا انیس ہے۔ اس کا صاحب ہوں جو کہ میرا صاحب ہے۔ اس کا ہوں جو میرا مطیع ہے۔ اس کا مختار ہوں جو کہ مجھے اختیار کرتا ہے سو تم میری بزرگی اور مصاحبت و معاملہ کی طرف بڑھو میں ماجد ہوں جس شے کو کہتا ہوں کہ ہو جاوے ہو جاتی ہے۔

پھر مہرت نے اس کا گلا کھونٹ لیا یہاں تک کہ اس کو خش پڑ گیا۔ جب اس کو ہوش آیا تو میں نے کہا اے میرے سردار! مجھ کو وصیت کیجئے۔ فرمایا کہ اے عمروؓ سے ہر علاقہ کو قطع کر دے اور اس کے سوا اور کسی پر قناعت نہ کر۔ پھر میں نے کہا اے میرے سردار! میرے لئے دعا کرو انہوں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ تجھ سے چلنے کی تکلیف کی برداشت کو آسان کر دے تجھ میں اور اپنے میں حجاب نہ ڈالے پھر اس طرح بھاگا جس طرح کوئی شیر سے بھاگتا ہے۔^①

آپ کا وصال

آپ مصر میں رہتے تھے اور اسی کو وطن بنایا تھا۔ وہیں 564ھ میں فوت ہوئے تھے۔ عمر ستر (70) سے بڑھ گئی تھی مصر کے قبرستان میں امام شافعیؒ کے مزار کے مشرق کی طرف دفن ہوئے جو کہ ستون کے متصل ہے اور آپ کی قبر کی اطلاع زیارت کی جاتی ہے۔^②

شیخ عبدالقادرؒ کے بارے کلام

شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قریشیؒ فرماتے تھے کہ شیخ عبدالقادرؒ ہمارے شیخ امام اور سردار ہیں۔ ان سب کے سردار ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ پر اس زمانہ میں چلتے ہیں یا حال دیا گیا یا قائم کر دیا گیا پس شیخ عبدالقادرؒ ہمارے امام اور منازل احوال میں امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمارے کھڑے ہونے میں امام ہیں۔ اس زمانہ کے اولیاء سے ان کی بابت عہد لیا اور اس زمانہ کے تمام ارباب مراتب سے اس بات کا سخت عہد لیا کہ ان کے قول کی طرف رجوع کریں۔ ان کے مقام کا ادب کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جس کو دلی بنایا ہے تو ان کے ہاتھ پر اس کی بخشش دی ہے ان کی تمام بخششیں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو اس وقت کے قریب پسند کیا ہے۔ شیخ محی الدین عبدالقادرؒ کو اس کے احوال میں مشارکت اور اس کے مقامات میں ان کا گزر ہے۔ اس کے اسرار کی طرف مطالعہ ہے لیکن ان کے احوال و مقامات و اسرار میں انبیاء ﷺ کے سوا اور کوئی شریک نہیں اس طریق میں ان پر سوائے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور کسی کا احسان نہیں ہے۔^③

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 332-331 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 332 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 332, 333 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(20) شیخ سوید سنجاری رحمہ اللہ

یہ شیخ مشرق کے بزرگ مشائخ اور عارفین کے صدر محققین کے اکابر ہیں۔ صاحب کرامات ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے۔ ان کو عالم میں تصرف دیا ہے۔ احوال پر قدرت دی ہے۔ عجائب غیب پر ان کو مطلع کر دیا فنون حکمت کے ساتھ ان کو گویا کر دیا موجودات کو ان کے لئے بدل دیا۔ عادات کو خرق کر دیا۔ ان کے ہاتھوں پر عجائبات خارقات کو ظاہر کر دیا۔ مردوں کے سینوں میں ان کی پوری قبولیت اور دلوں میں پوری ہیبت ڈال دی سالکین کا ان کو امام بنایا شریعت و حقیقت کے ہر دو علم کو ان کے لئے جمع کر دیا۔ علم، عمل، تحقیق، زہد جلالت میں اس شان کی ریاست ان تک منتہی ہوئی ان کے وقت میں سنجار اور اس کے ارد گرد مریدین صادقین کی تربیت میں انہیں کے سبب امر سرسبز ہوا۔ ان کی محبت سے بہت سے اکابر نے تخریج کی ہے جیسے شیخ حسن تلعلری، شیخ عثمان بن عاشور سنجاری رحمہ اللہ وغیرہما۔ اور اس کے ارادہ کی ایک جماعت قائل ہوئی ہے جن کا اس شان میں قدم راسخ تھا ان کی طرف بہت سے صلحا لوگ منسوب ہیں۔ ان کی بزرگی و احترام پر مشائخ و علماء کا اجماع ہو چکا ہے۔^①

آپ کا مقام و مرتبہ

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ ان کی بہت تعریف کرتے تھے ان کی فضیلت کا ذکر کرتے تھے۔ وہ اس طریق کے رکن ہیں ان کے مشہور عالم ہیں۔ اس کے ساتھ علوم شریعہ میں فراخ ہاتھ اور احکام الہی کی معرفت میں یدِ طولیٰ ہے۔ ہر ایک طرف سے ان کی زیارت کا قصد کیا جاتا ہے۔ ہر کنارہ میں ان کا ذکر مشہور تھا۔ دانا خوبصورت، کامل، فاضل، ادیب، عاجز، اشرف اخلاق، اکرام الخصال روشن صفات تھے۔^②

اولیاء سے بغض رکھنے والے کا انجام

شیخ ابوالفرج حسن تلعلری رحمہ اللہ نے فرمایا: سنجار کے مال داروں میں ایک شخص تھا جو کہ سلف کے بارے میں بلاوجہ نکتہ چینی کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا اور جب مرنے لگا تو سب باتیں کرتا تھا مگر کلمہ شہادت اس کی زبان پر جاری نہ ہوتا تھا۔ جب اس کو کہا جاتا کہ تو کلمہ شہادت پڑھ تو وہ کہتا تھا کہ مجھ کو کیوں اس بارے میں کہا جاتا ہے؟ تب لوگ چلاتے ہوئے اور شیخ سوید رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے۔

آپ اس کے پاس آئے اور اس کے پاس بیٹھ گئے اور دیر تک سر نیچے رکھا اور لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہا پھر اس شخص نے بھی کہا اور کئی دفعہ اس کی تکرار کی پھر آپ نے کہا کہ اس کو یہ عذاب اس لئے ہوا تھا کہ بزرگوں پر نکتہ چینی کرتا تھا۔ میں نے اس معاملہ میں اس کی سفارش کی تو مجھ سے کہا گیا کہ ہم نے تمہاری سفارش قبول کی اگر ہمارے پہلے اولیا اس سے راضی ہو جائیں پھر میں درگاہ شریف میں

① بہجۃ الاسرار صفحہ 333 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 333، 334 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

داخل ہوا اور اس کا گناہ شیخ معروف کرنی دسری سطلی، شیخ جنید، شیخ شبلی، شیخ ابویزید وغیرہم رحمہم اللہ سے معاف کرنے کی درخواست کی (انہوں نے معاف کر دیا) تب اس کی زبان شہادت میں بولی۔

راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے کہا کہ جب میں کلمہ شہادت کہنے لگا تو ایک کالی شے مجھ پر حملہ کرتی اور میری زبان بوجھل ہو جاتی مجھ کو بولنے نہ دیتی اور مجھ سے کہتی کہ میں وہ تمہاری بدگوئی ہوں جو کہ اولیاء اللہ کے بارے میں تھی ^① پھر اس کے بعد ایک نور آیا جو چمکتا تھا وہ سیاحی مجھ سے جاتی رہی اور اس نے کہا کہ میں خدا کی رضا مندی ہوں کیونکہ اولیاء اللہ سے راضی ہو گئے ہیں اور دیکھو میں یہ نور کے گھوڑوں کو دیکھتا ہوں جو کہ آسمان زمین کے درمیان ہیں جنہوں نے تمام خلاء کو بھر دیا ہے۔ ان پر نور کے سوار ہیں جن کی ہمت کی وجہ سے سر پہنچے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

﴿سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ﴾

راوی کہتا ہے کہ وہ مرد برابر ”شہادتیں“ شوق سے پڑھتا رہا یہاں تک کہ فوت ہوا۔ ^②

گناہ کرتے وقت اندھا ہو جانا ﴿﴾

شیخ عارف ابو عمرو عثمان بن عاشور سنہ ۱۲۸۰ھ میں اپنے شیخ سوید رحمہ اللہ کے ساتھ ”سنہار“ کے بعض راستوں میں جا رہا تھا۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گوشہ چشم سے ایک خوبصورت عورت کو اشارہ کر رہا ہے۔ آپ نے اس کو منع کیا وہ باز نہ آیا پھر آپ نے کہا خداوند اس کی آنکھیں لے لے تب وہ شخص اندھا ہو گیا پھر سات دن کے بعد شیخ کی خدمت میں آیا اور اپنے اندھے ہونے کی شکایت کی پھر توبہ کی بہت ہی انکساری کی پھر شیخ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا

(اللَّهُمَّ رَدِّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ إِلَّا فِي مَعْصِيَتِكَ)

”خداوند اس کی آنکھ کو لوٹا دے مگر گناہوں کے وقت نہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس کی آنکھ درست کر دی۔ اس کا یہ حال تھا کہ جب حرام کی طرف دیکھنے کا ارادہ کرتا تھا تو اندھا ہو جاتا تھا اور پھر اس کی آنکھ درست ہو جاتی تھی۔

راوی کہتا ہے کہ ایک دن آپ مسجد میں تھے۔ اتنے میں ایک نابینا آیا اور غیر قبلہ کی طرف کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا آپ نے کہا خداوند اس کی آنکھ کو لوٹ دے دے پھر وہ مسجد سے ایسے حال میں نکلا کہ اس کو نظر آتا تھا۔ وہ بیس (20) سال کے بعد فوت ہوا اور اس کی آنکھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ ^③

① اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے بارے میں زبان احتیاط سے کھولنی چاہیے خدا عزوجل نے کسی اللہ والے کی شان میں گستاخی میں کھلنے والی زبان بوقت دنیا سے رخصت کے کلمہ پڑھنے سے محروم نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس آفت سے محفوظ رکھے۔ (ابو حنظلہ محمد رحمہ اللہ) (مطاری)

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 335، 336 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 338 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کٹا ہونا ک درست کر دیا

تاج الدین ابوالحسن علی بن بقمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے موصل میں کہا کہ میں نے شیخ عارف مقبول الدعا ابو سعید سلامۃ بن نافع مفروقی رحمۃ اللہ علیہ سے جن کا لقب دوحج تھا۔ سنار میں سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک مرد کا ناک بغیر تعاص کے کاٹ دیا گیا۔ سو شیخ سوید رحمۃ اللہ علیہ کو یہ حال برا معلوم ہوا تو اس کے ناک کا وہ حصہ جو جدا ہوا تھا پکڑا اپنے ہاتھ سے اس کی جگہ پر رکھ دیا ^① اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تب اس شخص کی ناک جیسا تھا دیا صحیح ہو کر رہ گئی۔ ^②

جذامی کا اچھا ہونا

راوی کہتا ہے کہ آپ ایک دن ایک جذامی پر گزرے کہ جس کے جسم سے کیڑے گرتے تھے اور اس سے خون و پیپ جاری تھا تمام اطباء اس سے عاجز آ گئے تھے۔ اس کو کئی سال گزر گئے تھے پھر آپ نے کہا
(اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَنِّي عَنْ عَذَابٍ فَعَافَةٌ)

”خداوند اے تو اس کے عذاب سے غنی ہے۔ اس کو آرام دے دے“
تو وہ اسی وقت تندرست ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا ہو گیا۔ ^③

سات دن تک کھانے پینے سے مستغنی

شیخ ابوالثناء احمد بن عبد الحمید سناری زری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک سال شیخ سوید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قدم تجرید پر چلایا جب ہم ایک جنگل میں تھے تو پانی ہمارے پاس نہ تھا۔ ہم کو سخت پیاس لگی تھی تو موت کے کنارہ تک پہنچ گیا۔ شیخ راستہ سے تھوڑی دور الگ ہو گئے اور دو رکعت نماز پڑھی میں آپ کے ساتھ تھا پھر اپنا ہاتھ ایک پتھر پر مارا جو وہاں پر تھا پھر اس میں سے ایک نہایت شیریں چشمہ پھوٹنے لگا۔ ہم نے پانی پیا۔ یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور شیخ نے اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر کر مجھے پلایا تو میں نے پانی اور ستوپے پھر ایک چلو بھرا اور پیاس کے بعد اس پر ہاتھ پھیرا تو پھر وہی سخت پتھر بن گیا کہ جس پر تری کا نام و نشان نہ تھا پھر میں سات دن تک کھانے پینے سے مستغنی ہو گیا۔ ^④

① آج کی سوسال کے بعد میڈیکل سائنس بڑی تحفیات کے بعد سرجری کے نام پر ایسا کر چہ کر پاتی ہے لیکن وہی ناک نہیں ہوتا جبکہ یہاں تو اس ناک کو درست کیا گیا ہے جو کہ یقیناً ان کی کرامت ہے جبکہ کلمات کا ساتھ ہر دماغ والے کو کھاتے ضروری نہیں (ابو سعید محمد جمل عطاری)

② بہجتہ الاسرار صفحہ 338 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجتہ الاسرار صفحہ 337, 338 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجتہ الاسرار صفحہ 337 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

انگلی عائب ہو گئی

شیخ سوید بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں ایک شخص تھا۔ جس کا نام ”شیخ فرج بن عبداللہ حسنی رحمۃ اللہ علیہ“ تھا۔ اس کے حالات بزرگ تھے۔ ایک دفعہ اس پر تجلیات عظمت سے ایک تجلی واقع ہوئی تو اس کا جسم ایسا ہو گیا جیسے جما ہوا پانی پھر شیخ سوید رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی بابت کہا گیا۔

آپ تشریف لائے اور تھوڑی دیر سوچتے رہے اور کہا کہ خوبصورت عورتوں کو لاؤ کہ اس کے پاس بلند آواز سے گفتگو کریں۔ ان میں سے کوئی اس کو نہ چھوئے۔ جب وہ اپنی عادت کے موافق ہوش میں آجائے تو سب باہر نکل جائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن ایک عورت نے اپنی انگلی اس کی ران پر رکھ دی تو اس کی انگلی اس میں عائب ہو گئی اور جب وہ اپنی انسانیت کی طرف لوٹا تو جلدی سب عورتیں پردہ میں ہو گئیں۔

آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہا کہ میں نے اپنے باطن سے تمام ملکوں کا چکر لگایا تو اس کی ہمت کے لئے کسی شے سے تعلق نہ پایا مگر اتنی بات دیکھی کہ اس کے نفس میں خوبصورت عورتوں کی طرف میلان ہے سو میں نے چاہا کہ وہ اس کے نفس کو اپنی طرف میلان دلائیں اور اگر یہ حال اس پر ایک مدت تک رہتا تو اس کا وجود مکمل جاتا (اور مر جاتا)۔

راوی کہتا ہے کہ ہمیشہ اس عورت کی انگلی کے شکاف کا اثر اس کی ران میں موجود رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہوا۔^①

نفس پناہ مانگنے لگا

شیخ سوید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شروع حال میں میں نے نفس سے مجاہدہ کیا تھا اور ایک مدت تک اس سے پانی کو روکا تھا۔ ایک سفر میں پانی کے تالاب پر میرا گزر ہوا تو میرے نفس نے پانی کی مجھے رغبت دلائی میں نے اس کو روکا تب مجھ سے ایک سیاہ شے نکل کر کودی اور اس نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا میں نے دیکھا تو وہ میرا نفس تھا پھر وہ پانی میں میرے سامنے کھڑا ہو گیا مجھ سے اللہ تعالیٰ کے لئے تخفیف چاہنے لگا۔

میں نے کہا واللہ! میں اپنے مجاہدہ کو نہ توڑوں گا اور نہ اس بیعت کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں نے کی ہے۔

آپ فرماتے کہ میں نے اپنے نفس کو کنویں کے سر پر رکھا اس کو ذبح کر دیا اور اس سے چھوٹ گیا۔^②

سلطان وقت کی بے ادبی کا انجام

شیخ سوید رحمۃ اللہ علیہ کی سلطان سنجار کے پاس چغل کھائی گئی۔ اس نے ان کے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ آپ کے مرید آپ پر خوف

① بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 337 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 338-337 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کھانے لگے تب آپ نے سر نہ کیا پھر کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ تم ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں جب آپ سلطان کے دروازہ تک پہنچے تو سلطان کو سخت قہقہے نے پکڑا جب آپ دہلیز میں داخل ہوئے تو اور زیادہ درد ہوا اور سلطان کو غش آ گیا اس کی عورتیں چلا آئیں اس میں ان کو یقین آ گیا کہ یہ خرابی آپ کے جلانے کی وجہ سے ہے پھر آپ کی طرف وہ سب ننگے پاؤں نکلیں آپ کے قدموں پر گر پڑیں اور غدر کرنے لگیں تب آپ لوٹ گئے تو اسی وقت درد جاتا رہا۔^①

اگر میں جاتا تو وہ بیمار ہو جاتے

ایک دفعہ قاضی سنجار کے سامنے ان کی شکایت کی گئی۔ اس نے آپ کے حاضر ہونے کا حکم دیا جب آپ گئے تو قاضی اور اس کے تمام اہل مجلس کو بخار نے پکڑ لیا۔ جب شیخ دروازہ تک پہنچے تو ان کا بخار اور سخت ہو گیا پھر ان سب نے درخواست کی کہ آپ ان سے راضی ہوں اور واپس تشریف لے جائیں آپ واپس ہوئے تو بخار اسی وقت جاتا رہا۔
آپ نے فرمایا: اگر میں ان کے پاس جاتا تو ان کا مرض لمبا ہو جاتا اور درویش اور بیماریاں ان پر پے در پے قائم رہتیں۔^②

آپ کا وصال

آپ سنجار میں رہتے تھے اور پہلے سے آپ کا دہن دعی تھا۔ اسی میں بزرگ ہو کر فوت ہوئے وہیں قبر ہے۔ جس کی اطلاع زیارت کی جاتی ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ کا نام نصر اللہ ہے اور "سوید" لقب تھا۔ جو آپ کے نام پر غالب ہو گیا حالانکہ آپ گورے سرخ سفید رنگ کے تھے۔^③

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ شیخ سوید رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

ابو عمرو عثمان بن عاشور اسنجاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ سوید رحمۃ اللہ علیہ سے کئی دفعہ سنا وہ کہا کرتے تھے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ہمارے شیخ اور سردار و امام و پیشوا ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ اپنے تمام اہل عصر پر علم حال و مقامات ثبوت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے مقدم ہیں۔

شیخ ابو محمد عبداللہ بن شیخ ابواحمد اسماعیل بن شیخ سوید اسنجاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ سیدی عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بڑے شوق و ذوق سے کیا کرتے تھے اور اپنی اکثر مجالس میں ان کا ذکر کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں کو ان کی زیارت کا شوق دلایا اور ایک دفعہ یہ کہا تھا۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 338 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 338 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 338 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(الْشَيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ مِنْ صُدُورِ أَهْلِ حَضْرَةِ الْقُدُسِ)

”شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ حضرت قدس کے صدر ہیں۔“^①

(21) شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ بڑے مشائخ بڑے عارف، مشہور محقق ہیں۔ صاحب کرامات خارقہ، احوال فاخرہ، مقامات رفیعہ، آپ کے حالات بزرگ اہم تھے۔ وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے ظاہر کیا ہے وجود میں ان کو تصرف دیا ہے موجودات کو ان کے لئے پلٹ دیا۔ آنے والی چیزوں کو ان کے لئے خرق کر دیا۔ ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کیا اور ان کو مضیبات کے ساتھ بلایا ہے۔ احوال الہی نہایات پر ان کو قدرت دی ہے۔ احکام ولایت اور قوم کے احوال کی مشکلات کے حل کرنے کے لئے ان کو ذمہ دار بنایا ہے۔^②

قبر سے تصرف فرمانے والے

وہ ان چار مشائخ میں سے ہیں جن کے بارے میں شیخ قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں نے چار مشائخ کو دیکھا کہ اپنی قبروں میں ایسا تصرف کرتے ہیں جیسے زندہ کرتے ہیں۔^① شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ^② شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ^③ عقیل منی رحمۃ اللہ علیہ^④ شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ۔^⑤

آپ کا مقام و مرتبہ

شیخ عارف ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ اس کا ذکر کرتے تھے۔ اس شان کی ریاست علم، عمل، زہد، حال، جلالت میں ان تک ختمی ہوئی۔ حران اور اس کے آس پاس میں مریدین محققین کی تربیت میں ان کے سبب امر سرسبز ہوا۔ ان کی صحبت میں بہت اہل مقامات نے تخریج کی ہے اور بہت سے اصحاب احوال نے ان کی شاگردی کی ہے۔ اکابر کا جم غفیر ان کے ارادہ کا قائل ہوا ہے۔ ان کی طرف ایک بڑا جہاں منسوب ہوا ہے جن کا بوجہ کثرت کے شمار نہیں ہو سکتا۔ مشائخ و علماء وغیرہم نے ان کی طرف بزرگی کا اشارہ کیا ہے۔ لوگوں نے ان کو احترام و عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اکثر مشائخ ان کے سامنے بیٹھے ہیں اور ان کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ ان کے فضل ان کے مرتبہ و حفظ حرمت کا خاص و عام نے اقرار کیا ہے۔ اہل حران ان سے پانی کی درخواست کیا کرتے تھے تو ان پر پانی برسا کرتا تھا، مشکلات میں ان کی طرف پناہ لیتے تھے تو ان کی مشکلات حل ہو جاتی تھیں۔ ان معاملات میں ان کے حالات اتنے مشہور ہیں کہ حاجت اظہار نہیں ان کے آثار و کرامات شمار سے زائد ہیں۔^⑥

① بہجۃ الاسرار صفحہ 338، 339 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 339 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 340 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 339 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سنت و فرض کو لازم پکڑے۔ پس سنت ترک دنیا ہے اور فرض محبت مولیٰ ہے کیونکہ سنت پورے طور پر دنیا کے ترک پر دلالت کرتی ہے اور کتاب تمام محبت مولیٰ پر دلالت کرتی ہے۔ پس جو شخص سنت و فرض پر عمل کرتا ہے اس کا کام پورا ہو جاتا ہے جو شخص دنیا میں بتکلف زاہد بنتا ہے۔ اس نے اس کی قدر کی اپنے قلب و نفس میں خبر دی ہے سو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے اس امر کا حیا کرے کہ اس کے غیر کو ایسی چیز کے ساتھ بدلے کہ جس کی اس کے نزدیک قدر نہیں۔ بلا کے نزول کے وقت صبر کی حقیقت ظاہر ہوتی ہیں۔ ان تقدیروں کے مکاوہ کے وقت رضا کی حقیقت معلوم ہوتی ہیں۔ اس سے بچنا کہ زہد کو اپنا پیشہ بنائے لیکن اس کو اپنی عادت بنا۔^①

تم نے اعتراض کیا تو عتاب ہوگا ﴿﴾

شیخ ابو حفص عمر بن شیخ حیات بن قیس حرانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شیخ زغیب رحمی رحمہ اللہ ”رحبہ“ سے حران تک میرے والد کی زیارت کو آئے پھر ان کو صبح کی نماز کے بعد اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھا ہوا پایا۔ ان کے سامنے ایک بکری تھی، ان کو سلام کیا اور ان کے سامنے دوسری جانب میں جس میں دس گز سے زائد فاصلہ تھا بیٹھ گئے لیکن میرے والد نے ان سے کلام نہ کی۔

شیخ زغیب رحمہ اللہ نے اپنے دل میں کہا کہ میں ”رحبہ“ سے ان کے پاس آیا اور آپ اپنی بکری کی طرف مشغول ہیں۔ اس کو دیکھ رہے ہیں اور میری طرف التفات نہیں کرتے پھر شیخ نے ان کی طرف دیکھا اور کہا اے زغیب مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں تجھ کو بوجہ اس کے کہ تم نے ہم پر اعتراض کیا ہے کچھ انتقام لوں۔ پس اب تم اختیار کرو کہ وہ عذاب تمہارے ظاہر پر ہو یا باطن پر۔

انہوں نے کہا اے میرے سردار! میرے ظاہر پر ہو پھر میرے والد نے انگلی کو تھوڑا بڑھایا تو شیخ زغیب رحمہ اللہ کی آنکھ ان کے رخسار پر بہا آئی پھر وہ کھڑے ہو گئے زمین کو بوسہ دیا اور رحبہ کی طرف لوٹ آئے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر میں ان سے کئی سال کے بعد مکہ معظمہ میں ملا کہ ان کی دونوں آنکھیں درست تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ میں اپنے شہر میں مجلس سماع میں تھا اس میں ایک شخص تھا جو کہ تمہارے والد کے مریدوں میں سے تھا اس نے اپنا ہاتھ میری آنکھوں پر رکھا تو وہ سندرست ہو گئیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو شیخ زغیب رحمہ اللہ نے کہا کہ جب تمہارے والد نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا اور میری آنکھ میرے رخسار پر بہا آئی تو میرے دل میں ایسی آنکھ کھل گئی کہ جس سے میں نے اسرار اور قدر کو دیکھا جو کہ آیات الہی کے عجائبات تھے۔^②

محراب کے لئے کعبہ دکھا دیا ﴿﴾

حران میں ایک مسجد شیخ حیات رحمہ اللہ کی زندگی میں بنائی گئی جب لوگوں نے اس کے محراب رکھنے کا ارادہ کیا تو شیخ حیات رحمہ اللہ تشریف لائے اور مہندس (ریاضی دان) سے کہا کہ قبلہ اس طرف ہے۔ اس نے کہا نہیں قبلہ اس طرف ہے پھر آپ نے کہا

(اَنْظُرْ تَرَى الْكَعْبَةَ بِذَلِكَ)

① بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 340 ملخصی

② بہجۃ الاسرار صفحہ 341 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”دیکھ کعبہ تیرے سامنے ہے“

جب ریاضی دان نے دیکھا تو کعبہ شریف اس کے سامنے تھا اور اس کو اپنی آنکھوں سے اعلانیہ دیکھ رہا تھا کہ اس میں اور کعبہ میں کوئی حجاب نہ تھا پھر وہ غش کھا کر گر پڑا۔^①

واپس حراں آگئے

ابوالعلیٰ غانم بن یعلیٰ مکریتی تاجر نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے یمن سے سمندر میں سفر کیا اور جب ہم بحر الہند کے وسط میں پہنچے تو ہم بھول گئے ہوا ہم پر غالب ہوئی اور موجوں نے ہم کو ہر طرف بے پکڑ لیا ہماری کشتی ٹوٹ گئی۔ میں ایک تختہ پر پڑا رہا اس نے مجھے جزیرہ کی طرف پھینک دیا۔ میں اس میں پھرنے لگا تو اس میں میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ اس میں بہت سی مفید چیزیں تھیں۔ اس میں ایک مسجد تھی میں اس میں داخل ہوا دیکھا تو اس میں چار شخص ہیں میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور میرا حال پوچھا میں نے ان کو خبر دی اور ان کے پاس باقی دن بیٹھا رہا۔ ان کی توجہ اور خدا تعالیٰ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہونے سے ایک بڑا معاملہ دیکھا۔

جب عشاء کا وقت آیا تو شیخ حراںؒ آئے۔ وہ سب باادب کھڑے ہو کر سلام کہنے لگے آپ آگے بڑھے اور عشاء کی نماز پڑھائی پھر انہوں نے نماز کو طلوع فجر تک لبا کیا میں نے آپ کو سنا کہ دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداوند میں تیرے سوا کوئی جائے طمع نہیں پاتا اور نہ تیرے غیر کی طرف جائے فائدہ۔ سو میں تیرے دروازہ پر بیٹھا ہوں تیرے پردہ کو دیکھتا ہوں کہ میری سختی کو دور کرنے کے لئے کب کھلے گا پھر میں مجالس قرب تک پہنچوں گا۔ بے شک میں نے اپنے نفس کو سختی کے دور ہونے کے وقت تجھ سے خوشی اور تیرے ذکر سے اس کی خوبصورتی کا پورا وعدہ دیا ہے۔ میرے لئے اس میں ایک سوراخ خوشیوں کا ہے جس کی طرف میرے شوقوں کے مشق راحت پاتے ہیں۔ تیرے ساتھ میرے وہ حالات ہیں کہ جن کو عنقریب ملاقات ظاہر کر دے گی۔

اے توبہ کرنے والوں کے دوست! اے عارفین کے سرور! اے عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک! اے منفردین کے انیس! اے پناہ مانگنے والوں کی جائے پناہ! اے الگ رہنے والوں کے مددگار! اے وہ جس کی طرف صدیقوں کے دل شوق کرتے ہیں۔ اسی سے عاشقوں کے دل محبت کرتے ہیں۔ اس پر ڈرنے والوں کی ہمت جھلک ہوئی ہے پھر سخت روئے۔ میں نے انوار کو دیکھا کہ ان کو انہوں نے ڈھانک لیا ہے وہ مکان روشن ہو گیا ہے جیسے کہ چودھویں رات کے چاند کی روشنی ہوتی ہے پھر آپ مسجد سے نکلے اور یہ اشعار پڑھتے تھے:

سِيرُ الْمُحِبِّ إِلَى الْمَحْبُوبِ إِعْجَالُ

① بھجۃ الاسرار صفحہ 342 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان اس طرح کا ایک واقعہ حضرت علی بن عثمان بن علیؒ المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ کی طرف بھی منسوب ہے کہ یمن ابتدائے نماز میں لاہور کے نمازیوں کو کعبہ کی زیارت کروادی۔ تحصیل کشف الخبواب کے مقدمہ مطبوعہ اعلیٰ حضرت میں ملاحظہ کریں۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

وَالْقَلْبُ فِيهِ مِنَ الْأَهْوَالِ بَلْبَالُ

① ”عاشق کی محبوب کی طرف سیر جاری ہوتی ہے اور دل اس میں خوفوں سے غم زدہ ہے۔“

أَطْوَى الْمَهَامَةِ مِنْ قَفَرٍ عَلَى قَدَمِ

إِلَيْكَ يَدْفَعْنِي سَهْلٍ وَأَجْبَالُ

② ”میں جنگل لپیٹتا ہوں ایک میدان سے دوسرے میدان تک۔ ایک قدم پر تیری طرف مجھے نرم زمین اور پہاڑ لوٹاتے ہیں۔“

پھر مجھ کو ان لوگوں نے کہا کہ تم شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ہو جاؤ میں آپ کے پیچھے ہو لیا اور یہ حال ہوا کہ زمین کے جنگل اور سمندر نرم زمین اور پہاڑ ہمارے قدموں کے نیچے لپیٹے جاتے تھے۔ میں ان سے سنتا تھا جوں جوں قدم اٹھاتے تھے یہ فرماتے تھے يَا رَبُّ حَيَاةُ كُنْ حَيَاةً لِعَيْنِي اے حیات کے رب حیات کے لئے ہو جا۔ ناگہاں دیکھا تو ہم حیران میں بہت جلد آ گئے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے ہیں۔^①

کیکر کے درخت سے بھجوریں جھڑنا

شیخ حیات حرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سال حج کیا۔ ایک منزل میں سب قافلہ اترے۔ شیخ اور ان کے ساتھی ایک کیکر کے درخت کے سایہ تلے بیٹھے ان کے خادم نے کہا اے میرے سردار! بھجوروں کو چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کہ اس درخت کو ہلاتو اس نے کہا اے میرے سردار! یہ تو بھول کا درخت ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ اسی کو ہلا۔ اس نے ہلایا تو اس پر سے تر بھجوریں جھڑیں اور سب نے کھائیں یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور چل دیئے۔^②

تم میرے لئے ہو جاؤ میں تمہارا ہوں گا

ابو الفضل معالی بن شیخ ابوالخیر سلامۃ بن عبداللہ بن سویطلہ حرانی حنبلی عادل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حیران میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے پاس شیخ عالم مقبری ابوالفرج عبدالوہاب بن عبدالعزیز موصلی رحمۃ اللہ علیہ آئے پھر شیخ سے کہا کہ اے میرے سردار! میں موصل کے جنگل میں تھا پھر بارش نے مجھ کو ایک خراب قبر کی طرف جانے کے لئے مجبور کیا میں نے دیکھا کہ اس قبر کے سامنے ایک بانس کا گھربنا ہوا ہے میں اس میں گیا تو دیکھا کہ ایک شیخ کردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ایک بڑھیا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ

① بہجة الاسرار صفحہ 342,43 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 343 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(مَرْحَبًا يَا أَبَا الْفَرَجِ)

”مرحبا اے ابوالفرج!“

میں نے کہا کہ آپ نے مجھے کیسے پہچان لیا؟

انہوں نے کہا کہ ان ارواحوں سے جب کہ ہم کو تقدیر نے مجلس ”الْأَسْتُ بِرَبِّكُمْ“ میں جمع کیا تھا پھر مجھ میں اور بڑھیا میں پردہ کر دیا مجھ کو بیٹھنے کا حکم دیا تب میں ان کے پاس اس رات رہا میں نے ان کو دیکھا کہ نہ سوئے، نہ کچھ کھایا، نہ وضو کیا بلکہ نماز کے لئے کھڑے رہے۔ جب میرے دل میں کوئی خطرہ آتا تو وہ چلا کر کہتے اے ابوالفرج! اس خطرہ کو چھوڑ اور ذکر میں مشغول ہو اور جو میرے دل میں خطرہ ہوتا اس کی تصریح کر دیتے۔ اس بات میں میرے خطرہ سے بڑھ جاتے میں نے ان کے دل کی صفائی ایسی دیکھی کہ جس نے مجھے حیران کر دیا۔ ان کے ساتھ میں نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور جب صبح ہوئی تو میں نے کہا کہ اے میرے سردار! آپ نماز پڑھائیں پھر وہ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی لیکن سورہ فاتحہ اچھی طرح نہ پڑھی جیسے کہ مجھے خیال تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا

اے میرے سردار! کاش آپ سورہ فاتحہ کو اچھی طرح سیکھ لیتے تو مجھ سے کہا اے ابوالفرج میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو مگر اتنی بات ہے کہ مجھ کو میرا رب ﷻ ہر رات صبح کے وقت یہ کہتا ہے

(يَا خَلِيلِي كُنْ لِي أَكُنْ لَكَ لَا تَسْتَغِلُّ عَنِّي أَفْوَتَكَ)

”اے میرے خلیل تو میرا ہو میں تیرا ہو جاؤں گا مجھ سے علیحدہ نہ ہو میں تجھ کو چھوڑ دوں گا“

وہ کہتا ہے کہ پھر میں روپا ان کو رخصت کیا اور لوٹ آیا پھر میں کئی دفعہ اس مکان کی طرف گیا تو وہاں کوئی گھر نہ دیکھا۔^①

آپ کا ارشاد مبارک

وہ کہتے ہیں کہ پھر شیخ حیات ﷺ نے (یہ سن کر) کہا کہ چٹکوں کی قیمت ان کے اصل کی وجہ سے ہے۔ مخلوق کی قیمت ان کی بناؤں سے ہے۔ مردوں کی قیمت ان کی عقلوں سے ہے۔ غلاموں کی عزت ان کے مالکوں سے ہے۔ دوستوں کی عزت دوستوں کے سبب سے ہے پھر فرمایا: کہ جب آثار محبت ظاہر ہوتے ہیں تو وہ قوم کو مار ڈالتے ہیں بعض کو زندہ کرتے ہیں۔ اسرار کو باقی رکھتے ہیں ان کے مختلف آثار ہوتے ہیں۔^②

آپ کا وصال

آپ حران میں رہتے تھے۔ اسی کو وطن بنایا تھا یہاں تک کہ وہیں بدھ کی رات آخر ماہ جمادی الاخر 581ھ میں فوت ہوئے اور

وہیں دفن کئے گئے۔ وہیں اس کے اطراف میں ان کی قبر ہے جس کی اطراف زیارت کی جاتی ہے۔ صاحب تاریخ حران نے ان کی بعض اشیاء کا ذکر کیا ہے۔ ان کے استحقاق کا قصہ جو حران والوں کے لئے ہوا تھا۔ ایک مشہور واقعہ ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے کلام

ابو الحسن جیلانی نے کہا کہ میں نے شیخ حیات بن قیس حرانی جیلانی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ

(اَلشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ سُلْطَانُ الْعَارِفِيْنَ فِيْ وَقْتِنَا هَذَا)

شیخ عبدالقادر ہمارے اس وقت میں سلطان العارفین ہیں۔

شیخ حیات بن قیس جیلانی نے فرمایا:

(اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَدْرُ الْفَرْعُ فِيْ وَقْتِنَا هَذَا وَيَنْزِلُ الْغَيْثُ وَيَذْضَعُ الْبَلَاءُ بِبَرَكَهَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَهُوَ سَيِّدُ الْاَوْلِيَاءِ الْمُقَرَّبِيْنَ فِي الْحَيٰتِ)

اللہ تعالیٰ ہمارے اس وقت کے شیخ عبدالقادر جیلانی کی برکت سے تمہوں میں دودھ دیتا ہے۔ بارش اتارتا ہے۔ بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔ وہ اس وقت سید الاولیاء و المقربین ہیں۔^①

(22) شیخ رسلان دمشقی جیلانی

یہ شیخ شام کے مشائخ کے اکابر ہیں۔ عارفین کے سردار۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے ظاہر کیا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی پوری مقبولیت اور پوری محبت دی ہے۔ ان کو احوال ولایت پر قدرت دی ہے۔ اسرار موجودات پر ان کو اطلاع دی ہے۔ ان کو وجود میں تصرف دیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات ظاہر کئے ہیں۔ عادات کو توڑا ہے۔ ان کو سالکین کا امام مقرر کیا ہے۔ شام میں مریدوں کی تربیت کی ریاست اس امر میں ان تک پہنچی ہے وہاں کے مشائخ ان کی طرف منسوب ہیں۔ ان کی صحبت سے بہت سے لوگ نفع پاتے ہیں۔ اصحاب احوال روشنی کی ایک جماعت ان کے ارادہ کی قائل ہوئی ہیں۔ مشائخ نے ان کی عزت و بزرگی کا اشارہ کیا ہے۔ ان کے گھن میں ہر طرف سے سواریاں آیا کرتی تھیں ان کے نشانات کے آثار پر سوار لوگ ہر فراخ راستہ کی طرف چلے۔ آپ دانا، خوبصورت، متواضع، کامل آداب، اشرف اخلاق، روشن صفات تھے۔^②

تم چپ رہے زندہ نہ رہو

شیخ رسلان دمشقی کے باغوں میں سے ایک باغ میں گرمیوں کے دنوں میں تھے اور آپ کے ساتھ ایک جماعت آپ کے

مریدوں کی تھی۔ ان میں سے ایک مرید نے کہا اے میرے سردار ادلی کی کیا تعریف ہے جو کہ حکمین^① کے احکام پر مشتمل ہو؟
آپ نے کہا کہ ولی وہ ہوتا ہے کہ جس کو اللہ ﷻ وجود میں تعریف کی باگوں کا مالک بنا دیتا ہے۔ اس نے کہا کس کی علامت کیا ہے؟

جب آپ نے چار شاخیں لیں۔ ان میں سے ایک کو الگ کر کے کہا کہ یہ گرمی کے لئے ہے، دوسری کو الگ کیا اور کہا کہ یہ ریاح کے لئے ہے، تیسری کو الگ کیا اور کہا کہ یہ خریف کے لئے ہے، چوتھی کو الگ کیا اور کہا کہ یہ سردی کے لئے ہے۔
پھر اس شاخ کو جو گرمی کے لئے مقرر کی تھی ہاتھ میں پکڑا اور اس کو ہلایا تو بڑی سخت معلوم ہونے لگی پھر اس کو پھینک دیا اور اس کو پکڑا جس کا نام ریاح کی شاخ رکھا تھا اور اس کو ہلایا تو باغ کے تمام پتے سبز ہو گئے اس کی شاخیں پک گئیں۔ ریاح کی ہوائیں اور نسیمیں چلنے لگیں پھر اس کو پھینک دیا۔ اس کو پکڑا جو خریف کے لئے تھی اس کو ہلایا تب فصل خریف کے آثار شروع ہو گئے پھر اس کو پھینک دیا اور اس شاخ کو پکڑا جو سردی کے لئے تھی۔ اس کو ہلایا تو سردی کی ہوائیں چلنے لگیں اور سخت سردی پڑنے لگی۔ باغ کے درختوں کے تمام پتے خشک ہو گئے پھر ان پرندوں کی طرف دیکھا جو باغ کے درختوں پر تھے ان میں سے ایک درخت کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کو ہلایا اور جو پرندہ اس پر تھا اس کو اشارہ کیا کہ تو اپنے خالق کی تسبیح کہہ پھر وہ پرندہ ایک خمزدہ آواز سے گانے لگا۔ جس نے سامعین کو خوش کر دیا۔ ایسا ہی تمام درختوں کے پرندوں کے ساتھ معاملہ کیا۔ ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا کہ اپنے خالق کی بزرگی بیان کر تو وہ نہ بولا تب شیخ نے کہا کہ تو چپ رہا زندہ نہ رہے گا پھر اسی وقت پرندہ زمین پر مردہ ہو کر گر پڑا۔^②

پندرہ (15) شیخ پانچ (5) روٹی دمشق سے بغداد تک

شیخ ارسلان رحمہ اللہ کے پاس پندرہ (15) شیخ آئے اور ان کے پاس اس وقت پانچ (5) روٹیوں کے سوا اور کچھ نہ تھا جب آپ نے ان روٹیوں کو توڑ کر ان کے سامنے رکھ دیا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خداوند اہم کو ہمارے رزق میں برکت دے پھر ان سب نے کھایا اور سب کا پیٹ بھر گیا حالانکہ وہ سب بھوکے تھے۔ ان روٹیوں سے کچھ بچ گیا تو وہ ٹکڑے کر کے ان کو تقسیم کر دیا۔ ان لوگوں نے آپ کو دمشق میں رخصت کیا اور بغداد کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے خبر دی کہ وہ بغداد میں داخل ہوئے اور ان کے ساتھ اس میں سے کچھ باقی تھا۔ وہ تمام راستہ میں اسی سے کھاتے گئے۔^③

لوگوں سے الگ نہ ہوئے اور حج کر کے آ گئے

ابو محمد محمود بن کردی شیبانی حملاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے شیخ ارسلان دمشقی رحمہ اللہ کو ایک دفعہ ہوا میں اڑتا ہوا دیکھا کہ کبھی تو

① حکمین صوفیاء کی اصطلاحات میں سے ایک اصطلاح ہے اس کی تفصیل رسالہ قشیریہ مطبوعہ مکتبۃ اعلیٰ حضرت پر ملاحظہ کریں۔ (ابو حنظلہ محمد ارجل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 348 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 347, 348 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جب آپ کا جنازہ لوگوں کی گردلوں پر تھا تو سبز پرندے آئے اور جنازہ پر جھک گئے اور لوگوں نے سفید گھوڑوں پر سواروں کو دیکھا جنہوں نے جنازہ کو گھیرا ہوا تھا جن کو پہلے اور بعد میں بھی دیکھا نہ گیا تھا۔^①

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے آپ کا فرمان ﴿

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اس حال میں کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ حضوری کے شیوخ کے صدر اور وجود کے افراد ہیں۔ وہ حکمت کی باتیں کرتے ہیں اور احکام تعریف ہر قریب و بعید میں ان کے زمانہ میں لینے اور دینے قبول و رد ان کے سپرد کئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت نائب ہیں۔^②

(23) شیخ ابو محمد بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ ﴿

یہ شیخ مغرب کے مشہور مشائخ مقربین کے صدر عارفین و محققین کے امام ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں تصرف دیا ہے اور احوال کی قدرت دی ہے۔ اسرار کا ان کو مالک کیا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر عجائبات کو ظاہر کیا ہے اور طرح طرح کی حکمتوں سے ان کو بلایا ہے۔ ان کی زبان پر لطائف اسرار جاری کئے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں ان کو بڑا مقبول کیا اور ان کی محبت ڈال دی ہے۔ ان کی زیارت کا ہر طرف سے قصد کیا گیا۔ ان کا ذکر زمانہ میں شرق سے لے کر غرب تک مشہور ہوا۔^③

آپ کا مقام و مرتبہ ﴿

وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے علم شریعت و حقیقت کا جامع بنایا ہے۔ بلاد مغرب میں وہ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے۔ مناظرہ کرتے اور املا لکھاتے، طلباء نے ان کی خدمت کا قصد کیا ان سے علم پڑھا، فقہاء اور صلحاء کی ایک جماعت ان کے پاس جمع ہوئی اور ان کے کلام و صحبت سے نفع حاصل کیا۔ بلاد مغرب میں اس شان کی ریاست ان تک منتہی ہوئی۔ ان کی صحبت میں بہت سے اکابر مشائخ نے تخریج کی ہے۔ جیسے ① شیخ ابو محمد عبدالرحیم بن احمد بن جون مغربی رحمۃ اللہ علیہ ② شیخ ابو محمد عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم قرشی رحمۃ اللہ علیہ ③ شیخ ابو عبداللہ تھمالی قاسی رحمۃ اللہ علیہ ④ شیخ ابو محمد صالح بن دیرخاں دوکالی رحمۃ اللہ علیہ ⑤ شیخ ابو غانم سالم رحمۃ اللہ علیہ ⑥ شیخ ابو علی واضح ⑦ شیخ ابو العمر ایوب مکی سنین رحمۃ اللہ علیہ ⑧ شیخ ابو محمد عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ ⑨ شیخ ابو الریح مظفرین، شیخ ابو زید بہت اللہ دورنی رحمۃ اللہ علیہ۔

اہل طریق کی ایک جماعت ان کی شاگرد ہوئی ہے۔ اصحاب احوال کا جم غفیر ان کے ارادہ کا قائل ہوا ہے۔ ان کی طرف بڑے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 348 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 348 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ منحصراً بہجۃ الاسرار صفحہ 348، 48 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بڑے علماء، عالم منسوب ہیں۔ ان کی تعظیم و احترام پر علماء و مشائخ متفق ہیں۔ ان کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں۔ ان کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ ان کے سامنے ادب کرتے ہیں۔ آپ خوبصورت، دانا، متواضع، زاہد، پرہیزگار، محقق، بزرگ عادات، بزرگ صفات، عمدہ اخلاق، کامل آداب تھے۔ اس کے ساتھ بڑے مجاہدے کرتے تھے۔ محافظت اوقات، مراعات انفاس، قیام اور وظائف شرع کے پابند تھے۔^①

آپ کے روشن اقوال

پس فقر فقر ہے اور علم غیبت ہے۔ خاموشی نجات ہے۔ ناامیدی راحت ہے، قناعت غناء ہے۔ زہد عافیت ہے۔ نسیان حق خیانت ہے۔ اس سے علیحدہ ہونا کمینہ پن ہے اس کے ساتھ حضوری ڈھال ہے اس سے غائب رہنا دوزخ ہے۔ اس سے قرب لذت ہے۔ اس سے بعد حسرت ہے۔ اس کے ساتھ انس زندگی ہے۔ اس سے وحشت موت ہے۔ گمنائی بندہ پر رحمت ہے۔ اگر اس کے شکر کو پہچانے صحیح توبہ سے پہلے ارادہ کی طلب غفلت ہے۔ جو شخص رب کے دامن سے قطع کرے۔ وہ خود قطع کیا جاتا ہے۔ جو شخص مشغول بالقرب کو مشغل میں ڈالے اس کو غضب الہی پالیتا ہے۔ اعمال و احوال سے مہلت بساط حق تعالیٰ کے لئے صلاحیت نہیں رکھتی۔^②

آپ کی دعا

آپ کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا تھی کہ خداوند! بیشک علم تیرے پاس ہے اور وہ مجھ سے پردہ میں ہے۔ میں کسی بات کو نہیں جانتا کہ اس کو اپنے نفس کے لئے اختیار کروں۔ پس بے شک میں نے تیری طرف اپنے امر کو سپرد کر دیا ہے اور اپنے فاقہ و فقر کے لئے تیری امید کرتا ہوں۔

پس اے میرے خدا! مجھے اپنے ان امور کی طرف جو کہ تیری طرف زیادہ محبوب اور زیادہ پسند ہیں اور ان کا انجام بہت عمدہ ہے رہنمائی کر کیونکہ جو تو چاہتا ہے اپنی قدرت سے کرتا ہے بے شک تو ہر شے پر قادر ہے اور یہ اشعار ان کے ہیں:

يَا مَنْ عَلَا فَرَاي مَا فِي الْغُيُوبِ وَمَا

بَتَحْتَ الثَّرَى وَظُلَامِ اللَّيْلِ مَنْسَدِل

① ”اے وہ کہ بلند ہے پس جو غیوب میں ہے اس کو اور اس چیز کو جو کہ تحت الثریٰ اور رات کے اندھیروں میں لگی ہوئی ہے دیکھتا ہے۔“

أَنْتَ الْغِيَاثُ لِمَنْ ضَاقَتْ مَذَاهِبُهُ

أَنْتَ الذَّلِيلُ لِمَنْ حَارَتْ بِهِ الْحِيلُ

◎ ”تو ان کا فریاد رس ہے۔ جن کے راستے تنگ ہیں اور تو ان کی دلیل ہے جن کے حیلے حیران ہیں۔“

إِنَّا قَصَدْنَاكَ وَالْأَمَالَ وَالثَّقَةَ

وَالْكُلُّ يَدْعُوكَ مَلْهُوفٌ وَ مُبْتَهِلٌ

◎ ”ہم نے تیرا قصد کیا ہے اور امیدیں مضبوط ہیں اور ہر چیز تجھ کو مضطر اور عاجز ہو کر پکارتی ہے۔“

فَإِنْ عَفَوْتَ فَذُو فَضْلٍ وَ ذُو كَرَمٍ

وَإِنْ سَطَوْتَ فَأَنْتَ الْحَاكِمُ الْعَدْلُ

◎ ”پھر اگر تو معاف کرے تو تو صاحب فضل و کرم ہے اور اگر تو غلبہ کرے تو تو حاکم و عادل ہے۔“

تمہارے ماننے والوں کو بھلائی دوں گا

آپ فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے رب ﷻ نے کھڑا کیا اور مجھ سے کہا کہ

(مَاذَا يَمِينُكَ؟)

”تیرے دائیں طرف کیا ہے؟“

میں نے کہا کہ

(يَا رَبِّ عَطَاؤُكَ)

”اے میرے رب تیری بخشش ہے“

اللہ ﷻ نے فرمایا:

(مَاذَا شِمَالُكَ؟)

”تیرے بائیں جانب کیا ہے؟“

میں نے کہا

(يَا رَبِّ قَضَاؤُكَ)

”اے میرے رب تیری قضا ہے“

اللہ ﷻ نے فرمایا: اے شعیب میں نے وہ تیرے لئے دگنی کی اور یہ میں نے تیرے لئے بخش دی اور فرمایا:

(عَلَوْنِي لِمَنْ رَأَاكَ أَوْ رَأَى لِمَنْ رَأَاكَ)

”مبارک ہے وہ شخص کہ جس نے مجھ کو دیکھا اور میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے“

وہ کہتا ہے کہ میں نے ان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ

(وَعَلَوْنِي رَبِّي تَبَارَكْتَ وَتَعَالَى فِي كُلِّ أَصْحَابِي وَمَنْ أَحَبَّنِي خَيْرًا كَثِيرًا)

”مجھ سے میرے رب تعالیٰ نے میرے تمام اصحاب اور ان کے بارے میں جو مجھ کو دوست رکھتے ہیں وعدہ کیا ہے کہ ان کو بہت سی بھلائی دیں گے۔“^①

میں نے پیالہ پی لیا

آپ نے ایک دفعہ نماز میں یہ آیت پڑھی:

﴿وَيَسْقُونَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مَزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا﴾

”یعنی جنتی اس میں ایسا پیالہ پلائے جائیں گے کہ جس کی ملاوٹ سوٹھ ہوگی۔“^②

تو آپ نے اپنے دونوں لب چوسے اور جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: کہ جب میں نے یہ آیت پڑھی تو مجھ کو پیالہ پلایا گیا۔ ایک دفعہ آپ نے یہ پڑھا کہ

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْغَى لَفِي جَحِيمٍ﴾

”پیشک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بُرے لوگ جہنم میں۔“^③

پھر فرمایا: کہ میں نے دونوں فریق کے مقام کو دیکھا۔^④

شیخ نے جنگل میں جنگ جیت لی

شیخ ابو محمد صالح ددکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مغرب میں ایک دفعہ مسلمانوں اور فرنجی کی لڑائی ہوئی۔ ہمارے شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ زعمہ تھے فرنجی اس میں مسلمانوں پر غالب آئے تھے تب آپ نے اپنی تلوار لی اور جنگل کو مع اپنے چند مریدوں کے نکل گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا آپ ایک ریت کے ٹیلے پر بیٹھ گئے اور دیکھا تو آپ کے سامنے بہت سے خنزیر ہیں۔ جنہوں نے کثرت کی وجہ سے جنگل بھر لیا ہے تب آپ کودے اور ان میں پہنچ کر تلوار نکالی خنزیروں کے سر چلانے لگے حتیٰ کہ ان میں سے اکثر کو قتل کیا اور بقیہ

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 351 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② پارہ، المعطار 17

③ پارہ الانعطار 14

④ بیہجۃ الاسرار صفحہ 351 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ان کے سامنے سے بھاگے اور لوٹ گئے آپ سے ہم نے پوچھا تو فرمایا: کہ یہ فریج تھے جن کو اللہ نے رسوا کیا ہم نے اس دن کی تاریخ لکھ لی پھر فریج کی شکست کی خبر اسی وقت میں جس کو ہم نے لکھ رکھا تھا آئی اور جب مجاہدین آئے تو وہ آپ کے قدموں پر گر پڑے اور ان کو چومتے تھے اور اللہ کی قسم کھائی کہ اگر آپ ہمارے ساتھ دونوں صفوں کے درمیان نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو گئے ہوتے اور یہ خبر دی کہ آپ کی تلوار فریج کے سوار پر پڑتی تھی اور اس کو اور اس کے گھوڑے کو پچھاڑتی تھی۔ انہوں نے ان کو بہت ہی قتل کیا وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے لیکن لڑائی کے بعد ہم نے آپ کو نہیں دیکھا۔ راوی کہتا ہے کہ آپ میں اور اس لشکر میں ایک مہینہ کے راستہ سے زیادہ فاصلہ تھا۔^①

شیر کو گدھے کی جگہ کام میں لانا

شیخ ابو بدین رحمۃ اللہ علیہ مغرب کے ایک گاؤں میں گزرے وہاں پر ایک شیر کو دیکھا جس نے گدھے کو پچھاڑا ہوا ہے اور اس کو کھاتا ہے۔ اس کا مالک دور کھڑا ہوا غریبی کی وجہ سے رو رہا ہے تب آپ آئے اور شیر کی چوٹی پکڑ کر اس کو کھینچا اور ذلیل کیا اور پکارا اے گدھے والے! ادھر آ، ادھر آ۔ وہ قریب آیا حتیٰ کہ شیر سے چمٹا آپ نے اس سے کہا کہ شیر کو پکڑ لے اور لے جا اور اس کو اپنے گدھے کی جگہ کام میں لا۔ اس نے کہا اے میرے سردار! میں اس سے ڈرتا ہوں آپ نے کہا مت ڈرو تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔

پھر وہ مرد چلا اور شیر کو کھینچ کر لے گیا۔ لوگ دیکھتے تھے جب شام ہونے لگی تو اس کو آپ کے پاس لے آیا اور کہا اے میرے سردار! میں اس سے بہت ڈرتا ہوں جدھر میں جاتا ہوں وہ میرے پیچھے جاتا ہے آپ نے فرمایا: تمہیں کچھ حرج نہیں اس نے کہا کہ جناب لیجئے وہ یہ ہے (یعنی آپ اس کو رخصت کریں) پھر آپ نے شیر سے فرمایا: کہ چلا جا اور جب تم بنی آدم کو ایذا دو گے تو میں ان کو تم پر غالب کر دوں گا۔^②

مسلمانوں کو اتار دھڑا ترلوں گا

ایک دن آپ سمندر کے کنارہ پر چلے جا رہے تھے پھر ان کے سامنے فریج کے لوگ آئے اور آپ کو قید کر کے ایک اپنی بڑی کشتی تک لے گئے آپ نے دیکھا تو اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت قیدی ہے۔ جب آپ اس میں بیٹھ گئے تو انہوں نے اس کا بادبان چھوڑ دیا اور چلنے لگے لیکن وہ کشتی چلتی نہ تھی، نہ دائیں، نہ بائیں، نہ شمال کو اور باوجود سخت ہوا کہ اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ جب ان کو یقین ہو گیا کہ وہ چلانے پر قادر نہیں اور اس سے ڈرے کہ مسلمان ان کو پکڑ لیں گے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ اس مسلمان کے

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 351 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان میں نے اپنے والد سے سنا کہ جب 1965ء کی پاکستان اور انڈیا کی لڑائی ہوئی تو مسلمان فوجیوں نے دیکھا کہ ایک انجانی فوج سبز کپڑوں میں ملبوس ہو کر لڑ رہی ہے اور ان کی قیادت حضرت علی بن عثمان بن علی المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ رہے ہیں۔ یہ واقعہ پڑھ کر یقین ہوتا ہے کہ کوئی بعید نہیں کہ حقیقتاً ایسا ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 351، 352 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

سب سے ہے شاید یہ کوئی خدا کے دوستوں میں سے ہے اور اشارہ آپ کی طرف کرتے تھے تب انہوں نے کہا کہ آپ اتر جائیں آپ نے فرمایا: کہ جب تک تم ان تمام مسلمانوں کو جو تمہاری کشتی میں ہیں نہ چھوڑو میں نہیں اتروں گا جب ان کو یقین ہو گیا کہ اس سے ہم کو خلاصی نہیں تو انہوں نے سب مسلمانوں کو نکال دیا اس وقت ان کی کشتی فوراً روانہ ہو گئی۔^①

انگور باغ میں ہیں ﴿﴾

شیخ ابو محمد صالح بن ویر جان دوکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ ہمارے شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ ہم انگور کھانا چاہتے ہیں۔ اس وقت مغرب میں انگوروں کا وقت نہ تھا۔ تب آپ نے کہا کہ اے صالح اتم باغ کی طرف جاؤ۔ وہاں سے ہمارے پاس انگور لاؤ۔

میں نے کہا اے میرے سردار! میں تو ابھی باغ سے نکلا ہوں وہاں پر کوئی انگور نہیں؟

آپ نے فرمایا: کیوں نہیں اس میں انگور ہیں پھر جو میں باغ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ انگور اس طرح لدے ہوئے ہیں جس طرح کہ موسم میں کثرت کی وجہ سے ہوتے ہیں واللہ میں نے تھوڑی دیر پہلے اس کو دیکھا کہ ایک انگور کا دانہ وہاں نہ تھا پھر میں اس میں سے بہت سے انگور توڑ کر لایا۔ ان سب نے کھائے اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھائے اور دیکھا کہ ان میں دانہ نہیں وہ فرماتے تھے کہ ہم انگور کھانے کے مشتاق تھے اور جانتے تھے کہ مغرب کے علاقہ میں آپ کے سوا اور کوئی ہم کو نہیں کھلائے گا۔^②

پانی سے انگوٹھی لے لی ﴿﴾

شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ ایک دن دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے دھوکہ رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی وہ پانی میں گرمی آپ نے کہا اے میرے پروردگار یا رب اُرِیدُ خَاتِمِیْ میں اپنی انگوٹھی چاہتا ہوں پھر ایک پھل فوراً باہر نکل آیا اور اس کے منہ میں وہ انگوٹھی تھی آپ نے اس کو لے لیا۔^③

لوٹا برتن جڑ گیا ﴿﴾

ایک دن آپ چلے جا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں لوٹا تھا۔ جس میں ستوپانی میں گھولے ہوئے تھے۔ وہ لوٹا آپ کے ہاتھ سے گر گیا اور اس کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ ستوپان پر گر پڑے پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کہا

(يَا رَبُّ اُرِیدُ مَزْوَدِیْ بِسُوْفَۃٍ)

”اے میرے رب میں اپنا لوٹا مع ستوپان کے چاہتا ہوں“

① بہجۃ الاسرار صفحہ 352 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 352 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 352-353 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

تب وہ برتن درست ہو گیا اور اس میں ستو موجود تھے۔^①

درخت روشن ہو گیا

ایک دفعہ آپ نے اپنے مریدوں کی جماعت کے ساتھ سفر کیا اور جنگل میں منزل کی، جب رات ہوئی تو انہوں نے آوازیں سنیں جس سے لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ ان کو ایذا دیں گے سب گھبرا گئے۔ آپ نے ان سے کہا کچھ گھبراؤ نہیں پھر ان کی بے مبری بڑھ گئی اور کہنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ روشنی ہو جس سے ہم مانوس ہوں۔ وہ رات بڑی اندھیری تھی تب آپ ایک درخت کی طرف جو وہاں تھا کھڑے ہوئے اور اس کے نیچے دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی پھر وہ درخت روشن ہو گیا حتیٰ کہ تمام جنگل بہت روشن ہو گیا جس سے ان کا خوف جاتا رہا۔ وہ درخت اس وقت سے لے کر صبح تک برابر روشن ہوا۔^②

شیخ نے بجل بتا دیا

شیخ فاضل ابوالعباس احمد بن رسلان قرشی تلمسانی داعظ رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن علی جہدانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جہانہ میں حاضر ہوئے کہ ان کی زیارت کریں اور ان سے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کریں۔ انہوں نے کہا اے احمد اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے نفس کے بجل کو دکھا دے گا حالانکہ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ بڑے سخی تھے اور لوگوں میں سے بڑے کریم تھے وہ لوٹے اور ان کے دل میں یہ بات آئی کہ اگر شیخ میرے بجل کو نہ جانتے تو یہ بات نہ فرماتے پھر وہ حجام کی دکان پر بیٹھے تاکہ اپنا سرمٹا لیں۔

جب حجام ان کا سرموٹہ نے سے فارغ ہوا ایک شخص ان کے پاس سو 100 دینار لایا وہ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے حجام کو دے دیئے کہ یہ سو 100 دینار ہیں تب ان سے حجام نے کہا کہ یہ اس بجل کا بجل ہے جو شیخ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے تمہاری نسبت کہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ مجھ کو اس کی نسبت بتلا حجام نے کہا کہ بجل ان کے نزدیک یہ ہے کہ دھڑی اور سو 100 دینار میں فرق نہ کیا جائے اگر تمہارے دل میں بجل نہ ہوتا تو تم مجھے اس پر حبیہ نہ کرتے۔^③

ایک آدمی اور پرندہ مر گیا

راوی کہتا ہے کہ پھر وہ چلے گئے اور گھر میں ایک سال تک بیٹھے رہے کسی سے کلام نہ کرتے اور بجز نماز جمعہ کے باہر نہ نکلتے پھر لوگ ان کے دروازہ پر جمع ہوئے اور ان سے سوال کرنے لگے کہ ان کو وعظ سنائیں۔ انہوں نے انکار کیا جب لوگوں نے مجبور کیا تو نکلے اتفاقاً گھر کی بیری پر چڑیاں تھیں۔ انہوں نے ان کو دیکھا تو بھاگ گئیں آپ لوٹ آئے اور کہا کہ اگر میں وعظ کے قابل ہوتا تو

① بہجۃ الاسرار صفحہ 353 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 353 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 353 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

مجھ سے جانور نہ بھاگتے کیوں کہ جس میں خوف الہی ثابت ہو اس سے ہر شے بے خوف ہوتی ہے پھر لوٹے اور گھر میں ایک سال تک بیٹھے رہے پھر لکے تو چڑیاں ان سے نہ بھاگیں۔ تب لوگوں کو وعظ سنایا۔^①

راوی کہتا ہے کہ شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا یہ قصہ پورا نہ کیا تھا حتیٰ کہ پرندے آئے اور آپ کے گردا گرد چکر لگانے لگے۔ ان پر جھک پڑے جب لوگوں نے دیکھا کہ جانور ان پر جھک پڑے ہیں تو سب کو وجد کی حالت ہو گئی اور آپ کو بھی وجد آ گیا اور آپ اشعار پڑھنے لگے۔

راوی کہتا ہے کہ مجلس میں ایک شور و ہنگامہ برپا ہو گیا اور ایک پرندہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا رہا یہاں تک کہ مردہ ہو کر گر پڑا اور حاضرین میں سے ایک شخص بھی فوت ہو گیا۔^②

موسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مجلس میں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور دیر تک ان کی تعریف بیان کرتے رہے جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں ایک دروازہ کھلا ہوا دیکھا۔ موسیٰ علیہ السلام اس میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہہ رہے ہیں اے ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ تم نے علوم سے اعلیٰ حصہ لیا ہے۔ معارف سے بڑا بلند حصہ لیا۔ اس کے پیدا کرنے والے کی طرف تم نے نسبت کی تو نے ولایت کو اس کے سر کے ساتھ جمع کیا ہے۔

پس تجھ کو اس کا معاملہ پسندیدہ ہو اور یہ حیرے لئے چراگاہ ہو یہاں تک کہ تو نے اس سے فائدہ پایا اور فکر کے لئے ہم جلسہ ہوا۔ یہاں تک کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ انیس ہوا پس چونکہ تو نے علم سے اس کی پاکیزگی حاصل کی ہے اس نے تجھ کو قریب کر لیا ہے اور معرفت سے تو نے اس کا ذکر کیا ہے تو اس نے تجھ کو قریب کر لیا ہے۔

پس لوگ شہوات اور موجودات سے نفع حاصل کرتے ہیں اور تورہن کے مشاہدہ سے نفع حاصل کرتا ہے۔

پھر میں نے آسمان میں فرشتوں کو یہ کہتے ہوئے سنا:

(سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)

پھر دروازہ کھلا تو دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام میرے ساتھ زمین پر ہیں۔ مجھے تعجب ہوا انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس بات پر تعجب کرتے ہو؟ یہ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ عرش سے لے کر کرسی تک کا فاصلہ ایک لحظہ میں قطع کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور یہ خواب بیان کیا۔^③

امام الصدیقین ہیں

شیخ عارف ابو الحجاج اقصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میں نے اپنے شیخ ابو محمد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں نے ابو العباس خضر رحمۃ اللہ علیہ سے

① بیہقۃ الاسرار صفحہ نمبر 353 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہقۃ الاسرار صفحہ 353-354 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان ③ بیہقۃ الاسرار صفحہ 355 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

تھا^① میں مغرب میں 580ھ میں ملاقات کی پھر میں نے ان سے اپنے شیخ ابوہدین رحمہ اللہ کی نسبت پوچھا تو کہا کہ
هُوَ إِمَامُ الصِّدِّيقِينَ فِي هَذَا الْوَقْتِ وَهَذَا وَقْتُ "إِمَامِ الصِّدِّيقِينَ" ہیں۔

اور اس کا سر ارادہ سے ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کی عجایب قدس کے ساتھ کنجی دی۔ اس وقت اس سے بڑھ کر مرسلین کے
اسرار کا جامع اور کوئی نہیں ہے۔^② راوی کہتا ہے پھر شیخ ابوہدین رحمہ اللہ اس کے بعد تھوڑے دن میں فوت ہو گئے۔

آپ کا وصال

آپ بلاد مغرب میں رہتے تھے۔ امیر المومنین نے ان کے حاضر ہونے کا حکم دیا تا کہ ان سے تبرک حاصل کرے اور جب وہ
تلسمان میں پہنچے تو کہنے لگے ہم کو سلطان سے کیا مطلب آج کی رات ہم اپنے بھائیوں کی زیارت کرتے ہیں۔
پھر سواری سے اترے اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا کہ ہاں میں آیا ہوں "اور میرے رب میں نے تیری
طرف جلدی کی تا کہ تو راضی ہو جائے" اور پھر وہیں فوت ہو گئے پھر جبانہ عہد میں دفن کئے گئے۔ آپ کی عمر اسی سال کی ہو گئی تھی
وہیں آپ کی قبر ہے جس کی اعلانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے بارے میں حضرت علیہ السلام کا ارشاد

ابو محمد صالح دو کالی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابوہدین رحمہ اللہ سے 560ھ میں سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ابو العباس حضرت علیہ السلام
سے تین سال ہوئے کہ ملا تھا اور ان سے ہمارے زمانہ کے مشائخ مشرق و مغرب کی نسبت پوچھا اور شیخ عبدالقادر جیلی رحمہ اللہ کی
نسبت بھی پوچھا تو انہوں نے کہا کہ

(هُوَ إِمَامُ الصِّدِّيقِينَ وَحُجَّةُ الْعَارِفِينَ)

"وہ صدیقین کے امام اور عارفین کی حجت ہیں۔"

وہ معرفت میں روح ہیں اور اولیاء کے درمیان ان کی عجیب شان ہے۔ اس میں اور مخلوق میں صرف ایک نفس باقی ہے اور تمام
اولیاء کے مراتب اس نفس سے علیحدہ ہیں میں اولیاء کے مراتب کو ان کے اشارہ سے بدلاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیہ السلام کو
ان کے ماسوا کسی اور کے حق میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا۔^③

(24) شیخ ابو محمد عبدالرحیم مغربی رحمہ اللہ

یہ شیخ مصر کے بڑے مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ عارفین مذکورین سے بڑے ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے

① قایہ مصر کے شہروں میں سے ایک مشہور شہر ہے۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 356 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 357 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

علم شریعت و حقیقت جمع کر دیا تھا۔ ان کو کتاب و حکمت کی بہت سی معرفت اور سر محفوظ کے علم کی کنجی دی تھی۔ جب وہ سوزن سے کہتے ہوئے سنتے تھے "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" تو کہتے کہ ہم ان باتوں کی گواہی دیتے ہیں جو اس نے ہم کو دکھائیں۔

اس شخص کے لئے وکیل ہے جو کہ خدا پر جھوٹ بولتا ہے وہ کہا کرتے تھے کہ مشکلمین حق کے گرد اگر دھند بذب ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ ﷻ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے۔ موجودات کو ان کے لئے بدلا ہے۔ ان کے لئے اسباب کو توڑا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات کو ظاہر کیا ہے۔ ان کو حکمت کی باتیں بولنی سکھائی ہیں۔ ان کی زبان پر ازل کی عروسوں کو روشنی دی ہے پوشیدہ اسرار کو ان کے لئے ظاہر کر دیا ہے۔ لوگوں کے سینوں میں ان کی پوری مقبولیت اور ہیبت ڈال دی ہے۔ وہ اس شان کے ایک رکن ہیں اور اس طریق کے اوتاد ہیں، ان کے سرداروں کے امام ہیں۔ اس کے احکام کے بڑے عالم ہیں علم اور عمل حال و تحقیق و جلالت و مہارت و ریاست میں ان لوگوں کے صدر ہیں جو اس طریق پر چلانے والے ہیں۔ اس کے ساتھ طریق مجاہدہ، مراعات، اوقات، مراقبہ، احوال و شمار انفاس کا لزوم تھا۔ اس شان کی ریاست ان تک فتمی ہوئی اور بلاد مصر میں ان کے وقت میں مریدین صادقین کی تربیت میں سب امر سرسبز ہو گیا۔ انہیں کی صحبت سے شیخ ابوالحسن بن مبالغہ نے تخریج کی ہے۔

اس طریق کے بہت سے لوگ ان کے شاگرد ہوئے ہیں۔ اصحاب احوال کا جم غفیر ان کی طرف منسوب ہوا ہے۔ ان کی بزرگی و احترام پر علماء و مشائخ کا اجماع ہوا ہے ان کے مرتبہ کا اعتراف کیا ہے۔ ان کی عدالت کو ظاہر کیا ہے ان کی بات تک بس کی ہے۔ ان کی زیارت کا ہر طرف سے قصد کیا گیا۔ ان کا ذکر شرق و غرب میں مشہور ہوا ہے۔ آپ خوبصورت دانا، متواضع، ادیب، شریف الصفات، لطیف المعانی تھے۔^①

قرآن پڑھ سکتا ہے مگر شعر نہیں

شیخ ابوالحسن ابن مبالغہ سے قدامت سنا وہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ ابو محمد عبدالرحیم رحمہ اللہ قدامت میں محفل سماع میں حاضر ہوئے اور اس میں مشائخ و علماء کی ایک جماعت تھی۔ قوال نے اشعار پڑھے پھر آپ اور حاضرین خوش ہوئے۔^② راوی کہتا ہے کہ پھر آپ پر عجب حالت طاری ہوئی اور قوال سے کہا پھر کہو تو قوال کو اس میں سستی ہوئی تب آپ نے اس سے کہا کہ چپ رہو وہ بولنے پر قادر نہ ہوا۔ ایسا کئی دن تک رہا پھر آپ کی خدمت میں عذر کرتا ہوا توبہ کرتا ہوا آیا۔ تب آپ نے کہا کہ کچھ قرآن کی آیات پڑھ اس نے آپ کے سامنے چند آیات پڑھیں اور خوش ہو کر چلا گیا پھر اس کا یہ حال ہوا کہ جب قرآن پڑھنا چاہتا تو صاف پڑھ لیتا اور جب شعر پڑھنا چاہتا تو اس پر قادر نہ ہوتا پھر وہ آپ کی خدمت میں فریادیں ہو کر آیا تو آپ نے اس کو کہا

① بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 358-357 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 360 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان اشعار اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

کہ جاب پڑھا کر پھر وہ شخص لوٹا تو پڑھتا تھا جیسے کہ پہلے پڑھا کرتا تھا۔^①

چلو ابدال کو لے کر آئیں

شیخ ابو الحجاج اقصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مصر میں دو شیخ جمع ہوئے شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ۔ پھر شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑی دیر سرینچے کیا پھر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اے برادر من! میں نے لوح محفوظ میں دیکھا ہے کہ ایک ابدال کا اس وقت بیت المقدس میں جان کنی کا وقت ہے مجھے حکم ہوا ہے کہ اس کی وفات پر حاضر ہو جاؤں۔ تب وہ دونوں کھڑے ہوئے اور اسی وقت بیت المقدس آئے اور ابدال کی موت پر حاضر ہو گئے اس کی قمیض و مٹھن میں شامل ہوئے۔ باقی دن میں دونوں مصر میں آ گئے

پھر شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ چلو اللہ تعالیٰ نے اس ابدال کی جگہ ایک شیخ کو بنایا ہے جو کہ نیل کی کشتی میں ہے۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس کو لاؤں پھر دونوں نیل کے کنارہ کی طرف ہوئے تو دیکھا کہ وہ کشتی دوسرے کنارہ کی طرف چل رہی ہے۔

شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عصا لیا اور اس کو زمین میں گاڑ دیا تو کشتی وہی ٹھہر گئی دائیں بائیں چلتی نہ تھی پھر شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ پانی پر گزر گئے یہاں تک کہ کشتی میں جا کھڑے ہوئے اور اس شخص کو پکارا اس نے جواب دیا جب وہ ان کے قریب آیا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پانی پر گزرتے ہوئے دوسری طرف پہنچ گئے آپ نے اپنے ہاتھ سے اس عصا کو نکال لیا پھر وہ کشتی چل پڑی پھر یہ تینوں حضرات بیت المقدس میں پہنچے اور اس میں اس دن کی مغرب کی نماز پڑھی وہ شخص اس کے بدلے وہاں بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس جیسا حال و مقام عنایت کر دیا۔^②

وضو کا پانی پی لو

ایک شخص مصر کا رہنے والا تھا جس کا حال عمدہ، کشف صاف اور قدم ثابت تھا مگر یہ سب کچھ اس سے جاتا رہا تب وہ شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے ہوئے ایک برتن میں وضو کر رہے ہیں۔ ان سے کہنے لگا کہ اے میرے سردار! میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو میرا حال تھا وہ کم ہو گیا ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ اس برتن میں جو پانی ہے یعنی وضو کا پانی پی جاؤ اس نے پی لیا تو اس کا سارا حال اسی طرح درست ہو گیا۔^③

نیل میں پانی نہیں تھا

ایک سال نیل کا پانی ٹھہر گیا اور پانی بالکل نہ چڑھا نہ تھوڑا نہ بہت اس کی زیادتی کا وقت جاتا رہا البتہ قتا کے لوگ آپ کی خدمت

① بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 361 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 361 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان ③ بہجۃ الاسرار صفحہ 360,361 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں حاضر ہوئے اور آپ سے پانی مانگنے لگے آپ نل کی طرف آئے کشتی میں سوار ہو کر دوسری جانب گئے برکت اور بارش کی دعا دینے لگے پھر وہ دن ابھی ختم نہ ہوا کہ نل بڑھ گیا اور اپنی حد تک پہنچ گیا اور عام لوگوں کو اس کا نفع پہنچا۔^①

آئے میں برکت ہوگی

شیخ امام ابو اسحاق ابراہیم بن فرہیل رحمہ اللہ مصر میں فرماتے تھے کہ ہم کو ہمارے بعض صلحاء میں سے ایک نے کہا کہ میرے پاس گیسوں کا ایک دیبہ تھا اور میرا کتبہ بہت تھا تب میں شیخ عبدالرحیم رحمہ اللہ کی خدمت میں قتا میں آیا اور کثرت عیال و فاقہ کی شکایت کی۔

آپ نے میرے لئے ایک پیالہ گیسوں کا نکالا اور فرمایا: کہ اس کو اپنے گیسوں میں ملا دے اور آٹا پیالے اور کسی کو خبر نہ کرنا۔ میں نے ایسا ہی کیا میری بیوی ہر روز اس گیسوں میں سے دو پیالے پیس لیتی اسی طرح ہمارے چار ماہ گزر گئے پھر میری بیوی نے اپنے پڑوسیوں کو یہ حال بتا دیا تو وہ آٹا ختم ہو گیا۔^②

ابن مزہیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرشی رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہوئے کئی دفعہ سنا کہ شیخ عبدالرحیم رحمہ اللہ کا نور اہل مصر کے تمام صاحبان احوال کے انوار پر ان کے وقت میں غالب ہے۔^③

آپ کا وصال

آپ قتا میں رہتے تھے جو کہ علاقہ مصر کے اعلیٰ جانب میں ایک مشہور شہر ہے وہ اب تک مشائخ کے ساتھ مشہور ہے اور تمام بدعات و منکرات سے ان کی برکت سے محفوظ ہے وہیں آپ نے وطن بنایا تھا اور وہیں 592ھ میں انتقال کیا۔ وہیں پیدا ہوئے تھے ان کی عمر ستر (70) سال سے زیادہ ہو گئی تھی وہیں آپ کی قبر ہے جس کی اعلانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

آپ کی اصل بلاد مغرب ہے میرا گمان ہے کہ وہیں پیدا ہوئے ہیں۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو روایت ہے کہ بلاد مغرب کے ایک بڑے شیخ کھڑے ہوئے تھے اور بیٹھتے تھے، نکلتے تھے اور داخل ہوتے تھے۔ ان کو گھبراہٹ پیدا ہوئی اس بارے میں ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ مشرق میں ایک شیخ فوت ہوا کہ جو اپنی ذات میں یکساں تھا۔ ان کا نام عبدالرحیم رحمہ اللہ تھا

(لَوْ مَكْنَتْ جُنَّةً عَلَى الْأَرْضِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَكَانَ كُلُّ مَنْ رَأَاهُ نَطَقَ بِالْحِكْمَةِ)

”اگر ان کا جسم تین دن زمین پر رہتا تو جو شخص ان کو دیکھتا وہ حکمت کی باتیں کرتا۔“^④

① بہجۃ الاسرار صفحہ 361 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بزرگان دین کی اس قسم کی کرامات در حقیقت رسول اکرم ﷺ کے معجزات سے مستفید ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اس قسم کے واقعات مستند کتب احادیث کی کتاب المعجزات وغیرہ میں نقل ہیں۔ (ابرحفہ محمد اجمل عطاری)

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 362 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 382 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

قبر سے آواز آئی ﴿

شیخ امام تقی الدین ابو عبد اللہ محمد بن شیخ امام محمد الدین ابوالحسن علی بن وہب قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ ابوالحجاج الاقصری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کا کے میدان میں کی جب ہم ان کی قبر پر کھڑے ہوئے تو قبر سے ایک نور نکلا جیسے کہ آفتاب کی کئی اور آجی کہ شیخ ابوالحجاج رحمۃ اللہ علیہ کو اس نے احاطہ کیا۔ وہ کہتا ہے کہ میں کہتا تھا کہ وہ نور شیخ کی روح ہے۔ میں نے شیخ ابوالفتح نصر اللہ بن منصور بن احمد قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے قبا کے میدان کی زیارت کی 640ھ میں دو پہر کے وقت وہاں میرے سوا اور کوئی نہ تھا پھر میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابوالحسن مبالغہ کی قبروں سے انوار نکلتے ہیں حتیٰ کہ بوجہ شدت انوار کے آفتاب کا نور مجھ سے چھپ گیا اور شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے قائل کو یہ کہتے ہوئے سنا:

﴿ اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴾

”یعنی اللہ ﷻ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔“^①

پھر شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا:

﴿ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ﴾

”یعنی وہ نور پر نور ہے جس کو چاہتا ہے اس نور سے ہدایت کرتا ہے۔“

وہ کہتے ہیں کہ میں پھر بیہوش ہو گیا۔^②

شیخ عبدالقادر کے بارے ارشاد ﴿

شیخ ابوالحجاج اقصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک دن مشائخ سلف کا ذکر ہوا تو شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(السَّيِّخُ عَبْدُ الْقَادِرِ أَحَدُ أَعْيَانِ الدُّنْيَا وَخَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَأَوْتَادُ الْوَجُودِ وَسَلَمَ الشُّهُودِ)

”شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے مشہور مشائخ میں یکتا اور زمین والوں میں بہتر ہیں وجود کے اوتاد اور شہود کی سیڑھی ہیں۔“

(25) شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق بطائنی رحمۃ اللہ علیہ ﴿

یہ شیخ جنگل کے مشائخ میں سے اکابر اور عارفین کے سردار ہیں۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ ﷻ نے وجود کی طرف ظاہر

کیا ہے جہاں میں ان کو تصرف دیا ہے۔ اسرار کا ان کو مالک کر دیا ہے۔ عادات کو ان کے لئے بدلا ہے۔ مصلحت کے ساتھ ان کو مطلق کیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر غائبات کو ظاہر کیا ہے۔ سینوں کو ان کی بیہوشی سے اور دلوں کو ان کی محبت سے بھر دیا ہے۔ زمانہ کی طرف قافلے ان کی تعریفیں لے گئے ہیں۔ عراق کے مشائخ ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔ ان کی بزرگی و احترام کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ ان کی کرامات و مجاہدات کو روایت کرتے تھے وہ باادب متواضع اہل علم کے محبت تھے۔ زہد پرہیزگار لوگوں سے منقطع شریف الاخلاق جمیل الصفات تھے۔^①

آپ کا مجذوبانہ حال

آپ شروع میں جنگلوں میں گیارہ (11) سال تک بھرتے رہے اس میں کسی سے ان کو دوستی نہ تھی اور نہ کوئی رہائش کی جگہ بنائی تھی۔ مباح چیز کے سوا کچھ کھاتے نہ تھے ایک شخص ان کے پاس شروع سال میں آتا اور صوف کا چہلا تا جس کو وہ پہن لیتے پھر اس کو آخر سال تک نہ اتارتے نہ علیحدہ کرتے۔

ایک دفعہ ایک رات تہجد پڑھ رہے تھے کہ ازل کی جانب سے کوئی آیا اور انوار کی تجلی کمال جلال سے ظاہر ہوئی تب آپ اسی جگہ کھڑے رہے۔ آسمان کی طرف نظر اٹھائے ہوئے سات سال تک نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ دیکھتے تھے۔ پھر انسانی احکام کی طرف لوٹے اور ان سے کہا گیا اپنے گاؤں کی طرف جاؤ اور بیوی سے محبت کرو کیونکہ تمہاری پشت میں ایک لڑکا ہے۔ اب اس کے ظہور کا وقت ہے پھر آپ اپنے گاؤں کی طرف آئے اور اپنے دروازہ کو کھٹکھٹایا بیوی نے ان سے باتیں کیں آپ نے اس کو حال بتایا جس کے لئے آپ آئے تھے۔ بیوی نے کہا میں ڈرتی ہوں اگر آپ نے ایسا کیا اور پھر آج رات ہی اپنے مقام کی طرف لوٹ گئے آپ کا آنا کسی کو معلوم نہ ہوگا پھر لوگ میری نسبت ضرور باتیں کریں گے۔

تب آپ اپنے کو غصے کی چھت پر چڑھ گئے اور لوگوں کو پکار کر کہہ دیا کہ اے گاؤں والوں میں عثمان بن مردوق ہوں تم بھی سوار ہو کیونکہ میں بھی اب سوار ہوتا ہوں۔ خدائے تعالیٰ نے ان کی آواز تمام بستی والوں کے کان میں پہنچا دی اور ان کو سمجھا دیا جو ان کا مطلب ہے جس شخص نے ان بستی والوں میں سے اس رات اپنی بیوی سے محبت کی اللہ تعالیٰ نے اس کو نیک بخت لڑکا دیا پھر شیخ عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور جنگل کی طرف اپنے مقام پر چلے گئے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے لگے۔ سات (7) سال تک جیسے کہ پہلے دیکھتے رہے تھے۔ آپ کے بال بڑھ گئے حتیٰ کہ آپ کا ستر چھپ گیا اور آپ کے گرد گھاس اگ آئی۔ درندوں اور وحشیوں نے آپ سے محبت کی پرندے آپ پر چھکنے لگے پھر احکام بشریت کی طرف لوٹ آئے اور چودہ سال کے فرائض قضا کئے ان کے پاس کتے درندوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔ وہ ان کو تکلیف نہ دیتے تھے۔^②

شیر گائے کی حفاظت کرنے لگا

ایک شخص جنگل والوں سے ایک دبلا بیل لایا جس کو شیخ احمد رقامی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھینچ کر لایا اور ان سے کہا اے میرے

سردار امیرے اور عیال کے لئے اس بیل کے عمل کے سوا اور کوئی گزارہ کا سامان نہیں لیکن یہ کام کرنے سے ضعیف ہو گیا سو آپ اس میں قوت و برکت کی دعا فرمائیں

آپ نے اس کو کہا اسے عثمان بن مروق رضی اللہ عنہ کے پاس اس کو لے جا میری طرف سے ان کو سلام کہو اور میرے لئے دعا منگوانا۔ وہ شخص عثمان بن مروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اور بیل کو کھینچتا ہوا ساتھ لے گیا۔ اس نے آپ کو بیٹھے ہوئے پایا اور شیروں نے آپ کا احاطہ کیا ہوا تھا وہ شخص ڈر گیا کہ یہ کفر آگے بڑھوں آپ نے فرمایا: کہ آگے آ جا۔ وہ آگے بڑھا یہاں تک کہ آپ کے قریب جا بیٹھا۔ آپ نے اس کو پہلے ہی جواب سلام میں کہا کہ میرے بھائی شیخ احمد رضی اللہ عنہ پر میرا سلام اور اس کا خاتمہ اللہ تعالیٰ بہتری پر کرے۔

پھر ایک شیر کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑا ہوا اور اس بیل کو پھاڑا وہ کھڑا ہوا اور اس نے اس کو پھاڑا اور اس میں سے کھالیا پھر آپ نے فرمایا: کہ تو اٹھ جا وہ اٹھ گیا آپ نے دوسرے شیر سے کہا کہ تم کھڑے ہو اور اس میں سے کھاؤ پھر اس سے کہا کہ تم اٹھو اسی طرح یکے بعد دیگرے شیروں کو آپ کھلاتے رہے یہاں تک کہ بیل کا گوشت ختم ہو گیا اور کچھ باقی نہ رہا اتنے میں ایک موٹا بیل جنگل کی طرف سے نمودار ہوا اور آ کر شیخ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

شیخ نے اس شخص سے فرمایا:

(قُمْ إِلَى هَذِهِ الثَّوْرِ فَخُذْهُ بَدَلًا عَنْ ثَوْرِكَ)

”اٹھ اور یہ بیل لے لے یہ تیرے بیل کے بدلہ میں ہے“

وہ اس کی طرف کھڑا ہوا اور اس کو پکڑ لیا لیکن دل میں کہتا تھا کہ میرا بیل تو ہلاک ہو گیا اور میں اس سے ڈرتا ہوں کہ اس بیل کو کوئی میرے ساتھ پہچان لے گا اور مجھے تکلیف پہنچائے گا۔

اتنے میں ایک شخص دوڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ شیخ رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کھڑا ہوا ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہنے لگا اے میرے سردار میں نے ایک بیل آپ کی نظر کیا ہوا تھا اور اس کو میں جنگل کی طرف لارہا تھا لیکن وہ مجھ سے جاتا رہا مجھے معلوم نہیں کہ کہاں گیا۔ آپ نے فرمایا: وہ ہم تک پہنچ گیا یہ دیکھ لو جب اس شخص نے دیکھ لیا تو شیخ رضی اللہ عنہ کے قدموں پر گر پڑا اور چومنے لگا اور کہا

(يَا سَيِّدِي قَدْ عَرَفْتُكَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ سَتَى الْبَهَائِمِ)

”اے میرے سردار اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر شے معلوم کرا دی ہے اور ہر شے کو آپ کی شناخت کرا دی ہے حتیٰ کہ

چوپائے بھی آپ کو جانتے ہیں۔“

تب شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (يَا هَذَا الْحَبِيبُ لَا يَخْفَى عَنْ حَبِيبِهِ شَيْئًا وَمَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَهُ كُلَّ شَيْءٍ) ”اے شخص وہ اپنے حبیب سے کوئی شے مخفی نہیں رکھا کرتا جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہے۔ ہر چیز اس کو پہچان لیتی ہے“

پھر اس شخص کو جو بیل والا تھا کہا کہ تم مجھ سے اپنے دل میں لڑتے ہو کہ میرا بیل ہلاک ہو گیا میں نہیں جانتا کہ یہ بیل کہاں سے آیا

ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ کوئی اس کو میرے ساتھ پہچان لے۔

تب وہ شخص رونے لگا آپ نے فرمایا: تجھے معلوم نہیں کہ میں جو تیرے دل میں بات ہے اس کو جانتا ہوں جا اللہ تعالیٰ تیرے نبل میں برکت دے اس نے اس کو لے لیا اور چل دیا پھر اس کے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ مجھ کو یا میرے نبل کو شیر نہ پڑے۔

شیخ رحمہ اللہ نے کہا کیا تو ڈرتا ہے کہ تجھ کو یا تیرے نبل کو شیر نہ پڑے؟

کہا اے میرے سردار! ہاں بات یہی ہے پھر شیخ نے ایک شیر سے جو آپ کے سامنے بیٹھا تھا فرمایا: کہ تم اس کے ساتھ جاؤ تاکہ یہ اپنے اور نبل کی فکر سے نجات پائے۔

راوی کہتا ہے کہ یہ شیر اور شیروں کو اس سے ایسا دفع کرتا تھا جس طرح اپنے بچوں سے دفع کرتا ہے۔ کبھی اس کے دائیں چپل کبھی بائیں کبھی پیچھے یہاں تک کہ وہ اپنے جائے امن تک پہنچ گیا اور شیخ احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کو سارا قصہ بیان کر دیا وہ رونے لگے اور فرمایا: کہ عورتیں اس سے عاجز ہیں کہ ابن مرزوق رحمہ اللہ کے بعد اس جیسا کوئی پیدا کریں۔

راوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اس نبل میں برکت دی اور اس کے بچے پیدا ہوئے یہاں تک کہ شیخ عثمان رحمہ اللہ کی دعا کی برکت سے اس کو اس سے بڑا مال جمع ہو گیا۔^①

پرنڈوں کو زندہ کر دیا

ابو محمد عبداللطیف بن احمد بن محمد ترمسی بغدادی فقیر صوفی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ سات غلیبہ جی اس جنگل میں جمع ہوئے جس میں شیخ عثمان بن مرزوق رحمہ اللہ رہتے تھے۔ انہوں نے بہت سے جانوروں کو مارا اور زمین پر شیخ عثمان رحمہ اللہ کے قریب بہت سا ڈھیر جمع ہو گیا۔ پرنڈوں کا یہ حال تھا کہ غلیبہ کے زور سے گٹنے کی وجہ سے زمین پر مردہ ہو کر گر پڑتے اور ان کو ذبح کرنے کا موقع نہ پاتے۔ آپ نے ان سے کہا کہ یہ تم کو حلال نہیں اور کسی کو یہ مت کھلاؤ انہوں نے کہا کہ کیوں؟ فرمایا:

(لَا نَهَا مَبِئَةٌ)

”یہ مردہ ہیں۔“

انہوں نے ہنسی سے کہا کہ تم ان کو زندہ کر دو۔ آپ نے کہا

(بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَحْيَاهَا مُخَيِّ الْعِظَامُ وَهِيَ رَمِيمٌ)

”خداوند ان کو زندہ کراے وہ کہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر دے گا۔“

تب وہ تمام پرنڈے اٹھ کھڑے ہوئے اور اڑ گئے یہاں تک کہ آنکھوں سے غائب ہو گئے اور غلیبہ جی دیکھتے رہ گئے۔ پھر وہ سب ایسی گستاخی سے توبہ کرنے لگے اور آپ کی خدمت کرنے کو مستعد ہو گئے۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 365، 366 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 366 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

یعین کرمانہ کر

جنگل میں ان کی طرف دو مخصوص نے قصد کیا ایک تو اندھا تھا اور دوسرا جذامی تھا۔ وہ آپ کی طرف اس لئے آئے کہ آپ ان کے لئے دعا کریں کہ ان کو صحت ہو جائے ان دونوں کو ایک تندرست شخص ملا جس کو کوئی بیماری نہ تھی اس نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے حال بیان کیا وہ شخص کہنے لگا کہ یہ بزرگی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نہیں ہے واللہ اگر میں دیکھ بھی لوں کہ تم کو اچھا کر دیا ہے۔ تب بھی تصدیق نہ کروں اور ان کے ساتھ مل کر چلا یہ سب شیخ عثمان مہذب کی خدمت میں پہنچے۔

آپ نے فرمایا: کہ اے اندھے پن اور اے جذام تم دونوں ان دونوں سے نکل آؤ اور اس شخص کی طرف چلے جاؤ پھر اندھا دیکھتا ہو گیا اور جذامی اچھا ہو گیا وہ تندرست شخص اندھا اور جذامی ہو گیا۔

تب اس کو آپ نے فرمایا: کہ اب تو چاہے تصدیق کر چاہے نہ کروہ تینوں اسی حال پر آپ کے پاس سے چلے گئے اور ان میں سے ہر ایک اسی حال پر مراجس پر آپ نے چھوڑا تھا۔^①

وصال کے بعد خواب میں

آپ قدیم سے جنگل میں رہتے تھے اور وہیں بڑی عمر کے ہو کر فوت ہوئے وہیں دفن ہوئے اور وہیں ان کی قبر ہے۔ جو اعلانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

اپنی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ میری روح بلائی جاتی ہے۔ وہ حکم مانتی ہے جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: لبیک اور انتقال فرمایا:۔

پھر ان کو بعض مشائخ نے ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اور کہا کہ اے عثمان!

(مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟)

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا؟

آپ نے فرمایا:

(لَيْسَ لَكَ هَذَا) یہ تیرے بتانے کا نہیں

لیکن جب مجھ کو موت آئی تو میرے رب نے مجھ سے کہا اے میرے بندے میں نے کہا لبیک اور میری روح لبیک کے ساتھ ہی نکل گئی۔^②

① شیطان کہیں یہ دوسرے ڈالے کہ یہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں کسی دوسرے سے کیسے ہو گئیں؟ اس دوسرے کی کاٹ یہ ہے کہ وہ بطور مجزہ تھا یہ بطور کرامت

نیز جس طرح ان امراض کا علاج ڈاکٹر بذریعہ دعا کرتے ہیں اس ان اولیاء اللہ کا اپنا طریقہ ہے (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے کلام

مقدم بن صالح بطاحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک شخص شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے شیخ عثمان بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو جنگل میں آیا تو اسی کو شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اے شخص! کہاں سے آتا ہے؟ اس نے کہا بغداد سے اور میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں۔

تب شیخ نے اس سے کہا کہ

(الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي هَذَا الْوَقْتِ)

”شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اس وقت میں زمین والوں سے بہتر ہیں۔“^①

(26) شیخ قنیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ اولیاء مشہورین کے بزرگوں اور ان بڑے لوگوں میں سے جن کا ذکر ہو چکا ہے ایک ہیں وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور دلوں میں ان کی پوری قبولیت سینوں میں پوری ہیبت ڈال دی ہے۔ جہاں میں ان کو تعریف دیا ہے اسباب کو ان کے لئے بدل دیا ہے۔ ان کے آثار و مناقب کو قافلے والے مشرق و مغرب میں لے گئے۔ مشائخ اور اولیاء ان کا اکثر ذکر کرتے تھے۔ ان کی بزرگی کی خبر دیتے تھے ان کی بزرگی کا اشارہ کرتے تھے۔

وہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے عطا و کتابت کرتے تھے۔

ان کے حال پر استغراق عشق غالب تھا۔ ان کی کرامات اور خرق عادات تمام اطراف میں چپہ چپہ تھیں۔ لوگوں میں ان کے حالات مشائخ و اولیاء کے ساتھ بہت مشہور تھے ان کی زبان پر جاری تھے۔^②

ضروری ہے کہ تم اندھے ہو جاؤ

شیخ ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں شیخ قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے گھر جو کہ موصل میں تھا داخل ہوا میں نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے تمام گھر کو بھر لیا اور ان کا جسم خلاف عادت بہت بڑھ گیا ہے تب تو میں ڈر کر وہاں سے نکلا پھر میں دوبارہ ان کی طرف آ گیا تو ان کے گھر کے ایک گوشہ میں دیکھا کہ وہ بالکل لاغر ہیں حتیٰ کہ چڑیا کی طرح ہو گئے ہیں۔ میں وہاں سے نکل آیا پھر جو گیا تو ان کو اپنی معمول کی حالت پر دیکھا

میں نے کہا اے میرے سردار! مجھ کو پہلی اور پھلی حالت کی خبر سناؤ۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 387 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 387 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

انہوں نے مجھ سے کہا اے علی! کیا تم نے دونوں حالتیں دیکھ لی تھیں؟ میں نے کہا ہاں آپ نے کہا ضروری ہے کہ تم اندھے ہو جاؤ پہلی حالت تو میرے پاس جمال کے ساتھ تھی اور دوسری حالت میں اس کے نزدیک ہلال کے ساتھ تھا۔^①

راوی کہتا ہے کہ شیخ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں ان کی موت سے کچھ عرصہ پہلے جاتی رہی تھیں۔

چھ ماہ کا راستہ ایک ماہ میں

شیخ ابو محمد ماردینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں شیخ امام کمال الدین بن یونس شارح التنبیہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موصل کے مدرسہ میں تھا پھر لوگوں نے شیخ قاضی البان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا اور ان کی برائی بیان کرنے لگے۔ ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے موافق ہو گئے اور اس حال میں کہ وہ اپنی مجلس میں ان کی غیبت کر رہے تھے^② کہ ناگہاں شیخ قاضی البان رحمۃ اللہ علیہ آگئے تب وہ حیران رہ گئے انہوں نے کہا اے ابن یونس! تم ہر اس بات کو جانتے ہو جس کو اللہ عزوجلہ جانتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔

کہا کہ پھر اگر میں اس علم میں سے ہوں جس کو تم نہیں جانتے تو تم معذور ہو۔ اس بات کو ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ نے نہ سمجھا کہ کیا کہتے ہیں۔

ماردینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ ضروری ہے کہ میں آج کے دن اور رات میں ان کی خدمت کروں تاکہ میں دیکھوں کیا کرتے ہیں؟ تب میں نے باقی دن ان کا ساتھ دیا جب عشاء ہوئی تو آپ نے مشکیزہ کو کھلا اور اپنے ساتھ سات کھڑے روٹی کے لئے اور ایک گھر کی طرف آئے اس کو کھٹکھٹایا اس میں سے ایک بڑھیا نکلی اور کہنے لگی اے قاضی البان! تم نے آج دیر لگائی انہوں نے اس کو دو کھڑے دے دیئے اور واپس چلے آئے یہاں تک کہ موصل کے دروازہ تک پہنچے وہ بند تھا پھر وہ ان کے لئے کھل گیا وہ وہاں سے نکلے اور میں ان کے پیچھے تھا تھوڑی دیر چلے تھے کہ کیا دیکھتا ہوں ایک نہر جاری ہے اور اس کے پاس ایک درخت ہے پھر آپ نے اپنے کپڑے اتارے اور اس نہر میں غسل کیا اور لٹکے ہوئے کپڑوں کو جو اس درخت پر تھے لیا اور ان کو پہن لیا صبح تک نماز پڑھتے رہے مجھ پر غیظ کا غلبہ ہوا تو میں سو گیا سورج کی گرمی سے ہی جاگا۔

میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جنگل چٹیل میدان ہے نہ میں وہاں کسی کو دیکھتا ہوں اور نہ مجھ کو وہاں کوئی آبادی معلوم ہوتی ہے نہ قریب اور نہ بعید۔ تب تو میں حیران ہو کر کھڑا ہو گیا اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ یہ کون سی زمین ہے پھر مجھ پر سے قافلہ گزرا میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا اور یہ کہا کہ میں موصل سے آیا ہوں اور آج کی رات وہاں سے نکلا ہوں۔ عشاء کے وقت وہ تو میری بات کا انکار کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نہیں جانتے کہ موصل کہاں ہے؟

① بہجۃ الاسرار صفحہ 368 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② آج کل ہمارے ہاں عوام و خواص اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے امیر المصنف مولانا محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی کی تصنیف لطیف ”غیبت کی تباہ کاریاں“ ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

پھر ان میں سے ایک شیخ میری طرف بڑھا اور مجھ سے کہنے لگا تم اپنا قصہ بیان کرو میں نے ان کو بتایا تو اس نے کہا واللہ تم کو موصل کی طرف وہی شخص پہنچائے گا جو تم کو یہاں لایا ہے۔

اے برادر اتم تو بلا و مغرب میں ہوتم میں اور موصل میں چھ ماہ کا راستہ ہے۔ تم یہیں ٹھہرو شاید وہ لوٹ کر یہاں آئیں۔ انہوں نے مجھ کو بھوڑ دیا اور چل دیئے اور جب رات ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ آگئے ہیں انہوں نے اپنے کپڑے اتارے اور غسل کیا اور کھڑے ہو کر صبح تک نماز پڑھی اور جب صبح ہوئی تو وہ کپڑے اتار دیئے اور پرانے کپڑے پہن لئے اور چل دیئے میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہم موصل میں آ پہنچے تب انہوں نے میری طرف توجہ کی اور میرے کان مروڑے کہ پھر ایسا نہ کرنا اور اسرار کے اظہار سے بچنا وہ کہتا ہے کہ ہم نے دیکھا کہ نمازی موصل میں ہجر کی نماز پڑھ رہے ہیں۔^①

چار شکلوں میں نظر آنے لگے

موصل کے قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ سے بدظن تھا۔ ان کی کرامات و مکاشفات مجھ کو بکثرت معلوم ہوئے تھے میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ سلطان سے اس کے بارے میں گفتگو کروں کہ اس کو موصل سے نکال دے میرے اس امر پر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی مطلع نہ تھا۔ ایک دن اتفاق یہ ہوا کہ میں موصل کے ایک کوچہ میں جا رہا تھا دیکھا کہ قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ کوچہ کے سامنے اپنی اصلی شکل پر آ رہے ہیں اور اس کوچہ میں میرے اور ان کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

میں نے دل میں کہا کہ اگر میرے ساتھ اس وقت کوئی ہوتا تو اس کو میں حکم دیتا کہ اس کو پکڑ لو پھر وہ ایک قدم چلے تو کیا دیکھتا ہوں وہ کردی کی شکل پر ہیں پہلی صورت کے برخلاف پھر آگے بڑھے تو ایک بدو کی شکل پر ہیں پہلی دونوں صورتوں کے بالکل برخلاف پھر چند قدم چلے تو وہ ایک فقیہ کی شکل پر ہیں پہلی صورتوں کے بالکل خلاف مجھ سے کہنے لگے اے قاضی! یہ چار شکلیں تم نے دیکھ لی ہیں تو اب بتلاؤ کہ ان میں سے قنیب البان کون ہے تاکہ تم اس کے نکالنے کے لئے بادشاہ سے گفتگو کرو گے تب تو میں قابو میں نہ رہ سکا اور ان کے دونوں ہاتھوں پر گر پڑا اور ان کو بوسہ دیا اور خدا سے استغفار کی۔^②

ایک رکعت پڑھ کر نماز توڑ دی

شیخ ابو الفخار عدی بن الشیخ البرکات رحمۃ اللہ علیہ نے موصل میں کہا کہ میں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس حجرہ میں ایک مہینہ استغراق میں رہے نہ کھاتے تھے، نہ پیتے تھے اور نہ زمین پر پہلو رکھتے تھے میرے چچا شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ ان کی طرف آتے اور ان کے سر پر کھڑے رہتے اور کہتے کہ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 368.69 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 369 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان معلوم ہوا کہ ان کا تو یہ کرنا اور ہاتھوں کو بوسہ دینا دونوں فعل درست تھے۔ اگر ہاتھوں کو بوسہ دینا ناجائز حرام و بدعت ہوتا تو یقیناً اس عمل کو اللہ تعالیٰ کے ولی منع فرمادیتے۔ (ابو حنظلہ محمد بن عمار حمل عطاری)

اے قنیب البان! تم کو مبارک ہو تمھ کو شہر والی نے اچک لیا ہے اور وجود ربانی نے تجھے فرق کر دیا ہے جو شخص وہاں آتا تھا اس کو فرماتے تھے کہ

(سَلِّمْ عَلَى وَلِيِّ اللَّهِ) ”سچے ولی اللہ پر سلام کیو“

اور ان کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن ہمارے ساتھ صبح کی نماز امام کے پیچھے پڑھی پھر ایک رکعت تو پوری کی اور دوسری توڑ دی۔ ہم سے الگ ہو کر ایک کونہ میں بیٹھ گئے جب ہم نے نماز کا سلام پھیرا تو میں ان کے پاس آیا میں نے کہا اے قنیب البان!

(لَمَّا لَا تَسِيْمُ الصَّلَاةَ مَعَنَا؟)

”تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پوری کی؟“

انہوں نے کہا اے ابوالبرکات! تمہارے امام کے پیچھے تو میں دوڑتا دوڑتا تھک گیا۔ اس نے نماز کا احرام یہاں باندھا پھر شام تک گیا پھر بغداد کی طرف آیا پھر مکہ کی طرف گیا اور جب ہم گھاٹی تک پہنچے تو میں تھک گیا اور نماز کو چھوڑ دیا۔ وہ کہتا ہے کہ پھر میں امام کے پاس آیا اور اس سے یہ حال پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ واللہ اس نے سچ کہا میرا اس تمام نماز میں ایک دوسرہ تھا۔ دوسری رکعت میں مجھے یہ کہتا تھا کہ میں گھاٹی پر چڑھ رہا ہوں۔^①

نماز پڑھانے کے لئے دوسرے شہر گئے

شیخ صالح ابو حفص عمر عدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک دن ”لالش“ میں ہم حجرہ میں تھے کہ ظہر کی اذان ہوئی تو قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ کو ذکر باہر نکلے میں نے ان سے کہا کہ کیا میں آپ کی صحبت میں رہ سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں برادر بشرطیکہ حال کو چھپائے میں نے کہا ہاں پھر ہم تھوڑی دور چلے تھے کہ ہم ایک شہر میں پہنچے کہ جس کو میں پہچانتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ یہ کس ملک کا شہر ہے تب وہاں کے لوگ اٹھے ان سے ملاقات کی ان کی تعظیم میں مبالغہ کرتے رہے۔ دیکھا تو وہ لوگ بڑے ادب والے کامل عقل مند تھے۔ بڑے متواضع تھے پھر ان کے ساتھ ظہر، عصر، مغرب و عشاء اور صبح کی نماز پڑھی۔ ان کے پاس سے ہم اسفار کے وقت (یعنی سپیدی صبح) نکلے ہم نے نہ کھایا نہ پیا پھر وہ تھوڑی دور چلے اور مجھ کو طرح طرح کے میوے اور حلوے کھلانے لگے۔ پانی بھی پلایا۔

خدا کی قسم! میں نے ایسا لذیذ کھانا یا ایسا عمدہ پانی کبھی نہ کھایا پیا تھا حالانکہ ہم اس شہر سے ایسے حال میں نکلے تھے کہ ہمارے پاس کوئی شے نہ تھی پھر تھوڑی دیر گزری کہ ہم ”لالش“ میں پہنچ گئے۔

میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ انہوں نے کہا اے برادر! یہ ایک شہر ہے بحر البند کے پرے وہاں کے لوگ مسلمان

ہیں ہر روز ان کو اس زمانہ کے اولیاء میں سے ایک ولی نماز پڑھاتا ہے اور اگر مجھے تمہاری رفاقت کا حکم نہ ہوتا تو تم میری رفاقت نہ کر سکتے۔^①

مرا نہیں بے ہوش ہوا ہے ﴿

شیخ ابو عبد اللہ یونس بیطار دنیسری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں ”دنیسر“ میں نفل بندی کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک دن ایک خچر کی نعل بندی کر رہا تھا کہ اس نے میرے سر پر پاؤں مارا تو میں بے ہوش ہو گیا۔ بعض لوگوں نے میری موت کی باتیں کیں ادھر میری والدہ کو یہ خبر پہنچ گئی کہ میں مر گیا وہ موصل میں تھی اس نے قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ سے جا کر کہا کہ مجھے میرے بیٹے کے مرنے کی خبر آئی ہے انہوں نے اس سے کہا کہ تمہارا بیٹا مرا نہیں بلکہ اس کے سر پر خچر نے اپنا سم مارا ہے جس سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ پھر میری ماں آئی اور مجھے اس نے جو شیخ قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا بیان کیا۔^②

شیخ عبدالقادر کی نظر میں آپ ﴿

شیخ ابو حفص عمر بن مسعود بزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شیخ قنیب البان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا تو فرمایا:

(هُوَ وَلِيٌّ مَّقْرَبٌ ذُو حَالٍ مَعَ اللّٰهِ)

”وہ ولی مقرب صاحب حال ہے۔“

اللہ ﷻ کے ساتھ اور اس کے نزدیک سچا قدم ہے۔“

آپ سے کہا گیا کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ وہ اس وقت نماز پڑھتے ہیں کہ تم نہیں دیکھتے۔ اس پر کوئی رات دن ایسا نہیں آتا کہ اس پر کبھی فرض باقی رہا ہو۔

میں اس کو دیکھتا ہوں جب کبھی وہ موصل میں نماز پڑھتا ہوا اور جگر زمین کے کسی اطراف میں تو وہ کعبہ کے دروازے کے پاس سجدہ کرتا ہے۔^③

① بہجة الاسرار صفحہ 370 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ نمبر 370-371 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ نمبر 371 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آج کل بعض ملک قسم کے لوگ جو تمام دن خلاف شرع امور سرانجام دیتے پردیور ہوتے ہیں ان سے نماز کا پوچھا جائے تو اس قسم کی باتیں سننے کو ملتی ہیں کہ ہماری نماز کے مہینے ہوتی ہے۔ ایسے فریبوں سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ درحقیقت یہ نماز پڑھتے ہی نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہاں ہوتے ہیں تو مکہ مہینے کا کہتے ہیں اور اگر کبھی مکہ مہینہ چلے جائیں تو پھر نماز کے لیے یہاں آتے ہیں تاکہ پڑھنے سے بچ جائیں (ابوحفظہ محمد جمل عطاری)

آپ کا وصال

شیخ قزیب البان رحمۃ اللہ علیہ موصل میں رہتے تھے اور اسی کو وطن مانا لیا تھا۔ وہیں 570ھ کے قریب فوت ہوئے اور بلاد مغرب میں ایک اور شخص ہیں جن کا نام قزیب البان ہے۔ وہ ان کے بعد ہوا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔^①

شیخ عبدالقادر کے بارے کلام

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن خضر حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے قزیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ کو بارہا شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے تواضع و انکسار بیٹھے دیکھا ہے میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

رُكِبَ الْمُحِجِّينَ وَقُدْرَةُ السَّالِكِينَ وَإِمَامَ الصِّدِّيقِينَ، حُجَّةَ الْعَارِفِينَ صَدْرَ الْمُقَرَّبِينَ فِي هَذِهِ الْوَقْتِ

”حاشیوں کے قافلہ کے سردار اور کھینچنے والے ہیں۔ وہ اس وقت پیشوا، سالکین، امام الصدیقین، حجة العارفین صدر المقربین ہیں۔“^②

(27) شیخ مکارم النہر خالصی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ عراق کے مشہور اکابر اور بڑے عارفوں سے ہیں جو مذکور ہو چکے اولیاء مقربین میں بزرگ ہیں۔ صاحب کرامات ظاہر وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں ان کو تعریف دیا ہے۔ احوال پر ان کو قدرت دی ہے ان کے ہاتھ پر عجائب خارقہ کا اظہار کیا ان کو مغیبات کے ساتھ حکم بنایا ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا مخلوق کے سینوں کو ان کی ہیبت سے اور ان کے دلوں کو ان کی محبت سے بھر دیا۔ وہ اس شان کے ایک رکن ہیں ان کے سرداروں کے صدر اس شان کے احکام کے بڑے عالم ہیں۔ سالکین طریق کے علم، عمل، تحقیق، زہد، جلالت، ہیبت، ریاست میں سردار ہیں۔

ان سے یہ بات مشہور ہے کہ بعض ایسے مشائخ کو ملے جن کو ان کے ہم عصر نہیں ملے۔ کہتے ہیں کہ وہ تاج العارفین ابوالوفا رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اصحاب سے ملے ہیں۔ ان کی محبت سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ ان کی خدمات کی برکتیں لی ہیں۔

ان کے شیخ علی بن الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ دوسروں پر ان کو مقدم کرتے تھے۔ ان کی فضیلت پر لوگوں کو خبردار کرتے تھے۔ وہ جہاں تک مجھے علم ہے پہلے ہیں جنہوں نے اپنے شیخ کی خدمت کی ہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ میرا بھائی علی بن

① نھجۃ الاسرار صفحہ 371 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② نھجۃ الاسرار صفحہ 371 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اور میں بڑھاپا ایک کامل مرد ہے۔ لیکن میری موت کے بعد ظاہر ہوگا۔

سو کہتے ہیں کہ جس رات شیخ مکارم بڑھاپا فوت ہوئے ہیں۔ شیخ علی بن اور میں بڑھاپا کا معاملہ مشہور ہوا ہے۔

ان کی طرف ”بلاد نہر الخاص“ اور اس کے آس پاس میں مریدوں کی تربیت کی انتہاء ہوتی ان کی محبت سے ان کے برادر زادوں شیخ محمد عبدالموئی بڑھاپا شیخ ابوالفرج عبدالحق بڑھاپا نے تخریج کی ہے۔ ان کی طرف بڑے بڑے لوگ منسوب ہیں۔ صلحاء کی ایک جماعت ان کی شاگرد بنی ہے۔ ان کے پاس جمع ہوتی ہے۔ ان کے کلام سے نفع حاصل کیا ہے۔ مشائخ و علما ان کی بزرگی پر متفق ہیں۔ ان کے فضائل کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کے مناقب بیان کرتے ہیں۔

شیخ موصوف متواضع، کریم، بارونق اور محبت الہی علم تھے۔ آداب شرع سے ادب یافتہ تھے۔ اپنے اوقات کے مراقبہ انفاس کی رعایت مجاہدات کے حفظ میں ہمیشہ لگے رہتے۔ یہاں تک کہ ان کی موت آگئی۔^①

آپ کے مبارک اقوال

عارف اپنے علم کے ساتھ اس ہمت پر واقف ہے جس کے لب ہر غم کو پہچانتا ہے۔ جو اس کے دل میں خطرہ کرتا ہے۔ اور جو شخص ولایت کو طلب کرتا ہے تو اس کی کوئی غایت نہیں جو شخص اللہ کو طلب کرے وہ اس کو ایک ہی قدم میں جس کا وہ قصد کرتا ہے پالیتا ہے۔

بندہ کا خدا سے پہلا وصل یہ ہے کہ اپنے نفس کو چھوڑ دے اور بندہ کا خدا کو چھوڑنا یہ ہے کہ اپنے نفس سے ملے۔ قرب کے اول درجات یہ ہیں کہ دل میں شواہد نفس محو اور شواہد حق ثابت ہوں سچا مرید وہ ہے کہ جو اپنے دل میں عدم کی لذت پانے اور اپنے نفس سے درد کی نفی کر دے اور جس پر علم جاری ہو چکا ہے تسکین پاوے۔ فقیر وہ ہے جو صبر کرے اور اس کا کھانا تھوڑا ہو اور باادب ہو۔ اس کا خلق اچھا ہو۔ اپنے رب کا مراقبہ ہو۔ اپنے راز کو چھپائے۔ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اپنے حال کو چھپائے اپنے مولا پر بھروسہ کرے۔ اس کے ضرر کا کسی کو شک نہ ہو۔ اللہ کی طرف پناہ لے۔ اپنے ہر حال میں اسی کی طرف عاجزی کرے۔ زاہد وہ ہے کہ طبع کو قطع کرے راحت کو چھوڑے ریاست کو چھوڑے نفس کو شہوات سے روکے۔ ارادوں سے ہوائے نفس کو جھڑکے۔

پرہیز گاری یہ ہے کہ دنیا کو اہانت کی نظر سے دیکھے۔ اپنے موٹی کی طرف توبہ کے ساتھ رجوع کرے۔ جو اس پر امانت ہے اس کو ادا کرے، دنیا سے اپنی زبان کو روکے، اپنے دل کو خواہش سے بند کرے، اپنے باطن سے موٹی کی طرف بھاگے۔ اللہ کا مجاہدہ وہ ہے کہ ست لوگوں سے علیحدہ رہے، عبرت و فکر والوں سے معانقہ کرے، خشوع اور بیماریوں پر حسرتوں کا التزام کرے، حقیقت پر کار بند ہو۔ خواہش کے مارے صفائی کو زندہ کرے، محل قضا کی طرف تسلی پائے ایذا سے علیحدہ رہے، بڑے

بادشاہ (اللہ ﷻ) سے شرمائے، مالدار کی میں راحت کو چھوڑے۔

مراقب: وہ ہے کہ جس کا غم لسا ہو۔ اس کا احسان دائم ہو۔ اپنے قصہ کو کھائے اپنے رب سے ڈرے۔
مخلص: وہ ہے کہ اپنی اہمیت سے مخلوقات سے نجات پائے۔ اپنے وطن سے کائنات سے بلند ہو۔ سید الخلق ﷺ کے حکم کی تعمیل کرے۔

شاکر: وہ ہے کہ حاجت کے وقت ملک ظلام کے ساتھ صبر کرے۔ خاص و عام میں سے کسی طرف رجوع نہ کرے۔ تدبیر و اہتمام سے اپنے دل کو خالی کرے۔

متوکل: کی نسبت ان سے پوچھا گیا تو فرمایا: کہ جو دل کے ساتھ مخلوق سے اعراض کرے اور خدا سے رزق لے اور اپنی اہمیت سے مولیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہو۔ یقین کے ساتھ اس کی عبادت پر استقامت کرے۔ مولیٰ کے دروازہ کے سوا غیر کی طرف التفات چھوڑ دے۔

عاشق: کی نسبت ان سے سوال کیا گیا پھر فرمایا: عاشق وہ ہے کہ خلوت کو دوست رکھے۔ وحدت سے محبت رکھے۔ اس کی اہمیت یکتا ہے۔ عاشق وہ ہے کہ اپنے رب ﷻ سے شرم کرے اس کے دروازہ پر کھڑا رہے۔ اس کی عبادت کی طرف جلدی کرے، اس کی یاد بہت کرے، اپنے آنسو بہائے، اس کے قرب کو چاہے، اس کے فراق سے ڈرے پھر اس کا دل میلوں سے صاف ہوگا اس باطن اغیار سے پاک ہوگا۔ اپنے رخساروں کو صبح کے وقت جبار کے سامنے خاک آلودہ کرے۔ آزاد لوگوں کا طریقہ اختیار کرے پھر وہ بہترین انسانوں میں ہوگا^①

مسجد کی تمام قدیلیں بجھ گئیں ﴿﴾

شیخ ابوالحسن جو سنی محدث فرماتے تھے کہ شیخ مکارم رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک وقت حاضر ہوا وہ اپنے اصحاب کے سامنے شوق و محبت میں کلام کر رہے تھے۔ پھر اپنے کلام میں کہا کہ محبوب کے اسرار جب سلطان حبیب و جلال کے وقت اڑتے ہیں تو ان کے انوار کی وجہ سے ہر چیز اور ہر نو جوان کے انفاس کے مقابل ہو بجھ جاتے ہیں پھر آپ نے ایک سانس لیا تو مسجد کی تمام قدیلیں بجھ گئیں۔ اس میں تیس (30) سے زائد قدیلیں موجود تھیں۔ تھوڑی دیر سکوت کیا پھر کہا کہ جب ان کے اسرار انس و جمال کے انوار کی جلی کے ساتھ اڑتے ہیں تو ان کے انوار ہر ظلمت کو جو ان کے انفاس کے مقابل ہو۔ روشن کر دیتے ہیں پھر آپ نے ایک سانس لیا تو وہ تمام قدیلیں جل اٹھیں اور تمام مسجد جیسے پہلے روشن تھی روشن ہو گئی۔^②

دوزخ کے منکر کو دوزخ کی آگ دکھادی ﴿﴾

شیخ ابو محمد علی بن ادریس رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شیخ مکارم رحمہ اللہ اپنے مریدوں میں بیان کر رہے تھے پھر دوزخ کا ذکر کیا اور جو کچھ کہ

① بہجة الاسرار صفحہ 372, 373 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 373, 374 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اللہ ﷻ نے دوزخوں کے لیے تیار کیا ہے بیان کیا تب مریدوں کے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہاں پر ایک بیکار مرد بیٹھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ

(إِنَّمَا هَذَا تَحْرِيفٌ لَّنَارٍ يُعَذِّبُ بِهَا أَحَدٌ)

”یہ تو صرف ڈرانا ہے۔ وہاں پر ایسی آگ نہ ہوگی جس سے کسی کو عذاب دیا جائے گا“

پھر آپ نے فرمایا:

﴿وَلَنِّسْنَ مَسْتَهُمْ نَفْخَةً مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لِيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ﴾

”یعنی اگر ان کو تیرے رب کے عذاب کی لپٹ پہنچے گی تو ضرور کہیں گے کہ اے رب ہم پر دلیل بیشک ہم البتہ ظالموں میں سے تھے۔“^①

آپ یہ کہہ کر چپ ہو گئے اور حاضرین بھی چپ کر گئے۔ تب وہ شخص فریاد کرنے لگا اور سخت بیقرار ہوا اور اس کے ناک میں سے دھواں نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ قریب تھا کہ اس کی بدبو سونگھنے سے بے ہوش ہو جائے۔

پھر آپ نے کہا:

﴿رَبِّنِي اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴾

”اے پروردگار ہم سے عذاب کو دور کر دے۔ بیشک ہم مومن ہیں۔“^②

پھر اس شخص کو خوف جاتا رہا۔ آپ کی طرف کھڑا ہوا اور ان کے دونوں قدم چومے اور تجدید اسلام کیا۔ اپنا اعتقاد صحیح کیا کہنے لگا کہ میں نے اپنے دل میں آگ کی لپٹ و تیزی پائی تھی کہ میرے دل پر آتی ہے اور میرے اندر دھوئیں نے جوش مارا تھا۔ قریب تھا کہ میں مرجاؤں۔ میں نے کسی قائل کو اپنے اندر یہ کہتے ہوئے سنا:

﴿هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تَكْذِبُونَ أَفَيَسْحَرُ هَذَا أَمْرَانْتُمْ لَا تَبْصِرُونَ﴾

”یعنی یہ وہی آگ ہے کہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں۔“^③

اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو گیا تھا۔“^④

آنے والوں کے حالات بتا دیئے

شیخ ابو الفتوح داؤد بن ابی المعالی رحمہ اللہ اور ابوالجود رحمہ اللہ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دن شیخ مکارم رحمہ اللہ کی

① پارہ الانبیاء 46

② پارہ الدخان 12

③ پارہ 27 الطور

④ بہجة الاسرار صفحہ 374 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

خدمت میں ان کے گھر پر نہر خالص پر تھا۔ میرے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ کاش میں شیخ کی کوئی کرامت دیکھتا۔ تب آپ نے میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا: اور کہا کہ مقرب ہمارے پاس پانچ آدمی آئیں گے۔

ایک تو نجی ہے جس کا رنگ سُرخ و سفید ہوگا اس کے دائیں رخسارہ پر ایک داغ ہے۔ اس کی عمر نو (9) ماہ باقی ہے۔ اس کو جنگل میں شیر پھاڑے گا اور وہیں سے خدا اس کو اٹھائے گا۔

دوسرا عراقی ہے۔ سفید و سُرخ ہے اور اس کی دونوں آنکھوں میں نقصان ہے اس کے پاؤں میں لکڑاہن ہے۔ ہمارے پاس ایک ماہ تک رہے گا پھر مر جائے گا۔

تیسرا شخص مصری ہے جو گندم کوں ہے۔ اس کے بائیں ہاتھ کی چنگلیاں نہیں اس کی بائیں ران پر ایک نیزہ کا زخم ہے جو تین (30) سال ہوئے اس کو لگا تھا۔ وہ بیس (20) سال بعد ہندوستان کی زمین میں تاجر ہو کر فوت ہوگا۔

چوتھا شامی ہے گندم کوں رنگ کا۔ اس کی انگلیاں سخت ہیں۔ حرم کی زمین میں تمہارے گھر کے دروازہ پر سات (7) سال تین (3) ماہ سات (7) دن کے بعد مرے گا۔

پانچواں یعنی ہے سپید رنگ کا نصرانی ہے۔ اس کے کپڑے کے نیچے زخار ہے اپنے وطن سے تین سال کا لکھا ہوا ہے۔ کسی نے اس کو اس کی خبر نہیں دی۔ وہ مسلمانوں کا امتحان لیتا پھرتا ہے کہ کوئی اس کا حال بتلائے۔

گجی ٹھٹھا ہوا گوشت چاہتا ہے۔ عراقی مرغابی چادلوں کے ساتھ چاہتا ہے۔ مصری شہد اور گجی چاہتا ہے۔ شامی شام کے میدوں میں سے سیب چاہتا ہے۔ یعنی اٹھارے تگے ہوئے چاہتا ہے اور ہر ایک دوسرے کی خواہش کو نہیں جانتا اور مقرب ہمارے پاس ان کے رزق اور خواہشات خاطر خواہ آویں گے۔

ابوالجحد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ واللہ ہمیں تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ پانچ شخص اسی طرح کے آئے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ ان کے حالات میں ذرہ بھر کم نہ تھا۔ میں نے مصری سے اس کے ران کے زخم کی بابت پوچھا پھر میرے سوال سے اس کو تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ یہ زخم مجھ کو تیس (30) سال ہوئے جب لگا تھا۔

پھر ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ انہیں قسم کے کھانے تھے۔ جو وہ چاہتے تھے اس نے آکر آپ کے سامنے وہ کھانے رکھ دیئے۔ آپ نے حکم دیا اور ہر ایک کے سامنے اس کی مرضی کا کھانا رکھ دیا۔ ان سے آپ نے فرمایا: کہ تم اپنی مرضی کے مطابق کھانا کھاؤ۔ وہ سب بے ہوش ہو گئے۔

جب ان کو ہوش آیا تو یمنی نے آپ سے عرض کیا کہ اے میرے سردار! جو شخص کہ قلوب کے اسرار پر مطلع ہو۔ اس کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ وہ اس بات کو جان لے کہ تم نصرانی ہو اور تمہارے کپڑے کے نیچے زخار ہے۔

تب وہ شخص چلا اٹھا اور آپ کی طرف کھڑا ہوا اور اسلام لے آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: کہ برخوردار جو مشائخ تجھے دیکھتے تھے۔ تیرا حال وہ پہچانتے تھے لیکن وہ جانتے تھے کہ تمہارا اسلام میرے ہاتھ پر مقدر ہے۔ اس لیے انہوں نے تجھ سے کلام نہیں کیا۔

راوی کہتا ہے کہ اسی طرح ان کے مرنے کا حال ہوا۔ جیسا کہ آپ نے بتلایا تھا۔ اسی وقت اور اسی مکان میں جس کو آپ نے متعین کیا تھا نہ آگے نہ پیچھے عراقی تو آپ کے پاس جبرہ میں ایک مہینہ رہ کر فوت ہوا۔ میں نے بھی اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور شامی ہمارے پاس حرم میں میرے گھر کے دروازہ پر گرا ہوا فوت ہوا مجھے کسی نے پکارا میں باہر نکلا تو کیا دیکھا ہوں کہ وہی ہمارا شامی دوست ہے۔ اس کی موت اور اس وقت میں جو میں آپ کے نزدیک اس سے ملا تھا۔ سات سال تین ماہ اور سات دن کا عرصہ ہوا تھا۔^①

آپ کا وصال

آپ ارض عراق میں عراق کی نہر خالص کے ایک مشہور شہر میں رہتے تھے اسی کو وطن بنایا ہوا تھا اور وہیں بڑی عمر کے ہو کر فوت ہوئے۔ آپ کی قبر وہیں ہے جس کی اعلانیہ زیارت کی جاتی ہے۔ اس علاقہ میں آپ کی بڑی شہرت ہے۔^②

شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے کلام

قاضی القضاۃ ابوصالح نصر بن الحافظ ابو بکر عبدالرزاق جیلانی فرماتے تھے کہ میں نے شیخ مکارم نہر الخالص جیلانی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ: (مَا رَأَتْ عَيْنَايَ مِثْلَ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ) ”میری دونوں آنکھوں نے کسی شخص کو شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی طرح نہیں دیکھا۔“^③

(28) شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکی جیلانی

یہ شیخ عراق کے بزرگ مشائخ اور بڑے عارفین میں سے ہیں۔ صاحب کرامات وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے موجودات میں تصرف دیا ہے اور ان کے ہاتھوں خارقات کو ظاہر کیا ہے۔ مغیبات کے ساتھ ان کو گویا کیا ہے۔ ان کی زبانوں پر حکمتوں کو جاری کیا۔ ان کو سالکین کا پیشوا مقرر کیا۔ مخلوق کے دل ان کی محبت سے اور ان کے سینے ان کی طبیعت سے بھر دیئے۔^④

آپ کا مقام و مرتبہ

وہ رسول اللہ ﷺ کو اکثر بیداری اور خواب میں دیکھا کرتے تھے اور یوں کہا جاتا ہے کہ شیخ خلیفہ کے اکثر افعال نبی ﷺ کے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 374، 375 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 375 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 375-376 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 375-376 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

حکم سے ملے ہوئے ہوتے تھے بیداری میں ہو یا خواب میں۔

ان کے شیخ سید شریف ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے ان کے حق میں یہ کہا کرتے تھے کہ شیخ خلیفہ کامل شیخ ہے۔

آپ عمدہ صفات کریم اخلاق، وافر عقل کتاب و سنت سے ہمیشہ احکام شرع کے پابند، اہل خیر کے دوست اہل علم کی تعظیم کرنے والے تھے۔^①

آپ کے اقوال

راہدوں کا آخر قدم متوکلین کا پہلا قدم ہے۔ ہر شے کے لیے زیور ہے اور صدق کا زیور خشوع ہے۔ ہر شے کی کان ہے صدق کی کان راہدوں کے دل ہیں۔ ہر شے کا نشان ہوتا ہے اور رسوائی کا نشان یہ ہے کہ نرم دل سے رد نہ ہو۔ ہر شے کا مہر ہوتا ہے اور جنت کا مہر دنیا اور جو اس میں ہے اس کا ترک کر دینا۔

جو شخص اللہ ﷻ کی طرف نفس کشی کے ساتھ توسل کرتا ہے۔ اللہ ﷻ اس کے نفس کو ثابت رکھتا ہے۔ اس کو اپنی طرف پہنچاتا ہے۔

افضل اعمال نفس کی خواہش کی مخالفت ہے اور تقدیر کے احکام پر رضامند ہونا درجات معرفت کا وسیلہ ہے۔ جب دل کا خوف ساکن ہوتا ہے تو شہوتوں کو جلا دیتا ہے۔ اپنی غفلت کو دور کر دیتا ہے۔ ہر ایک شے کی ضد ہے اور نور قلب کی ضد پیٹ بھر کر کھانا ہے۔

جو شخص اللہ ﷻ کی طرف انقطاع کو ظاہر کر دے تو اس پر ماسوا کا دور کرنا واجب ہوتا ہے۔ جس کا وسیلہ سچ ہو تو اس کا انعام اللہ ﷻ کی اس سے رضا مندی ہوگی۔ ہر شے کا گواہ ہوتا ہے۔ یقین کا گواہ اللہ ﷻ کا خوف ہے۔

بندہ اور اللہ ﷻ کے درمیان بڑا قوی سبب یہ ہے کہ پرہیزگاری کے ساتھ حساب لیا کرے علم و ادب کا اجتماع کے ساتھ مراقبہ کرے۔

جو چیز تم کو اللہ ﷻ کی طرف سے روکے اہل ہویا مال یا اولاد تو وہ تم پر نحوست ہے جب بندہ بھوکا اور پیاسا رہے تو صاف دل ہوتا ہے جب پیٹ بھرے اور پانی خوب پئے تو اندھا ہوتا ہے۔

جو شخص اپنے نفس کی قیمت کا خیال کرے وہ مناجات کی شیرینی نہیں چکھتا۔ رضا سے قناعت کرنا ایسا ہے جس طرح زہر سے پرہیز کرنا۔ جس نے تین درہم کا کرتہ پہنا ہے اس کے دل میں پانچ درہم کے کرتے کی شہوت ہے پھر اس کا باطن ظاہر کے مخالف ہے جب دل میں شہوت باقی نہ رہے تو جائز ہے کہ وہ راہدوں کا لباس پہنے پھر وہ صدق کا طریقہ لازم کرے جب تو سو اس معلوم کرے تو خوش ہو وہ تجھ سے جاتا رہے گا کیونکہ مومن کی خوشی کو شیطان بہت بُرا جانتا ہے اور اگر تو اس سے غم زدہ ہے تو وہ غم بڑھاتا ہے۔

دل کی دوستی چار خصلتوں میں ہے اللہ ﷻ کے لیے تواضع اور اللہ ﷻ کی طرف احتیاج اور اللہ ﷻ کا خوف اللہ ﷻ سے امید۔

نفس کے لحاظ اور اس کے ذکر سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔ خوف تم کو خدا تک پہنچا دیتا ہے اور تکبر اس سے قطع کرنا ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ جو تجھ کو معلوم ہو اس کو اس کے عالم کی طرف لوٹائے۔ تقویٰ رضا کا مقدمہ ہے اور رضا اللہ ﷻ کا بڑا دروازہ بندگی پر صبر کرنا ہے تاکہ تجھ سے اس پر بھیجی فوت نہ ہو جائے اور غضب پر صبر کرنا ہے تاکہ اس پر اصرار کرنے سے تم نجات پاؤ۔

خیرات سے تعلق کا اصل یہ ہے کہ امید کم کی جائے جو شخص اپنے نفس سے صحبت رکھتا ہے اس کو تکبر ہوتا ہے توفیق کی علامت یہ ہے کہ تواضع کی اطاعت کرے اس کے رد سے ڈرے۔

رسوائی کی علامت یہ ہے کہ اس کی نافرمانی کرے اور امید رکھے کہ تو اس کا مقبول ہے۔^①

شیخ علی بن ادریس یعقوبی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے مالک اللہ ﷻ نے اپنے سامنے کھڑا کیا^② اور مجھ کو اپنی کرامات سے چادر پہنائی جس کو اس نے آپ اپنی قدرت سے ازل میں بنایا تھا اور اس کو وہی لوگ پہنتے ہیں کہ جن کو وہ اپنی مہربانی سے پسند کرتا ہے۔^③

ہر دروازہ کھل گیا

شیخ ابوسعید قیلوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں مقامات توحید میں سے ایک مقام پر اترا مجھ کو وہاں پر قرار نہ آیا یہاں تک کہ مجھ پر اس کے احکام کے مقامات میں سے بعض مقامات نازل ہوئے۔ لیکن میں ان کے طے کرنے پر قادر نہ ہوا۔ میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہاں کیا ہے؟ تب میں نے خلیفہ کی روح سے مدد طلب کی۔ اپنی اور ان کی ہمت کو لیا۔ میری روح اور ان کی روح ملی۔ اس وقت میں نے وہ منازل طے کئے اور اس مقام کو طے کیا۔ مجھ کو اس کے جمیع احکام ظاہر ہو گئے۔

پس شیخ خلیفہ میرے اصحاب میں سے اعلیٰ ہمت والے اور نفس کے لحاظ سے زیادہ خارق اور نظر کے لحاظ سے بیکتا ہیں۔

شیخ علی قرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ خلیفہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اے برادر! جب میری ہمت نے ان کی ہمت کو سہارا دیا اور میرا باطن ان کے باطن کی طرف کھنچا تو میرے احوال میں میرے لیے ایسا دروازہ کھلا کہ میں اس کی فراخی کا مالک نہ تھا پھر عالم غیب سے جو کام مجھ پر مشکل ہوتا یا درجات بلند کے کسی راز پر توقف ہوتا تو میں اس ٹھکانے کی طرف پناہ لیتا اور اس جذبہ کی طرف رجوع کرتا پھر ہر نکل میرے لیے فراخ ہو جاتی اور ہر دروازہ میرے لیے کھل جاتا۔^④

سترہ (17) مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت

شیخ ابوالحسن دحریمی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شیخ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کو اکثر بیداری و نیند میں دیکھا کرتے تھے۔

① بھجۃ الاسرار صفحہ نمبر 377-378 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② سامنے کھڑا کرنے کے معنی حقیقی مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ اللہ ﷻ کسی سمت میں مقید نہیں کہ کوئی اس کی مخالف سمت ہو۔ بات سمجھانے کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے گئے۔ (ابوحفظہ محمد جمل عطاری)

③ بھجۃ الاسرار صفحہ نمبر 377 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان ④ بھجۃ الاسرار صفحہ 378 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ایک رات حضور ﷺ کو سترہ (17) دلہہ دیکھا۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: کراے خلیفہ! تم گھبراؤ نہیں۔ بہت سے اولیاء میرے دیکھنے کی حسرت سے فوت ہو گئے۔ اے خلیفہ کیا تجھ کو وہ استغفار نہ بتاؤں جو تودعا میں مانگا کرو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: کہو:

(اللَّهُمَّ إِنَّ حَسَنَاتِي مِنْ عَطَاءِكَ وَسَيِّئَاتِي مِنْ قَضَائِكَ فَجَدِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ مَا قَضَيْتَ
وَأَمَحْ ذَلِكَ بِذَلِكَ جَلَيْتَ إِنَّ تَطَاعَ إِلَّا بِإِذْنِكَ أَوْ تَعْصِ إِلَّا بِعِلْمِكَ اللَّهُمَّ مَا عَصَيْتَكَ
إِسْتِخْفَانًا بِحَقِّكَ وَلَا إِسْتِهَانَةً بِعَذَابِكَ لَكِنْ بِسَابِقَةِ سَبْقٍ بِهَا عِلْمُكَ فَالْتَوْبَةُ إِلَيْكَ
وَالْمَعْذَرَةُ لَدَيْكَ)

میں کہتا ہوں کہ میں اس استغفار کو امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے اس سے لبا جانتا ہوں۔^①

ایک ماہ کی دوری سے بھائی دکھا دیا

شیخ ابو محمد حسن بن ابوالحسن علی بن محمد بن احمد تنوخی عراقی نہر ملکی بھٹوانے کہا میرے والد نے میرے دادا سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میرے بھائی نے ایک سال حج کیا۔ مجھ کو اس سے بڑی محبت تھی۔ اس کے دیکھنے کا بڑا شوق تھا پھر سفر کے ایک مہینہ بعد میرے دل میں اس کی طرف سے بڑا قلق پیدا ہوا۔

تب میں شیخ خلیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} کی خدمت میں نہر الملک پر حاضر ہوا اور میرا شوق بھائی کو دیکھنے کا بہت ہوا شیخ نے کہا اے محمد! کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے بھائی کو دیکھو؟ میں نے کہا بھلا یہ امر مجھے کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔

پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو میرے گھر کے دروازہ سے باہر نکال کر لے گئے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ قافلہ ہمارے قریب جا رہا ہے کوئی بیس (20) قدم کا فاصلہ ہے اور میں اعلانیا اس کو دیکھ رہا ہوں اور اپنے بھائی کو دیکھا کہ ایک اونٹ پر سوار ہے۔ تب تو میں کودا کہ اس تک پہنچ جاؤں مگر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تم ہرگز وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔

میں آپ کے ساتھ یہ نظارہ دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں میرے بھائی کو اونگھ آ گئی۔ وہ اونٹ پر سے گرا آپ کو دے اس کو زمین پر گرنے سے پہلے پکڑ لیا اور اونٹ پر بٹھا دیا پھر میری طرف لوٹ آئے۔ جب قافلہ چل دیا اور ہم سے غائب ہو گیا تو آپ قافلہ کے راستہ پر گئے۔ ایک رومال اور ایک لوٹا لے آئے اور مجھے لا کر دیا۔ یہ کہا کہ تیرے بھائی کے گرنے کے وقت یہ دونوں گر گئے تھے۔ میں یہ دونوں تمہارے لئے لے آیا اور بھائی کے دیکھنے سے میرے دل کو اطمینان ہو گیا۔

میں نے اس واقعہ کی وہ تاریخ اور دن لکھ لیا جب میرا بھائی (حج کر کے) آیا تو میں نے اس سے اس دن کا حال دریافت کیا۔ جس کو میں نے لکھ لیا تھا پھر اس نے کہا کہ میں اپنے کجاوہ پر سے گر پڑا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ شیخ خلیفہ رحمہ اللہ کی وجہ سے مجھ پر مہربانی نہ کرتا (تو مجھے سخت چوٹ لگتی) آپ نے مجھ کو زمین پر گرنے سے پہلے پکڑ لیا پھر مجھ کو میرے کجاوہ میں بٹھا دیا مجھے کسی قسم کی چوٹ نہ لگی۔

پھر آپ چل دیئے مجھے معلوم نہ ہوا کہ کہاں سے آئے تھے اور کہاں کو چل دیئے اس کے بعد میں نے ان کو نہ دیکھا۔ اس وقت میں اپنا رومال اور لوٹا کھودیا۔

راوی کہتا ہے کہ میں اٹھا اور اس کا رومال اور لوٹا لاکر اس کو دے دیا۔ جب اس نے دیکھا تو بڑا متعجب ہوا۔ پھر میں نے اس کو اپنا قصہ شیخ کے ساتھ اس دن کا سارا بیان کیا پھر ہم شیخ مکارم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نہر النہال میں آئے اور ان سے یہ قصہ بیان کیا وہ فرمانے لگے کہ جب شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے تمام مقامات گیند کی طرح لپیٹے جاتے ہیں تو پھر تمام زمین ان کے سامنے ذرہ کی طرح کیسے نہ ہو؟ راوی کہتا ہے کہ اس وقت شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور حاجیوں کی منزل میں ایک مہینہ کا راستہ تھا۔^①

تم متوکل نہیں ہو چلے جاؤ

ابو محمد حسن بن ابوالقاسم ابن محمد بن دلف حریری رحمۃ اللہ علیہ نے جس کا دادا ”ابن قوتا“ مشہور ہے۔ فرمایا میں نے اپنے دادا سے سنا وہ فرماتے تھے کہ بغداد کے ہمارے بعض اصحاب صالحین کی حکایت بیان کرتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات صبح کے وقت جا کا اور اللہ تعالیٰ سے اس امر پر بیعت کی کہ میں مسجد جامع رصافہ میں ایسا متوکل ہو کر بیٹھوں گا کہ مجھے مخلوق میں سے کسی کو پتہ نہ چلے پھر میں اسی وقت جامع مسجد میں آیا اور اس میں ہیر، منگل، بدھ تک بیٹھا میں نے اس میں کسی مرد کو نہ دیکھا اور نہ کچھ کھانا کھایا۔ آخر مجھے بڑی بھوک لگی میں گرنے سے ڈر گیا اور اپنے نکلنے کو کمرہ سمجھا۔ مجھے اس بات کی خواہش ہوئی کہ ٹھنڈا ہوا گرم گوشت ہو اور اضافی روٹی ہو۔ برنی کھجور ہو۔ اس وقت اس خیال میں تھا کہ اتنے میں محراب کی دیوار پھٹی اس میں سے ایک بدوی شکل کا مرد ظاہر ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رومال تھا۔ اس نے اس کو میرے سامنے رکھ دیا اور کہنے لگا کہ تم کو شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اپنی مرغوب شے کھا لو اور یہاں سے نکل جاؤ تم متوکلین میں سے نہیں ہو۔

پھر وہ شخص مجھ سے غائب ہو گیا۔ میں نے رومال کھولا تو کیا دیکھا ہوں کہ اس میں گرم بھنا گوشت ہے اور اضافی روٹی اور کھجور برنی موجود ہے۔ میں نے وہ کھانا کھایا اور باہر نکل آیا پھر تھرا ملک میں شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو پہلے ہی سے مجھے فرمایا: کہ اے شخص! مرد کو لائق نہیں کہ جب تک باطن و ظاہر کے اپنے تمام علاقے مضبوطی کے ساتھ قطع نہ کرے متوکل ہو کر بیٹھے ورنہ ترک اسباب میں گناہ گار ہوگا۔^②

آپ کا وصال

آپ نہر الملک کے ایک گاؤں میں جس کو ”قریۃ الاعراب“ کہتے ہیں جو کہ عراق کی زمین میں ہے رہتے تھے اور نہر الملک کو وطن بنالیا تھا۔ یہاں تک کہ وہیں فوت ہوئے ابتداء ہی سے وہیں رہتے تھے۔ یہاں تک کہ بڑی عمر کے ہو گئے۔ ان کی

① بھجۃ الاسرار صفحہ 378,379 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 379 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

قبر بھی وہیں ہے جس کی اعلانیہ زیارت کی جاتی ہے۔ وہاں پر آپ کی بڑی شہرت ہے۔

جب ان کی وفات کا وقت آیا تو کلمہ شہادت پڑھا خوشی کے مارے ان کا چہرہ بٹاش ہوا کہنے لگے یہ محمد ﷺ اور ان کے اصحاب ہیں جو مجھے اللہ ﷻ کی رضا مندی اور رحمتوں کی خوش خبری سناتے ہیں پھر کہا کہ یہ فرشتے ہیں جو مجھے جلدی کریم کی جناب میں لے جانا چاہتے ہیں پھر بنے اور کہا کہ جب حق جل جلالہ اپنے مومن بندہ پر اس کی روح کے قبض کے وقت تجلی کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے:

يَا بَتُّ النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكَ رَاضِيَةً مُّرَضِيَةً ﴿١﴾

”یعنی اے اطمینان والی روح اپنے پروردگار کی طرف خوش اور پسندیدہ ہو کر چلی آ۔“^①

اور ابھی آیت کی تلاوت پوری نہ ہوئی تھی کہ آپ کی روح پرواز کر گئی۔^②

جنازہ کے وقت ندا آئی

اور جب ان کو چار پائی پر نماز جنازہ کے لیے رکھا گیا تو اطراف سے ایک بلند آواز آئی۔ جس کا منادی معلوم نہ ہوتا تھا اور وہ کہتا تھا اے گروہ مسلمانان انما ز پڑھو حبیب قریب پر اور یہ دن ہے جس پر گواہی دی گئی ہے۔

اور ”یعقوباً“ میں ایک اور شیخ تھے جن کا نام بھی ”خلیفہ“ تھا۔ وہ شیخ علی بن ادریس رحمہ اللہ کے مریدوں میں سے تھے۔ وہ اپنے شیخ ابن ادریس رحمہ اللہ سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور ”یعقوباً“ میں دفن ہوئے تھے۔ جب شیخ علی بن ادریس رحمہ اللہ پر حال وارد ہوتا تو کہتے کہ اے رب! خلیفہ کے لیے بھی ایسا ہی عنایت ہو سو وہ اس شیخ کے بعد ہوئے ہیں جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔^③

ہوا میں ملاقات ہوتے دیکھا

شیخ خلیفہ نہر مکی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ ”ملک سواد“ میں گزرا میں نے اپنے شیخ کو ہوا میں بیٹھے ہوئے پایا۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا آپ ہوا میں کس لیے بیٹھے ہیں؟

کہا اے خلیفہ! میں نے ہوا کی مخالفت کی اور تقویٰ کی سواری کی پھر میں نے ہوا میں سکونت کی۔

راوی کہتا ہے کہ پھر میں شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی زیارت کے لیے ان کی رباط میں جلسہ میں آیا تو میں نے ان کو بھی قبہ میں ہوا میں بیٹھے ہوئے پایا اور اس شخص کو جو ہوا میں دیکھا تھا وہ ان کے سامنے متواضع بیٹھا ہوا ہے پھر اس شخص نے کلام کیا اور آپ سے احکام حقائق میں پوچھا پھر دونوں نے معارف میں ایسا کلام کیا کہ میں اس کو کچھ نہ سمجھا پھر شیخ کھڑے ہوئے۔ میں نے اس شخص سے خلوت کی۔ اس سے کہا کہ میں تم کو یہاں دیکھتا ہوں؟

① پارہ المعجز 27

② بہجۃ الاسرار صفحہ 379 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 380 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

انہوں نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اور میرے لیے ولی برگزیدہ یا حبیب مقرب نہیں مگر اس کے لیے یہاں تردد و استمداد ہے۔

میں نے اس سے کہا کہ میں تم دونوں کا کلام نہیں سمجھا۔ اس نے کہا کہ ہر مقام کے لیے احکام ہوتے ہیں۔ ہر حکم کے لیے معافی، ہر معافی کے لیے عبادت ہوتی ہے جس سے اس کو تعبیر کیا کرتے ہیں۔ عبادت کو وہی سمجھتا ہے جو اس کے معافی سمجھتا ہو۔ معافی کو وہی سمجھتا ہے جس نے اس کے حکم کی تحقیق کی اور حکم کی تحقیق وہی شخص کرتا ہے کہ جو مقام مشارالہ تک پہنچ چکا ہو۔

میں نے ان سے کہا کہ میں نے آپ کو شیخ کے سامنے جس قدر متواضع دیکھا ہے اور کہیں نہیں دیکھا؟

انہوں نے کہا کیوں ایسے شخص کے سامنے متواضع پیش نہ آؤں جس نے مجھے والی اور متصرف بنایا۔

میں نے کہا آپ کو کیسا والی اور کس میں متصرف بنایا۔

کہا کہ مجھ کو ان سو (100) غائب مردوں پر جو کہ ہوا میں رہنے والے ہیں اور جن کو وہی دیکھ سکتا ہے جسے خدا چاہے پھر یہ آیت

پڑھی:

﴿وَمَا نَنْتَظِرُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ﴾

”یعنی ہم نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے۔“^①

مجھے ان کے احوال میں قبض وسط میں متصرف کر دیا ہے۔^②

شیخ عبدالقادر کے بارے کلام

ابن دہبی رحمہ اللہ نے کہا پھر شیخ خلیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے اولیاء ابرار ابدال اور ان کے زمانہ کے اور کم درجہ ولیوں میں حکومت کا ہار پہنا ہوتا ہے جو ان کے احوال و اسرار کو شامل ہے۔ وہ زمین کے جس طرف دیکھتے ہیں وہاں کے رہنے والے مشرق و مغرب کی زمین کے آخر تک ان کی ہیبت نگاہ سے ڈرتے ہیں۔ ان کی نظر کی برکت سے اپنے احوال میں زیادتی کے امیدوار ہیں اور ان کے غلبہ ہیبت سے اپنے حالات کے سبب کا خوف کھاتے ہیں۔^③

(29) شیخ ابوالحسن جوہی رحمہ اللہ

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور بڑے عارفین میں سے ہیں۔ صاحب کرامات طاہرہ۔ مراتب قرب میں ان کا مقام اعلیٰ تھا۔ عوالم غیب میں ان کی نظر خارق تھی۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف ظاہر کیا ہے۔ وجود میں تصرف دیا۔

① پارہ سورہ : مریم : 64

② بہجۃ الاسرار صفحہ 381 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 381 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ جوہی نسبت ”جوہی“ کی طرف ہے جو کہ دریائے دجلہ کے قریب واقع ہے۔ (ابو حنظلہ محمد بن اسماعیل عطاری)

احوال نہایت میں ان کو قدرت دی۔ اسرار ولایت کا ان کو ہار پہنایا ہے عادات کو ان کے لیے بدل دیا۔ ان کے ہاتھ پر کرامات ظاہر کی ہیں۔ ان کو مغیبات کے ساتھ ناطق کیا ہے۔ ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کیا ہے۔^①

آپ کا مقام و مرتبہ

اللہ ﷻ کی محبت سے دلوں اور سینوں کو ہیبت سے بھر دیا ہے۔ سرداروں کے سردار۔ علم، عمل، زہد، تحقیق و ریاست کے لحاظ سے اللہ ﷻ کی طرف بلائے والوں کے امام ہیں۔ وہ شیخ ابوالحسن علی بن ابیہی مہدیؑ کی محبت میں رہے ہیں۔ ان کی حال کے ساتھ خدمت کی ہے۔ انہیں کی طرف وہ منسوب تھے ”شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر مہدیؑ“ کی خدمت میں اکڑ آیا کرتے تھے۔ مدت تک ان کی خدمت کی اور عراق کے بڑے بڑے مشائخ سے ملاقات کی تھی۔ جیسے شیخ بقا بن بطو مہدیؑ، شیخ ابو محمد عبدالرحمن طفسوچی مہدیؑ، شیخ ابوسعد قیلوی مہدیؑ وغیرہم ان کے وقت اس شان کی ریاست بلاد و جلد اور اس کے آس پاس میں ان تک پہنچی ان کی محبت میں اکابر کی ایک جماعت نے تخریج کی ہے۔

انہیں کی طرف شیخ ابو محمد عبدالرحمن بن حبیش بغدادی مہدیؑ منسوب ہیں۔ انہیں کی محبت سے انہوں نے نفع حاصل کیا ہے۔ علماء کی ایک جماعت ان کی شاگرد ہوئی ہے۔ مشائخ و علماء نے ان کی بزرگی و احترام پر اجماع کیا ہے۔ ان کی فضیلت کا اقرار کیا ہے۔ ان کی عدالت کو ظاہر کیا ہے۔ ان کے مناقب کا ذکر کیا ہے۔

وہ شریف الاخلاق، اکمل آداب والے، اجمل صفات، احسن خصلت تھے۔ احکام شرع میں ہمیشہ اسلاف کے طریقے پر رہنے کا اہتمام کرتے تھے۔^②

آپ کا عارفانہ کلام

معارف: میں ان کا کلام بلند تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

معرفت: یہ ہے کہ اللہ ﷻ کے ساتھ زعمہ رہے۔

محبت: یہ ہے کہ دل سے سوائے حبیب کی محبت کے ساری محبتیں جاتی رہیں۔

زہد: یہ ہے کہ دنیا کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھے۔ عزت و کنارہ کشی کے لیے اس سے اعراض کرے۔ جس نے دنیا میں سے کسی چیز کو اچھا سمجھا تو اس نے اس کی قدر پر خبردار کیا۔

شکر: کا شکر خدا کی محبت ہے اور اس سے ڈرنا ہے۔ زبان کا ذکر کفارات و درجات ہیں۔ دل کا ذکر منزلت و قرب ہیں۔ جس کے نزدیک ماسوائے اللہ سب برابر ہوں پھر اس نے معرفت پالی۔

① بہجة الاسرار صفحہ 381 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 381 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

تقویٰ: یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ ہاتھ پاؤں کی حفاظت۔ مخلوق کے ساتھ حسن معاشرت کے حفظ ظاہر میں موافق ہو۔ اللہ کے زیادہ پہچاننے والا اس کے احکام میں زیادہ مجاہد ہوگا اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کی زیادہ پابندی کرتا ہوگا۔^①

آپ کے اقوال

(وَبِكَاءُ الزَّاهِدِينَ بِعُيُونِهِمْ وَبِكَاءُ الْعَارِفِينَ بِقُلُوبِهِمْ)

”زاہدوں کا رونا آنکھوں سے ہوتا ہے۔ عارفین کا رونا دل سے ہوتا ہے“

ہر مجلس کا اخلاص میں نقصان یہ ہے کہ وہ اپنے اخلاص کا خیال رکھے اور جب اللہ ﷻ ارادہ کرتا ہے کہ کسی بندہ کو مجلس سے ہٹا دے اس کے اخلاص سے اس کے اخلاص کو دیکھنا دور کر دیتا ہے۔ پس یہ سچا مجلس ہے۔

اصل وصال: یہ ہے کہ ماسوا اللہ ﷻ کی طرف التفات چھوڑ دے۔

افضل فقر: یہ ہے کہ اپنے قصور کو پہچانے اور نقصان پر اصل ثابت رہنا یہ ہے کہ اللہ ﷻ کی طرف ہمیشہ احتیاج رہے۔

علماء کا بگاڑ دو وجہ سے ہوتا ہے۔

لَا يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ

ایک یہ کہ اپنے علم کے موافق عمل نہیں کرتے

يَعْمَلُونَ بِمَا لَا يَعْلَمُونَ

دوم یہ کہ اس پر عمل کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔

مرید کی آفت یہ ہے کہ اپنے نفس کی مدد میں غصہ میں آنا اور مجید کا ایسے شیخ کے سامنے ظاہر کرنا جو کہ سردار نہ ہو۔ ہر شخص سے محبت کرنا۔

جب فقیر دنیا کی زیادتی طلب کرے تو یہ اس کے ”ادبار“ کی علامت ہے شقاوت کی تین علامتیں ہیں کہ ① علم دیا جائے اور عمل سے محروم رہے ② عمل دیا جائے اخلاص سے محروم رکھا جائے ③ عارفین کی محبت نصیب ہو مگر ان کی عزت سے محروم ہو۔ علم پناہ ہے اور جہالت دھوکا ہے۔ صدق امانت ہے اور عذر غم ہے صلہ رحم بقا ہے قطع رحم کرنا مصیبت ہے۔ صبر شجاعت ہے۔ جرأت ضعف ہے کذب عجز ہے صدق قوت ہے۔ عمل تجربہ ہے۔ ایسے ہی شخص کی محبت کر کہ تجھ میں اور اس میں تحفظ کا بار جاتا رہے اور وہ تجھ کو آداب شرع اور تیری غفلت کے وقت حفظ حال پر خبردار کرتا رہے۔^②

شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے کلام

شیخ علی بن الہتی جیلانی ہمارے تو شیخ عبدالقادر جیلانی زیدران میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ وہاں پر شیخ بقا بن

① ملخص صفحہ نمبر 382 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② ملخص صفحہ نمبر 382 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بلو، شیخ ابوسعید قیلوی، شیخ ابوالعباس احمد بن علی جوہی سرسری رحمہ اللہ جمع ہوئے پھر شیخ علی بن الہیسی رحمہ اللہ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ دسترخوان بچھائے۔ اس نے دسترخوان بچھایا اور حیران ہوا کہ کس سے ابتداء کرے پھر روٹیوں کو اپنے سامنے رکھ لیا اور اپنے ہاتھ میں بہت سی روٹیاں لیں۔ ان کو چھوڑ دیا اور ان کے چاروں طرف ایک دم چکر دیا کہ جس میں بعض حاضرین کو بعض پر مقدم کرنا نہ ہوا اس پر شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے شیخ بن الہیسی رحمہ اللہ سے کہا کہ تمہارا خادم دسترخوان کو ایک دم بچھانے میں کیا ہی بادل ہے۔

شیخ علی بن الہیسی رحمہ اللہ نے کہا کہ: (أَنَا وَهُوَ غَلَامُكَ) ”میں اور میرا خادم آپ کے غلام ہیں۔“
پھر ابوالحسن رحمہ اللہ کو حکم دیا کہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی خدمت کرے۔ ابوالحسن رحمہ اللہ تو بیٹھ کر رونے لگا۔ تب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ وہ اسی پستان کو دوست رکھتا ہے جس سے اس نے دودھ پیا ہے۔ اس کو حکم دیا کہ تم اپنے شیخ علی بن الہیسی رحمہ اللہ کی خدمت کرو۔^①

شیطان کو قید کر لیا

شیخ مسعود حارثی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں اور شیخ عبدالرحمن بن حبیش اور عمران زیدی و دورانی رحمہ اللہ نے شیخ ابوالحسن جوہی رحمہ اللہ کی زیارت کا قصد کیا۔ جب ہم ”جوسق“ کے درجہ مقابل پر گزرے تو وہاں پر ہم نے ایک شخص بد شکل سخت بد بودار کوزنجیروں اور طوقوں میں جکڑا ہوا دیکھا۔ اس نے ہم کو پکارا تو ہم اس کی طرف لوٹ کر گئے۔ اس نے ہم سے کہا کہ جب تم شیخ ابوالحسن جوہی رحمہ اللہ کے پاس جاؤ پھر میرے چھڑانے کے لیے ان سے درخواست کرو کیونکہ انہوں نے مجھ کو یہاں قید کر دیا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو میں حرکت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جب ہم شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ کی خدمت میں داخل ہوئے تو ہم نے قصد کیا کہ آپ سے اس کے بارے میں سوال کریں۔

انہوں نے پہلے ہی سے کہا کہ تم مجھ سے اس کے بارے میں سوال مت کرو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ وہ ان فقرائے کے پاس جو ہمارے پاس قطع تعلق کر کے بیٹھے ہیں آتا ہے اور ان کو پریشان کرتا ہے وہ جب ان کے احوال میں کچھ تشویش ڈالنا چاہتا تھا تو میں اس کو منع کرتا تھا اور خوف دلاتا تھا پھر وہ قسم کھاتا تھا کہ آئندہ نہ آؤں گا جب اس نے کئی دفعہ ایسا کیا تو میں نے اس کو قید کر دیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔^②

راستے کی تمام باتیں بتادیں

شیخ ابوالحسن علی نانہائی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے اصحاب کی جماعت کے ساتھ ”جوسق“ میں شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ کی زیارت

① بہجۃ الاسرار صفحہ 383 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 383 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان شیطان کو باغیہ لیتا اللہ والوں کے لئے بڑی بات نہیں۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں بھی

تذکرہ موجود ہے۔ (ابو حنظلہ عمرا جمل عطاری)

کا قصد کیا۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے پھر انہوں نے ہم کو وہ ساری باتیں کھول کر بیان کر دیں کہ جو راستہ میں ہم کو پیش آئیں تھی۔ جو کچھ ہمارے ہر ایک کے دل میں خطرات گزرے تھے وہ سب واضح کر دیئے۔ ہم نے آپ کے پاس رات کاٹی تو رات کے وقت ہو لکے۔ ہم سب نے کوشش کی کہ ہم ان کو ماریں مگر ہم قادر نہ ہوئے صبح کے بعد ہم میں سے ایک نے ان سے پوچھا کہ اے میرے سردار! جب کسی شخص کو اللہ ﷻ کے نزدیک مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو کیا اس کا مرتبہ تمام شہر کو شامل ہوتا ہے۔ آپ نے کہا ہاں ان کے چو پاؤں اور حشرات حتیٰ کہ پھوسوں تک کو شامل ہوتا ہے۔^①

جھکی ہوئی کمر کو سیدھا کر دیا

شیخ ابو محمد عبدالرحمن بن حبیش بغدادی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں اپنے شیخ ابوالحسن جو سنی رحمہ اللہ کے ساتھ ”جوسق“ میں مجلس سامع میں حاضر ہوا۔ اس میں مشائخ و علماء و صلحا فقہرا کی ایک جماعت تھی تو ال نے اشعار پڑھے:

راوی کہتا ہے کہ تب شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ خوش ہوئے اور ایک کبڑے مرد سے جو وہاں پر تھا معافۃ کیا تو اس کا قد سیدھا ہو گیا اور لنگڑا بن جاتا رہا اور وہ دن تھا کہ ”جوسق“ میں لوگوں کا مجمع تھا۔^②

کھجوریں آوازیں دینے لگیں

یحییٰ بن محفوظ مشہور ابن الدہقی رحمہ اللہ بغداد میں فرماتے تھے کہ میں ایک سال جوسق میں ظہر کے وقت گیا تو ابوالحسن جو سنی رحمہ اللہ کو جنگل کے میدان میں دیکھا کہ وہاں پر ان کا غم خوار کوئی اس کے سوا نہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دائیں بائیں و جد کرتے پھرتے تھے اور اشعار پڑھتے تھے۔ پھر دیر تک روتے رہے اور اشعار پڑھے۔ پھر بڑے چلائے اور غش کھا کر گر پڑے۔ جب ان کو افاقہ ہوا پھر اشعار پڑھنے لگے پھر ان کا چہرہ خوشی اور سرور سے دمک اٹھا اور شعر پڑھنے لگے:

راوی کہتا ہے کہ وہاں پر دو کھجوروں کے درخت تھے۔ ایک تو پھل دار تھی اور دوسرا وہ تھی جس کی جڑ خشک ہو گئی تھی۔ اس کا پھل منقطع ہو گیا تھا پھر میں نے پھل دار کھجور کی طرف سے آواز سنی۔ وہ کہتی ہے کہ ابوالحسن! میں تم سے اللہ ﷻ کی قسم دے کر درخواست کرتی ہوں کہ آپ میری کھجوریں کھائیں پھر آپ نے ہاتھ بڑھایا تو اس کی شاخیں جھک آئیں حتیٰ کہ ان میں سے آپ نے کھجوریں کھائیں پھر میں نے خشک کھجور کی طرف سے آواز سنی۔

وہ کہتی کہ اے ابوالحسن! میں آپ کو اللہ ﷻ کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ میرے پاس آ کر آپ وضو کریں پھر اس کے نیچے ایک چشمہ پانی کا جاری ہو گیا پھر آپ نے اس سے وضو کیا اور اس سے پانی پیا تب وہ کھجور سرسبز ہو گئی۔ اس وقت اس کو پھل آ گیا پھر وہ چشمہ بند ہو گیا۔

① بہجة الاسرار صفحہ 384 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 384 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ وہاں سے لوٹے اور فرماتے تھے کہ اے میرے مولیٰ! جس سے تو غائب ہوتا ہے اس سے ہر شے غائب ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں کبھی اس موقع پر جایا کرتا اور اس وقت کو یاد کرتا تو روتا تھا اور وہ کھجوریں شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کے تبرک کی وجہ سے کھاتا وہ کھجوریں عراق کی بہترین کھجوروں میں سے تھیں۔^①

آپ کا وصال

آپ جو سق میں رہتے تھے جو کہ نہر دجلہ پر عراق کی زمین میں ہے وہ ہمیشہ اسی میں رہتے تھے یہاں تک کہ وہیں بڑی عمر میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے وہیں آپ کی قبر ہے جس کی اعلانیہ زیارت کی جاتی ہے ان کی وفات جہاں تک مجھے معلوم ہے شیخ مکارم نہر خالصی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے پہلے ہوئی ہے ان کا لقب لکڑے پن کی وجہ سے ”ابو عراج“ تھا۔^②

عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا مثل نہیں دیکھا

شیخ عارف ابوالفضل اسحاق بن احمد علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابوالحسن جو سق رحمۃ اللہ علیہ سے وہاں پر ساوہ کئی دفعہ فرماتے تھے میرے کان بہرے ہو جائیں اور فرماتے:

(عَمِيْتُ عَيْنَايَ اِنْ كُنْتُ رَاَيْتُ مِثْلَ سَيِّدِي الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ)

”میری آنکھیں اندھی ہو جائیں اگر میں نے سید شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اور کسی کو دیکھا ہے۔“^③

(30) شیخ ابو عبد اللہ محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ مصر کے مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ عارفین مذکورین کے بڑوں میں سے ہیں، بڑے کامل و متحقق ہیں صاحب کرامات ظاہرہ۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور عالم میں تصرف دیا ہے۔ اسباب کو ان کے لئے بدلا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر عجائب ظاہر کئے ہیں ان کو حکمتوں کے ساتھ گویا کیا۔ ان کی زبان پر فوائد جاری کئے ہیں دلوں کو ان کی محبت سے اور سینوں کو ان کی ہیبت سے بھر دیا۔ ان کو سالکین کا پیشوا صادقین کے لئے حجت بنایا ہے۔

وہ اس شان کے ایک رکن ہیں۔ اس کے سرداروں کے امام، اس کے روساء کے سردار اور اس طرف بلانے والوں کے صدر ہیں علم و عمل، زہد و ورع، توکل، تحقیق، تمکین، ہیبت، جلالت میں اس کے احکام کے مشہور عالم ہیں۔^④

① بھجۃ الاسرار صفحہ 384, 385 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② ملخص بھجۃ الاسرار صفحہ 385 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 385, 386 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بھجۃ الاسرار صفحہ 385, 386 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں نے قیامت کو دیکھا ہے ﴿١﴾

یہ وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے قیامت کو دیکھا وہاں پر لوگوں کے مراتب اور مقامات انبیاء علیہم السلام کو دیکھا۔ میں نے اعمال کی صورتوں کو جس طرح لوگوں پر ظاہر ہوں گی دیکھا ہے، برزخ کو دیکھا اور جو مردوں کا وہاں پر حال ہے دیکھا۔ ایک شخص کو میں نے دیکھا جس کو میں پہچانتا تھا وہ میرے پاس اپنی بد حالی کی شکایت کرتا تھا مجھے اس کے مرنے کی خبر نہ تھی۔ میں نے اس کا حال پوچھا تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ مر گیا ہے۔ ﴿٢﴾

دنیا جو ان عورت کی شکل میں خدمت کرتی ﴿٣﴾

آپ فرماتے کہ مجھ کو دنیا ایک بڑی خوبصورت جوان عورت کی شکل میں دکھائی دی۔ اس کے ہاتھ میں جھاڑو ہے اور وہ مسجد میں جس میں کہ میں تھا جھاڑو دے رہی ہے میں نے اس سے کہا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا میں اس لئے آئی ہوں کہ آپ کی خدمت کروں۔

میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! اس نے کہا میں ضرور خدمت کروں گی پھر میں نے اس کی طرف لکڑی سے اشارہ کیا جو میرے پاس تھی اس کے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ بڑھیا بن گئی اور مسجد میں جھاڑو دینے لگی پھر میں اس سے غافل ہو گیا تو وہ پھر ویسے ہی بن گئی میں نے پھر اس کو نکالنا چاہا تو وہ پھر بڑھیا بن گئی۔ تب اس پر میں نے رحم کھایا اور اس سے غافل ہو گیا پھر وہ جوان بن گئی میں اس پر خفا ہوا اور اس سے گھبرایا وہ کہنے لگی۔ آپ کچھ کریں میں آپ کی خدمت کروں گی اور ایسا ہی میں نے آپ کے بھائیوں کی خدمت کی ہے۔

پھر اس دن سے مجھ پر کوئی اسباب مشکل نہیں ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھ پر قرآن عزیز کے باطنی حقائق کھل گئے ہیں اب اس کے اسرار پر مطلع ہوا ہوں۔ ﴿٤﴾

مشائخ کے آپ کے بارے میں خیالات ﴿٥﴾

آپ مغرب و مصر کے بڑے بڑے مشائخ سے ملے ہیں اور ان کی بہت سی کرامات دیکھی ہیں۔ ان سے ان کے بڑے بڑے ابتدائی حالات اور ان کے واقعات روایت کئے ہیں۔

اور فرمایا کہ میں قریباً چھ سو (600) مشائخ سے ملا ہوں ان میں سے چار مشائخ کی پیروی کی ہے۔ شیخ ابوزید قرطبی رحمہ اللہ شیخ ابو الریح سلیمان بن عمر کیانی ماتمی رحمہ اللہ شیخ ابوالعباس خزرجمی رحمہ اللہ شیخ ابواسحاق ابراہیم بن طریف رحمہ اللہ۔ ﴿٦﴾

آپ شیخ ابو مدین رحمہ اللہ سے بھی ملے ہیں اور ان کے پاس رہے ہیں۔ ان کے مناقب بیان کئے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ میں شیخ

﴿١﴾ بھجۃ الاسرار صفحہ نمبر 386 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

﴿٢﴾ بھجۃ الاسرار صفحہ نمبر 386 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان ﴿٣﴾ بھجۃ الاسرار صفحہ نمبر 387 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ سے ”جباہ“ میں ملا ہوں میں ان کے پاس رہا ہوں ان کی مجلس میں حاضر رہتا تھا ان کا کلام سنا کرتا تھا اور یہ بھی کہا ہے کہ شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے باطن سے میری طرف دیکھا کرتے تھے۔ ان کے مشائخ ان کے کلام کو سنا کرتے تھے اور اس کو بڑا سمجھا کرتے تھے۔

یہاں تک کہ شیخ ابو اسحاق بن طریف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ لوگ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کو میری طرف منسوب کرتے ہیں۔ واللہ میں نے اس سے زیادہ نفع حاصل کیا ہے بہ نسبت اس کے کہ اس نے مجھ سے نفع حاصل کیا ہے اس کے سبب مجھ کو بہت سے انکشاف ہوئے ہیں

اور شیخ ابو ربیع ماتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ مجھ کو قرشی رحمۃ اللہ علیہ کے دیکھنے سے وہ امور یاد آ گئے جو چالیس (40) برس سے مجھ پر غائب تھے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے کسی کو ایسا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا جس طرح کہ اس قرشی کی زبان کرتی ہے۔ شیخ ابو العباس احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض ان مشائخ سے سنا جن کی ہمدی کی جاتی ہے وہ فرماتے تھے کہ مشائخ قرشی اس طریق کو نہیں جانتے جس پر شیخ قرشی رحمۃ اللہ علیہ چلے ہیں۔

ان کے وقت میں مصر میں اس طریق کی ریاست ان تک پہنچی ہے۔ دیار مصر یہ میں ان کے سبب مریدین صادقین کی عمدہ تربیت ہوئی ہے۔ ان کی صحبت سے بڑے بڑے اکابر نے تخریج کی ہے۔ جیسے قاضی القضاۃ عماد الدین سکری رحمۃ اللہ علیہ شیخ علامہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ ابوالحسن علی بن ابولفحائل ہند اللہ مشہور ابن الحرمی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالنظاہر محمد بن حسین انصاری خطیب رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالعباس احمد بن علی قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ①

ان کے فیض یافتہ

بہت سے صاحبان احوال ان کے شاگرد ہوئے ہیں۔ علماء کی ایک جماعت ان کی طرف منسوب ہوئی ہے۔ بہت سے علماء و فقراء ان کے پاس جمع ہوئے ہیں ان کے کلام و صحبت سے نفع حاصل کیا۔ ہر ایک طرف سے ان کا قصد کیا گیا۔ ان کی کرامات عالم اطراف میں نقل کی گئیں۔

وہ دانا، کریم، صاحب جمال، ادیب، اہل علم کے ساتھ تواضع کرنے والے اور ان کے دوست، ان کے اعلیٰ اخلاق و اشرف صفات تھے۔ وہ شریف قرشی ہاشمی تھے جذام کے ساتھ جنلا تھے اور موت سے کچھ مدت پہلے ان کو اس کا ضرر پہنچا تھا۔ شیخ ابوالعباس احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تعریف میں ایک کتاب لکھی ہے۔ جو ان کے زیادہ حالات دیکھنا چاہے وہ اس کتاب کو دیکھے۔ ②

① بھجۃ الاسرار صفحہ نمبر 387 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان
② اگر کسی صاحب علم کو اس کتاب کا نام یا تفصیلات معلوم ہوں تو ادارہ کو مطلع کریں۔ (ابو حنظلہ محمد اجل عطاری)

آپ کے روشن اقوال

جو شخص مرید کو اس کے حال سے لگاتا ہے اور اسی کو اس پر رد کرنے پر قادر نہیں تو وہ زیادتی کرتا ہے جو شخص مشائخ کی طرف عصمت کی آنکھ سے دیکھتا ہے وہ ان کے دیکھنے سے پردہ میں ہوتا ہے۔

شیخ کو یہ مناسب نہیں کہ مرید کو اسباب سے ٹکڑے کا حکم دے مگر اس صورت میں کہ وہ اس کو اٹھانے پر قادر ہو اور اس کی حفاظت میں حکومت رکھتا ہو۔

ولی کی علامت یہ ہے کہ جب اس کی عمر بڑھے تو اس کے عمل زائد ہو جائیں اور جب اس کا فقر بڑھ جاتا ہے تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے جب اس کا علم بڑھ جاتا ہے اس کی تواضع بڑھ جاتی ہے۔

جس کی توحید میں سنت ملی ہوئی نہ ہو تو وہ بدعتی ہے۔ فقرا ایک برتر ہے۔ جس کو انبیاء علیہم السلام اور بعض صدیقین کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ان کو وہاں کے دیکھنے نے غایت عجز پر ٹھہرا دیا ہے۔

ریاضت سے تہذیب اخلاق مقصود ہوا کرتا ہے نہ ورود احوال، اوقات انوار کے ساتھ آتے ہیں پھر خاص و عام اس سے انوار حاصل کرتے ہیں۔ جس کی ضرورت اس کا مولیٰ نہ ہو وہ اس تک نہیں پہنچتا۔

خوف اہل علم کا طریقہ ہے اور امید اہل عمل کا، جب مرید ایسے علم کو سنے کہ اس کا حال اس کو نہ پہنچے اور نہ اس کے منازل پر منازل سے پہلے اس سے کلام کرے تو اس کا یہ دعویٰ اس کو اس میں وارث بنادیتا ہے اور جس کا علم اس شان میں منازل و ذوق سے نہ ہو تو اس کی اقتدار نہ کرنی چاہئے۔

خواص کی علامات یہ ہیں کہ جب وہ کسی شے کو دیکھتے ہیں تو وہ ان پر چھوڑ دی جاتی ہے۔ جب وہ کسی شے کی طرف جھانکتے ہیں تو اس کو حرام سمجھتے ہیں جس شخص کو حرکات و سکنات کا علم نہ دیا جائے تو اس طریقے میں اس کی اقتداء مناسب نہیں۔ سمجھ قبول کی پہلی خصلت ہے۔ شیخ کو مرید کے ساتھ اس میں کلام کرنا چاہیے جو کہ اس کے مناسب ہو ورنہ اس پر فتنہ ہوگا۔ مرید کو وہی علم حاصل کرنا چاہیے جو کہ اس کے حال کے موافق ہو۔

وارادت خدا کی نعمتوں میں سے ہیں اور جب بندہ ان کے پردوں کا تقید فرمانبرداری اچھی طرح نبانہ سکے تو وہ جاتے رہتے ہیں اور جب جاتے رہتے ہیں تو پھر کم لوثتے ہیں۔

عبودیت یہ ہے کہ محل احتیاج میں ٹھہرے۔ عبودیت یہ ہے کہ خواہشوں اور اختیار کو کھودے۔ جو شخص الہام اور وسوسہ میں امتیاز نہ کرے اس کو سماع مباح نہیں۔

عارف وہ ہے کہ جس کے نزدیک تہریر قدرت و تدبیر حکمت دونوں برابر ہوں۔ احوال، اعمال کے ثمرات ہیں اور علوم، احوال کے ثمرات ہیں۔ جس کا علم حال سے نہ ہو تو وہ ناقل ہے۔ اصل علم توفیق و الہام ہے اور اس کا مادہ اطلاع و وسعت ہے۔ علماء کے مونہوں پر اللہ جل جلالہ کا ہاتھ ہے۔ وہ حق کے سوا اور کچھ نہیں بولتے۔^①

① یہاں ہاتھ سے مراد انسانوں کی مثل ہاتھ نہیں بلکہ منہ پر ہاتھ ہونے کا جو نتیجہ ہوتا ہے کہ اس سبب سے انسان بولتا نہیں یہاں وہ نتیجہ مراد لیا جائے گا۔

سالک کا ادب یہ ہے کہ ترک اختیار کرے یا عمل یا تہذیب خلق یا کوئی عبادت تو اپنے نفس پر سختی کرے اور اس کے ماسوا پر درگزر کرے کیونکہ جب نفس راحت دینے لگے پاتا تو عاجز، غم زدہ اور ست ہو جاتا ہے۔

جس شخص نے توکل کا پورا عہد کر لیا پھر اس کو صرف غیر کے بارے میں اسباب کے لیے کلنا مباح ہے جب کہ اس کے فرض میں خلل کا خوف ہو۔ جواں مردی یہ ہے کہ اپنے نفع کی بات چھوڑ دے اور جو فرض اس پر ہے اس کو پورا کرتا رہے۔

بڑی مشقت یہ ہے کہ بندہ پر نقصان آئے اور وہ اس کو نہ جانے۔ ہمت عمل نظر ہے۔ اس کے لیے ہر عمل و جہت میں بچ بولنے والی ہے۔ جس کے دل کا ایسا گواہ نہ ہو کہ اس سے اپنی حرکات میں شرم کرتا ہو تو اس کا کام پورا نہ ہوگا۔ جو شخص سنت پر نہیں چلتا وہ ہرگز اعمال کی میراثوں تک نہیں پہنچتا۔ فقر کے فوائد اور ثمرات یہ ہیں کہ بھوک اور بے چنگی کے درد کا وجود ہو اور ان دونوں سے لذت ہو اور یہ دونوں زائد ہوں اور ان میں اس کی رطبت ہو۔^①

قسم کھائی کہ کچھ نہ کھاؤں گا

شیخ ابوالعباس احمد بن علی بن محمد بن الحسن قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس "کتاب" میں کہ جس کو شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں لکھا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں شیخ ابواسحاق ابراہیم بن طریف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ان کی طرف ایک انسان آیا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ انسان کو جائز ہے کہ اپنے اوپر ایسی قسم کھالے کہ اس کو بغیر حصول مطلب نہ کھولے گا

انہوں نے جواب دیا کہ ہاں درست ہے اور حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے جو کہ بنی تفسیر کے قصہ میں ہے استدلال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا

[اَمَانَةٌ لَوْ اَتَانِي لَاسْتَغْفِرُ اللّٰهُ وَلَكِنْ اِذَا فَعَلَ بِنَفْسِي نَدْعُهُ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ فِيْهِ]

"دیکھو اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کے لیے خدا سے استغفار مانگتا لیکن جب اس نے خود ایسا کیا ہے تو ہم اس کو

چھوڑتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم بھیجے۔"^②

وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ سن لیا اور اپنے نفس سے پختہ عہد کیا کہ میں کچھ نہ کھاؤں گا مگر اس کی قدرت کے اظہار کے وقت تب تین دن تک ٹھہرا رہا اور اس وقت میں دکان میں اپنا کام کرتا تھا۔ اتنے میں میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے سامنے حاضر ہوا اس کے ہاتھ میں ایک برتن تھا۔ کہا کہ عشا تک صبر کر اس سے کھانا پھر مجھ سے غائب ہو گیا اور میں مغرب عشا کے درمیان اپنا وظیفہ پڑھ رہا تھا کہ دیوار پھٹی اور اس میں سے ایک حور نکلی جس کے ہاتھ میں وہی برتن تھا جو اس شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس کی شہد کی شکل تھی پھر وہ آگے بڑھی۔ اس نے مجھے اس میں سے تین دفعہ چٹایا۔ تب تو میں بے ہوش ہو گیا اور مجھ کو غشی طاری ہو گئی پھر مجھے ہوش آیا تو وہ چلی گئی تھی۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 388-389-390 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② صحیح رقم الحدیث مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اس کے بعد مجھے نہ کھانا اچھا معلوم ہوتا تھا نہ اس کے بعد کوئی شخص اچھا معلوم ہوتا تھا اور نہ مجھے لوگوں کی باتیں سننے کی طاقت رہی۔ اس حال پر میں ایک مدت تک رہا۔^①

پانی نہ ملنے میں بھی کوئی نشانی ہے

اور اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں منیٰ میں تھا مجھے پیاس معلوم ہوئی اور پانی نہ ملتا نہ میرے پاس پیسہ تھا جس سے میں خرید لیتا پھر میں کوئی کنواں دیکھنے کو چلا۔ ایک کنوئیں پر عجیبی لوگ جمع تھے۔ میں نے ان میں سے ایک کو کہا کہ میرے اس لوٹے میں پانی ڈال دے اس نے مجھے مارا اور میرے ہاتھ سے لوٹا لے کر دور پھینک دیا۔ میں اس کے لینے کو ایسے حال میں گیا کہ میرا دل شکستہ تھا پھر میں نے اس کو ایک حوض میں پایا جس کا پانی شیریں تھا۔ میں نے پانی پیا اور لوٹا بھر کر اپنے ساتھیوں کے لیے لیا۔ ان سب نے پیا میں نے ان کو سارا قصہ سنایا۔ تب وہ اس مکان کی طرف گئے کہ اس میں سے پانی نکلیں لیکن وہاں نہ پانی تھا نہ اس کا کوئی اثر تھا۔ پس میں نے جان لیا کہ یہ بھی کوئی نشانی ہے۔^②

بوقت ضرورت کھارا پانی میٹھا ہو گیا

اور اس کتاب میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں جدہ کے سمندر میں تھا میرے ساتھ ایک دوست تھا۔ اس کو سخت پیاس معلوم ہوئی۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ پانی کو میرے شملہ (چھوٹی چادر) کے عوض میں دے دے اور مجھ پر اس ڈبہ کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر کسی نے میرے پاس پانی نہ بھیجا۔ میں نے اس سے کہا کہ میرا یہ ڈبہ لے لے اور جہاز کے کپتان کے پاس لے جا۔ وہ اس کی طرف گیا اور اپنے ساتھ لوٹا لے گیا۔ جب وہاں گیا تو اس نے اس کو تھڑکا اور چلا دیا۔ وہ ایک جوان آدمی گھروں کا مالک تھا۔ اس لوٹے کو اس کے ہاتھ سے لے کر پھینک دیا۔ وہ سمندر میں گرا بلکہ جہاز میں گرا۔ وہ میری طرف آیا۔ میں نے اس کی ذلت و اکساری دیکھی اور سخت ضرورت دیکھی۔ میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس حال پر نہ چھوڑے گا۔

تب میں نے لوٹے کو لیا اور کھاری پانی سے بھر لیا۔ اس نے پیا حتیٰ کہ سیر ہو گیا پھر میں نے اس کے ہاتھ سے لیا اور پیا حتیٰ کہ میں بھی سیر ہو گیا اور ان لوگوں نے جو ہمارے آس پاس تھے اور ان کے پاس پانی نہ تھا پیا۔
میں نے ایک اور لوٹا بھر لیا اور اس سے آٹا گوندھ لیا۔ جب ہم اس سے حاجت پوری کر چکے تو اس کے بعد میں نے اس کو بھرا پھر اس کو کھاری پایا جیسا کہ پہلے تھا پھر میں نے جان لیا کہ جب ضرورت ثابت ہوتی ہے تو موجودات بدلا کرتے ہیں۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 391 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 391 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 391 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہنگے داموں خرید لیا

اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں انگوروں کے میدان میں گزر رہا تھا جب میں قریب گیا تو مجھ کو بعض پھلوں میں سے رونے کی آواز آئی پھر رونا زیادہ ہوا اور مجھ سے چلنا مشکل ہو گیا اور میں واپس آیا اور پکارنے والے کے پاس کھڑا ہوا تو آواز آئی کہ مجھ پر پھل ہے۔

اس کی قیمت دو درہم یا تین درہم تھی۔ ایک شخص نے اس کی قیمت اصلی قیمت سے زائد دی۔ وہ انگور شراب کے لیے نچوڑا کرتا تھا۔ میں نے کہا کہ اس نے زیادہ قیمت اس لیے دی ہے کہ یہ شراب نکالے ورنہ پہلے اس سے اور بہت سے پھل دار درخت ہیں کہ اس قیمت کو نہیں پہنچتے۔

اس نے میری بات نہ مانی نہ میری طرف متوجہ ہوا۔ تب میں نے ایسی قیمت سے کہ ان سے خریدا تھا خریدا لیا تھا۔ بس میرے پاس قیمت موجود نہ تھی میں نے اپنا کپڑا اتار دیا اس کی قیمت میں میں نے اس کو دے دیا مشتری کے ہاتھ سے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔^①

آدھا سیب سرخ آدھا کالا

یہ بھی اس میں لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں بعض مشائخ کی زیارت کو گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں ایک عورت صاحب کشف اور اہل علم ہے اگر تم اس سے ملے تو اچھا تھا پھر ایک بچے سے کہا کہ تم جاؤ اس سے کہہ دو کہ ہمارے پاس ایک بھائی ملنے کو آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں پر اس سے ملو۔

پھر ایک عورت آئی کہ اپنے کپڑوں میں چھپی ہوئی تھی، چلنے میں لاغر تھی پھر اس نے ان پر اور مجھ پر سلام کیا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ یہ ایک مرد ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے تعارف پیدا کرو۔ پھر ہماری ان کی باتیں ہونے لگیں۔

اس نے اپنے مکاشفات اور جو کچھ اس نے دیکھا تھا بیان کئے وہ باتیں کر رہی تھی کہ میں نے اس کی جیب میں سے رونے کی آواز سنی۔

میں نے کہا اے بی بی! جو کچھ تمہاری جیب میں ہے وہ مجھے دے دو۔

اس نے کہا کہ میری جیب میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اس میں سے نکال لو۔ اس نے ایک سیب نکالا۔ جس کا آدھا سرخ اور

آدھا سبز تھا۔

اس نے اپنے سر میں خوشبو مرکب (غالیہ) رکھی ہوئی تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ مجھ کو دے دو۔ اس نے کہا کہ میرا ارادہ ہے

کہ مشرق کی بعض عورتوں کو بطور تحفہ دوں۔

میں نے کہا تم وہاں نہ جاؤ گی میری فرض وہاں پر ہے۔ پھر اس نے مجھے وہ دے دیا۔ میں اس کو لے کر شیخ ابو زید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف گیا۔ انہوں نے اس کو کھالیا۔ پھر میں نے معلوم کر لیا کہ اس کا مجھ سے استخاضہ کرنے کا سبب یہ تھا وہ ولی سے ملنا اور گناہ کاروں کے مقام سے بھاگنا چاہتا تھا۔^①

خالی ہاتھ میں درہم تھا

اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میرے پاس ایک درہم تھا۔ میں نے اس لیے نکالا کہ آٹا خریدوں لیکن ایک سائل مجھے راستہ میں مل گیا پھر میں نے وہ درہم اس کو دے دیا پھر چلا تو میرا ہاتھ بند تھا۔ میں نے جو کھولا پھر اس میں ایک درہم پایا۔ میں نے اس سے آٹا خریدا اور گھر کی طرف لوٹ آیا۔^②

جو ملتا آٹا دیتا پھر بھی پورا نکلتا

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں شروع میں آٹا خریدتا تھا۔ اس میں سے راستہ بھر میں جو سائل ملتا دیا کرتا تھا اور جب گھر میں پہنچ کر اس کو توڑتا تو اس کو اسی قدر پاتا جس قدر کہ لیا تھا۔^③

یوسف آج رات نہ رونا

اس میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو طاہر محمد بن الحسین انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو ایک شخص نے خبر دی کہ اس کے دوست کا ایک لڑکا تھا۔ اس کو چار سال ہو گئے تھے کہ زیادہ رونے کی وجہ سے اس کے ساتھ سو نہیں سکتا تھا۔ اس سے کہا گیا اگر تم شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اس کو لے جاؤ کہ وہ اس کیلئے دعا مانگیں پھر بہتر ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ایسی بات ہے کہ جس میں دعا وغیرہ غیر مفید ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے دل میں پھر آیا کہ اگر میں ان کی خدمت میں لے جاؤں تو کیا خرچ ہے؟ وہ جامع مسجد میں جمعہ کے بعد آپ کی خدمت میں بچہ کو لے آیا اور اپنا حال بیان کیا اور ان سے التماس کی کہ وہ دعا مانگیں۔ تب آپ نے اس سے فرمایا: کہ اس کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا ”یوسف“ وہ بچے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کہا کہ (يَا يُوسُفُ لَا تَيْتِكَ الْيَلَّةُ) ”اے یوسف! آج کی رات مت رونا۔“

وہ کہنے لگا کہ میرے دل میں جو اس کا تردد رہا اور میں نے تعجب کیا۔ خیر میں اس کو گھر لے آیا۔ اس رات وہ صبح تک سوتا رہا۔ اس کی والدہ سے میں نے کہا کہ دیکھ اگر اس پر کوئی شے آتی تو میں اس کو نیند گمان نہ کرتا پھر ہم نے اس سے تعجب کیا اور بچہ کا یہی حال

① بہجۃ الاسرار صفحہ 392 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 392 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 392 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

رہا۔ یہاں تک کہ بڑا ہو گیا اور کبھی رونے کا نام تک نہیں لیا۔^①

نکاح کے بدلے حال بدلے گا

اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا تھا۔ وہ فرماتے تھے کہ جب میں نے نکاح کیا تو ایک دفعہ بازار میں جا رہا تھا اتنے میں ایک شخص کو راستہ میں کہتے ہوئے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ اس شخص نے نکاح کیا ہے اور ضروری ہے کہ اس کا حال بدل جائے۔ عنقریب وہ دیکھ لے گا پھر میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اس سال نہ کچھ کھانے کی چیز خریدوں گا اور نہ کچھ اسباب جمع کروں گا۔ یہاں تک کہ دیکھوں مجھے جس پر ڈرایا گیا ہے۔

پس وہ سال گزر گیا اور اس میں میں نے وہ فائدے اور برکتیں دیکھیں جس کا بیان نہیں کر سکتا۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے کسی کا محتاج نہ بنایا بلکہ مجھ پر اپنی عنایت کی۔ یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں مقامات طے تک پہنچا میں تین دن تک روزہ وصال رکھتا تھا اور اس سے زیادہ پراقتضائے بھوک حال کے مطابق گزار دیتا تھا۔ تین سے چار تک اور اس پر مجھ کو اختیار سے زیادتی کا اتفاق نہ ہوتا تھا۔ تھوڑے مقصود کی وجہ سے نہ مجھ کو کھانا چاہتا اور نہ ہی لباس اچھا معلوم ہوتا تھا۔ مجھ کو سال کے قریب گزر گیا اور مجھ پر صوف کا پرانا جبہ تھا۔ میں اس کو اپنے اوپر ملاتا تھا کہ کہیں میرا ستر نہ کھل جائے اور مکہ معظمہ میں مجھ پر ایک روئی دار جبہ تھا اس کے ستر کو میں نے پھاڑ دیا تھا تو جوئیں روئی میں پڑ گئی تھیں اور میں ان سے بہت تکلیف اٹھاتا تھا۔^②

اس سے زیادہ نفس کے لئے ہے

اس میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں غذا میں جسم کے قوام کی نسبت بحث کیا کرتا تھا اور اس کی بابت ان علماء سے جن کو میں ملتا تھا پوچھتا تھا۔ میرا یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ بہت دن تک میرا خالی پیٹ رہتا میرا نفس ضعیف ہو گیا۔ میرے سامنے کھانا لایا گیا۔ میں دل میں مراقبہ کرنے لگا کہ کس حد تک میری قوت بڑھتی ہے۔ میں نے لذت طعام پائی۔ میں چھ اوقیہ یا چار اوقیہ کے مقدار کھا گیا پھر میرا نفس ہوش میں آیا۔

میں نے طعام کی لذت پائی اس مقدار سے زیادہ کا ارادہ کیا تو میرے سامنے ایک ہاتھ میرے ہاتھ کے نیچے سے نکلا وہ چاہتا تھا کہ میرے ساتھ کھائے۔ میں نے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو وہ بھی بڑھا پھر میرا حال بد مزہ ہو گیا اور میری آنکھوں میں اندھیرا ہو گیا۔ مجھے قدرت نہ ہوئی کہ کچھ اس سے کھالوں میں وہاں سے اٹھ کھڑا ہوں۔ مجھ سے کہا گیا یہ تمہارے جسم کے قوام کی حد ہے اور اس کے ماسوا تمہارے نفس کے لیے ہے پھر میں اسی حال پر ایک مدت تک رہا۔ یہاں تک کہ میرا حال مضبوط ہو گیا اور جب میرے

① بہجۃ الاسرار صفحہ 392 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 392-393 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

پاس کوئی مہمان آتا اور میں اس کے ساتھ کھاتا تو وہ ہاتھ نہ دلا۔

شیخ ابوالعباس ابن القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم اس پر کس قدر صبر کر سکتے تھے؟ فرمایا کہ میں ایک دن رات صبر کرتا تھا۔ میرا حال ہمیشہ ایسا ہوتا تھا۔ میرا نفس ساکن تھا۔ میرے اعضاء نرم ہوتے تھے۔ زبان ڈاکر اور دل خوش تھا اس حال پر ایک مدت تک رہا۔^①

حجام کے کھانے میں آگ اور خون

یہ بھی اس میں کہا کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک گاؤں میں ایک شیخ نے ہماری ضیافت کی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کھاؤ۔ اس نے کہا کہ مجھے ہمت نہیں کہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاؤں کیونکہ میں اس کو آگ پاتا ہوں۔ میں نے اس کو کہا کہ میں بھی اس کو خون پاتا ہوں پھر ہم عذر کر کے چلے آئے۔ اس شخص کی نسبت پوچھا تو وہ حجام تھا۔^②

بوقت ضرورت انگلیاں نکل آتیں

اس نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابواسحاق بن طریف رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ شیخ ابوالعباس متلی رحمۃ اللہ علیہ ستر کے رہنے والے مردوں میں سے تھے۔ ان کی انگلیاں گری ہوئی تھیں۔ میرے دل میں خطرہ گزرا کہ ان سے پوچھوں استرا کیسے لیتے ہوں گے؟ پھر میں نے ان کو اس کی بابت پوچھا تو کہا کہ مت پوچھ میں نے ان سے کہا اے میرے سردار! آپ کو خدا کی قسم ہے ضرور بتلائیں۔ کہا کہ اے فرزند! جب مجھے اس بات کی حاجت ہوتی ہے تو میں کہتا ہوں اے میرے رب! تو جانتا ہے کہ یہ ایسا موقع ہے کہ اس پر اطلاع مشکل ہے کہ اس کے پاک کرنے پر میرے سوا اور کوئی نائب ہو پھر میرے ہاتھ میں سے انگلیاں اس قدر نکل آتی ہیں کہ میں استرا پکڑ سکتا ہوں۔ میں اپنی حاجت پوری کر لیتا پھر میرا حال اپنے حال پر لوٹ آتا۔^③

بال اور استرا گرے ہوئے ملتے

شیخ ابوالعباس قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پٹھوں کے تشیخ کی وجہ سے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ کسی شے کو پکڑ نہ سکتا تھا اور ان کی

① بہجۃ الاسرار صفحہ 393، 394 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 394 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 384 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

مکھیں بھی جاتی رہی تھیں میں استراان کے ہاتھ پر رکھ دیتا اور ان کی انگلیوں کے درمیان جمادیتا اور چھوڑ دیتا تھا پھر ان کے پاس اس جگہ جاتا تو بالوں کو کرے ہوئے اور استرا بھی کراہوا پاتا تھا سو میں اس کو ان کی کرامت سمجھتا تھا۔

جہاز رک گیا

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابو محمد عبد الحق محدث بجایہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے سفر حج کا ارادہ کیا اور ایک جہاز پر سوار ہوا پھر جہاز چلنے سے رک گیا اور جنگل کی طرف ٹھہر گیا۔ میں شہر کی طرف متوجہ ہوا تو کسی ہاتھ سے یہ کہتے ہوئے سنا:

قَدْ بَصَعَدُ الْمُرِيدُ وَهُوَ قَرِيبٌ
وَيَسَاقُ الْمُرَادُوْهُ هُوَ بَعِيْدٌ

”یعنی کبھی ”مرید“ قریب ہو۔ تب بھی روکا جاتا ہے اور کبھی ”مراد“ بعید ہو تو اس کو کھینچا جاتا ہے۔“^①

قدم کا نشان سونے چاندی کا

اس میں یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے ابو العباس احمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں راستہ پر گزر رہا تھا۔ وہاں پر جو کوڑا جمع ہوا تھا۔ اس کو دیکھنے لگا اور دل میں اس سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ تب میں نے ہاتھ کو سنا کہ وہ کہتا ہے:

(اَنْظُرْ اِلَى الْاِلَهِكَ الَّذِي ظَلَمْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا)

”اپنے اس معبود کی طرف دیکھ جس پر تو جھکا رہتا ہے۔“^②

تیری وجہ سے پریشان ہوں

شیخ ابو العباس احمد بن ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں قدموں کے مقام کوزمین پر دیکھتا تھا کہ ایک تو سونے کا اور دوسرا چاندی کا؟

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرا ایک دوست تھا اور ہم دونوں میں ملاپ تھا۔ وہ ایک رات سوتا تھا۔ دفعۃً مجھ سے کہنے لگا کہ اے ابو عبد اللہ! دیکھ تیرے پہلو کے نیچے کیا ہے؟ میں نے جو تلاش کیا تو پتھر پایا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اس کو الگ کر دو کیونکہ اس نے مجھے آج کی رات پریشانی میں ڈال رکھا ہے۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 384 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 384 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں نے اس سے کہا کہ کیسے؟ اس نے کہا کہ میں ہنر کو اپنے پہلو کے نیچے پاتا ہوں پھر مجھے درد معلوم ہوتا ہے۔ میں تلاش کرتا ہوں تو ملتا نہیں اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ حیرت و حیرت ہے۔^①

بوٹی کو پہچان لیتا

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمہ اللہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ سمندر کے کنارہ پر چلا جا رہا تھا۔ اتفاقاً ایک بوٹی نے مجھ سے کلام کیا اور کہا کہ میں اس بیماری کی شفا ہوں جو تم کو ہے مگر میں نے اس کو نہ لیا اور نہ اس کا استعمال کیا۔

میں نے کہا اے میرے سردار آپ اس بوٹی کو پہچانتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کیا وہ میرے شہر میں ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اس کو دیکھا نہیں اگر دیکھتا تو پہچان لیتا۔^②

دوبارہ جن نہ آیا

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمہ اللہ کے پاس ایک دفعہ ایک کم سن لڑکی زیارت کو آئی۔ اس پر جن کا اثر تھا۔ وہ بے ہوش ہو گئی۔ اس کی حرکت آپ نے سنی۔ لوگوں سے اس کی بابت پوچھا۔ آپ کو اس کی خبر دی گئی آپ کھڑے ہوئے اور آنے والے جن کو سخت جھڑکا اور کہا کہ پھر نہ آتا۔ وہ ہوش میں آ گئی اور پھر اس پر جن نہ آیا۔

یہ بھی اس میں کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں مقام بدر سے حج کے ارادہ پر نکلا۔ راستہ میں تھک کر ایک درخت کے نیچے سو گیا۔ بیدار ہوا تو ایک منزل کو دیکھا۔ اس کی بابت میں نے دریافت کیا مجھ سے کہا گیا کہ یہ خلیص ہے پھر میں تین منزل میں مکہ معظمہ پہنچ گیا۔^③

جنوں! قرشی تم کو حکم دیتے ہیں

شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمہ اللہ مصر کے ایک گاؤں سے گزرے۔ ان کے ساتھ ان کے مریدوں کی ایک جماعت تھی۔ انہوں نے گاؤں کو گھروں اور باغوں سے آباد پایا۔ لیکن کسی شخص کو وہاں نہ پایا پھر آپ نے ان مکانوں کے لوگوں سے خالی ہونے کا سبب پوچھا تو کہا کہ یہ جنوں کی بستی مشہور ہے جو لوگ اس میں رہنا چاہتے ہیں ان کو وہ بہت تکلیف پہنچاتے ہیں۔ وہاں کے رہنے والے اور بستیوں میں متفرق ہو جاتے ہیں۔

تب آپ نے بعض فقراء سے کہا کہ تم بلند آواز سے اس بستی کے اطراف میں پکار کر کہہ دو کہ اے جنوں! تم کو ”قرشی“

① بھجۃ الاسرار صفحہ 395 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 395 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 395 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

حکم دیتا ہے کہ اس گاؤں سے نکل جاؤ پھر کسی نہ آنا۔ نہ وہاں رہنے والوں کو تکلیف دو اور جو اس حکم کے خلاف کرے گا ہلاک ہوگا۔
راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے پکار دیا۔ فقراء گاؤں میں شور مچا رہے تھے۔ نے فرمایا: کہ تمام جن کھل گئے ہیں کوئی بھی ان میں سے نہیں رہا پھر گاؤں والوں نے سنا اور آ کر وہاں آباد ہو گئے۔ اس کے بعد وہاں کے لوگوں کو کسی جن نے نہ ستایا۔^①

اندھے بھی اور نابینا بھی

شیخ ابو محمد عبد الرحیم بن شیخ ابوالوفا قضا کل بن علی بن عبد اللہ مخزومی مشہور ابن جلا ^{رحمہ اللہ} کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ^{رحمہ اللہ} سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دن شیخ ابو عبد اللہ قرشی ^{رحمہ اللہ} کی خدمت میں مصر کے ایک حمام کے الگ کمرہ میں حاضر ہوا۔ میں نے ان کو تنہا پایا۔ ان کو آنکھوں والا اور ان کے جسم کو چاندی کی طرح سفید دیکھا جس میں کوئی آفت نہیں۔ اس گھر کے کونہ میں ایک بیخ کو دیکھا جس پر کپڑا لٹکا ہوا ہے۔

میں نے کہا اے میرے سردار! یہ کیا حال ہے؟ اور وہ کیا حال؟ انہوں نے مجھ سے کہا کیا تم نے دیکھ لیا میں نے کہا ”ہاں“ فرمایا: اللہ ^{تعالیٰ} نے مجھ کو ”آرام“ اور ”بلا“ دونوں کا لباس پہنایا۔ مجھ کو ان دونوں میں تصرف دیا ہے کہ جو لباس چاہوں پہن لیتا ہوں اور جب وہ نہانے سے فارغ ہوئے تو وہ لباس جو کھوٹی پر لٹک رہا تھا پہن لیا تو دیکھتا ہوں کہ وہ اندھے ہیں اور مشہور عادت کے موافق جلتا ہیں۔^②

جسم چاندی کی طرح ہونا

راوی کہتا ہے کہ انہوں نے مصر کی ایک عورت سے نکاح کیا ہوا تھا وہ کہا کرتی کہ جب وہ میرے قریب آتے ہیں تو میں ان کو آنکھوں والا دیکھتی ہوں اور ان کے جسم کو چاندی کی طرح پاتی ہوں۔ جیسے کوئی بڑا خوبصورت آدمی ہوتا ہے۔^③

بروز قیامت ایوب علیہ السلام کی قربت

راوی کہتا ہے کہ میں نے ان سے سنا وہ فرماتے تھے میں دیکھتا تھا گویا کہ قیامت قائم ہے اور انبیاء علیہم السلام کے جھنڈے کھڑے ہیں۔ لوگ ان کے پیچھے ہیں میں اہل بلا کو دیکھتا تھا کہ ان کا جھنڈا کھڑا ہے۔ ان کو ایوب علیہ السلام لیے جاتے ہیں۔ میں اپنے سر پر ایک جھنڈا دیکھتا ہوں۔ جس پر ”ایوب“ لکھا ہے۔^④

① بہجۃ الاسرار صفحہ 395-396 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 398 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 396 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بہجۃ الاسرار صفحہ 398 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

چاندی کے ہاتھ سے کھانا

شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ اور ملک کامل اور نائب السلطنت نے ایک دن ایک برتن میں جس میں دودھ تھا کھایا۔ لیکن نائب السلطنت نے کھانے سے ہاتھ کو اس لیے روکا کہ قرشی برص میں مبتلا ہیں۔ تب شیخ نے کہا کہ تم اس ہاتھ (برص) کی وجہ سے میرے ساتھ کھانا کھانے سے ہٹتے ہو۔ پس آپ نے وہ ہاتھ اٹھالیا اور فرمایا: میرے اس ہاتھ سے کھاؤ۔ اور ہاتھ چاندی کی طرح سفید نکالا جس میں کسی طرح کا عیب نہ تھا۔^①

انکار ایسا ہوتا ہے

شیخ قرشی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں سے فرماتے تھے کہ منکر کا باطن سے بطور حال کے انکار اس اظہری انکار سے جو قاتل کے ساتھ ہو بڑھ کر ہوتا ہے آپ سے کہا گیا کہ ہم کو اس بات کی نشانی دکھلائیے۔ انہوں نے اپنے مرید شیخ ابو عبد اللہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھ کو راستہ میں کسی ٹیلہ پر بٹھا دو۔ انہوں نے ان کو ایک مسجد کی طرف مصر اور قاہرہ کے دور راستوں کے جدا ہونے کے مقام پر لے جا کر اونچی جگہ بٹھا دیا پھر ایک خمر گزری۔ جس پر شراب کی تھیلیاں تھیں۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بتا دیا۔ شیخ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور کہا وہ یہ ہے۔ تب خمر پھسل گئی اور تھیلیاں ٹوٹ گئیں۔ علی ہذا تین خمریں لدی ہوئی اور گزریں جن پر شراب کی تھیلیاں تھیں۔ آپ ایسا ہی کرتے تھے اور تھیلیاں ٹوٹتی جاتی تھیں پھر شیخ نے فرمایا: انکار ایسا ہوا کرتا ہے۔^②

اگر جن آئے تو اسے مارنا

ایک لوٹڈی شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کرتی تھی۔ وہ مرگی میں بے ہوش ہو گئی۔ شیخ آئے اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور چھٹنے والے کو ڈانٹا۔ اس سے عہد لیا کہ پھر نہ آئے اس کو آرام ہو گیا پھر ایک مدت کے بعد بے ہوش ہو گئی پھر شیخ آئے اور اس کے سر ہالے بیٹھ گئے۔ تب وہ جن بہت گھبرا یا اور قسم کھائی کہ پھر کبھی نہ آئے گا اور جب شیخ نے ارادہ کیا کہ بیت المقدس کی طرف سفر کرے تو اپنے ایک پڑوسی سے کہا کہ اگر تم اس کو بے ہوش ہوتے دیکھو تو اس کے پاس آؤ۔ اس کے سر کو اٹھاؤ اور اس میں کچھ جو زمین میں ہے۔ اس پر اتنا مار دو کہ وہ زمین میں غائب ہو جائے۔ اگر تم کوئی بُری آواز سنو تو اس سے ڈرنا مت اور اس پر رحم نہ کھانا۔ راوی کہتا ہے کہ ایک مدت کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی۔ وہ شخص آیا اور جو آپ نے حکم دیا تھا وہی کیا۔ تب ایک بڑی بُری آواز سنائی دی۔ جس سے وہ ڈر گیا پھر آپ کی بات اس کو یاد آ گئی اور میخ کو مارنے لگا یہاں تک کہ وہ زمین میں غائب ہو گئی اور آواز بند ہو گئی۔ لوٹڈی کو ہوش آ گیا۔ اس دن کی تاریخ بھی لکھ لی پھر بیت المقدس سے خبر آئی کہ آپ اسی روز فوت ہوئے۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 386 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 386 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

راوی کہتا ہے کہ اس دن کے بعد لوٹدی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہوگی۔^①

تکلیف دینے والے کو بددعا نہ لگتی

شیخ ابوالعباس احمد بن القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کی آخر عمر میں میں (20) سال تک نیند جاتی رہی۔ وہ دن ہی کو سوتے تھے۔ طلوع آفتاب سے چاشت کے وقت تک۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کو سنا وہ فرماتے تھے کہ میں شفقت میں اس حال تک پہنچ گیا کہ اس شخص کے حق میں جو مجھے تکلیف دیتا میری دعا مقبول نہ ہوتی اور نہ اس پر عذاب جلدی آتا۔ میں امید کرتا تھا کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔^②

بازار جاتے تو خاموشی ہو جاتی

اور راوی یہ بھی کہتا تھا کہ شیخ عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ پر ولایت گواہ تھی۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے ان کو دیکھا ہو اور اپنی آنکھ ان سے پھیر لی ہو۔ قرشی رحمۃ اللہ علیہ جب بازار میں چلتے تو آوازیں بند ہو جاتیں اور حرکات ساکن ہوتیں۔ کیونکہ لوگ انہیں کی طرف دیکھنے لگ جاتے جو کوئی آپ کی صحبت میں بیٹھا وہ آپ کی صحبت میں رکھ لکھاتا اور اپنے دل میں ان کی برکت کا اثر پاتا۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نے شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں اس راستہ میں پرہیزگاری کی باریکی اور کمال محاسبت کے بغیر نہیں چلا ہوں میں نے اپنے نفس کے لئے اس کے مزدوں میں محاسبت پسند نہیں کی حتیٰ کہ مجھ کو وہ علم ہوا ہو کہ اس کی طرف مجھ کو نکال کر لے گیا۔^③

شب قدر کی شناخت آپ کی دعا سے کرتے تھے

یہ بھی کہا ہے کہ شیخ ابو عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھائیوں کے لئے بڑی دعا کرتے۔ خاص ان مواقع میں جب دعا مقبول ہوتی ہے ان کو نام بنام یاد کرتے جیسے رمضان شریف کی راتیں اور آخری عشرہ کی طاق راتیں اور ہم شب قدر کو اس طرح پہچان لیتے کہ وہ اس رات غسل کرتے مردوں اور زندہ بھائیوں کے نام گنا کرتے۔^④

آپ کا وصال اور مزار

آپ مصر میں رہتے تھے۔ وہاں پر مقیم رہے اور قاہرہ میں بھی کچھ مدت رہے پھر بیت المقدس کی طرف کوچ کیا اور وہیں 6 ذی

② بھجۃ الاسرار صفحہ نمبر 397 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

① بھجۃ الاسرار صفحہ 397 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 398 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بھجۃ الاسرار صفحہ 397 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

الحجہ 599ھ میں فوت ہوئے اور اس قبرستان میں دفن ہوئے جو کہ بیت المقدس کی مغرب کی جانب واقع ہے۔ وہاں پر آپ کی قبر کی اعلائیہ زیارت کی جاتی ہے۔ آپ کی ولادت اندلس میں قریب 544ھ کے ہوئی ہے۔^①

آپ کا شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے کلام

شیخ فاضل ابوطاہر محمد بن حسین انصاری خلیفہ جیلانی فرماتے تھے کہ میں نے اپنے زمانہ کے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مقام قاعد اور مرد ہے۔ شیخ ابوالرحمن جیلانی کہتے ہیں کہ اس کلمہ میں بڑا علم ہے اس میں بڑے بڑے معانی جمع کر دیئے ہیں۔

ابوطاہر جیلانی کہتے ہیں کہ میں نے شیخ قرشی جیلانی سے کہا

(الْشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ سَيِّدُ أَهْلِ زَمَانِهِ ۙ)

”شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے زمانہ کے سردار ہیں؟“

انہوں نے کہا کہ نعم! ہاں اولیاء میں سے وہ اعلیٰ اور اکمل ہیں علماء میں سے وہ زیادہ پرہیزگار اور زیادہ زاہد ہیں۔ عارفوں میں سے زیادہ عالم ہیں۔ مشائخ میں سے وہ زیادہ صاحب مرتبہ اور زیادہ برقرار ہیں۔^②

(31) شیخ ابوالبرکات بن صخر اموی جیلانی

آپ مشرق کے بڑے مشائخ اور بڑے عارفوں میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ۔ ان کو سالکین کا پیشوا اور صادقین پر محبت بنایا ہے وہ اس شان کے ایک رکن ہیں اور لوگوں کے امام ہیں جو اس طرف کھینچنے والے ہیں علم، عمل، زہد، بیت، ریاست میں ان راستوں کے علماء کے سردار ہیں اپنے چچا ابوالفضل عدی بن مسافر جیلانی کی صحبت میں رہے ہیں اپنے عزیز مکان سے کوہ ہکار کی طرف ان کی خدمت میں ہجرت کی تھی۔ انہیں کی طرف منسوب تھے۔ انہوں نے ان کو اپنی وفات کے بعد کوہ ہکار کے حجرہ لاش میں خلیفہ بنادیا تھا۔

وہ ان کی تعریف کیا کرتے اور ان کو مقدم کرتے تھے۔ ان کے بارے میں کہا ہے کہ ”ابوالبرکات“ ان لوگوں میں سے ہیں کہ ازل میں بلائے گئے اور حضور تک شائقین میں سے ہیں۔ یہ بھی ان کے بارے میں کہا ہے کہ ”ابوالبرکات“ میرا خلیفہ ہوگا۔ آپ مشرق کے بہت سے مشائخ سے ملے ہیں۔

ان کے وقت میں مریدین سالکین کی تربیت ان کے حالات مشککہ کے کشف ان کے امور کے مہمات کے ظاہر کرنے میں کوہ ہکار اور اس کے اطراف میں اس کی ریاست ان تک پہنچی ہے۔ ان کی صحبت میں بہت سے صلحاء نے تخریج کی ہے۔ ان کے صاحب

① بہجۃ الاسرار صفحہ 398-397 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 398 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

جس کے ہال پر آگندہ طہار آلودہ تھے جب میں نے اس کو دیکھا تو مجھ سے گوشت اور روٹی کی خواہش ہوتی رہی۔
جب وہ شخص اس روٹی کی طرف آیا جس کو شیر لایا تھا۔ اس کو اور جو اس میں تھا سب کھا گیا۔ وہ شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ سے بیکہ کر
باتیں کرتا تھا پھر جہاں سے آیا تھا وہاں میں چلا گیا مجھ سے شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اسے شیخ عمر ابو خواہش کہ تمہارے دل میں
ذاتی گئی تھی وہ تمہارے لیے نہ تھی بلکہ وہ اس شخص کی تھی جس کو تم نے دیکھا اور وہ شخص رحمۃ اللہ علیہ (دلائل کرنے والوں) میں سے ہے
جب اس کے دل میں کوئی خطرہ آتا ہے ابھی وہ پورا نہیں ہوتا کہ پورا کیا جاتا ہے وہ اب ملک چین کے اس طرف رہتا ہے۔^①

آپ کو ولایت کب ملی؟ ﴿﴾

شیخ ابو محمد عبداللہ دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا دے فرماتے تھے کہ جب ہمارے شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کو ہمارے میں ہوئی پھر ان کی
طرف ان کے پیچھے ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ نے "قاز" سے جو کہ بھاع عزیز کی زمین سے ہے ہجرت کی اور جب آپ ان سے ملے تو ان کو
ان علامات سے پہچانا جن کو ان کے بچپن میں دیکھا ہوا تھا اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ان کے والد "محر" کے پاس چھوٹا سا چھوڑا تھا۔
شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ان کے بھائی (محر) اور وہاں کے چند لوگوں کے فوت ہونے کی خبر دی جو ان کے اہل میں سے
بیت فار میں تھے۔ آپ شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ٹھہرے اور ان کے تمام مریدان کی تعظیم کرتے تھے۔ جب ان کے چچا (شیخ
عدی) فوت ہوئے تو سب نے ان کی طرف رجوع کیا۔ ان کو مقدم کیا اور چچا کی وصیت کے موافق ان کو چچا کی جگہ قائم کیا۔
پہاڑ کے مشائخ کہا کرتے تھے کہ ولایت کا راز ان کے چچا کے بعد ان کی طرف منتقل ہوا۔^②

کھٹے میٹھے انار درختوں پر فوراً لگ گئے ﴿﴾

شیخ عالم مقبری ابوالفتح نصر بن رضوان بن نروان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ فصل خریف میں ایک دن شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میں حجرہ
سے پہاڑی کی طرف نکلا۔ ان کے ساتھ فقراء کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے کہا کہ ہم آج میٹھے اور کھٹے اناروں کو چاہتے ہیں یہ کلام
ابھی آپ نے پورا نہ کیا تھا کہ جنگل اور پہاڑ کے سب قسم کے درخت اناروں سے بھر گئے۔
آپ نے فرمایا کہ لو۔ ہم نے درختوں پر سے بہت سے انار توڑ لئے ہم سیب، آلو بخارا، کشمش وغیرہ درختوں سے انار
توڑتے تھے۔ ہم ایک درخت سے میٹھے اور کھٹے انار لیتے تھے ہم نے کھائے حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم ایک گھنٹہ کے بعد
نکلے اور حال یہ کہ شیخ ہمارے ساتھ نہ تھے دیکھا کہ ان درختوں پر انار وغیرہ کچھ بھی موجود نہ تھے۔^③

① بہجة الاسرار صفحہ 402 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 402 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 402-403 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

زمانے کے اہمال

شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن علی ابو عبد اللہ محمد بن ابی القاسم بن حسن مہدی علیہ السلام نے اپنے والد علیہ السلام سے ۱۳۵ ہجری میں گئے تھے کہ میں مصر میں سے مہمانان میں ملا۔ ان سے شیخ ابوالبرکات بن عمر علیہ السلام کی بابت پوچھا تو کہا کہ وہ زمانہ کے اجلوں میں سے ہیں۔^①

پہاڑ سے گرنے والے کو روک لیا

شیخ ابو محمد عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں میرے والد پہاڑ کے کنارہ پر ایسے دن میں کہ حجر ہوا جل رہی تھی چلے جا رہے تھے ہاتھوں پر غالب ہوئی تو وہ اوپر سے گرے شیخ ابوالبرکات علیہ السلام پہاڑ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا پھر وہ ہوا میں پہاڑ اور زمین کے درمیان کھڑے ہو گئے دائیں بائیں ادھر سے کسی طرف لپٹے نہ تھے گویا کسی نے ان کو روک لیا ہے اور حرکت سے منع کر دیا ہے ایک گھڑی تک یہی حال رہا پھر شیخ علیہ السلام نے کہا:

(يَا رَيْحُ اسْعِدِي بِهٖ اِلَى سَطْحِ الْجَبَلِ)

”اے ہوا! ان کو پہاڑ کی سطح پر چڑھا لے جا۔“

تب وہ ان کو آہستہ آہستہ اوپر لے گئی گویا کہ کسی نے ان کا ٹھاکر پہاڑ کی سطح تک پہنچا دیا ہے۔^②

شیخ کے دامن کو پکڑے رکھو

شیخ ابوالبرکات بن معدان عراقی علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں ایک سال بصرہ سے باہر نکلا اور سمندر کے کنارے چلا جاتا تھا کنارہ کے نزدیک میں نے ایک چھوٹی کشتی دیکھی کہ جس میں ایک ایسے شخص کے سوا اور کوئی نہیں جس پر قوم صوفیاء کی روش و طرز ہے۔ میں اس کے ساتھ کشتی میں بیٹھ گیا۔ اس نے مجھ سے کلام نہ کیا۔ کشتی ہم کو تھوڑی دور لے گئی اور ہم ایک جزیرہ پر چڑھ گئے جس کو میں پہچانتا نہ تھا پھر میرا ساتھی اوپر چڑھا اور میں بھی اس کے ساتھ چڑھا میں نے دیکھا تو وہ ایک جزیرہ ہے بحر محیط کے آخری حصہ میں۔ اس میں بہت سی چیزیں مباحات ہیں۔ اس میں میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ ہم وہاں چلے رہے یہاں تک کہ ہم ایک مسجد میں پہنچ گئے اس میں سات (7) شخص تھے جن پر روش و قار تسکین و انوار معلوم ہوتا تھا اور ان میں ایک مرد ایسا تھا جس کی ہر ایک تعظیم کرتا ہے اور اس کے کلام کو سنتا ہے ان کے بڑے نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟

اس نے کہا کہ اس کو تقدیر کھینچ لائی ہے پھر میں مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھ گیا اور جب نماز کا وقت ہوا تو سب جمع ہوئے اور ان کے

① بہجة الاسرار صفحہ 403 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ نمبر 403 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

بڑے نے امامت کی پھر ان میں سے ہر ایک مسجد کے ایک کونہ میں علیحدہ علیحدہ جا بیٹھا اور اپنے حال میں متوجہ تھا۔ کوئی کسی سے بات نہیں کرتا تھا اور جب مغرب کی نماز پڑھ چکے تو ان میں سے ایک کھڑا ہوا اور اندر کے پردہ میں داخل ہوا تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک طباق لایا جس میں روٹی دکھانا تھا اس نے ان سب کے سامنے رکھ دیا۔ ان سب نے اسے کھایا پھر عشاء کی نماز پڑھی اور سب نماز کے لئے کھڑے ہوئے صبح تک پڑھتے رہے۔

میں ان کے پاس اس حال میں سات (7) دن تک ٹھہرا ہوا مجھ سے کسی نے کوئی کلام نہ کیا ہر رات ان میں سے ایک شخص اس پردہ میں داخل ہوتا اور طباق کھانے کا لاتا جب آٹھویں رات آئی پھر ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ آج کھانے میں تمہاری ہماری ہے پھر میں کھڑا ہوا اور پردہ میں داخل ہوا تو وہاں کچھ نہ دیکھا۔ تب تو میں ان سے ڈرا اور میرا دل شکستہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی ہر گاہ میں رونے لگا اور ان کے طفیل میں نے خدائے تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان میں مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ آسمان کی طرف سے مجھ پر ایک طباق اتر رہا ہے میں نے اس کو لیا اور ان کے سامنے جا رکھا۔ وہ کہنے لگے کہ اس اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جس نے ہم کو جنتی بھائی دیا اور میری طرف کھڑے ہو کر مجھ سے معافہ کرنے لگے۔

پھر ایک عرصہ کے بعد ایک رات جو میں جاگا تو کیا دیکھا کہ حیران کنی چل رہی ہے اور سمندر کی موجوں میں اضطراب نظر آیا پس میں نے لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہا تو ہوا ٹھہر گئی اور وہ سمندر بھی ٹھہر گیا۔

میرے پاس ان کا بڑا آیا اور کہنے لگا کہ سمندر میں فرنگیوں کے بڑے جہاز تھے وہ مسلمانوں کا قصد کرتے تھے وہ کثرت تندی ہوا سے غرق ہونے کو تھے۔ تم نے جو لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہا تو وہ ہوا ساکن ہو گئی اور سمندر ٹھہر گیا اور وہ جہاز بچ گئے۔

وہ کہتا ہے کہ جب ہم نے صبح کی تو ان میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چلے یہاں تک کہ کنارے پر آئے پھر میں نے اس کشتی کو بھیج دیکھا جس پر کہ میں پہلے آیا تھا پھر اس میں میرا ساتھی اتر اور مجھ کو بھی حکم دیا کہ اتر و پھر وہ تھوڑی دور چلی تھی کہ ہم عبادان کے جنگل میں پہنچ گئے وہ شخص اور کشتی دونوں مجھ سے غائب ہو گئے اور میں نے ان کو نہ دیکھا میں ان کے معاملہ میں حیران رہ گیا اور ان کے دیکھنے کی مجھے حسرت ہوئی کئی سال کے بعد میں شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ کے پاس کوہ ہمار میں تھا۔ ناگہاں میں نے ان کو دیکھا کہ وہ جلد کھڑے ہوئے ہیں اور دیکھا تو وہی میرا دوست ان لوگوں میں سے بڑا آدمی آیا ہے شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ ان سے ملے اور ان کی شان بڑھائی۔ ان کو میں نے دیکھا کہ شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ کا بڑا ادب کرتے ہیں میں ان کے پیچھے ہوا یہاں تک کہ وہ تنہا ہوئے پھر میں نے ان کا ہاتھ چوما اور ان سے دعا کی التجا کی اور رو پڑا۔ انہوں نے میرے لئے دعا کی۔

پھر مجھ سے کہا کہ تم شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ کو پکڑے رہو۔ کیونکہ ان کی برکت سے میں ہوا جو ہوا۔ (یعنی اس مقام تک پہنچا ہوں) میں جب اپنے دل میں کوئی سختی پاتا ہوں تو ان کی طرف آتا ہوں پھر وہ سختی جاتی رہتی ہے پھر مجھ سے غائب ہو گئے۔

میں شیخ ابوالبرکات رحمہ اللہ کی خدمت میں گیا اور ان سے ان کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا وہ مردان سمندر کے اوتاد کے سردار ہیں۔ وہ اس وقت بحر محیط کے آخری حصہ میں ہیں۔^①

ہر بعید چہ قریب ہوگی

ابو الفضل معالی بن مہمان بن فضلان حمی موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں سیدی شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سات (7) سال تک رہا ہوں میں نے کسی کو ان سے بڑھ کر بڑی وسعت و جلال والا نہیں دیکھا اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو رعایت اوقات والا دیکھا۔ ان کا تمام معاملہ کوشش سے ہوتا تھا۔ ایک دن کھانے کے بعد ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا تھا۔ مجھ سے کہا اے عامر! تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میرے لئے آپ دعا مانگیں کہ مجھ پر اللہ ﷻ حفظ قرآن آسان کر دے آپ نے کہا کہ اللہ ﷻ تم پر آسان کر دے اور اس کی تلاوت پر تمہاری مدد کرے اور ہر بعید کو تمہارے قریب کر دے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے مجھ پر حفظ قرآن آسان کر دیا۔ حتیٰ کہ میں نے آٹھ (8) ماہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا۔ میں ہر روز ایک سو (100) آیت تک یاد کر لیا کرتا اور پہلے یہ حال تھا کہ ایک آیت کو تین (3) دن میں حفظ کرتا رہتا تھا جب بھی اس کا حفظ مجھ پر مشکل ہوتا تھا اور دیکھو اب میں دن رات پڑھتا ہوں۔ اللہ ﷻ نے میرے لئے ہر بعید کو قریب کر دیا ہے۔ پس مجھ پر جو مشکل کام آتا ہے وہ آسان ہو جاتا ہے۔ مجھ کو کوئی خوف کی چیز آتی ہے پھر اللہ ﷻ اس کو مجھ پر ان کی دعا کی برکت سے بہت آسان کر دیتا ہے۔^①

دونوں ہاتھ بے کار ہو گئے

شیخ ابوالغافر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے والد نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ اپنے ہاتھ سے بہت عبت (فضول) کام کرتا تھا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ شیخ نے اس کو منع کیا پھر وہ باز نہ آیا اور زیادہ بیہودہ کلام کرنے لگا جیسا کہ شیخ کا دشمن ہوتا ہے۔ شیخ نے اس سے کہا تو عبت کام کرنا چھوڑ دے یا اللہ ﷻ تیرے دونوں ہاتھوں کو کافی ہوگا۔ پس اسی وقت اس کے دونوں ہاتھ بے کار ہو گئے یہاں تک کہ لکڑی کی طرح ہو گئے۔

پھر وہ شیخ کے پاس چند روز کے بعد روتا ہوا آیا۔ شیخ نے کہا تم کو یہ بات نفع نہ دے گی۔ یہ خدائے تعالیٰ کا غضب ہے جو تم پر جاری ہو چکا پھر اس شخص کی یکساں حالت رہی حتیٰ کہ مر گیا۔^②

آپ کا وصال

آپ کی اصل "بیت قاز" میں ہے۔ جو کہ ایک مشہور گاؤں ہے بھٹاک عزیز میں کوہ لبنان کے میدان میں بعلبک کے قریب۔ آپ "لالش" میں رہتے تھے جو کہ کوہ ہکار میں سے ہے اور وہیں رہ کر فوت ہوئے۔ ان کی عمر بڑی ہو گئی تھی۔ اپنے چچا شیخ

① بھتہ الاسرار صفحہ 405 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھتہ الاسرار صفحہ 405 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”تواضع“ یہ ہے کہ حق کو قبول کر لیا جائے جس سے بھی ہو۔

”توکل“ یہ ہے کہ تیرے دل میں اسباب کی طرف حرکت ظاہر نہ ہو باوجود یہ کہ تجھ کو اس کی طرف سخت حاجت ہو اور یہ کہ تو حقیقت سکون سے حق کی طرف ہمیشہ ہے۔

”مہرب“ یہ ہے کہ حسن ادب سے بلا کے ساتھ ٹھہرا رہے۔

”رضا“ یہ ہے کہ قلب کی نظر اللہ ﷻ کے قدیمی اختیار کی طرف ہو۔ جو اس کو بندہ کے لئے ہو۔

”عبودیت“ چار خصلتوں میں ہے۔ عہدوں کا وفا کرنا۔ حدود کی حفاظت موجود پر راضی ہونا مفتود پر مہرب کرنا

”استقامت“ یہ ہے کہ اللہ ﷻ کے لیے دل تنہا ہو جائے۔

”ادب“ یہ ہے کہ اللہ ﷻ کے لئے ظاہر و باطن میں اچھا معاملہ کرے۔

”معرفت“ کے تین (3) رکن ہیں ہیبت، حیات، انس، بڑا علم، ہیبت و حیات ہے اور جوان دونوں سے عاری ہے پھر وہ خیرات

سے عاری ہے۔

”محبت“ یہ ہے کہ عتاب ہمیشہ قائم رہے۔

”شوق“ یہ ہے کہ انتڑیاں جل جائیں دلوں میں بھڑک ہو۔ جگر پارہ پارہ ہوں۔ جب دل چار چیزوں کو دیکھے یعنی وہ تمام

چیزوں کو دیکھے کہ اللہ ﷻ کی ملک میں ہیں۔ اللہ ﷻ سے ان کا ظہور دیکھے اور اللہ ﷻ کے ساتھ ان کا قیام دیکھے اللہ ﷻ کی طرف ان کا مرجع دیکھے پھر بے شک اس نے یقین حاصل کیا۔^①

ولی کی علامات

ولی کی چار علامتیں ہیں ① اپنے بھید کی جو اس میں اور اللہ ﷻ کے درمیان ہو حفاظت کرنا۔ ② اپنے اعضاء کی جو کہ اس میں اور اللہ ﷻ کے درمیان ہیں حفاظت کرنا ③ اس تکلیف کو اٹھانا جو اس میں اور اللہ ﷻ کے درمیان ہے ④ لوگوں کی ان کی عقلوں کے تفاوت کے موافق مدارات کرنا۔

اللہ ﷻ اور بندہ کے درمیان وصل کے تین ارکان ہیں ① استعانت ② کوشش ③ ادب

بندہ کی طرف سے استعانت اللہ ﷻ سے قرب، بندہ کی طرف سے کوشش اللہ ﷻ سے توفیق، بندہ سے ادب اور اللہ ﷻ سے

کرامت۔^②

آپ کا کلام

جو شخص آداب صالحین کو اختیار کرتا ہے وہ کرامت کی بساط کے لائق ہے اور جو اولیاء اللہ ﷻ کے آداب کو اختیار کرتا ہے وہ قرب

کے بساط کی صلاحیت رکھتا ہے جو صدیقوں کے آداب کو اختیار کرتا ہے وہ مشاہدہ کی بساط کے لائق ہوتا ہے جو انبیاء علیہم السلام کے آداب کو اختیار کرتا ہے وہ انس و انبساط کی بساط کے قابل ہو جاتا ہے۔

جب تیرا نفس اپنے علم کا دیکھنے والا نہ ہو تو اس کو ادب سکھا جو کوئی دنیا کی طرف میلان کرتا ہے اس سے دلوں کا غائب ہونا لازمی ہے۔ تمام مقامات دل کے تابع ہیں اور دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہے۔

”مبتدی“ کا حکم یہ ہے کہ حقائق کی ہدایت پائے۔ علم کے ساتھ چلے عمل میں کوشش کرے۔

”مقرنین“ کی علامت یہ ہے کہ دلوں اور علام الغیوب کے درمیان حجاب رفع ہو جائیں جو شخص کہ نہایت پر اپنے شروع میں سوار ہوتا ہے تو یہ قرب کی علامت ہے پس ایک قوم ہے کہ اس نے ”داعی“ کو دیکھا اور ایک قوم ہے کہ اس نے ”عناء“ کو دیکھا ہے ایک قوم ہے کہ اس نے ”بلا“ کو دیکھا ہے اب جس نے کہ ”عناء“ سنی ہے وہ توجہ کی طرف گیا۔ جس نے ”بلا“ دیکھی ہے وہ درجات تک پہنچا۔ جس نے ”داعی“ کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جاتا ہے۔ وہ خواص الخواص ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے ایک لمحہ بھی حجاب میں نہیں ہوتے وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے غم عدل کی باگوں سے مربوط ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے عزم کو فتور سے بچایا ہے۔ ان کی نیتوں کو بیماریوں کے آنے سے بچایا۔ ان کے ارادوں کو غیر کی طرف جانے سے قطع کر دیا۔ ان کے دلوں کو اپنے دیدار کے شوق کا پیاسا کر دیا۔ ان کی عقلوں کو اپنی صنعت کے حکم میں جاری کیا۔ ان کے دلوں کو اس کے قرب مراقبہ پر مطلع کر دیا۔ ان کی ارواح کو اس کی صفات کے درمیان پھیر دیا۔ ان کو اس شخص کی طرح قریب کیا کہ جو اس سے انس رکھتا ہے ان سے اس شخص کی سرگوشی کی جو اس پر ایمان لاتا ہے۔ ان کو اس شخص کے برابر کیا کہ جس کو اپنے مجید کے لئے پسند کیا ہے۔ ان کا نشان یہ ہے کہ قرب کے وقت حیا ہو۔^①

سراٹھا کر دیکھا تو حال بدل گیا

شیخ نجم الدین ابوالعباس احمد بن شیخ ابوالحسن علی بطاحی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میرے بھائی شیخ ابوالعباس ابراہیم رحمہ اللہ ہمیشہ مراقبہ کرنے والے، بڑے خشوع والے، بڑی ہیبت والے، ہمیشہ سر نیچا رکھنے والے تھے۔ کسی طرف بوقت ضرورت سراٹھاتے چالیس (40) سال ہو گئے تھے کہ آسمان کی طرف اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے سر نہیں اٹھایا تھا۔ میں نے شیروں کو بار بار دیکھا ہے کہ ان کے پاس آتے اپنے چہرے ان کے قدموں پر ملتے۔

ایک دن میں نے ان کو سخت گرمیوں میں سائبان کے نیچے سوتے دیکھا ان کے سر کے نزدیک ایک بڑا سانپ تھا۔ جس کے منہ میں زگس کا پتہ تھا جس کو وہ پٹکے کی طرح بلاتا تھا۔

ایک دفعہ میں ان کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اس کے ساتھ ایک جوان تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میرا بیٹا ہے میری سخت مخالفت کرتا ہے

اور بڑا نافرمان ہے۔ تب شیخ نے جو سر جھکائے بیٹھے تھے۔ اپنا سر اٹھایا اور جوان کی طرف دیکھا اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اس کے ہوش و حواس جاتے رہے۔ بنگل کی طرف چلا گیا۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے رہا۔ درمیانوں کے پاس ٹھکانا کر لیا۔ نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اور اس حال پر چالیس (40) دن رہا پھر اس کا والد آیا اور اس کی بد حالی کی شکایت کرنے لگا پھر شیخ نے اس کو اپنا کپڑا دیا اور کہا کہ اس کپڑے سے اپنے بیٹے کا منہ پونچھ دے وہ گیا اور اس نے ایسا ہی کیا تو اس کو ہوش آ گیا شیخ کی خدمت میں آیا اور ان کی خدمت کو لازم پکڑا۔ وہ شیخ کے حاضرین خادموں میں سے ہو گیا۔^①

جو جس سے ڈرتا اسی کی طرف بھیج دیتا

شیخ نجم الدین ابوالعباس احمد بن شیخ ابوالحسن علی بطائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرے بھائی شیخ ابراہیم اعزب رحمۃ اللہ علیہ ظاہر دہاٹن میں کھلے ہوئے متصرف تھے جب کوئی آگ سے بہت خوف زدہ ہوتا تو اس کو کہہ دیتے کہ آگ کی طرف جا اس کو معلوم بھی نہ ہوتا دیکھتا تو وہ آگ میں ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا اس میں ٹھہرا رہتا۔ وہاں سے ایسے حال میں نکلتا کہ اس کے کپڑے بالکل نہ جلتے نہ کوئی اس کو تکلیف ہوتی۔

اگر کوئی شیر سے بڑا ڈرتا تو اس کو کہتے شیروں کی طرف جا پھر وہ شیروں میں دفعۃً پہنچ جاتا اور اس کو اس کا پتہ بھی نہ ہوتا۔ دیکھتا کہ اس پر یا تو سوار ہے یا اس کو کھینچ رہا ہے نہ اس کو کچھ خوف ہوتا نہ وہ اس کو ضرر دیتا۔ اور جب کسی ایسے مرد کو دوست رکھتے کہ آپ کی جدائی کی طاقت نہ رکھے پھر وہ اپنے دل میں ایک باعث پاتا جو اس کو ان کی طرف خواستہ خواستہ کھینچ کر لے آتا۔ جب کسی مرد کی جدائی چاہتے تو وہ اپنے دل میں کوئی مانع پاتا۔ جو اس کو شیخ سے روکتا ہا و جو دیکھتا کہ اس کو شیخ سے محبت ہوتی۔^②

تصرف کا دعویٰ اور منکر کا حال

شیخ ابوالجحد سعد اللہ بن سعدان واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں شیخ ابواسحاق ابراہیم، اعزب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ وہ اپنے مریدوں میں کلام کر رہے تھے پھر انہوں نے اپنے کلام میں کہا کہ مجھ کو میرے پروردگار نے تمام حاضرین کے بارے میں تصرف دیا ہے پس کوئی شخص میرے سامنے کھڑا ہو یا بیٹھے یا حرکت کرے تو میں اس میں تصرف ہوتا ہوں میں نے اپنے دل میں کہا کہ لیجیے میں جب چاہوں کھڑا ہوتا ہوں اور جب چاہوں بیٹھ جاؤں گا آپ نے اپنا کلام قطع کیا میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ

(يَا سَعْدَ اللَّهِ إِنَّ قَدْرَتَ عَلَى الْقِيَامِ فَقُومُ)

① بھجۃ الاسرار صفحہ 409-408 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 409 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

”اے سدا اللہ! اگر تم کو کھڑے ہونے کی طاقت ہے تو کھڑے ہو۔“

میں اٹھنے لگا لیکن مجھ میں طاقت نہ تھی تب میں لوگوں کی گردنوں پر سوار کروا کر گھر کی طرف پہنچا یا گیا۔ میرا ایک پہلو مارا گیا۔ یہ میرا حال ایک مہینہ بھر رہا اور میں نے جان لیا کہ یہ (بلا) میرے شیخ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے ہے پھر میں نے اللہ ﷻ کے ساتھ ہجرت کی اور اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ مجھ کو شیخ کی طرف اٹھالے جاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تب میں نے کہا اے میرے سردار یہ میرا صرف دلی خطرہ ہی تھا پھر شیخ اٹھے اور میرے ہاتھ کو پکڑا اور چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ جو مجھ میں تکلیف تھی وہ جاتی رہی۔^①

جسے چاہیں بلا لیں

شیخ ابراہیم عزب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ:

(لَا يَزُورُنَا أَحَدٌ إِلَّا أَرَقْنَا)

”کوئی شخص ہمارے ارادہ کے بغیر ہماری زیارت نہیں کرتا۔“

وہ فرماتے تھے کہ میں نے ان کی زیارت کا قصد کیا اور میرے دل میں یہ خطرہ گزرا اور دل میں کہا لو میں ان کی زیارت کا ارادہ کرتا ہوں۔ وہ ارادہ کریں یا نہ کریں پھر جب میں ”باب رواق“ پر آیا پھر وہاں پر میں نے ایک بڑا شیر دیکھا۔ جس سے میں ڈر گیا اس نے مجھ پر حملہ کیا تب میں اٹھے پاؤں پیچھے کو پھرا اور بڑا سخت ڈر گیا حالانکہ میں شیر کے شکار کرنے اور اس کو مارنے کا عادی تھا جب میں اس سے دور ہو گیا تو میں کھڑا ہو کر اس کو دیکھنے لگا اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ جاتے تھے اور آتے تھے لیکن وہ ان کے درپے نہ ہوتا تھا اور میرے گمان میں وہ اس کو نہ دیکھتے تھے میں اگلے دن آیا تو وہی اسی موقع پر اپنے حال پر قائم تھا اور جب اس نے مجھے دیکھا تو میری طرف کھڑا ہوا پھر میں اس سے بھاگا میرا یہ حال ایک مہینہ تک رہا کہ میں دروازہ پر سے ان کے پاس نہ جاسکتا تھا نہ ان کے قریب ہو سکتا تھا۔

پھر میں جنگل میں ایک شیخ کے پاس آیا اور اپنے حال کی شکایت کی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے دل میں سوچ کہ تو نے کون سا گناہ کیا ہے سو میں نے اس خطرہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا اسی سبب سے تم پر یہ بلا آئی اور جو شیر تم نے دیکھا ہے۔ وہ شیخ ابراہیم رحمہ اللہ کا حال ہے۔

تب میں نے خدا کی بارگاہ میں توبہ کی اور میں نے نیت کی کہ اعتراض سے توبہ کرتا ہوں پھر میں ”باب رواق“ کی طرف آیا تو شیر کھڑا ہوا اور اندر داخل ہوا یہاں تک کہ شیخ کی طرف آیا اور ان سے مل گیا اور مجھ سے غائب ہو گیا۔ جب میں نے شیخ کے ہاتھ چومے تو مجھ سے کہا کہ مرحبا ایسے شخص کو کہ جو توبہ کر کے آیا ہے۔^②

① بھجۃ الاسرار صفحہ 409 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 410-409 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

دل میں یاد کیا تو شیخ نے مدد کی

ابوالعفاف موسیٰ بن شیخ ابوالعافی عانم بن مسعود عراقی تاجر جو ہری پورؒ نے فرمایا: کہ میں نے ایک سال بلادِ عجم کے سفر کا تمہارت کے لئے ارادہ کیا شیخ ابراہیمؒ سے اجازت لینے کو آیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا:

(إِنْ وَقَعْتَ فِي مِدَّةٍ فَتَادِنِي بِاسْمِي)

”کہ اگر تم کسی سختی میں مبتلا ہو جاؤ تو میرا نام لے کر مجھ کو پکارتا۔“

پھر ہم جب خراسان کے جنگل میں پہنچے تو ہم پر سوار نکلے۔ انہوں نے ہمارا مال لے لیا اور چل دیئے ہم دیکھتے رہ گئے۔ تب میں نے شیخ کی بات کو یاد کیا اور میں اپنے دوستوں کی معتبر جماعت میں تھا۔ ان سے میں نے حیا کیا کہ شیخ کا نام زبان پر لاؤں لیکن دل میں شیخ سے استغاثہ کیا^① اور چلایا ابھی میرا خطرہ پورا نہ ہوا تھا کہ میں نے شیخ کو پہاڑ کے اوپر دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں عصا ہے۔ جس سے وہ سواروں کی طرف اشارہ کرتے ہیں ہم ابھی ٹھہرے نہ تھے کہ وہ لوگ تمام مال لے کر ہمارے پاس آئے اور سارا مال ہم کو سپرد کیا اور کہنے لگے کہ تم سیدھے چلے جاؤ کیونکہ تمہارے لئے ایک واقعہ ہے ہم نے کہا وہ کیا ہے؟

کہنے لگے کہ ہم نے ایک شخص کو پہاڑ پر دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں عصا ہے وہ ہم کو اشارہ کرتا ہے کہ تمہارا مال دے دیں۔ اس کی ہیبت سے جنگل ہم پر تنگ ہو گیا اس کی مخالفت میں ہم نے اپنی ہلاکت دیکھی۔ ہم میں سے بعض نے مال تقسیم کر لیا تھا انہوں نے بھی لوٹا دیا۔ یہاں تک کہ ان کے عصا سے ہم نے جمع کر لیا پھر ہم نے ان کو نہیں دیکھا ہم ان کو آسمان سے اترنا ہوا خیال کرتے ہیں۔^②

مقدم کا قرآن پڑھنا اچھا لگتا ہے

ابوالخاتم مقدم ابن صالح نزہیل ہدانیہؒ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابراہیم اعزبؒ کے ساتھ شیخ ابو محمد شکیؒ کی قبر کی زیارت ”حدادیہ“ میں کی شیخ ابراہیمؒ نے کہا
(الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ)
”یعنی اے قومِ مؤمنین کے گھر تم پر سلام ہو“

① اس کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 410 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان توجہ فرمائیے کہ اگر ”ولی اللہ“ مدد کر سکتا ہے تو ”نبی اللہ“ کیوں مدد نہیں کر سکتے ”ہاذن اللہ“ وہ مدد کرتے ہیں مانگنے والوں مانگے۔ جیسا کہ کہا گیا۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
انتہی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

پھر میں نے شیخ ابو محمد ہنکی رحمہ اللہ کو قبر میں سے یہ کہتے ہوئے سنا۔ وَ عَلَیْكَ يَا شَيْخُ اِبْرَاهِیْمَ اور تجھ پر اے شیخ ابراہیم رحمہ اللہ سلام ہو۔ تب شیخ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان کی تواضع کی پھر شیخ ابو محمد رحمہ اللہ نے کہا تم جیسا کہل شیخ کون ہو سکتا ہے؟ پھر ان سے کہا کہ اے شیخ ابراہیم مجھے ”مقدام“ دے دو کہ وہ میرے پاس رہے کیونکہ میں اس کے قرآن شریف کے پڑھنے کو پسند کرتا ہوں۔

انہوں نے ان سے کہا کہ اے میرے سردار! میں اور مقدمام تیرے سامنے حاضر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری اجازت اس میں ضروری ہے پھر مجھ کو شیخ ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا اے مقدمام! تم نے جو شیخ نے فرمایا سن لیا ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا بسرہ چشم حاضر ہوں۔^①

تیس ہزار (30000) قرآن کا پڑھنا

مقدمام رحمہ اللہ نے فرمانا میں نے شیخ کو رخصت کیا اور شیخ ابو محمد ہنکی رحمہ اللہ کے حزار پر بیٹھ گیا اور قرآن شریف پڑھتا رہا تھا ابو محمد میاں علی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جنگل کے مشائخ فرماتے تھے کہ شیخ مقدمام رحمہ اللہ نے شیخ ابو محمد ہنکی رحمہ اللہ کی قبر کے پاس تیس ہزار (30,000) بار قرآن پاک ختم کیا ہے۔^②

خارش تم سے لے کر خادم کو دے دی

ابو المنظر منظور بن المبارک بن فضل بن اعظم واسطی مشہور ابن جرادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ میں شیخ ابواسحاق ابراہیم اعزب رحمہ اللہ کے ساتھ ایک بیمار کی عیادت کے لئے گیا جس کو خارش تھی۔ اس نے آپ کی خدمت میں اس کی بڑی شکایت کی آپ خادم کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کہا کہ تم اس فقیر کی خارش اٹھا لو اور اشارہ اپنے خادم کی طرف کیا۔

پس اس شخص کی تمام خارش آپ کے خادم کی طرف آگئی اور اس شخص کا بدن سفید چاندی کی طرح ہو گیا۔ پھر آپ لکے ہم آپ کے ساتھ تھے اور آپ کا خادم خارش کے درد کی شکایت کرتا تھا ہم راستہ میں آ رہے تھے کہ ہم نے خنزیر کو دیکھا تو شیخ نے خادم سے فرمایا: کہ میں نے تمہاری خارش لے لی اور اس خنزیر کو دے دی وہ خارش خنزیر کی طرف منتقل ہو گئی اور خادم اسی وقت اچھا ہو گیا۔^③

لوگوں کے دل ہمارے اوپر روشن ہیں

بعض صلحاء میں سے ایک نے بیان کیا کہ میں ام عبیدہ (مقام) میں سماع کی محفل میں شامل ہوئے۔ جس میں شیخ ابراہیم اعزب

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 411-410 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان۔ نوٹ: نولیاہ اللہ کے حضرات پر قرآن وغیرہ پڑھنے والے شاد ہو جائیں کہ

اولیاء اللہ! اس سے خوش ہوتے ہیں۔ (ابو حنظلہ محمد بن اسماعیل عطاری)

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 411 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 411 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ﷺ بھی شامل تھے۔ اس میں سات ہزار (7,000) آدمیوں سے زیادہ لوگ تھے۔ میں اتنا دور تھا کہ شیخ کا دیکھنا مجھ کو مشکل پڑ گیا کیونکہ وہ مجھ سے دور تھے پھر میرے دل میں (سار) جمع ہونے پر انگار ہوا اور ابھی میرا خطرہ پرانہ ہوا تھا کہ اتنے میں شیخ ابراہیم ﷺ لوگوں کی صفیں چیرتے ہوئے آئے حتیٰ کہ میرے پاس کھڑے ہو گئے۔ میرے کان ملے اور فرمایا کہ

(يَا بَنِيَّ اِيَّاكَ وَالْاَعْتِرَاضِ عَلَى اَهْلِ اللّٰهِ وَلَوْ وَجَدْتَ مَا وَجَدْتَ لَا تَنْكِرُ عَلَيْهِمْ)

”اے میرے بیٹے! خبردار اہل اللہ پر اعتراض نہ کرنا اگرچہ تیرے دل میں کچھ آئے پھر ان پر انگار نہ کرنا“

پھر چلے گئے۔ تب میں منہ کے بل بے ہوش ہو کر گر پڑا اور مجھے لوگ اٹھا کر وہاں لے گئے پھر آپ نے کہا کہ

(يَا بَنِيَّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ قُلُوبَ الْخَلْقِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا كَالْمَصَاصِيعِ وَرَآءِ السَّتَارَةِ يَشْهَدُ رَآئِيَ الْعَيْنِ وَهَلْ يَخْفَى الْحَبِيبُ عَنْ حَبِيبٍ شَيْئًا)

”اے فرزند عزیز! کیا تم کو معلوم نہیں کہ مخلوق کے دل ہمارے سامنے ایسے ہوتے ہیں جیسے پردے کے پرے چراغ کہ آنکھوں سے دیکھتا ہے اور کیا حبیب حبیب سے کوئی چیز چھپا رکھتا ہے؟“^①

تمہاری عمر ابھی باقی ہے

ابو ذر یا یحییٰ بن یوسف عسقلانی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا بیمار ہوا کہ مجھے اپنے مرنے کا گمان ہو گیا۔ میں نے یہ امر شیخ ابراہیم اعزب رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ میں ان کے پاس ”ام عبیدہ“ میں زیارت کے لیے گیا ہوا تھا۔ شیخ نے سر نیچا کیا پھر کہا

(يَا سَيِّدِي اَنْتَ مَا تَمُوتُ فِيْ هَذِهِ الْمُدَّةِ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمْرِكَ زَمَانٌ طَوِيْلٌ)

”اے میرے سردار تم اس عرصہ میں نہیں مرد گے تمہاری عمر ابھی بہت ہے۔“

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد میرے والد پچاس سال سے زیادہ زندہ رہا۔^②

شیخ ابواسحاق اعزب رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں کو جو کہ صاحب احوال تھے جمع کیا۔ ان کو مخاطب کر کے بہت سی باتیں کیں پھر فرمایا: کہ میں نے اللہ ﷻ سے تمہارے لیے استخارہ کیا ہے کہ تم سے تمہارے حالات لے لوں اور ان کو خدا کے نزدیک رکھوں تا کہ وہ تمہارے حالات کو اپنے نزدیک درست کر دے کیونکہ زندگی کی آفات بہت ہیں اور میں تم پر ان سے ڈرتا ہوں۔^③

آپ کا حالت وجد میں آنا

شیخ ابو عبد الرحمن عسکر بن عبد الرحمن صہبانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں ”ام عبیدہ“ کے ساہبان میں ایک محفل سماع میں حاضر ہوا۔ جس

① بھجۃ الاسرار صفحہ 414، 412 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ نے اولیاء کو لوگوں کی عمروں کی بھی اطلاع دے دیتا ہے۔ (ابو حنظلہ محمد جمل عطاری)

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 412 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں شیخ ابراہیم اعزب رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے۔ قوال نے اشعار پڑھے۔
پھر شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو وجد ہوا اور ہوا میں کود پڑے لوگوں کے سروں سے اُڑنے لگے اور خلا تک بلند ہو گئے پھر قوال نے اشعار پڑھے تب شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ چلائے اور پکارا یَا رَجَالَ الْغَيْبِ ارَادُوا کہتے ہیں کہ میں نے رجال الغیب کو دیکھا کہ ان پر ہوا سے اترتے ہیں دو دو تین تین چار چار اور کہتے ہیں "لبیک" یعنی ہم حاضر ہیں۔^①

آپ کا وصال

آپ "ام عبیدہ" میں رہتے تھے جو کہ جنگل کے علاقہ میں ایک مقام ہے وہیں 609 میں فوت ہوئے وہیں مدفون ہوئے۔ آفتاب کو گرہن ہوا تھا۔ تب شیخ علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حالانکہ آپ دمشق میں تھے کہ آج آسمان کا آفتاب گرہن دار ہوا اور زمین کا آفتاب غروب ہو گیا۔ ان سے کہا گیا کہ زمین کا آفتاب کون ہے؟ انہوں نے کہا شیخ ابراہیم اعزب رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ آج فوت ہوئے ہیں۔^②

بعد از وصال کیا معاملہ ہوا؟

یہ بھی مروی ہے کہ جنگل کے بعض مشائخ نے ان کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے اشعار پڑھے۔ (جس میں اپنی خوشحالی کو بیان فرمایا)^③

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے کلام

شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ:

(السَّيِّحُ عَبْدُ الْقَادِرِ سَيِّدُنَا وَشَيْخُنَا وَسَيِّدُ الْمُحَقِّقِينَ وَإِمَامُ الصِّدِّيقِينَ وَحُجَّةُ الْعَارِفِينَ
وَقُدْوَةُ السَّالِكِينَ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ)

"شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ہمارے سردار، ہمارے شیخ، سید المحققین، امام الصدیقین، حجتہ العارفین، پیشوا، سالکین رب العالمین کی طرف ہیں۔"^④

(33) شیخ ابوالحسن علی بن احمد مشہور ابن الصباغ رحمۃ اللہ علیہ

آپ مصر کے مشہور مشائخ، سرداران عارفین، مذکورین، بڑے دانائے محققین میں سے ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ، وہ دعویٰ شخص

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 412 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 413 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 413 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

④ بیہجۃ الاسرار صفحہ 413 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ہیں کہ فرماتے کہ اس راستے میں مجھ پر سوا اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے اور کسی کا احسان نہیں ہے۔
وہ ان میں سے ایک ہیں کہ جن کو اللہ ﷻ نے لوگوں کے لیے ظاہر کیا ہے۔ وجود میں ان کو تعریف دیا ہے۔ ان کے لئے عادات کو بدلا ہے ان کے ہاتھوں پر خارقات کو ظاہر کیا ہے۔ اسرار و ولایت کا ان کو مالک کیا ہے۔ احوال نہایت میں ان کو حاکم بنایا ہے۔ عجیب حکمتوں کے ساتھ ان کو مکمل کیا ہے۔ ان کی زبان پر عجیب و غریب باتیں جاری کی ہیں۔ ان کو پیشوائے سالکین بنایا ہے۔ عارفین کے لیے ان کو حجت ٹھہرایا ہے۔^①

مشائخ کا ان کی فضیلت کا اقرار

آپ ابو محمد عبدالرحیم بن احمد بن قحون مغربی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے ہیں۔ انہیں کی طرف منسوب ہیں اور ابو محمد عبدالرزاق بن محمود جزولی رحمہ اللہ کی صحبت میں بھی رہے ہیں۔ مصر اور حجاز میں مشائخ کی ایک جماعت سے ملے ہیں۔ ان کے شیخ عبدالرحیم رحمہ اللہ ان کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کی شان کو بلند کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کے بارے میں کہا ہے کہ ابوالحسن اس دروازہ میں سے داخل ہوئے ہیں کہ ہم اس میں سے داخل نہیں ہوئے۔

ان کے بارے میں شیخ ابو محمد جزولی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ کو وہ راز دیئے گئے ہیں کہ جو ہمیں نہیں دیئے گئے۔ ان کے بارے میں ابوالعباس احمد بن محمد مشہور راس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن بن صباغ رحمہ اللہ اللہ ﷻ کے نزدیک شیخ مکمل ہیں۔ ان کے وقت میں دیار مصر میں اس شان کی ریاست ان تک پہنچی ہے اور مریدوں کی تربیت وہاں پر انہیں سے سرسبز ہوتی ہے۔ وہاں کے بہت سے رہنے والوں نے ان سے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ ابوبکر بن شافع قوصی، شیخ علم الدین مفلوطی رحمہ اللہ، شیخ امام محمد الدین ابوالحسن علی بن وہب بن مطیع قشیری مشہور ابن دینق العید وغیرہم رحمہم۔

صاحبان احوال کی ایک جماعت ان کی طرف منسوب ہے بہت سے صلحاء ان کے شاگرد ہیں۔ فقہاء و فقراء کی ایک جماعت ان کے پاس جمع ہوئی تھی۔ انہوں نے ان کے کلام و صحبت سے نفع حاصل کیا تھا۔ ہر طرف سے وہ مقصود بالتریارت تھے۔ وہ فقیہ، فاضل، متادب، خاشع، متواضع اور کریم تھے۔ اکمل آداب، اشرف الصفات، اکرم خصلت اور احسن الاخلاق تھے۔ اہل علم و دین کے دوست تھے۔ ان کے بعض مریدوں نے ان کے حالات میں اور مناقب میں ایک کتاب لکھی ہے۔ جو چاہے کہ ان کے اکثر حالات جان لے تو ان کو چاہیے کہ اس کتاب کو دیکھے۔^②

آپ کے اقوال

اللہ ﷻ کے ذکر کے لیے اس کے ذکر میں کوئی اس کے عوض قائم مقام نہیں ہوتا۔ جب اس کا عوض قائم ہو گیا پھر وہ اس کے ذکر

① بہجة الاسرار صفحہ 413 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ نمبر 314-315۔ صاحب بحجة الاسرار نے کتاب کا نام ذکر نہیں فرمایا اگر کسی صاحب علم کو معلوم ہو تو ادارہ کو ضرور مطلع کریں۔

(ابو حنظلہ محمد اجماعی عطاری)

سے نکل گیا۔ ایسے قلب پر جو کہ دنیا کی محبت میں مقید ہے حرام ہے کہ فیوض کے درختوں پر چڑھے۔

(وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطْلَعَ الْخَلْقُ عَلَى عَدْلِهِ فَهُوَ مَرَاءٌ)

”جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ لوگ اس کے عمل سے واقف ہو جائیں تو وہ ریاکار ہے۔“

(وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطْلَعَ الْخَلْقُ عَلَى حَالِهِ فَهُوَ كَذَّابٌ)

”جو شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کے حال پر اطلاع پائیں تو وہ جھوٹا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی ایک ہوا ہے جس کو ”الصبحیۃ فخر و نہ“ کہتے ہیں۔ وہ عرش کے نیچے ہے۔ استغفار کی نرم آواز دگر یہ کو ملک قہار کی طرف اٹھاتی ہے۔^①

لوح محفوظ کو دیکھ لیتے

شیخ ابوالحسن بن صباغ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحاب کی عمدہ تہذیب و تربیت کرتے تھے وہ ہر سانس میں مراعات حفظ ادب کے ساتھ دیکھتے تھے۔

جب کوئی شخص ان کے پاس آتا اور اس کا ارادہ ہوتا کہ ان کے پاس قطع تعلق کر کے رہے تو تھوڑی دیر سر نہا کرتے پھر اگر اس کو یہ کہتے کہ میں تجھ کو لوح محفوظ میں اس سے پہلے دیکھ چکا ہوں پھر اس کو اپنے پاس خلوت میں بٹھالیتے اور اگر اس کو یہ کہتے ہیں تم کو لوح محفوظ میں اپنے مریدوں میں نہیں دیکھتا تو اس کو اپنے پاس نہ بٹھاتے۔

اور یہ کہا کرتے تھے کہ لوح محفوظ ایک دیوان ہے جس میں ہر چیز موجود ہے جو ہو چکی یا آئندہ ہوگی اور مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس پر مطلع کر دیا۔ جو اس میں ہے اس کا مجھے شاہد بنا دیا۔^②

مریدوں کا خیال رکھتے

آپ جب کسی کو خلوت میں بٹھاتے تو اس کے حالات اور موارد کو صبح و شام دیکھتے بھالتے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس

① بہجۃ الاسرار صفحہ 418 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 418 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان اللہ تعالیٰ اپنے مقررین کو ایسے انعامات سے نوازتا ہے نیز جب اس امت کے ایک ولی کی یہ

شان ہے تو پھر تمام نبیوں کے نبی کا مقام کیا ہوگا اس لیے ہمارا عقیدہ ہے کہ باذن پروردگار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ کہنا درست ہوگا کہ

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر

ملکوت ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ میاں نہیں

اور ان کی نظر کیوں نہ ہو کہ غیوں میں سے سب سے بڑھ کر جو غیب ہے وہ ذات باری تعالیٰ ہے اور وہ ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک سے وہب معراج پوشیدہ نہ رہی تو

پھر اور کوئی غیب آپ سے کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا۔

جب نہ خدای چھپا تم پر کرداروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو سکتا

کے مزاج کے لائق لطف فرماتے۔ اس کو سلوک کے منازل درجہ بدرجہ بتاتے اس سے کہتے کہ ملاں مرتبہ کا تم ملاں دن انتظار کرو کیونکہ وہ رہائی ہے پھر مرید کا وہی معینہ حال ہوتا۔ جو شیخ نے بتلایا ہوتا۔^①

میرا مال تم کو دیا گیا ﴿﴾

آپ نے ایک شخص کو بہت خلوت میں بٹھایا۔ آپ دن رات اپنے مریدوں کی غلوٹوں کے حال معلوم کرتے رہتے تھے۔ آپ ایک رات رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اس کے پاس گئے تو اس کو دیکھا کہ وہ روتا ہے۔ اس سے حال دریافت کیا وہ کہنے لگا کہ دیکھئے میں شب قدر دیکھ رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ہر شے زمین پر سجدہ کر رہی ہے اور میں جب سجدہ کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنے اندر ایک شے ستون آہنی کی شکل کی پاتا ہوں جو مجھ کو سجدہ کرنے سے روکتی ہے۔

آپ نے اس سے کہا کہ اے فرزند عزیز اتم گھبراؤ مت وہ ستون آہنی جو تم پاتے ہو۔ وہ میرا راز ہے۔ جو تم کو دیا گیا ہے وہ سوائے نیک فعل کے تجھ کو بُری بات کی قدرت نہیں دیتا اور تم جتنی چیزیں اس وقت دیکھ رہے ہو۔ وہ شیطانی وارد ہے۔ شیطان کا یہ ارادہ ہے کہ تو اسی کو سجدہ کرے۔ جو تیرے خیال میں ہے اور اس سبب سے تم پر راستہ پالے گا۔

راوی کہتا ہے کہ میرے دل میں اس بات کا خیال پیدا ہوا اور یہ خطرہ ہوا کہ اس کی صحت کی ان کے پاس کیا دلیل ہے؟ ابھی میرا خطرہ پورا نہ ہوا تھا کہ شیخ نے مجھ سے کہا کہ میں تجھے یہ کہتا ہوں اور تو اس پر دلیل مانگتا ہے پھر اپنا دایاں ہاتھ بڑھا یا پھر میں نے دیکھا کہ وہ اقلے مشرق تک بڑھا ہوا ہے پھر بائیں کو پھیلا یا تو اس کو میں نے مغرب کے آخری حصہ تک بڑھا ہوا دیکھا پھر اس کو آہستہ قبض کر لیا اور وہ نور جس کو میں دیکھتا تھا اور ان اشیاء کو جن کو سجدہ کرتے ہوئے پاتا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے ملتی ہیں یہاں تک کہ ان کی ہتھیلی میں ایک گز کے برابر رہ گئی ہیں اور یہ نور اور جو کچھ اس میں تھا۔ ایک انسان کی شکل پر ہو گیا پھر میں نے اس سے ایک بُری آواز سنی۔ وہ کہتا ہے کہ: (يَا سَيِّدِي الْغَوْتُ الْغَوْتُ لَا أَرَجُوْا وَلَا أَعُوْذُ يَا سَيِّدِيْ)

”اے میرے سردار! فریاد اے میرے سردار! میں پھر کبھی رجوع نہ کروں گا اور نہ لوٹ کر آؤں گا۔“

اور جوں جوں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو قریب کرتے ہیں۔ ان کا چلانا بڑھتا جاتا ہے۔

تب شیخ نے ”اللہ“ کہا پھر میں نے ایک بجلی ٹور کی ان کے منہ سے نکلتی ہوئی دیکھی۔ جس سے ہر شے روشن ہو گئی اور یہ شکل جو کہ شیخ کی دونوں ہتھیلیوں میں تھی۔ سیاہ اور سخت بدبودار بن گئی اور ایسی خوفناک چلائی کہ عنقریب میری جان نکلنے لگی تھی پھر وہ دھواں بن گئی اور اوپر چڑھ کر گرد و غبار ہو کر اڑ گئی۔^②

تیرا شوق پورا ہو گیا ﴿﴾

ابو الحسن علی بن یوسف قرشی معری مودن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اپنے چچا شیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن سنان قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 416 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 417 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ ابوالحسن بن مہاجر بن مہاجر کی صورت میں رہ چکے تھے۔ ان کے پاس "قنا" میں ایک مدت ٹھہرے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابوالحسن بن مہاجر کی قنا میں خدمت کی تھی۔ اپنے اہل سے نو ماہ تک قانع رہا تھا۔ وہ مصر میں تھے پھر ایسے وقت میں کہ میں "قنا" کی رہائش میں کھڑا ہوا تھا اور ان کے بلنے کا شوق تھا کہ اسے میں شیخ ابوالحسن بن مہاجر اپنے گھر سے اترے اور مجھے کہنے لگے اے محمد کیا تو اپنے گھر والوں کے دیکھنے کا مشتاق ہے؟ میں نے کہا نعم یا مسیدی ہاں اے میرے سردار۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر میں مجھے اکیلے داخل کیا مجھ سے کہا "زیق" پس میں نے ایسا کیا پھر مجھ سے کہا اب تم سر اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا تو اپنے آپ کو مصر میں اپنے گھر کے دروازہ پر پایا۔ میں گھر میں داخل ہوا۔ مجھے میرے گھر کے لوگ ملے اور مجھ کو انہوں نے سلام کہا لیکن میں حیران ہو گیا اور ان سے میں نے اپنے بھید کو ظاہر نہ کیا۔ ان کے پاس اس دن ٹھہرا رہا۔ دو دفعہ ان کے پاس میں نے کھانا کھایا۔ میرے پاس بیس (20) درہم تھے وہ میں نے اپنی ماں کو دیئے اور جب مغرب کی اذان ہوئی تو میں گھر کے دروازہ سے نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قنا میں رہائش کے دروازہ پر ہوں اور شیخ کھڑے ہیں پھر انہوں نے مجھ سے کہا

(يَا مُحَمَّدُ أَبْلَلْتَ شَوْقَكَ؟)

"اے محمد کیا تم نے اپنا شوق ان سے پورا کر لیا؟"

میں نے کہا

نعم يا مسیدی

ہاں اے میرے سردار۔

پھر میں اس کے بعد ان کے پاس ایک مہینہ ٹھہرا اور سفر کی اجازت لی آپ نے اجازت دی پھر میں مصر کی طرف چدرہ (15) دن میں پہنچا اور جب انہوں نے مجھے دیکھا تو وہ بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو تم سے ناامید ہو چکے تھے اور خیال کیا تھا کہ تم قتل کیے گئے یا کوئی اور واقعہ تم پر پیش آیا۔ میں نے کہا کہ کچھ خوف نہیں۔ میں نے اپنی ماں سے وہ بیس (20) درہم جو اس دن دیئے تھے لے لیے۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے وہ واقعہ بیان نہ کیا۔ حتیٰ کہ شیخ فوت ہوئے۔^①

اژدھا کے منہ سے ایک شخص کو نکالنا

شیخ ابو الفتح رضوان بن فتح اللہ بن سعد اللہ تہمی مغلوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں ایک دن اپنے شیخ ابوالحسن بن مہاجر بن مہاجر کے ساتھ سمندر کے کنارہ پر تھا۔ ان کے پاس ایک لوثا تھا۔ جس سے آپ وضو کیا کرتے تھے۔ پس اپنے قریب میں لوگوں کی آواز سنی کہ چلا رہے ہیں آپ نے اس کی بابت پوچھا تو بتایا گیا کہ ایک اژدھا نے کنارہ پر سے ایک مرد کو پکڑ لیا ہے۔ آپ نے وضو چھوڑ دیا اور جلدی اس جگہ کی طرف دوڑے جہاں لوگ جمع تھے دیکھا تو اژدھا ایک آدمی کو پکڑ کر سمندر کی بھنور میں لے گیا ہے۔ آپ

اڑدھا پر چلائے کہ ٹھہر جاؤ وہیں ٹھہر گیا۔ دائیں بائیں کہیں حرکت نہ کرتا تھا۔ جب آپ پانی کے اوپر گزر گئے اور فرماتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم گویا کہ زمین پر چل رہے ہیں اور سمندر اپنی بڑی طغیانی میں تھا۔ یہاں تک کہ آپ اڑدھا تک پہنچ گئے۔

پھر آپ نے اس سے کہا کہ مرد کو پھینک دے اس نے اس کو اپنے منہ سے پھینک دیا اور مرد کی ران اڑدھا کے پکڑنے سے ماری گئی۔ جب آپ نے اپنا ہاتھ اڑدھا پر رکھا اور کہا کہ مرجا۔ وہ اس وقت مر گیا اور شیخ نے مرد سے کہا کہ جنگل کی طرف چل اس نے کہا اے میرے سردار! میں اپنی ران نہیں اٹھا سکتا اور مجھے تیرا بھی اچھی طرح نہیں آتا۔ آپ نے اس سے کہا کہ چل یہ راستہ نجات کا ہے اور جنگل کے راستہ کا اشارہ کیا پھر کیا دیکھا کہ سمندر اس مقام سے جہاں کہ شیخ اور وہ شخص تھے ایک سخت پتھر کی طرف ہو گیا پھر شیخ اور مرد چلے۔ یہاں تک کہ جنگل تک پہنچ گئے۔ لوگ یہ واقعہ دیکھ رہے تھے پھر سمندر اپنے حال پر ہو گیا جیسا کہ تھا اور لوگوں نے اڑدھا کو مردہ کھینچ کر باہر کیا۔^①

حیوانات و نباتات پر حکومت

شیخ علامہ محمد الدین ابوالحسن علی بن وہب قشیری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شیر اور سانپ ہمارے شیخ ابوالحسن صباغ رحمہ اللہ کے پاس آ کر ٹھہرا کرتے اور یوں کہا جاتا تھا کہ عالم میں سے ہر ایک چیز ان سے باتیں کرتی ہے۔ درخت ہوں، پتھر ہوں یا زمین کے مقامات وہ ان سے باتیں کرتے اور ان کو خبر دیتے جو کچھ انسان و جن نے اس میں عبادت و گناہ کیے ہیں۔ نباتات ان سے باتیں کرتی تھیں۔ اپنے خواص اور منافع بیان کرتی تھیں۔

اور فرمایا کرتے کہ جس کو اللہ تعالیٰ خطاب کرے اس کو ہر شے خطاب کرتی ہے۔ میں نے ان کو کئی دفعہ دیکھا کہ ہوا میں کسی سے باتیں کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں یہ کام کر یہ کام نہ کر اور میں کہتا تھا کہ یہ رجال الغیب ہیں جو کہ ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور وہ ان سے مخاطب ہوتے ہیں۔

اور میں نے کئی دفعہ ان کو دیکھا کہ شیروں کے لعاب دہن کی وجہ سے اپنے پاؤں کو دھو رہے ہیں۔ جب کہ وہ اپنے سروں کو ان کے پاؤں پر رکھتے ہیں۔

میں نے ان کو بار بار اکیلے بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اور ان پر ہوا سے مردان غیب دو دو تین تین چار چار اترتے تھے۔ یہاں تک کہ بہت سے مردان غیب جمع ہو جاتے تھے۔

اولیاء اور غائبین جن و مشائخ ان کے حکم کی تعمیل کرتے تھے حتیٰ کہ اگر شیر سے یہ کہتے کہ یہاں سے مت جا۔ وہ وہاں سے نہ ملتا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچاتا یہاں تک کہ آپ اس سے کہتے چلا جا۔

ان کی قطیبت کا ذکر کیا جاتا تھا۔ میں نے ایک مدت ان کی خدمت کی ہے ظاہر و باطن میں میں نے کبھی نہ دیکھا کہ انہوں نے ادب ترک کیا ہو اور نہ کبھی کوئی ایسا کلام کیا جو شریعت کے منافی ہو اور نہ ایسا کام کہ جس پر انکار کیا جائے۔^②

پھر پانی بن گیا

شیخ ابوالحسن بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنے مریدوں کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے ان سے کہا کہ اے میرے سردار جو شخص انوار جلال الہی کا مشاہدہ رکھتا ہو اس کی نظر وجود میں کیسے ہوگی؟ آپ نے کہا سر کی نظر کے ساتھ جو کہ وجود میں قائم ہے۔ جس کے ساتھ ہر موجود کا وجود قائم ہے پھر وہ اگر عاصی کی طرف دیکھے تو اس کو زندہ کر دے۔ اگر بھولنے والے کی طرف دیکھے تو اس کو یاد دلانے اگر ناقص کی طرف دیکھے تو اس کو کامل کر دے۔ اس نے کہا۔

(يَا سَيِّدِي وَمَا عَلَامَةُ مَنْ هُوَ مَوْصُوفٌ بِهَذَا؟)

”اے میرے سردار! جو شخص اس امر سے موصوف ہو اس کی علامت کیا ہے؟“
کہا کہ:

(هُوَ مَنْ نَظَرَ إِلَى هَذَا الْحَجَرِ لَذَابٍ مِنْ هَيْبَةٍ)

”اگر وہ اس پتھر کی طرف دیکھے تو اس کی ہیبت سے گل جائے۔“

راوی کہتا ہے پھر آپ نے پتھر کی طرف جو کہ سخت اور بڑا تھا۔ دیکھا جو کہ آپ کے قریب تھا پس وہ پگھلا اور پانی بن کر زمین میں دھنس گیا۔^①

میرے شہر سے نکل کر تمہارا ”حال“ تم کو ملے گا

راوی کہتا ہے کہ مصر میں ایک شخص کا حال جانتا رہا اور اس کا حال اللہ ﷻ کے ساتھ تھا۔ وہ شخص آپ کی خدمت میں آیا۔ اس بات کی آپ کے پاس شکایت اور گریہ و زاری کی۔ اس شخص نے آپ کو اللہ ﷻ کی قسم دی کہ آپ اس کے رد کرنے پر قادر ہیں۔ آپ نے اس سے کہا کہ تم صبر کرو حتیٰ کہ تمہارے حال کے رد پر میں اذن لوں۔ وہ شخص آپ کے پاس تین (3) دن تک ”قنا“ میں ٹھہرا رہا پھر آپ نے اس کے ساتھ چوتھے دن شہر و دودھ کھایا۔ وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس نے اپنا حال دگنا پالیا ہے۔

تب آپ نے اس سے کہا کہ میں نے تمہارے حال کے رد کے لیے اذن چاہا تھا۔ سو مجھے اجازت دی گئی ہے کہ تم میرے ساتھ دودھ پو تو تمہارا حال لوٹ آئے گا۔ میرے ساتھ تیرے شہد کھانے سے تیرا حال دوگنا کر دیا گیا لیکن تم اس کی تصریح جب تک میرے اس شہر سے نہیں نکلو گے نہیں کر سکو گے۔

راوی کہتا ہے کہ اس مرد کا یہ حال تھا کہ اس نے اپنا حال اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور حاصل کر لیا تھا۔ لیکن اس کو یہ طاقت نہ تھی کہ اس میں یا اس کے ساتھ تصرف کرے۔ حتیٰ کہ ”قا“ سے باہر نکلا۔^②

کھانے میں برکت کی دعا ﴿﴾

ایک دفعہ آپ نے ایسے کھانے میں برکت کی دعا کی جو سات (7) آدمیوں کے کھانے کی تھا اور وہ سو (100) میں سے (100) آدمیوں کی مقدار لے کھایا اور پتلا پہلے تھا اس سے زیادہ بڑی رہا۔
راوی کہتا ہے کہ شیخ ابوالحسن بن صباحؒ اپنے حال سے لوگوں کو دیکھتا تھا کہ ان کے حال میں کیا ہے؟

شیخ کی برکت سے دل صاف ہو گئے ﴿﴾

دو فقیر "قنا" کے بازار میں شیخ ابوالحسن بن صباحؒ کے زمانہ میں جھوٹے ان کی بھائی سے ملے۔ یہاں تک کہ ایک نے دوسرے کی آنکھ نکال ڈالی آنکھ جو دوسرے کے رخسار پر بہہ کر آگئی۔ وہ اس کو کھوال کے پاس لے گیا۔ اس نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں معاملہ شیخ ابوالحسنؒ تک ہے۔ وہ دونوں آپ کے پاس آئے۔ آپ نے ان دونوں سے کلام نہ کیا اور نہ فرمایا۔ بچانے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے فقراء کے ساتھ کھانا کھایا اور کھوال کو حکم دیا۔ اس نے کچھ پڑھا۔ وہ دونوں فقراء کے ساتھ اس میں داخل ہو گئے اور جس شخص کی آنکھ نکل گئی تھی۔ اس نے دوسرے کا سر کھول دیا اور استغفار کرنے لگا۔

تب آپ نے اس سے کہا کہ تم استغفار کس لیے کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اے میرے سردار! میں اپنے اس بھائی کے لیے استغفار کرتا ہوں کیونکہ اگر مجھ سے یہ تصور نہ ہوتا کہ جو زخم کو واجب کر دے تو وہ میری آنکھ نہ بھونٹے۔

پھر اس شخص کہ جس نے اپنے ساتھی کی آنکھ نکالی تھی اپنا سر کھولا اور کہا خدا و عا میری اس وقت ذلت اور عمامت بھاس کے علم کے طفیل اس کی آنکھ کو درست کر دے پھر اس کی آنکھ درست ہو گئی جیسے پہلے تھی۔ حاضرین حیران تھے۔
راوی کہتا ہے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے دل شیخ ابوالحسنؒ کی برکت سے صاف ہو گئے۔ ﴿﴾

آپ نے اشعار پڑھے ﴿﴾

شیخ ابوالحسن بن صباحؒ ایک سال مٹی کے وقت "قوص" کے دو باغوں کے درمیان چلے رہے تھے ایک کبوتری کوہرخت پر دیکھا کہ غزدہ آواز سے بار بار بول رہی ہے آپ وہاں ٹھہر گئے اور اس کی آواز سنتے رہے پھر ان کو وجد آ گیا اور وجد میں مستغرق ہو گئے اور اشعار پڑھنے لگے:

راوی کہتا ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کبوتری زمین پر آپ کے سامنے گر پڑی اور دونوں پروں کو پھڑ پھڑاتی رہی۔ یہاں تک کہ مر گئی پھر آپ نے مزید اشعار پڑھے:

پھر اپنی حالت میں مستغرق ہو کر چلے پھر ظہر کی اذان ہوئی اور وہ "قنا" میں شیخ ابو محمد عبد الرحیم بن عجون اور شیخ ابوالخلاج بن

یوسف بن سلیمان بن قاسم قلو سی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے۔ اس وقت میں یہ دونوں زمرہ تھے قاضی اکٹھے رہتے تھے۔ جب ان کو دیکھا تو اور اشعار پڑھے۔ شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ اشعار پڑھتے تھے اور وہ دونوں شیخ روتے تھے جب وہ اپنے اشعار سے فارغ ہو چکے تو شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے مزید اشعار پڑھے۔^①

جب شیخ عبدالرحیم اپنے اشعار سے فارغ ہوئے تو شیخ ابوالجناح رحمۃ اللہ علیہ نے اور اشعار پڑھے۔

آپ کا وصال

آپ ”قنا“ میں رہتے تھے جو کہ ایک شہر ہے۔ مصر کے بالائی جانب کی زمین میں، وہیں نصف شعبان 612ھ میں فوت ہوئے اور ”قنا“ میں اپنے شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ کے پاس دفن کیے گئے۔ ان کی قبر کی وہاں پر اعلانیہ زیارت کی جاتی ہے۔

شیخ عبدالقادر جوہر کے بارے کلام

شیخ ابوالحسن بن صباحؒ فرماتے تھے کہ:

(الشیخ عبد القادر خصوصاً من اللہ تعالیٰ لم یدرکہ کثیر من الصّٰدِیقِیْنَ)

”شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ خصوصیتیں ہیں کہ جن کو بہت سے صدیقیوں نے نہیں پایا۔“^{۱۰}

(34) شیخ ابوالحسن علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور مشہور عارفین وائمہ محققین کا ملین سے ہیں صاحب کرامات ظاہرہ، احوال فاخرہ، افضال خارقہ، آپ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وجود کی طرف ظاہر کیا ہے اور موجودات میں تصرف دیا ہے عادات کو خرق کیا ہے۔ ان کے ہاتھوں پر خارقات کو ظاہر کر دیا ہے ان کو مغیبات کے ساتھ محکم کیا ہے۔ احوال نہایت کی ان کو قدرت دی ہے اسرار ولایت کا ان کو ہار پہنا دیا۔ ہدایت کی ہاگوں کا ان کو مالک بنا دیا۔ بصائر اور ابصار کے انوار میں ان کو حاکم بنا دیا ان کو بجاری حکمت اور تعارف اقدار پر مطلع کر دیا۔ ان کی زبان پر حکمتوں کو جاری کر دیا۔ لوگوں کے دل ان کی محبت سے بھر دیئے ان کی میت سے ان کے سینے بھر دیئے۔ ان کو سالکین کا پیشوا مقرر کر دیا اور عارفین کی حجت بنا دیا ہے۔ متقیوں کا امام بنایا ہے۔

اور وہ وہی ہیں کہ کہتے ہیں۔ میرے لئے موجودات میں سے ابتداء سے لے کر نہایت تک ظاہر کر دیا گیا۔ میرے لئے ترجے
حل کر دیئے اور جس کے لئے ترجے حل نہ کئے جائیں وہ شیخ نہیں۔

اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھ کو اللہ ﷻ نے اہل جنت اور اہل نار، اہل برزخ، اہل سما، اہل ارض کا واقف کر دیا ہے۔^۵

① بیحد الاسرار صفحہ 420، 421، 422 مطبوعہ مؤسسه الشرف پاکستان

② ہیئتہ الامرار صفحہ 422 مطبوعہ مؤسسۃ الشرف پاکستان

④ موسوعة الأسرار صفحہ 423 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ جانوروں کی بولیاں جانتے تھے

ان کے وقت کے مشائخ کہا کرتے تھے کہ شیخ علی بن ادریس انسان، جنوں، ملائکہ، پرندوں، وحشیوں اور سانپوں کی بولی جانتے ہیں۔^①

آپ فرشتوں کی تسبیحات جانتے تھے

اور یوں کہا جاتا تھا کہ وہ ہر آسمان کے فرشتوں اور ان کے مقام، ان کی تسبیحات اور ان کی بولیاں جو کچھ کہے خدا کے فرشتوں کی توحید میں کہتے ہیں جانتے ہیں۔

اور جب وہ شیخ عمر بزار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتے تھے۔ وہ کھڑے ہو جاتے تھے اور ان کے لئے کئی قدم چلتے دور سے جا کر ان کو ملنے ان کی عزت و احترام کرتے ان سے معافہ کرتے اور یہ شعر پڑھتے:

اَسْمُ مِنْكَ نَسِيْمًا لَسْتُ اَنْكَرُهُ
كَانَ لِمَاءٍ جَرَتْ فِيْكَ اَرْدَانًا

اور مشائخ کہا کرتے تھے کہ جب شیخ عمر بزار رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تو عراق کے مشائخ ستاروں کی طرح تھے اور شیخ علی بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ ایک آفتاب طلوع شدہ تھے۔

شیخ ابوالحسن قریشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیخ علی بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ میدان کے رہنے والے ہیں۔ وہ شیخ علی بن ابیہتی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے تھے اور انہیں کی طرف منسوب تھے۔^②

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

وہ شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور ان کی خدمت کی ہے۔ ان سے روایت بھی کی ہے۔ ان کے بڑے بڑے جلسے دیکھے ہیں۔ ان سے ان کو مواردِ نفیسہ حاصل ہوئے ہیں۔ ان کے لئے انہوں نے دعا مانگی ہے۔ ان کے حق میں کہا ہے کہ اس لڑکے کی شان عظیم ہوگی۔

ان کو یہ بھی کہا تھا کہ عنقریب ایک زمانہ آئے گا کہ تمہاری احتیاج پڑے گی (یعنی بلند مرتبہ) ہو گے۔

شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ کہا کہ کرتے تھے کہ میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہوں۔^③

① بیحۃ الاسرار صفحہ 423 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیحۃ الاسرار صفحہ 424-423 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیحۃ الاسرار صفحہ 424 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ مشائخ عراق سے ملے ہیں۔ جیسے شیخ عبدالرحمن طفسوخی رحمۃ اللہ علیہ شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ احمد بقلی رحمۃ اللہ علیہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ مطربا ذرائی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالکرم معمر رحمۃ اللہ علیہ۔

ان کے شیخ علی بن الہبتی رحمۃ اللہ علیہ ان کی عزت کیا کرتے تھے اور ان کو اوروں پر مقدم کیا کرتے تھے۔ ان کی بڑی پرواہ کرتے ان کے بارے میں کہتے کہ ابن ادریس "حضرت قدس" کے ہم نشینوں میں سے ہیں۔^①

ہزاروں لوگ آپ سے فیض یاب ہوتے

ان کی طرف بہت سے صاحب حال منسوب ہیں۔ بہت سے صلحاء و علماء کے مرید ہیں اور ان کے ارادہ کے موافق بہت سی مخلوق جن کا شمار نہیں ہو سکتا قائل ہوئے ہیں ان کے نزدیک "یعقوباً" میں بہت سے فقہاء و فقراء جمع ہوئے تھے ان کے کلام و صحبت سے نفع حاصل کیا تھا ان کا ذکر زمانہ میں پھیل گیا تھا۔ ان کی زیارت کا ہر طرف سے قصد کیا جاتا تھا ان کے دروازہ پر زائرین کی ایک بڑی جماعت تمام اطراف سے قصد کر کے آتی تھی اور اکثر ان کے دروازہ پر ہفتہ تک ٹھہرتے یہاں تک کہ ان کو دیکھتے اور بسا اوقات ان کا شمار سات ہزار (7,000) تک پہنچ جاتا تھا اور جب شیخ عمر بزار رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے پھر مشائخ عراق ان کی زیارت کو دوڑ کر آئے۔ جیسے شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ ابوالظاہر غلیل بن احمد مصری، شیخ بدرالدین غلیل معروف بہ فرہ، شیخ ابوالبدر بن سعید، شیخ ابو محمد عبداللطیف بغدادی المعروف مطرز، شیخ ابوالعباس احمد بن شریف بغدادی، شیخ ابوالحسن بغدادی المعروف موزہ دوز، شیخ ابو عمر عثمان بن سلیمان المعروف قصر، شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان المعروف نانبا، شیخ ابوالبدر بن یوسف المعروف قاسکی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے سوا اور علماء و صلحاء کی ایک جماعت نے فیض لیا۔^②

آپ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر آئے

آپ بغداد کی طرف شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی زیارت کو آیا کرتے تھے اور ان کے مدرسہ میں باب اربع میں قاضی القضاۃ ابوصالح نصر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اتر آتے تھے پھر ان کے پاس بغداد کے اکثر علماء مشائخ اور عام لوگ آیا کرتے تھے۔ اور مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے بغداد میں مدرسہ مذکورہ میں ایک جز، حدیث کی سنی ہے جس کو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے تھے اور تین مجلسوں میں وہ لوگ جنہوں نے ان سے متفرق طور پر حدیثیں سنی ہیں ان کی تعداد دو ہزار 2,000 سے زیادہ تھی۔

ان کے قاری شیخ امام محی الدین ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد المعروف توحیدی بن ہشیرہ قاضی القضاۃ ابوصالح نصر رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ خلفاء کا یہ حال تھا کہ جب ان پر کوئی بلا نازل ہوتی تو وہ ان کی طرف التجا کرتے اور عاجزی سے پیش آتے۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 424 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 325 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 325 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

کسی کو ہاتھ نہ چومنے دیتے

آپ بزرگ، ہابیب، ہاشان، اویب اور متواضع تھے کسی کو اپنے ہاتھوں کو چومنے نہ دیتے اور کوئی ان کو ”یاسیدی“ نہ کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ اس کو مکروہ جانتے تھے وہ اشرف اخلاق، اکرم عادات، وافر عقل، کم گو، ہمیشہ بڑی حیا والے اتباع کتاب اللہ و سنت نبوی کے بہت پابند تھے، خوب رو بڑی ہیبت اور وقار والے تھے طریق سلف کے پابند تھے ان کا دسترخوان سوار مضامین شریف کے دلوں کے بند نہ ہوتا تھا مجلس کے صدر میں نہ بیٹھتے تھے اور جب وہ چلتے تو ان کے پیچھے سوائے ان کے حکم کے اور کوئی نہ چلتا۔^①

آپ کی سادگی اور رعب

جس نے آپ کو کبھی دیکھا نہ ہو وہ آپ کو جب تک کہ کوئی بتائے نہیں پہچانتا نہ تھا لباس بھی دیہاتیوں کا سا پہنتے تھے۔ ان کے پاؤں میں ہمیشہ دروہا کرتا تھا آخر میں حرکت سے عاجز ہو گئے تھے۔ اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے کئی کئی دن تک مگر اوقات نماز میں اٹھتے تھے اور کوئی شخص آپ کے پاس بغیر آپ کے حکم کے نہ بیٹھتا تھا۔^②

آپ کے اقوال

ان کا حقائق میں کلام نفیس تھا ان میں سے یہ ہے:

① ”کرم“ یہ ہے کہ دنیا کو اس کے لئے چھوڑ دینا جو اس کا محتاج ہے اور اللہ ﷻ کی طرف اس لئے متوجہ ہونا کہ تو اس کا محتاج

ہے۔

② ”نصوف“ تمام ادب کا نام ہے۔

③ ہر قوت کے لئے ادب ہے۔ ہر مقام کے لئے ادب ہے اب جو شخص کہ آداب اوقات کا التزام کرتا ہے وہ مردوں کے مقام

تک پہنچتا ہے۔

④ جو شخص کہ ادب کو ضائع کرتا ہے وہ اس وجہ سے بعید ہے کہ قرب کا گمان کرتا ہے اور اس لئے مردود ہے کہ قبول کا گمان کرتا

ہے۔

⑤ آداب ظاہر کا حسن آداب باطن کا عنوان ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہے کہ اگر اس کا دل نرم ہوتا ہے پھر اس کے اعضا

بھی نرم ہوتے ہیں۔

⑥ ”سخاوت“ کے نام کا وہ شخص مستحق نہیں جو کہ بخشش کا ذکر زبانی یا دل کے اشارہ سے کرے۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 325 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 325 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

○ جو شخص اپنے احوال و افعال کا ہر وقت کتاب و سنت سے موازنہ نہیں کرتا اور اپنے خطرات کو متہم نہیں کرتا تو اس کو مردوں کے دیوان میں مت مگو۔

○ جو شخص اپنے نفس کو دوام اوقات پر متہم نہیں کرتا تمام احوال میں اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ تمام دلوں میں اس کو مکروہ کی طرف نہیں چلاتا تو وہ مغرور ہے۔

○ جو شخص اس کی کسی بات کو اچھی نگاہ سے دیکھتا ہے تو وہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

○ ولی وہ ہے کہ کرامات سے مدد دیا جائے اور ان سے غائب رہے

○ نفس کی عہدگی اور دل کی راحت سینہ کی فراخی آنکھ کی ٹھنڈک چار چیزوں میں ہے ① حجت کے لئے خدا کی طرف رجوع کرنا، ② دوستوں سے محبت، ③ سامان پر بھروسہ، ④ غایت کا معائنہ۔

○ بڑی عقل وہ ہے کہ تجھ کو خدا تعالیٰ کی وہ نعمتیں معلوم کرادے جو کہ تجھ پر ہیں اور ان کے شکر کی تم کو مدد دے ہوس کے برخلاف قائم ہو۔

○ زیادہ نفع دینے والا اخلاص وہ ہے جو تجھ سے زیادہ تصنع کو دور کر دے۔ زیادہ نافع اعمال وہ ہیں کہ جن کی آفات سے تو بچا رہے اور وہ مقبول ہوں

○ بڑا نافع فقر وہ ہے کہ جس سے تو بارونق و راضی ہو جائے۔

○ نافع تر تو اضع وہ ہے کہ تجھ سے تکبر کو دور کر دے۔ تیرے غضب کو مار ڈالے۔

○ نافع تر معاملات وہ ہیں کہ دلوں کے خطروں کی اصلاح ہو۔

○ نافع تر خوف وہ ہے کہ تجھ کو گناہوں سے روکے اور تیرے غم کو بڑا بنادے اور تجھ کو فکر لازم کر دے۔

○ آداب کا سردار یہ ہے کہ مرد اپنی قدرت کو پہچانے۔

○ جو شخص اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے افضل اعمال پر اس کو سزا دے گا وہ ہلاک ہونے والا ہے۔

○ کوئی شخص اس سے بڑھ کر مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتا کہ اس کا دل سخت ہو جائے اور دنیا سے وہ شخص کیسے فلاح پاتا ہے کہ اس کے نزدیک لوگوں کی محبت سے دنیا کی محبت زیادہ ہو۔

○ جو شخص کہ دنیا کی حاجت کو ترک کر دے وہ غم سے راحت پا گیا۔

○ جو شخص اپنی زبان کی محافظت کرتا ہے وہ عذر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔

○ جو شخص کہ دنیا کے مصائب سے گھبراتا ہے اس کی مصیبت دین سے بدل جاتی ہے۔

○ مخلوق کی طرف متوجہ ہونا خواہش نفسانی کا سبب ہے۔ یہ مرید کو شہاد دیتا ہے اور عاقل کو عاقل بنا دیتا ہے پھر نہ تو عاقل اپنی بیماری کو پہچانتا ہے نہ مرید اپنی دوا کو طلب کرتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے ساتھ تمسک کرتا ہے وہ بچ جاتا ہے اور جو اپنے نفس کے سپرد کرتا ہے وہ پردہ میں ہوتا ہے پس صحت و رع خوف کی علامات میں سے ہے حسن خلق حسب کی بزرگی میں سے ہے جو عقل رکھتا ہے اس نے یقین کیا۔ جو یقین رکھتا ہے ڈرتا ہے جو ڈرتا ہے صبر کرتا ہے جو صبر کرتا ہے وہ پرہیزگار ہے جو پرہیزگار ہے وہ شہادت سے

رک جاتا ہے۔ اس سے حس اور غبت جاتی رہتی ہے۔ جس کی عقل کم ہے اس کا یقین ضعیف ہے۔ جس کا یقین ضعیف ہے اس سے خوف جاتا رہتا ہے۔ جس کا خوف جاتا ہے اس کی غفلت بہت ہوتی ہے جس کی غفلت بڑھ جائے اس کا دل سخت ہوتا ہے جس کا دل سخت ہوتا ہے تو اس کو نصیحت فائدہ نہیں دیتی۔ اس پر دنیا کی محبت غالب ہو جاتی ہے۔ اس کے اکثر اعمال حقیقت خوف خدا کے بغیر ہوتے ہیں۔

⑤ محروم وہ ہے کہ سوال سے محروم ہو سوال اجابت کی گنجی ہے۔^①

عالم کس وقت وعظ کرے؟

عالم کو لوگوں کو وعظ سنانا جائز نہیں مگر اس وقت کہ کسی انسان کا بدعت میں پڑ کر ہلاک ہو جانے کا خوف ہو اور اس بات کی امید ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس بدعت سے اس کی نیک نیت کی برکت کی وجہ سے نجات دے گا۔
”ابدال“ کی چار (4) خصلتیں ہیں ① پرہیزگاری ② کامل درجہ کی ارادت مگر ہو ③ مخلوق کے لئے سینہ سالم ہو ④ خاص و عام کے لئے خیر خواہی۔

اور چار (4) خصلتیں ہوتی ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ بندہ کو بلند کرتا ہے۔ ① علم ادب ② دین، ③ امانت، ④ بڑی قوت یہ ہے کہ تو اپنے نفس پر غالب آئے۔
جو شخص اپنا ادب کرنے سے عاجز ہے وہ اپنے غیر کے ادب سے زیادہ ہوگا جو اپنے بڑے کی اطاعت کرتا ہے تو اس کی اطاعت وہ کرے گا جو اس سے کم درجہ پر ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اس سے ہر شے ڈرتی ہے۔

پرہیزگاری یہ ہے کہ حد علم پر وقف ہو۔ ظاہر کی پرہیزگاری یہ ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے (عکس کے) حرکت نہ کرے اور باطن کی پرہیزگاری یہ ہے کہ اس کے دل میں اپنے مولیٰ کے سوا اور کسی کا گزرنہ ہو۔ زہد ملک کی سخاوت کو پیدا کرتا ہے، محبت روح کی سخاوت پیدا کرتی ہے جس کی پرہیزگاری نہیں اس کو زہد نہیں اور جس کو زہد نہیں اس کو محبت نہیں۔

زہد کی تین (3) علامتیں ہیں ① عمل بغیر علاقہ، ② قول بغیر طمع ③ عزت بغیر ریاست اور آپ اشعار پڑھا کرتے تھے: ④
شیخ ابو محمد علی بن اوریس رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے نفس کو دس (10) سال تک خواہش نفسانی سے روکا پھر میں نے قلب کو اپنے نفس سے دس (10) سال تک روکا پھر میں نے سر کو دل سے دس (10) سال تک روکا پھر مجھ پر منازل وارد ہوئے۔ میں نے ان سب کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر حافظ ہے۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔^⑤

① بیحۃ الاسرار صفحہ 428-425 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیحۃ الاسرار صفحہ نمبر 427 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیحۃ الاسرار صفحہ 427 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کے نارنگی پھینکنے سے بچہ کا گنٹھیا جاتا رہا ﴿

شیخ ابو الفضا کل صالح بن یعقوب بن محمد بن قیس یعقوبی رحمہ اللہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے کہا کہ میرا بیٹا "اسامیل" بچہ تھا اس کو گنٹھیا ہو چکا تھا اس کی عمر پانچ (5) سال کی تھی وہ ایک جگہ بیٹھا رہتا اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا تھا پھر میں نے اس کو اٹھایا اور شیخ علی بن ادریس رحمہ اللہ کی خدمت میں لایا ان سے شفا کے لئے درخواست کی انہوں نے اس پر انکار کیا میں نے اس کو ان کے نزدیک چھوڑ دیا اور اس سے علیحدہ ہو گیا تب آپ نے اس کو ایک نارنگی جو ان کے ہاتھ میں تھی پھینکی۔ وہ بچہ کے گنٹھوں پر پڑی تو اس نے اس نارنگی کو لے لیا اور سرائے میں دوڑنے لگا۔ ہم لوگوں نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" پڑھا وہ بچہ میرے ساتھ سمندر سے ہو کر چلا آیا۔^①

کیا میں حیر پھینکوں؟ ﴿

شیخ ابو المعالی عبدالرحیم بن مظفر بن مہذب فریقی رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے سنا اپنے والد رحمہ اللہ سے وہ شیخ علی بن ادریس رحمہ اللہ کے مریدوں میں سے تھے کہا کہ ہمارے پاس ایک سال عامل آیا۔ جس نے ظلم کیا اور ہم سے برا معاملہ کیا میں شیخ علی بن ادریس رحمہ اللہ کی خدمت میں آیا اور ان کے پاس یعقوباً میں تین راتیں ٹھہرا رہا۔ ان کی بیعت کی وجہ سے ان سے اس بارے میں کلام نہ کیا پھر چوتھی رات مغرب کی نماز پڑھی اور ان کے مریدان کے گرد حلقہ کیے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک مرید کے ہاتھ میں کمان اور تیر دیکھا تو فرمایا: کہ یہ مجھے دے دو۔ اس نے آپ کو دے دیئے پھر آپ نے تیر کو کمان کے جگر میں رکھ کر مجھ سے کہا کہ کیا میں پھینکوں؟ میں نے کہا کہ اے میرے سردار! اگر آپ چاہیں پھر کمان کو ہاتھ سے رکھ دیا اور پھر پکڑا اور کہا کہ کیا میں پھینکوں؟ میں نے کہا کہ اے میرے سردار! اگر آپ چاہیں پھر تیسری دفعہ کمان کو ہاتھ سے رکھ دیا اور کہا کہ کیا میں حیر پھینکوں؟ میں نے کہا اے میرے سردار! اگر آپ کی مرضی ہو۔

تب آپ نے تیر پھینکا وہ ایک درخت میں لگا جو آپ کے سامنے تھا آپ میں اور اس میں چار گز کا فاصلہ تھا آپ نے کہا کہ میں نے حیر پھینکا اور وہ ظالم عامل کی گردن پر کاری لگا۔ تب میں نے نکیر کہی اور تمام لوگوں نے نکیر کہی اور کمان و تیر کا مالک کھڑا ہو گیا اور دونوں کو لے لیا جب صبح ہوئی تو ہم کو خبر آگئی کہ عامل اپنے مکان میں مغرب کے بعد فرش پر گھر کی چھت پر لیٹا ہوا تھا کہ اس کو غیبی تیر پہنچا معلوم نہیں کہاں سے آیا تھا اس کی گردن کو لگا جس سے وہ ذبح ہو گیا اور مر گیا۔^②

نجر باغ پھل دار ہو گیا ﴿

"یعقوباً" میں ایک باغ تھا جس کا پانی کڑوا تھا اس میں نہ کوئی پھل دار درخت ہوتا تھا نہ اس زمین میں کوئی کھیتی ہوتی تھی وہ باغ

بالکل بیکار پڑا تھا وہاں کے رہنے والے شیخ علی بن ادریس رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے لئے برکت کی دعا مانگیں۔ پس آپ اس میں آئے اور وہاں پر وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی اور ان کی برکت کے لئے دعا مانگی پھر اس میں کھیتی اگ آئی اور درخت پھل دار ہو گئے اور عمدہ ہوئے اور برکت ہو گئی۔^①

آپ کا وصال ﴿﴾

روحاً جو ایک گاؤں یعقوبہ کے قریب ہے اور ادریس ان کے دادا ادریس کی طرف نسبت ہے آپ آخر ماہ ذیقعدہ 619ھ میں ”یعقوبہ“ میں فوت ہوئے اور اگلے دن کی صبح کو اس کی رباط میں دفن کئے گئے۔^②

(35) شیخ علی بن وہب سجاری رحمہ اللہ ﴿﴾

آپ بڑے مشائخ اور بڑے عارف بڑے آئمہ صادقین زمانہ کے مشہور تھے۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے موجودات میں تصرف دیا ہے ان کو مغیبات کے ساتھ گویا کیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عادات کو بدلا ہے ان کو مخلوق کے لئے ظاہر کیا ہے۔ ان کے نزدیک ان کی بڑی مقبولیت اور ہیبت بڑھا دی۔ اہل طریقت کا ان کو پیشوا بنا دیا۔ مریدین تخلصین کی تربیت سنجار اور اس کے ارد گرد میں ان تک پہنچی ہے بڑے بڑے لوگ ان کے شاگرد ہوئے ہیں جیسے ابو بکر بن عبد الحمید شیبانی بخاری، شیخ قیس شامی، شیخ جواب الکبر، شیخ سعد صفا رحمہ اللہ وغیرہم، اہل مشرق کے بہت سے لوگ ان کی طرف منسوب ہیں، جو کثرت کی وجہ سے شمار میں نہیں آتے اور یہ ایسے وقت فوت ہوئے ہیں کہ ان کے چالیس (40) مرید تھے جو کہ سب کے سب اصحاب احوال تھے۔ ان سے بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ فوت ہوئے تو وہ سب ایک باغ میں جمع ہوئے جو کہ ان کے حجرہ کے سامنے تھا ان میں سے ہر ایک نے اس باغ میں سے ایک مٹھی سبزی کی لی اس پر دم کیا پھر تمام سے پھول مختلف رنگ کے ظاہر ہوئے۔ کوئی زرد کوئی سرخ کوئی سبز کوئی ازرق کوئی سفید وغیرہ یہاں تک کہ ہر ایک نے ایک دوسرے کی قدرت و تعریف کا اقرار کیا۔

فرماتے تھے مجھ کو خدا تعالیٰ نے ایک خزانہ ”سربمہر“ دیا ہے اور عنقریب اس کو سربمہر اس کی طرف اس کی قوت سے لوٹاؤں گا۔ انہیں کا یہ نام ہے۔ رد الفائنات یعنی فوت شدہ چیز کے لوٹانے والے۔ کیونکہ بات مشہور ہے کہ جس شخص کا حال فوت ہو جاتا اور وہ شیخ علی بن وہب رحمہ اللہ کے پاس آتا تو وہ اس پر اس کا حال زیادتی کے ساتھ لوٹاتے تھے۔ وہ ان دو مردوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خواب میں خرقہ پہنا ہے۔^③

① بہجة الاسرار صفحہ 428 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ نمبر 428 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ نمبر 428-429 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت

شیخ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ میں نے اپنے سردار شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چالیس (40) سال تک نماز پڑھی ہے میں نے ان سے ان کے شروع حالات سے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ میں علم پڑھا کرتا تھا ظاہر بدریہ کی مسجد میں عبادت کیا کرتا تھا۔ میں ایک رات سو رہا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا

آپ نے کہا کہ اے علی! مجھ کو حکم ہوا ہے کہ تم کو یہ چادر پہناؤں۔ اپنی آستین میں سے طاقیہ نکالی اور اس کو میرے سر پر رکھ دیا جب میں بیدار ہوا تو وہ چادر بحینہ میرے سر پر تھی پھر چند روز کے بعد میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ اے علی! لوگوں کی طرف نکلو۔ وہ تم سے فائدہ حاصل کریں گے۔ تب میں اپنے معاملہ میں ثابت قدم ہو گیا پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے بھی مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ والی بات کہی۔ میں بیدار ہوا اور ثابت قدم ہو گیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوسری رات دیکھا تو آپ ﷺ نے بھی مجھ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات فرمائی پھر میں جاگا اور نکلنے کا پختہ ارادہ کیا اور اس رات کے آخر حصہ میں سویا۔ تب میں نے حق سبحانہ تعالیٰ کو دیکھا۔

اس نے فرمایا: اے میرے بندے! میں نے تم کو اپنی زمین میں پسند کیا ہے تم کو تمہارے تمام احوال میں اپنی روح سے مدد دی ہے اور تم کو اپنی مخلوق کی طرف رحمت بنایا ہے اب تم ان کی طرف نکلو اور ان میں وہ حکم لگاؤ جو میں نے تم کو اپنا حکم سکھایا ہے۔ ان میں وہ آیات ظاہر کرد جن سے میں نے تمہاری ان سے مدد کی ہے پھر میں بیدار ہوا اور لوگوں کی طرف نکلا تو وہ ہر طرف سے میری طرف دوڑ کر آئے۔

اور ہم کو یہ بات نہیں پہنچی کہ کسی شیخ رضی اللہ عنہ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نیند میں خرقہ پہنایا ہو اور جب وہ بیدار ہوئے تو جو خرقہ نیند میں انہوں نے پہنایا تھا وہ بیدار ہونے کے بعد ان کے سر پر تھا۔ سوائے شیخ ابوبکر بن ہو اور شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ کے اور مشائخ و علماء وغیرہم کا ان کی بزرگی و احترام پر اتفاق ہے۔

اطراف سے ان کی زیارت و نذر دلوں کا قصد کیا جاتا تھا۔ ان کا ذکر زمانہ میں مشہور ہوا۔^①

اللہ کہنے سے پتھر دو ٹکڑے ہو گیا

شیخ علی بن وہب، شیخ عدی بن مسافر اور شیخ موسیٰ زولی رضی اللہ عنہ ایک بڑے پتھر کے پاس جو کہ ”کوسلو“ بلاد مشرق میں تھاجمع ہوئے پھر ان دونوں نے شیخ علی بن وہب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ توحید کیا ہے؟ انہوں نے کہا اس طرح اور اپنے ہاتھ سے اشارہ اس پتھر کی طرف کیا اور کہا اللہ پھر وہ پتھر دو ٹکڑے ہو گیا اور وہ اب تک مشہور ہے لوگ ان دونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہیں۔^②

① بہجۃ الاسرار صفحہ 429، 430 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان
② بہجۃ الاسرار صفحہ 431 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

ایک قدم میں زمانہ پھرو گئے

ان کے زمانہ میں ایک مرد اہل ہمدان میں سے تھا جس کو ”شیخ محمد بن احمد ہمدانی“ کہا جاتا تھا وہ اصحاب احوال و مقامات تھا لیکن اس کے احوال جاتے رہے تھے اور مقامات اس سے چھپ گئے تھے اس کے بعض حالات یہ تھے کہ ملکوت اعلیٰ کو عرش تک دیکھتا تھا وہ تمام شہروں میں مشائخ کے پاس پہنچا تھا مگر کسی نے اس کے حال کو لوٹا یا نہ تھا پھر وہ شیخ علی بن وہب رحمہ اللہ کے پاس آیا۔ آپ اس سے ملے اور اس کی عزت کی اس سے کہا کہ اے شیخ محمد! یہ تمہارا حال ہے جس کو تم نے گم کر دیا تھا اور کبھی میں تم کو اور دو گنا حال دوں گا پھر اس کو حکم دیا کہ آنکھیں بند کرو۔ اس نے آنکھیں بند کیں پھر اس نے ملکوت اسفل کو مقام بہوت تک دیکھا اور کہا کہ یہ ایک امر ہے اور دوسرا میں نے تم کو ایک قدم دیا ہے جس کے ساتھ تم زمانہ میں پھر سکو۔

راوی کہتا ہے اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا اس حال میں کہ وہ شیخ علی بن وہب رحمہ اللہ کے پاس سنا رہا تھا اور دوسرا پاؤں اٹھایا تو وہ ”ہمدان“ میں تھا۔^①

انار کے چھلکے حلوا بن گئے

ان کے پاس چند فقراء آئے۔ انہوں نے حلوے کی خواہش ظاہر کی آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور انار کے چھلکے لیے پھر ان کو دستہ کاغذ پر رکھا اور اس کے نیچے آگ جلائی اور اس کو اپنے ہاتھ سے حرکت دی پھر اس کو برتن میں ڈال دیا اور ان کی طرف نکال کر لائے تو انہوں نے ایسا حلوا کھایا کہ دنیا کے حلویوں سے زیادہ مزیدار اور عمدہ تھا۔^②

پچاس (50) دن تک ”بے وضو ہوئے“ نہ سوئے

ایک شخص جس نام شیخ احمد بن علی تھا عجم سے شیخ علی بن وہب رحمہ اللہ کی خدمت میں آیا وہ صاحب قدم و مشاہدہ تھا۔ اس نے آپ سے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اور آپ ایک گھر میں پچاس (50) دن تک رہیں اس میں نہ کھائیں نہ پئیں نہ سوئیں نہ وضو کریں۔

آپ نے کہا اے فرزند عزیز! میں اب بڑی عمر کا ہو گیا ہوں اور ہڈیاں ضعیف ہو گئی ہیں میری قوت ضعیف ہو گئی ہے اس نے کہا کہ یہ ضرور کریں گے آپ نے کہا ”بسم اللہ“ دونوں کھڑے ہو گئے اور گھر میں داخل ہوئے آپ نے ہم سے کہا کہ میرے پاس کھانا اور پانی لاؤ پھر ہم ہر روز ان کے پاس طرح طرح کے کھانے اور پانی تر بوڑ لاتے وہ رات دن اپنی عادت سے زیادہ کھاتے پھر وہ اس گھر میں پچاس (50) دن تک رہے۔ اس میں وہ کھانے اور گوشت تر بوڑ پانی دودھ اس قدر کھاتے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ باوجود اس کے نہ بول کرتے، نہ پاخانہ، نہ سوتے، نہ وضو کرتے اور اپنی مجلس سے رات دن نہ

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 431 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ نمبر 431 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اُٹھتے۔ تب شیخ احمد رحمہ اللہ نے شیخ علی بن وہب رحمہ اللہ کے پاؤں چومے اور ان سے کہا کہ ”اَنْتَ اَلْاَسْتَاذُ“ آپ استاد ہیں ① ان کی خدمت لازم کر لی یہاں تک کہ وہیں فوت ہوئے۔ ②

برتن سونے، چاندی کے ہو گئے

ان کے پاس ایک مغربی شخص بھی آیا جس کا نام ”عبدالرحمن بن احمد اشمیلی“ تھا۔ اس نے آپ کے سامنے ایک سونے کی ڈلی رکھ دی اور کہا اے میرے سردار! یہ میری ترکیب سے ہے فقراء کے لیے پیش کرتا ہوں پھر آپ نے حاضرین سے کہا کہ جس کے پاس تانبے کا برتن ہو۔ وہ میرے پاس لے آئے تب لوگ بہت سے تانبے کے برتن از قسم طشت طباق وغیرہ لائے۔ ان کو حکم دیا کہ حجرہ کے درمیان رکھ دو۔ آپ اٹھے اور ان کی طرف گئے پھر ان میں سے بعض سونے کے ہو گئے اور بعض چاندی کے بن گئے مگر صرف دو طشت باقی رہے

پھر آپ نے برتن والوں سے کہا کہ جس کا کوئی برتن ہو وہ لے لے پھر انہوں نے وہ برتن سونے چاندی کے لے لیے پھر عبدالرحمن سے کہا کہ اے فرزند عزیز بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ سب کچھ دیا ہے۔ مگر ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ تمہارے فکدہ زر کی ہم کو حاجت نہیں پھر ہم نے ان سے برتنوں کے اختلاف کا سبب پوچھا تو کہا کہ جب میں نے کہا تھا کہ جس کے پاس کوئی برتن ہو تو وہ ہمارے پاس لائے۔ اب جو شخص میرے کلام پر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا برتن سونے کا اور جس کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہوا۔ اس کا برتن چاندی کا بن گیا اور دو شخصوں کے دل میں مجھ سے بدظنی پیدا ہوئی تو ان کے برتن نہ بدلے۔ ③

بیل کا زندہ کر دینا

آپ ایک وقت میں بیلوں کی جوڑی رکھا کرتے اور ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے نہ پھوتے تھے۔ جب ان سے فرماتے تھے کہ ٹھہر جاؤ تو وہ ٹھہر جاتے جب ان سے کہتے کہ چلو تو وہ چلتے تھے۔ بسا اوقات گیسوں کا بیج بوتے تو وہ فوراً آگ آتی۔ ایک بیل آپ کا مر گیا۔ آپ آئے اور اس کے دونوں کانوں کو پکڑ کر کہا کہ ”اَللّٰهُمَّ اَحْيَالِیْ“ خداوند! اس کو میرے لیے زندہ کر دے تو وہ کھڑا ہوا اور کان جھاڑنے لگا۔ ④

آپ کا وصال

آپ ربیع الثانی موسوی تھے۔ ”بدریہ“ میں رہتے تھے جو کہ ”قنا“ کی زمین میں ”سجّار“ کے علاقہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہیں

① نوٹ اس سے پتہ چلا کہ استاد کے ادباً پاؤں چومنے میں شرعی حرج نہیں۔ (ابو حنظلہ محمد بن حنظلہ طبری)

② بہجة الاسرار صفحہ 432 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان۔

③ بہجة الاسرار صفحہ 432 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان۔

④ بہجة الاسرار صفحہ 432 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان۔

آپ فوت ہوئے۔ ۸۵ سال کے قریب آپ کی عمر تھی۔ وہیں آپ کی قبر ہے جس کی ظاہر زیارت کی جاتی ہے۔^①

شیخ عبدالقادر کے بارے ارشاد

آپ عالم فاضل فصیح دانا متواضع تھے۔ اللہ تعالیٰ کی کبھی قسم نہ کھاتے تھے اور جب قسم کا ارادہ کرتے تو فرماتے تھے۔
(الشیخ عبد القادر أحد أعيان الدنيا الشيخ عبد القادر أحد أقرار الأولياء، الشيخ عبد القادر من تخفأ كوجود من هذا الله تعالى لتكون طوبى راء طوبى جالس طوبى لمن بات في خاطر الشيخ عبد القادر)^②

(36) شیخ موسیٰ بن مایہ زولی رحمہ اللہ

یہ شیخ بڑے مشائخ میں سے ہیں۔ صدر عارفین، آئمہ محققین میں سے ہیں۔ صاحب کرامات، آثار و مناقب مشہورہ افعال خارقہ احوال نفیسہ، مقامات جلیلہ، حقائق روشنہ، کشف جلی ہیں۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے ظاہر کیا ہے۔ ان کے مغیبات کے ساتھ گویا کیا ہے۔ عادات کو ان کے لیے بدلا ہے۔ دلوں میں ان کی محبت ڈال دی ہے۔ مخلوق کے نزدیک ان کی بڑی مقبولیت ہے۔ اس شان کی ریاست ان تک پہنچی ہے ان کی عزت و حرمت پر مشائخ وغیرہ کا اتفاق ہے۔ حل مشکلات موارد اور پوشیدہ امور میں ان کا قصد کیا جاتا تھا۔ سالکین کی تربیت اور مریدین کی تہذیب ”مار دین“ اور اس کے گردا گرد میں ان کے متعلق تھی۔ ان کی محبت میں بہت سے مشائخ نے بلاد مشرق میں تخریج کی ہے۔ ایک جماعت صاحبان احوال روشنہ نے ان کی شاگردی اختیار کی ہے۔ ان کی طرف بہت سی مخلوق منسوب ہے۔^③

شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ ان کی تعریف کرتے

شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ ان کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کی شان بڑھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے کہا تھا کہ اے اہل بغداد! عنقریب تم پر ایک آفتاب طلوع کرے گا کہ تم پر کبھی ایسا طلوع نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا وہ کون ہیں؟ تب شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ ایک شخص ہے جس کو ”موسیٰ زولی“ کہا جاتا ہے۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ ان کو دو دن کی منزل پر جا کر ملیں۔ جب وہ بغداد میں آئے تو وہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے۔

① بہجۃ الاسرار صفحہ 432 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 432 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 432-433 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ نے ان کی بڑی تعظیم کی اور انہوں نے ان کا بڑا ادب کیا۔ وہ بغداد میں اس روز قہد کر کے آئے۔^①

لہا ان کے ہاتھ میں نرم ہو جایا کرتا تھا

شیخ موسیٰ زولی رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کی اکثر زیارت کیا کرتے تھے اور ان کے اکثر حالات حضور ﷺ سے وقوف پانے پر ہوا کرتے تھے۔ جب وہ لوہے کو اپنے ہاتھ سے چھوتے تو وہ نرم ہو جایا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ لہاں (ایک قسم کا گوند) کی طرح ہو جاتا تھا۔^②

جس کو میرے ہاتھ لگیں وہ نہ جلے گا

ایک دفعہ مار دین میں سخت آگ لگ گئی اور تمام شہر میں پھیل گئی لوگ آپ کی خدمت میں فریاد کرتے ہوئے آئے۔ آپ نے ان کو اپنا عصا دے دیا اور حکم دیا کہ اس کو آگ میں ڈال دو۔ وہ گئے اور اس کو آگ میں ڈال دیا تو وہ فوراً بجھ گئی گویا کہ کبھی لگی ہی نہیں۔ لوگ آئے اور اس عصا کو نکال لیا۔ دیکھا تو وہ بالکل جلا نہیں نہ سیاہ ہوا اور نہ گرم ہوا۔ آپ کے پاس اس کو لے آئے۔ آپ نے فرمایا: کہ اللہ ﷻ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جس کو تمہارے ہاتھ لگ جائیں اس کو آگ نہ جلائے گی۔^③

چار ماہ کا بچہ چلنے اور پڑھنے کا

شیخ صالح ابوالفداء اسلمیل بن ابراہیم بن زرع بن ابوالحسن مندری مغربی رحمہ اللہ نے بیان کیا مجھ کو میرے والد نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ شیخ موسیٰ زولی رحمہ اللہ غیب کی باتیں بہت بتایا کرتے تھے اور جب کوئی بات کہتے تو وہ روشن صبح کی طرح اسی وقت اور اسی طرح جیسے خبر دی تھی واقع ہو جاتی۔ میں ایک دفعہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ایک عورت ایک بچہ کو لائی اور کہنے لگی کہ یہ میرا بچہ فلاں بن فلاں ہے۔ اس کی عمر چار ماہ کی ہے۔

آپ نے اس کو بلایا پھر وہ دوڑتا ہوا آیا پھر آپ نے اس سے کہا کہ پڑھ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) اس نے سورہ اخلاص پوری پڑھ دی اور بچہ نے بزبان فصیح یہ سورت پڑھی۔ اس کے بعد وہ برابر چلا اور باتیں کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اس عمر تک پہنچ گیا جس میں کہ بچے چلتے اور باتیں کرتے ہیں اور میں نے اس کو شیخ موسیٰ رحمہ اللہ کے انتقال کے تیس (30) سال بعد دیکھا تو واللہ اس کی فصاحت اور گویائی کچھ اس وقت سے جب کہ وہ بچہ تھا اور آپ کے سامنے پہلی دفعہ بولنے لگا تھا زیادہ نہیں تھی۔^④

① بہجة الاسرار صفحہ 433 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 434 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان یہ کرامت بھی درحقیقت مجھ پر رسول اکرم ﷺ کا پرتو ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پناہ مسترخوان صاف کرنے کے لئے آگ میں ڈالتے اور آگ اس کو جلاتی نہ تھی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے چھوا تھا (ابو حنظلہ محمد اجماع عطاری)

③ بہجة الاسرار صفحہ 434 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ کی دعا قبول ہوئی

راوی کہتا ہے کہ شیخ موسیٰ زولی رحمۃ اللہ علیہ مقبول الدعاء تھے۔ جس اندھے کی نظر کی دعا مانگتے وہ دیکھتا ہو جاتا اور جس بینا کو اندھے ہونے کی دعا کرتے وہ اندھا ہو جاتا۔

جس فقیر کے غنی ہونے کی دعا مانگتے تو وہ غنی ہو جاتا اور اگر کسی غنی کے لئے بد دعا کرتے تو فقیر ہو جاتا۔
جس بیمار اور مصیبت زدہ کے لئے دعا مانگتے تو اچھا ہو جاتا۔ جس شے میں برکت کی دعا مانگتے تو اس میں عجب برکت دیکھی جاتی اور جس کام کے لئے دعا مانگتے اس کا اثر فوراً ظاہر ہو جاتا۔^①

آپ کا وصال

آپ کی کنیت جہاں تک مجھے معلوم ہے "ابو مسادر تھی۔" "ماروین" آپ کا وطن تھا اور آپ وہیں فوت ہوئے۔ عمر آپ کی بڑی ہو گئی تھی۔ قبر بھی آپ کی وہیں ہے۔ جس کی اعلائیہ زیارت کی جاتی ہے۔^②

شیخ قبر میں نماز پڑھنے لگے

جب ان کو قبر میں داخل کیا گیا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور لحد ان کے لیے فراخ ہو گئی اور جو شخص قبر میں ان کے اتارنے کے لیے اترتا تھا وہ بے ہوش ہو گیا۔

آپ خوبصورت بارونق ہیبت والے فاضل تھے۔^③

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ادب کرنا

ابوعلیٰ حسین بن نجیم حورانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے شیخ ابو الفتوح عینی بن سعد اللہ بن حسین بکری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب شیخ موسیٰ زولی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں حج کر کے آئے تو میں اور میرے والد آپ کے ساتھ تھے اور جب شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا کر ملے ہم نے شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کا ادب وغیرہ کرتے ہوئے دیکھا کہ کسی اور کے ساتھ ایسی عزت و احترام نہ کرتے تھے پھر جب ہم عیحدہ و تنہا ہوئے تو میرے والد نے ان سے کہا کہ آپ نے جیسی عزت "عبدالقادر" کی کی ہے میں نے اور کسی کی ایسی آپ کو عزت کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ انہوں نے کہا کہ

① بہجۃ الاسرار صفحہ 434، 435 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 435 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 435 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

(الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ خَيْرُ النَّاسِ فِي زَمَانِنَا هَذَا وَسُلْطَانُ الْأَوْلِيَاءِ وَسَيِّدُ الْعَارِفِينَ فِي
وَقْتِنَا وَكَيْفَ لَا أَنْارِبُ مَعَ مَنْ تَتَادَبَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ السَّمَاءِ)

”شیخ عبدالقادر ہمارے زمانہ میں لوگوں سے بہتر ہیں اور ہمارے وقت میں سلطان الاولیاء و سید العارفین ہیں۔ میں
ایسے شخص کا کہ جس کا ادب آسمان کے ملائکہ کرتے ہیں ادب کیسے نہ کروں۔“^①

(37) شیخ ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی رحمہ اللہ

یہ شیخ عراق کے بڑے مشائخ اور صدر العارفین، اعیان المحققین، اعلام العلماء ہیں۔ صاحب کشف ظاہر، کرامات خارقہ،
احوال نفیسہ، مقامات رفیعہ، انفاس صادقہ، معارف روشنہ ہیں۔

آپ ان میں سے ایک ہیں جنہوں نے مدرسہ نظامیہ میں درس دیا ہے اور وہاں کے مفتی بنے ہیں۔ شریعت و حقیقت میں مفید
کتب لکھی ہیں۔ بغداد میں ان کی طرف طالب علم پڑھنے کو آتے تھے۔ مفتی العراقین ان کا لقب تھا۔ فریقین کے پیشوا
تھے۔

ان کی صحبت میں بہت سے مشہور لوگوں نے تخریج کی ہے۔ جیسے شیخ شہاب الدین ابو عبد اللہ عمر بن محمد سہروردی، شیخ ابو محمد عبد اللہ
بن مسعود بن مطر رومی رحمہما وغیرہما۔

ان کی طرف مشائخ صوفیہ کی ایک بڑی جماعت منسوب ہے ان کا ذکر زمانہ میں مشہور ہے۔ ہر طرف سے ان کا قصد کیا گیا
تھا۔^②

مرید کو اس کے حال کی پہلے سے خبر دیتے

فتیہ صالح ابو محمد حسن بن قاضی ابو عمران موسیٰ بن احمد خالیدی صوفی رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے سنا شیخ امام شہاب الدین ابو عبد اللہ عمر
محمد سہروردی رحمہ اللہ سے وہ فرماتے تھے کہ میرے چچا شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی رحمہ اللہ جس مرید کو رعایت کی نظر سے
دیکھتے وہ نتیجہ پر پہنچتا اور بڑھ جاتا۔

جب کسی شخص کو خلوت میں بٹھاتے اور اس کے پاس ہر روز آتے اور اس کا حال معلوم کرتے اس سے کہتے کہ تجھ پر آج کی رات
یہ واردات ہوں گے اور فلاں فلاں امر تجھ پر کھلے گا۔ فلاں فلاں حال تم پاؤ گے۔ فلاں مقام تم کو حاصل ہوگا اور عنقریب تمہارے
پاس ایک شخص فلاں وقت میں اس صورت کا آئے گا اور یہ یہ کہے گا اس سے ڈرتے رہنا۔ کیونکہ وہ شیطان ہے پھر وہ شخص وہی باتیں
پاتا جو شیخ نے جس وقت اور جس طرح کہی تھیں۔^③

① بہجۃ الاسرار صفحہ 435 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 435 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 437 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

چمڑے کا آپ کے سامنے بولنا

ایک دفعہ میں ان کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک دیہاتی چمڑا لایا اور آپ سے کہا اے میرے سردار! یہ ہم نے آپ کی نذر کر دیا ہے۔ وہ شخص چلا گیا۔ وہ چمڑا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے ہم سے کہا کہ یہ چمڑا مجھے لے جاتا ہے کہ میں وہ چمڑا نہیں ہوں جو کہ آپ کی نظر ہے بلکہ میں شیخ علی بن ابیہتی رحمہ اللہ کی نذر ہوں اور آپ کی نذر میرا بھائی ہے، پھر تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہی دیہاتی آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک اور چمڑا تھا جو کہ پہلے کے مشابہ تھا۔

دیہاتی نے کہا کہ اے میرے سردار! میں نے آپ کے لیے یہ چمڑا نذر کیا تھا اور شیخ علی بن ابیہتی رحمہ اللہ کے لیے وہ چمڑا نذر کیا تھا۔ جو پہلے آپ کے پاس لایا ہوں۔ یہ دونوں مجھ پر مشتبہ ہو گئے تھے پھر اول کو لے کر چل دیا۔^①

دودھ پلا کر مسلمان کر دیا

ایک دفعہ ان کے پاس تین یہودی اور تین نصاریٰ آئے آپ نے ان پر اسلام پیش کیا۔ لیکن انہوں نے سخت انکار کیا پھر آپ نے ہر ایک کے منہ میں ایک گھونٹ دودھ کا ڈال دیا۔ ابھی وہ اس کو نگل نہ چکے تھے کہ اسلام لے آئے وہ سب مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے کہ جب دودھ ہمارے پیٹ میں گیا تو ہم سے اسلام کے سوا سارے دین منسوخ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: عزت معبود کی قسم ہے کہ جب تک تمہارے شیطان میرے ہاتھ پر مسلمان نہیں ہوئے تم مسلمان نہیں ہوئے اور میں نے تم کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیا ہے۔ اس نے تم کو مجھے دے دیا ہے پھر آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا تو ان کو اپنے ہم نشینوں کا حال معلوم ہو گیا اور ان سے اسلام کے ساتھ مخاطب ہوئے۔^②

بکری کے گوشت کا آپ کے ساتھ ہم کلام ہونا

شیخ ابو محمد عبداللہ بن مسعود المعروف رومی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں اپنے شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب رحمہ اللہ کے ساتھ سلطانی بازار بغداد میں جا رہا تھا۔ آپ نے ایک بکری کی طرف نظر کی جس کی کھال اتری ہوئی ایک قصائی کی دکان پر لٹک رہی تھی۔ آپ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور قصائی سے کہا کہ یہ بکری مجھ سے کہتی ہے کہ میں مردار ہوں۔ تب قصائی بیہوش ہو گیا اور آپ کے ہاتھ پر اس نے توبہ کی اور آپ کی بات کی تصدیق کی۔^③

مجھے کس لیے خریدا ہے؟

راوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بہت سامیوہ اٹھائے ہوئے ہے۔

① بیہجۃ الاسرار صفحہ 437 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بیہجۃ الاسرار صفحہ 437، 438 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بیہجۃ الاسرار صفحہ 437 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

آپ نے اس سے کہا کہ یہ میرا ہے۔؟

اس نے کہا کہ کیوں (آپ پر پتے ہیں) آپ نے فرمایا: کہ یہ مجھ سے کہتا ہے کہ مجھ کو اس کے ہاتھ سے چھوڑا ہے کیونکہ اس نے مجھے اس لیے خریدا ہے کہ شراب پر ہے۔ جب وہ شخص بے ہوش ہو گیا اور منہ کے بل گر گیا پھر آپ کے پاس آیا آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور کہا کہ واللہ اس حال کو جو اس نے بنایا۔ سوائے اللہ کے اور میرے اور کوئی نہ جانتا تھا۔^①

شرابی تائب ہو گئے

راہوی نے کہا کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ "مقام کرخ" میں جا رہا تھا اتفاقاً ایک گھر میں سے شرابیوں کی آواز آرہی تھی اور بڑی بدبو ہم کو معلوم ہوئی پھر آپ گھر کی دلیز میں داخل ہوئے اور نماز کی دو رکعتیں پڑھیں پھر جتنے لوگ گھر میں تھے وہ نیک بن کر نکلے اور ان کے پاس جو شراب برتنوں میں پڑی تھی وہ پانی بن گئی۔ ان سب نے شیخ کے ہاتھ پر توبہ کی۔^②

آپ کا وصال

آپ کا نام شیخ ضیاء الدین ہیں اور آپ کا لقب "نجیب الدین" بھی ہے۔ ابوالنجیب عبدالقادر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ المعروف بہ عمومہ بن سعد بن حسین بن القاسم بن نظر بن قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ بغداد میں رہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہیں 583ھ میں انتقال کیا اور اپنے مدرسہ میں جو کہ "دجلہ" کے کنارہ پر پرانے پل کے پاس ہے دفن کیے گئے آپ کی وہاں قبر ہے۔ جس کی اطلاع زیارت کی جاتی ہے۔

آپ عمدہ عادات والے خوبصورت زبردست تھے۔ احوال قوم کی تشریح کیا کرتے چادر اوڑھا کرتے۔ علماء کا لباس پہنتے ٹھہرے سوار ہوتے تھے ان کے سامنے پردہ (علم) اٹھایا جاتا تھا۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ نے کتاب "عوارف المعارف" میں ان سے بہت کچھ نقل کیا ہے۔

شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے بارے کلام

شیخ شہاب الدین ابوحنفہ عمر سہروردی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں اپنے چچا اور شیخ ابوالنجیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ 560ھ میں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا۔ میرے چچا نے ان کا بڑا ادب کیا اور ان کے سامنے کانوں کے ساتھ بغیر زبان کے بیٹھے جب ہم نظامیہ کی طرف لوٹے تو میں نے ان سے اس وقت شیخ کے ساتھ ادب کرنے کے بارے میں پوچھا

تو فرمایا: کہ میں ان کا کیسے ادب نہ کروں حالانکہ ان کا وجود تام ہے۔ عالم ملک میں ان کا تصرف ہے وجود ملک میں ان کے

ساتھ فرمایا جاتا ہے۔ عالم موجودات میں وہ اس وقت ایک فرد ہیں۔ اور اپنے شخص کا کیسے ادب کیوں نہ کروں کہ جس کو اللہ نے میرا مالک بنا دیا ہے۔ میرے دل اور میرے حال میں اور اولیاء کے دلوں اور ان کے احوال میں چاہے تو ان کے روک لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔^①

(38) شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی رحمہ اللہ

یہ شیخ عراق کے مشہور مشائخ اور بڑے عارفین اور بڑے محققین صدر مقررین ہیں۔ صاحب مقامات عالیہ، و جلالہ عظیمہ، کرامات جلیہ، احوال روشنہ، افعال خارقہ، انفاس صادقہ، صاحب سحر روشن، چمکتے ہوئے قلب والے۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جن کے لیے اللہ نے خرق عادات کیا ہے اعیان کو ان کے لیے بدلا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عجائبات کو ظہر کیا ہے ان کو مغیبات کے ساتھ گویا کیا ہے۔ وجود میں ان کو تعریف دیا ہے۔ ان کو مسلمانوں پر حجت بنایا ہے۔ سالکین کا ان کو پیشوا بنایا ہے۔ خاص و عام میں ان کو بڑا قبول دیا ہے۔^②

آپ نے ایک مرید کو شقی سے سعید بنا دیا

وہ ان میں ایک ہیں جن کی قطبیت کا ذکر ہوتا ہے۔ وہ وہی ہیں جو کہ فرماتے تھے۔ شیخ وہ ہے کہ اپنے مرید کا نام دیوان اشتیاء سے مٹا دے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص جنگل کے ایک شیخ کی خدمت میں گیا۔ جب وہ نکلا تو جس شیخ کے پاس گیا۔ اس نے حاضرین سے کہا کہ میں نے اس مرد کی پیشانی پر شقاوت کی تحریر دیکھی ہے پھر وہ شخص احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں آیا اور ان سے خرقہ پہنا پھر وہ اس شیخ کی زیارت کے لیے آیا۔ تب اس شیخ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بیشک اس کے چہرہ سے شیخ احمد رفاعی رحمہ اللہ کی برکت سے شقاوت کی سطر مٹا دی گئی اور اس کے بدلے سعادت کی سطر لکھ دی گئی۔

وہ وہی ہیں کہ جن طاقت و درمرد کی تعریف پوچھی گئی تو آپ نے کہا وہ ہے کہ اگر اس کے لیے زمین پہاؤچی جگہ میں نیزہ گاڑ دیا جائے اور آٹھوں ہوائیں بھی چلیں تو اس کا ایک بال بھی حرکت نہ کرے۔^③

چھ ماہ بعد کھایا کرتے تھے

ان کے پاس ایک شخص آیا۔ اس کے لیے کھانا سامنے رکھا گیا۔ اس نے کہا جب میرا وقت آئے گا تو کھاؤں گا۔ آپ نے اس سے کہا کہ تمہارا کب وقت ہے؟ اس نے کہا مغرب۔ کہا کب سے یہ عادت ہے؟ کہا چھ ماہ سے۔ جب مغرب کا وقت آیا تو اس کے سامنے کھانا

① بہجۃ الاسرار صفحہ 438، 439 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 438، 439 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجۃ الاسرار صفحہ 439 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں کیا اس نے کہا اور آپ سے کہا کہ میرے ساتھ آپ کھائیں۔ آپ نے کہا کہ جب میرا وقت آئے گا میں کھاؤں گا۔ اس نے ہم پر
کتاب کا وقت کب آئے گا؟ آپ نے کہا ہم ماہ کے بعد۔

کہتے ہیں کہ آپ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا کہ میں ایک دن اپنے گھر میں سخت گرمیوں میں داخل ہوا۔ مجھے
بیاس لگی ہوئی تھی میں نے پانی پیا۔ جس میں ٹنڈھے ہوئے آٹے کی سفیدی ملی ہوئی تھی۔ میں نے امانہ کیا کہ اس کو پیوں پھر
میرے ٹنڈھے لے مجھ سے کہا کیا تم کوزہ میں ٹنڈھا پانی نہیں دیکھتے۔ تب میں نے پانی نہ پیا اور خدا سے مہد کیا کہ سال تک نہ کھاؤں گا
اور نہ پیوں گا۔^①

مشائخ و علماء و غیرم نے ان کو بزرگی و عظمت کی آنکھ سے دیکھا ہے لوگوں نے ان کی عزت و حرمت کی گواہی دی ہے۔ چاروں طرف
سے ان کی زیارت کا قصد کیا گیا ہے۔

ان کے عمدہ اخلاقی و اشرف صفات و اکمل آداب تھے۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مناقب و فضائل جمع کر دیے تھے۔^②

مچلیوں کا آ جانا

شیخ احمد رفاہی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن (دجلہ) کے کنارہ پر بیٹھے تھے آپ کے مرید آپ کے چاروں طرف تھے۔ آپ نے کہا آج
ہم مچل بھنی ہوئی کھانا چاہتے ہیں۔

ابھی آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ دریا کا کنارہ طرح طرح کی مچلیوں سے بھر گیا اور اس سے بہت سی مچلیاں جنگل کی طرف کود
پڑیں۔ اس میں ام عبیدہ کے کنارہ پر اس قدر مچلیاں جمع ہوئیں کہ کبھی اس قدر دیکھی نہ گئی تھیں۔

آپ نے کہا کہ یہ تمام مچلیاں مجھے کہتی ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حق کی قسم ہے کہ ہم میں سے آپ کھائیں۔ جب فقراء نے ان
میں سے بہت سی مچلیاں لیں۔ ان کو بھونا اور ایک بڑا دسترخوان بھنی ہوئی مچلیوں کا آپ کے سامنے رکھ دیا پھر سب نے کھایا حتیٰ کہ
سیر ہو گئے۔ دسترخوان پر بھنی ہوئی مچلیوں میں سے کسی کا سر کسی کی دم رہ گئی اور کسی کا کچھ حصہ۔^③

بھنی ہوئی مچلیوں کا زندہ ہو کر دریا میں کود پڑنا

پھر ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اے میرے سردار! اس شخص کی جو کہ ممکن اور قادر ہو کیا صفت ہے؟ فرمایا: یہ کہ تمام مخلوق میں اس کو
عام تصرف دیا جائے

اس نے کہا اس کی علامت کیا ہے؟ آپ نے کہا کہ اگر ان مچلیوں کے ہتھکڑیاں سے کہے کہ تم کھڑی ہو جاؤ اور دوڑنے لگو تو وہ کھڑی ہو کر
دوڑنے لگیں پھر آپ نے ان بھنی ہوئی مچلیوں کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا اے بھنی ہوئی مچلیو! جو اس دسترخوان میں ہے۔

① بھجۃ الاسرار صفحہ 439، 440 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بھجۃ الاسرار صفحہ 440 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بھجۃ الاسرار صفحہ 441 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

اللہ جلّ جلالہ کے حکم سے کھڑی ہو جاؤ اور دوڑنے لگو۔ ابھی یہ آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ وہ بتایا مچھلیاں صبح و سالم ہو کر دریا میں کود پڑیں اور جہاں سے آئیں تھیں وہیں چلی گئیں۔^①

جو چاہا وہ کھلایا

راوی نے بیان کیا مجھ سے آپ کے بھانجے شیخ ابوالفرج عبدالرحیم رحمہ اللہ نے کہا کہ میں ایک دن ایسی جگہ بیٹھا تھا کہ اپنے ماموں شیخ احمد رحمہ اللہ کو دیکھا تھا اور ان کے کلام کو سنتا تھا۔ وہ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے پھر ان پر ایک شخص ہوا سے اتر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس سے کہا مرحبا "وتدا الارض" کو اس شخص نے آپ سے کہا کہ مجھ کو بیس دن ہو گئے ہیں کہ میں نے کچھ نہیں کھایا اور نہ کچھ پیا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ آپ مجھے میری خواہش کے موافق کھلائیں۔ آپ نے کہا تمہاری کیا خواہش ہے؟ اس نے اوپر کود دیکھا تو پانچ مرغابیاں اڑی جاتی تھیں۔ کہا میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک مرغابی بھنی ہوئی ہو اور دو روٹیاں اور سرد پانی ہو۔

آپ نے کہا اچھا تمہارے لیے یہ ہے پھر آپ نے اس مرغابی کی طرف دیکھا اور کہا کہ مرد کی بھوک کے لئے جلدی کر۔ ابھی آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ ان میں سے ایک مرغابی آپ کے سامنے بھنی ہوئی آ موجود ہوئی پھر آپ نے دو پتروں کی طرف ہاتھ بڑھایا جو کہ ان کی ایک طرف تھے ان دونوں کو اس کے سامنے دو روٹیاں بنا کر رکھ دیا جن میں سے دواں نکلا تھا جو کہ دنیا کی نہایت عمدہ روٹیوں میں سے دیکھنے میں تھیں پھر ہوا کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس میں ایک سرخ کوزہ سرد پانی کا تھا پھر مرد نے وہ مرغابی کھائی اور اس سے سوا اس کی ہڈیوں کے اور کچھ نہ چھوڑا اور روٹیاں کھائیں اور پانی پیا پھر ہوا میں جہاں سے آیا تھا وہیں چلا گیا پھر آپ کھڑے ہوئے۔ ان ہڈیوں کو لیا اور ان کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنا ہاتھ ان پر پھیرا اور کہا اے متفرق ہڈیو اور ٹکڑے شدہ جوڑو چلے جاؤ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر وہ مرغابی بھنی ہوئی زندہ ہو گئی اور ہوا پر اڑ گئی یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گئی۔^②

ایک ساعت میں بحر محیط میں آنا جانا

شیخ ابوالحسن علی بن ہشیرہ سیدی احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک دن میں اپنے ماموں شیخ احمد رحمہ اللہ کے بیت خلوت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس میں ان کے سوا اور کوئی نہ تھا پھر میں نے ان کے پاس آواز سنی اور دیکھا تو ان کے پاس ایک مروہ ہے جس کو میں نے اس سے پہلے نہ دیکھا تھا دونوں دیر تک باتیں کرتے رہے پھر وہ مروہ خلوت کی دیوار کے سوراخ میں نکلا اور ہوا میں اس طرح اڑا جیسے بجلی چمکتی ہوئی ہو پھر میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ یہ کون شخص تھا؟ انہوں نے کہا کیا تم نے دیکھا تھا؟

① بہجة الاسرار صفحہ 441 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان۔ یا مرآۃ اللہ کی طرف سے دی گئی قوت اور توفیق سے خدا جسے چاہے عطا کرے۔

(ابو حنظلہ محمد اجمل عطاری)

② بہجة الاسرار صفحہ 442 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

میں نے کہا: ہاں! آپ نے کہا یہ وہ شخص ہے کہ اللہ ﷻ اس کے سبب بحر محیط کے قطر کی حفاظت کرتا ہے وہ چار خواص میں سے ایک ہے مگر اتنی بات ہوئی کہ تین رات سے وہ چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ نہیں جانتا۔ میں نے کہا اے میرے سردار! کس وجہ سے بھور ہوا کہا کہ وہ بحر محیط کے جزیرہ میں مقیم ہے۔ تین رات سے اس جزیرہ میں بارش ہو رہی ہے۔ حتیٰ اس کے جنگل بہ نکلے اس کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر یہ بارش آبادی میں ہوتی تو اچھا تھا پھر خدا سے استغفار کی لیکن وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس لئے کہ اس نے اعتراض کیا تھا۔

میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اس کو جلا دیا؟ کہا کہ نہیں میں اس سے خیا کرتا ہوں میں نے ان سے کہا کہ کروں گا، انہوں نے کہا سر نچا کر۔ میں نے نچا کیا پھر میں نے ان کی آواز سنی کہ اے علی! اپنا سر اٹھا میں نے سر اونچا کیا تو دیکھتا ہوں کہ میں بحر محیط کے ایک جزیرہ میں ہوں تب میں اپنے معاملہ میں حیران ہوا اور اس میں اٹھ کر چلنے لگا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ شخص وہاں پر ہے میں نے ان کو سلام کہا اور خبر دی تو انہوں نے کہا کہ میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ جو میں تم سے کہوں وہی کرو۔ میں نے کہا ہاں کروں گا۔ کہا کہ میرے کپڑے کو میری گردن میں ڈالو اور مجھ کو میرے منہ کے بل تھسیٹو اور پکارو کہ یہ سزا اس شخص کی ہے کہ جو اللہ ﷻ پر اعتراض کرے۔ تب میں نے کپڑا ان کی گردن پر رکھا اور ان کے کھینچنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی مجھے پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اے علی! اس کو چھوڑ دے کیونکہ آسمان کے فرشتے اس پر روتے ہیں اور اس کی سفارش کرتے ہیں۔ بیشک اللہ ﷻ اس سے راضی ہو گیا پھر مجھ پر ایک ساعت تک غشی کا عالم طاری ہو گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے ماموں کے پاس خلوت میں ہوں اور خدا کی قسم ان مجھے معلوم نہ ہوا کیسے گیا اور کیسے آیا۔^①

﴿﴾ آپ کا وصال

آپ کی پیدائش جنگل میں ہے گویا کہ آپ اس شخص کی طرف منسوب ہیں جس کا نام ”رقامیہ“ تھا۔ ”ام عبیدہ“ میں رہتے تھے جو کہ جنگل کی زمین میں ایک قریہ ہے یہاں تک کہ وہیں 578ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر اسی (80) سال کی ہو گئی تھی قبر بھی آپ کی وہیں ہے۔ جس کی اعلائیہ زیارت کی جاتی ہے۔^②

﴿﴾ میں سب کا شیخ لیکن ”عبدالقادر“ کا غلام

موت سے پہلے آپ نے کہا تھا کہ میں اس کا شیخ ہوں جس کا کوئی شیخ نہیں میں منقطعین کا شیخ ہوں۔ میں ہر مسافر بکری کا جو راستہ میں الگ پڑی ہے ٹھکانا ہوں آپ شافعی المذہب اور فاضل دانا تھے۔ مجلس کے صدر میں کبھی نہیں بیٹھتے تھے اور نہ کبھی سجادہ پر تواضعاً بیٹھتے۔ ان سے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے: مجھ کو سکوت کا حکم ہوا ہے پھر وہ بہت تھوڑا بولتے تھے۔^③

① بہجة الاسرار صفحہ 443-442 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجة الاسرار صفحہ 443 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

③ بہجة الاسرار صفحہ 443 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

شیخ "عبد القادر" سید الاولیاء ہیں

ابو عبد اللہ محمد بن شیخ ابو العباس الخضر بن عبد اللہ حسنی موصلی رحمہ اللہ نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دن سیدی شیخ محی الدین عبد القادر رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے دل میں شیخ احمد رقاوی رحمہ اللہ کی زیارت کا خیال پیدا ہوا۔ تب مجھ کو شیخ نے فرمایا: کہ کیا تم شیخ احمد رحمہ اللہ کی زیارت چاہتے ہو؟ میں نے کہا ہاں آپ نے تھوڑی دیر سر نیچے کیا پھر مجھ سے کہا اے خضر! یہ دیکھو شیخ احمد ہیں میں نے دیکھا تو میں ان کے ایک طرف ہوں۔ میں نے دیکھا شیخ باوبیت ہیں۔ میں کھڑا ہوا اور ان کو سلام کہا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے خضر! جو شخص کہ شیخ عبد القادر جیسے سید الاولیاء کو دیکھے وہ مجھ جیسے کی زیارت کی تمنا کرتا ہے؟ اور میں تو ان کی رعیت میں سے ہوں

پھر غائب ہو گئے۔ شیخ کی وفات کے بعد میں بغداد سے "ام عیدہ" کی طرف آیا کہ ان کی زیارت کروں۔ جب میں ان کی خدمت میں آیا پھر وہی شیخ نظر آئے۔ جن کو کہ میں نے شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کی ایک طرف اس وقت دیکھا تھا میرے نزدیک ان کی زیارت نے ان کی معرفت کو زیادہ نہ کیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا اے خضر! کیا تم کو پہلی بات کافی نہ تھی؟^①

آپ نے شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کے منکر کو غصہ سے دیکھا تو وہ مر گیا

شیخ امام ابو عبد اللہ بطاحی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں سیدی شیخ محی الدین عبد القادر رحمہ اللہ کی زندگی میں "ام عیدہ" کی طرف گیا اور شیخ احمد رحمہ اللہ کے صحن میں چند روز ٹھہرا۔ مجھ کو شیخ احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میرے سامنے شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کے مناقب و صفات بیان کر میں نے کچھ بیان کئے اثنائے گفتگو میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا اس کو چھوڑ ہمارے پاس اس مناقب کے علاوہ اور مناقب بیان کر اور اشارہ شیخ احمد رحمہ اللہ کے مناقب کا کیا۔ تب شیخ احمد رحمہ اللہ نے اس کی طرف غصہ سے دیکھا۔ وہ شخص ان کے سامنے سے مردہ ہو کر اٹھایا گیا پھر کہا کہ کون شخص شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کی تعریف کی طاقت رکھتا ہے اور کون شخص ان کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے؟ آپ وہ شخص ہیں کہ ان کے دائیں طرف بحر شریعت ہے اور بائیں طرف بحر حقیقت ہے۔ وہ ان دونوں میں سے جہاں سے چاہیں چلو بھریں (لَا ثَانِيَ لَهُ فِي عَقْرُنَا) ہمارے زمانہ میں شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کا کوئی ثانی نہیں۔^②

بغداد جاؤ تو زیارت کرنا

راوی کہتا ہے کہ میں نے ان سے ایک دن سنا کہ اپنے بھائی کی اولاد اور اپنے اکابر اصحاب کو وصیت کرتے تھے اور ایک شخص آپ کے پاس رخصت لینے کو آیا اور بغداد شریف کے سفر کا ارادہ کرتا تھا تو آپ نے اس سے کہا کہ جب تو بغداد میں داخل ہو تو شیخ عبد القادر رحمہ اللہ کی

① بہجۃ الاسرار صفحہ 443 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

② بہجۃ الاسرار صفحہ 444 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

زیارت پر اور کسی کی زیارت کو مقدم نہ کرنا۔ اگر وہ زندہ ہوں اور اگر فوت ہو گئے ہوں تو پہلے ان کی قبر کی زیارت کرنا کیونکہ اللہ ﷻ نے ان سے عہد لیا ہوا ہے کہ جو شخص صاحبانِ حال میں سے بغداد میں داخل ہو اور ان کی زیارت نہ کرے تو اس کا حال سلب ہو جائے گا۔ اگرچہ موت سے کچھ پہلے ہو۔^①

پھر کہا کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اس شخص پر حسرت کرتے ہیں۔ جو ان کو نہ دیکھے۔^②

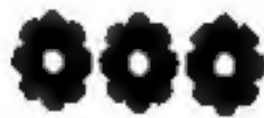
الحمد للہ رحمۃ اللہ علیہ کتاب پر انوار بہجۃ الاسرار و معدن الانوار فی مناقب شیخ الاسلام قطب العارفین الشیخ سیدی محی الدین عبدالقادر کی تلخیص بنام امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ مکمل ہوئی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قبول فرماتے ہوئے میری اور اس سے فائدہ اٹھانے والوں کی مغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خادم العلم والعلماء

ابو حنظلہ محمد رحیل قادری عطاری

15 رمضان المبارک 1431ھ بمطابق 5 اگست 2011ء



① مزارات اولیاء پر جانے سے روکنے والے ان مبارک ارشاد کو بار بار پڑھیں اور سوچیں۔ (ابو حنظلہ محمد رحیل عطاری)

② بہجۃ الاسرار صفحہ 444 مطبوعہ مؤسسة الشرف پاکستان

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری